# پاکستان کی
# نامور خواتین

www.KitaboSunnat.com

مصنف
عزیز جاوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ)

# پاکستان کی نامور خواتین

www.KitaboSunnat.com

مصنّف

عزیز جاوید

○

ناشر

دنیا پبلیکیشنز پشاور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نام کتاب ........................ پاکستان کی نامور خواتین
مصنف ........................ عزیز جاوید
مجوز ........................ خاتون سرحد بیگم زری سرفراز
پریس ........................ تعمیر پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بلاک میکر اور پرنٹر ........................ نثار آرٹ پریس لاہور
ناشر ........................ دنیا پبلیکیشنز پشاور
قیمت ........................ قسم اوّل بیس روپیے
قسم دوم پندرہ روپیے

---

# انتباہ

کتاب "پاکستان کی نامور خواتین" کے جملہ حقوق طبع و اشاعت اور حقوق ترجمہ بحق مصنف محفوظ ہیں۔ کوئی بھی فرد مصنف کی اجازت کے بغیر اس کتاب کو یا اس کے کسی حصے کو طبع کرنے شائع کرنے یا ترجمہ کرنے کا مجاز نہیں۔

عزیز جاوید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادگار پاکستان لاہور

وہ مقام جہاں اسلامیانِ ہند نے قائداعظم کی
صدارت میں قراردادِ پاکستان منظور کی :

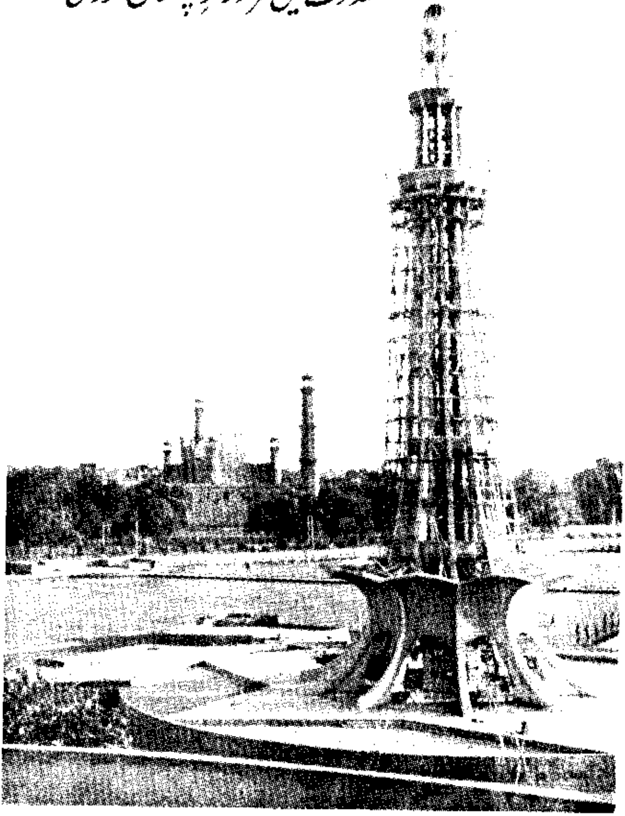

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

اقبال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# انتساب

میں اپنی تصنیف "پاکستان کی نامور خواتین"
تحریکِ آزادی میں حصّہ لینے والی ان ماؤں
بہنوں، اور بیٹیوں کے نام پر منسوب کرتا ہوں،
جو پردۂ گمنامی میں مستور ہیں،

عزیز جاوید
۱۴ر اگست ۱۹۶۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# فہرست


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۱ | بانئ پاکستان کا خواتین کے نام پیغام | ۹ |
| ۲ | معمارِ پاکستان کا ارشاد | ۱۱ |
| ۳ | پیش لفظ : جناب قدرت اللہ شہاب سیکرٹری محکمہ تعلیمات حکومتِ پاکستان | ۱۵ |
| ۴ | دیباچہ ، جناب محمد علی صاحب وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی | ۱۷ |
| ۵ | مادرِ ملت | ۲۳ |
| ۶ | مجاہدہ اعظم بیگم مولانا محمد علی جوہر | ۶۳ |
| ۷ | مجاہدہ ملت فاطمہ بیگم | ۷۱ |
| ۸ | جون آف پاکستان | ۱۰۳ |
| ۹ | نصرت بیگم (لیڈی ہارون) | ۱۴۳ |
| ۱۰ | صغریٰ (بیگم ہدایت اللہ) | ۱۵۳ |
| ۱۱ | طاہرہ بیگم | ۱۵۹ |
| ۱۲ | رعنا بیگم لیاقت علی خان | ۱۶۱ |
| ۱۳ | ہمدم سلطان (بیگم کمال الدین) | ۱۷۹ |
| ۱۴ | میر النساء (لیڈی شفیع) | ۲۰۳ |
| ۱۵ | جہاں آرا (بیگم شاہنواز) | ۲۰۹ |
| ۱۶ | گیتی آرا (بیگم میاں بشیر احمد) | ۲۲۹ |
| ۱۷ | سلمیٰ محمودہ (بیگم تصدق حسین) | ۲۴۱ |
| ۱۸ | خاتون سرحد زری سرفراز | ۲۵۹ |
| ۱۹ | اقبال بانو (بیگم حسین ملک) | ۲۸۷ |
| ۲۰ | بیگم شمس النہار محمود | ۲۹۹ |
| ۲۱ | وقار النساء (لیڈی نون) | ۳۰۵ |
| ۲۲ | ممتاز جہاں تازی | ۳۱۳ |
| ۲۳ | ممتاز جمال | ۳۲۵ |
| ۲۴ | سردار جمال | ۳۳۷ |
| ۲۵ | منور جمال | ۳۳۷ |
| ۲۶ | زاہدہ خلیق الزمان | ۳۳۹ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| | صفحہ |
|---|---|
| ۲۷۔ شیریں وہاب | ۳۴۵ |
| ۲۸۔ قیصرِ ہند جنت خاتون | ۳۵۲ |
| ۲۹۔ نذیر نیاز | ۳۷۱ |
| ۳۰۔ ممتاز مجید | ۳۸۷ |
| ۳۱۔ فہمیدہ اختر | ۴۰۱ |
| ۳۲۔ بیگم شریف حسین | ۴۰۷ |
| ۳۳۔ فہمیدہ شریف | ۴۱۳ |
| ۳۴۔ جمیلہ شریف | ۴۱۵ |
| ۳۵۔ مائی ملنگنی | ۴۱۹ |
| ۳۶۔ سردار حیدر | ۴۲۹ |
| ۳۷۔ بیگم عبدالواحد | ۴۳۵ |
| ۳۸۔ فاطمہ صغریٰ | ۴۳۹ |
| ۳۹۔ بیگم محمد شریف تمغۂ خدمت | ۴۴۹ |
| ۴۰۔ لیڈی عبدالقادر | ۴۵۷ |
| ۴۱۔ بیگم قاضی میر احمد | ۴۶۷ |
| ۴۲۔ بیگم ایل آر خان | ۴۷۹ |
| ۴۳۔ سعیدہ اسلم شجاع | ۴۸۳ |
| ۴۴۔ بیگم زینت فدا حسن | ۴۹۷ |
| ۴۵۔ صاحبزادی محمودہ بیگم | ۵۰۲ |
| ۴۶۔ بیگم جی ٹی اے خان | ۵۱۳ |
| ۴۷۔ شائستہ اکرام اللہ | ۵۱۵ |
| ۴۸۔ بیگم محمودہ سلیم | ۵۲۳ |
| ۴۹۔ بیگم ممتاز صفدر | ۵۲۷ |
| ۵۰۔ بیگم عطاء اللہ جان | ۵۳۹ |
| ۵۱۔ بیگم منظور قادر | ۵۴۷ |
| ۵۲۔ کلثوم خٹک | ۵۵۶ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# فہرست تصاویر


۱۔ بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم
۲۔ معمارِ پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان
۳۔ قدرت اللہ شہاب سیکرٹری وزارت تعلیم حکومتِ پاکستان۔
۴۔ مسٹر محمد علی وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی
۵۔ مصنف۔

۶۔ مادرِ ملت
۷۔ مجاہدہ ملت فاطمہ بیگم
۸۔ بیگم آف پاکستان
۹۔ لیڈی ہارون
۱۰۔ بیگم ہدایت اللہ
۱۱۔ رعنا بیگم لیاقت علی خان
۱۲۔ بیگم کمال الدین
۱۳۔ لیڈی شفیع
۱۴۔ بیگم شاہنواز
۱۵۔ گیتی آرا بشیر احمد
۱۶۔ سلمے تصدق حسین
۱۷۔ خاتونِ سرحد بیگم زری سرفراز
۱۸۔ اقبال بانو
۱۹۔ بیگم شمس النہار محمود
۲۰۔ لیڈی نون
۲۱۔ ممتاز جہاں تازی
۲۲۔ ممتاز جمال
۲۳۔ بادشاہ جمال
۲۴۔ سردار جمال
۲۵۔ منور جمال
۲۶۔ زاہدہ خلیق الزمان
۲۷۔ شیریں وہاب


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




۲۸ - قیصرۂ ہند جنت خاتون
۲۹ - نذیر نیاز
۳۰ - ممتاز مجید
۳۱ - فہمیدہ اختر
۳۲ - بیگم میاں شریف حسین
۳۳ - فہمیدہ شریف
۳۴ - مائی ملنگنی
۳۵ - سردار حیدر
۳۶ - بیگم عبدالواحد گروپ فوٹو میں
۳۷ - فاطمہ صغریٰ
۳۸ - بیگم محمد شریف تحفہ خدمت

۳۹ - لیڈی عبدالقادر
۴۰ - بیگم قاضی میر احمد
۴۱ - بیگم زینت فدا حسن
۴۲ - بیگم جی۔ اے خان
۴۳ - شائستہ اکرام اللہ
۴۴ - بیگم محمودہ سلیم
۴۵ - بیگم ممتاز صفدر
۴۶ - بیگم عطاء اللہ جان
۴۷ - بیگم منظور قادر
۴۸ - کلثوم خٹک


## گروپ تصاویر


۴۹ - قائداعظم اور فاطمہ بیگم
۵۰ - سرحد میں خواتین کے مظاہرے
۵۱ - لاہور سکرٹریٹ پر مظاہرے
۵۲ - سلمیٰ تصدق اور مسز رابرٹ ولیٹ
۵۳ - سرحد کی غیور مائیں بہنیں اور بیٹیاں
تحریک سول نافرمانی کے دوران
میدانِ عمل میں

۵۴ - تحریک آزادی کے دوران ملتان میں
عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنانے کے لئے
لاہور سے جانے والا وفد
۵۵ - پنجاب میں تحریک سول نافرمانی کے قائد
۵۶ - بادشاہ اردن۔ لیڈی باردن
اور بیگم عباس خلیل
۵۷ - سلمیٰ تصدق اور شاہ ایران۔


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بانئ پاکستان حضرت قائدِ اعظم محمد علی جنّاح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بانئ پاکستان

# حضرت قائداعظم کا پیغام خواتین کے نام

کوئی قوم اس وقت تک بام عروج پر نہیں پہنچ سکتی جب تک اس کی خواتین زندگی کی سرگرمیوں میں مردوں کے ساتھ شریک نہ ہوں۔ ہم لوگ برے رسم و رواج کا شکار ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ہم مغربی زندگی کی تقلید کریں۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ اسلامی تصورات اور معیاروں کے مطابق عورتوں کا درجہ بلند کریں۔

۱ ۳/۴۴

حصول پاکستان کی طویل جدوجہد میں خواتین نے بڑی مضبوطی کے ساتھ مردوں کا ساتھ دیا۔ مگر اب ہمارے سامنے ایک اس سے بھی بڑی جدوجہد تعمیر پاکستان ہے۔ لوگوں کو یہ کہنے کا موقع نہ دیجیئے کہ پاکستان کی عورتیں اپنا فرض ادا نہ کر سکیں۔

۲۸ ۲/۴۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیاد پروفیسر علامہ محمد علاء الدین صدیقی

معمارِ پاکستان

# فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا ارشاد

---

آزادی، آرام اور آسائش کا نام نہیں بلکہ پیہم حرکت اور مستقل کوشش کا نام ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے بچوں اور نوجوانوں کو اپنی تحریک آزادی کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کرائیں تاکہ انہیں اس بات کا احساس ہو کہ پاکستان حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کو کیا کیا قربانیاں دینی پڑیں اور انہوں نے یہ قربانیاں کیوں دیں۔

اگست ۱۹۶۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیز جاوید (مصنف پاکستان کی نامور خواتین)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# عرضِ مصنّف

برصغیر کے مسلمانوں نے حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں جس ضبط و نظم، خلوص، ایثار اور قربانی کا عملی مظاہرہ کیا وہ یقیناً ہماری تاریخ کا ایک ایسا درخشندہ باب ہے جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا۔ یہ تاریخی ورثہ ایک ایسا نادر سرمایہ ہے جس کی تابناکی ہر زمانے میں روشنی کے مینار کا کام دے گی۔ اس سرمائے کا تحفظ ہمارا قومی اور ملی فریضہ ہے۔ اگرچہ تحریک پاکستان پر مختلف زاویہ ہائے نظر سے کتابیں لکھی جا چکی ہیں لیکن ان نامور خواتین کے حالات ابھی تک زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہو سکے جنہوں نے تحریکِ آزادی میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاریخی حقائق اس امر کے متقاضی تھے کہ قوم کی اُن مایہ ناز خواتین کی جدوجہدِ آزادی اور سماجی و ملی خدمات کو ایک جامع اور مبسوط کتاب کی شکل میں محفوظ کر کے تاریخی ذمہ داریوں کو پورا کیا جائے۔ پیشِ نظر کتاب کے بنیادی محرکات یہی ہیں۔

اس کتاب کا مطالعہ یقیناً نئی پود کے لئے فکر و نظر کے نئے زاویے پیدا کرنے میں مدد دے گا۔ ہماری نامور خواتین نے جدوجہدِ آزادی کے سلسلے میں نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنوں کے طعنے سُنے، آنسو گیس اور لاٹھی چارج کی اذیتیں سہیں، چلتی گاڑیوں کے آگے مظاہرہ کرتے ہوئے زخمی ہوئیں اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اس جدوجہد کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے گھریلو ذمہ داریوں کو بھی فراموش نہیں کیا۔ اس سلسلے میں شمال مغربی پاکستان کی صاحبِ عزم و ہمت خواتین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خاص طور پر قابلِ مبارکباد ہیں جنہوں نے انتہائی ناخوشگوار ماحول میں قدم قدم پہ مشکلات و مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے تحریک آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا ہماری نامور خواتین کا یہ عظیم کردار نئی پود کے لئے امید و یقین کا پیغام ہے۔

میں ان تمام خواتین کا شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تصنیف کے سلسلے میں مجھے تاریخی واقعات مہیا کئے۔ ان واقعات کی صحت اور حقیقت کو پرکھنے کیلئے میں نے نہ صرف تحریک آزادی کے زمانے کے اخبارات و رسائل اور کتب کا گہرا مطالعہ کیا بلکہ سیاسی تنظیموں کے پرانے ریکارڈ کو بھی مدِ نظر رکھا۔ اس سلسلے میں اگر کوئی تاریخی سہو پایا گیا تو اسکی تصحیح دوسرے ایڈیشن میں کر دی جائے گی۔

چند قابلِ ذکر خواتین کے کارنامے اس ایڈیشن میں شامل نہ ہو سکے اسکی وجہ یہ ہے کہ ان خواتین نے میرے سوالنامے کے جوابات بھیجنے میں بے توجہی برتی ہے۔ انکے جوابات موصول ہونے پر ان کے حالات کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں شامل کر دیئے جائیں گے جو ۱۸/۲۲ کے سائز میں عنقریب چھپ رہا ہے۔

کتاب کی طباعت اور اشاعت کے سلسلے میں، میں خاتون سرحد خانزادی زری سرفراز کا شکریہ صمیم قلب سے ادا کرتا ہوں انہوں نے نہ صرف اس موضوع پر لکھنے کی تحریک دلائی بلکہ کتاب کی ترتیب میں پُر خلوص تعاون بھی کیا۔ اگر وہ اس ضمن میں میرے ساتھ تعاون نہ کرتیں تو میرے کئی نایاب مسودوں کی طرح یہ مسودہ کبھی زینتِ طبع سے آراستہ نہ ہوتا۔

میں اپنے محترم دوست صوفی مشتاق احمد ایم اے کا بھی انتہائی شکرگزار ہوں انہوں نے تاریخی حقائق کی فراہمی کے سلسلے میں میرے ساتھ کتاب کی اشاعت تک ہر قسم کا تعاون کیا۔

عزیز جاوید
۱۴ اگست ۱۹۷۰ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب قدرت اللہ شہاب ستارۂ پاکستان ستارۂ قائد اعظم سی ایس پی
سیکرٹری وزارت تعلیم حکومت پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# پیش لفظ

## جناب قدرت اللہ شہاب ستارۂ پاکستان۔ ستارۂ قائد اعظم سی ایس پی
## سیکرٹری وزارت تعلیم حکومت پاکستان

---

تحریک پاکستان کی تاریخ کئی پہلوؤں سے لکھی جا چکی ہے لیکن اس تحریک میں جو حصّہ خواتین نے لیا تھا۔ اسکی اہمیت پر ابھی تک کچھ زیادہ روشنی نہیں ڈالی گئی۔

جناب عزیز جاوید صاحب کی تصنیف "پاکستان کی نامور خواتین" اس لحاظ سے قابلِ قدر ہے، کہ یہ ہمیں اُن باہمت خواتین سے متعارف کراتی ہے جنہوں نے جدوجہد آزادی میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔

اس مجموعے میں جن نامور خواتین کے حالات جمع کئے گئے ہیں۔ ان سب نے حصولِ آزادی کی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کے حصّہ لیا تھا۔ ان میں بہت سی خواتین ایسی بھی ہیں جو آزادی کے بعد بھی مختلف طریقوں سے وطنِ عزیز کی خدمت میں مصروفِ کار رہیں۔

ان باعزم خواتین کے حالاتِ زندگی خاص طور پر قوم کی بچیوں کے لیے مشعلِ راہ کا کام دے سکتے ہیں۔

تاریخ اسلام ایسی خواتین کے تذکروں سے مزیّن ہے جنہوں نے رزم و بزم، سیاست و ثقافت، اور علم و ادب کے میدان میں قریباً قریباً ہر زمانے میں اپنا سکہ منوایا ہے۔

خواتین کا کردار ہمارے معاشرے کی روایات اور تاریخ کا نہایت اہم جزو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ تحریک پاکستان کے پس منظر میں خواتین کا حصّہ ہماری تاریخ کا قیمتی سرمایہ ہے۔ جناب عزیز جاوید صاحب قابلِ مبارک باد ہیں کہ انہوں نے تاریخ کے اس گوشے پر روشنی ڈال کر وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔

اسلام آباد ۲۲ اگست ۱۹۶۸ء　　　　　قدرت اللہ شہاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسٹر محمد علی وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# دیباچہ

## جناب محمد علی صاحب ستارۂ پاکستان وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی

برصغیر پر صدیوں مسلمانوں کی حکومت رہی۔ انیسویں صدی کے آخری حصے میں انگریز تاجروں کے بھیس میں آئے اور مسلمانوں سے حکومت چھین کر ہندوستان پر قابض ہو گئے۔ چونکہ انگریزوں کو اقتدار حاصل کرنے کے لئے زیادہ تر مسلمان قوم سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تھا اس لئے اس مزاحمت نے انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت پیدا کر دی تھی جس سے ہندوستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی ہندو قوم نے خوب فائدہ اٹھایا مسلمانوں کے دل میں انگریزوں کے خلاف اس حد تک نفرت کے جذبات پیدا ہو چکے تھے کہ وہ ہر اس کام کو نفرت و حقارت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے جس کی سرپرستی انگریزوں کے ہاتھ میں ہوتی۔ یہی وہ جذبات تھے جس کی بناء پر مسلمانوں نے انگریزی دورِ حکومت کے ابتدائی دنوں میں تعلیم، صنعت اور معیشت سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ انگریزی زبان اور تعلیم سے مسلمانوں کو جو نفرت پیدا ہو چکی تھی وہ تو انتہا تک پہنچ چکی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو قوم زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کرتی چلی گئی۔ اور مسلمان جہاں تھے وہیں بیٹھے بیٹھے غفلت کا شکار ہو گئے۔

قوم کو غفلت سے بیدار کرنے کے لئے قدرت نے کئی رہنما اور مصلح قوم پیدا کئے جنہوں نے مختلف طریقوں سے قوم کو سمجھایا کہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنے مادی وسائل کو کام میں لا کر اپنی منزل کی طرف گامزن ہونے کی کوشش کریں تاکہ وہ گوہرِ مقصود کو حاصل کر سکیں۔ تعلیمی درسگاہوں کی بنیادیں رکھی گئیں تاکہ قوم زیورِ علم سے آراستہ ہو کر کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کر سکے۔ ان تمام کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان قوم آہستہ آہستہ بیدار ہونے لگی اور اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ابتدائی کوششوں میں مصروف ہو گئی۔

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کی ناکامی کے بعد ہندو قوم تعلیم،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صنعت و حرفت اور اقتصادی ترقی کی منزلیں طے کرتی ہوئی بہت آگے جا چکی تھی چنانچہ جب ۱۸۸۵ء میں ہندوستانیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے انڈین نیشنل کانگرس کی بنیاد ڈالی گئی تو اس پر ہندو قوم چھا گئی۔ ابتدا میں یہ جماعت ہندوستان کے تمام باشندوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قائم کی گئی تھی مگر اس جماعت پر ہندوؤں کے چھا جانے کی وجہ سے یہ اثر پڑا کہ ہندو قوم مشترکہ جدوجہد کی آڑ میں اپنے مخصوص مفاد کے حصول کے لیے مصروف عمل ہو گئی۔ آخر مسلمان رہنماؤں کو کانگرس کے طرزِ عمل خیالات اور مخصوص ہندو مفاد پر مشتمل سیاسی نظریات نے مجبور کیا کہ وہ ایک ایسی سیاسی جماعت کی تشکیل کریں جس کے ذریعے برصغیر کے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے اور وہ جداگانہ طریقے سے غلامی کی زنجیریں توڑنے کی جدوجہد کر سکیں۔ چنانچہ ۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ میں مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس کے ذریعے قوم کے بہی خواہوں نے مسلمانوں میں سیاسی شعور بیدار کر کے انہیں متحد و منظم کر کے انہیں اپنی منزل کی طرف نشان دہی کی۔

مارچ ۱۹۳۴ء میں ہندوستان کے قوم پرست مسلمانوں نے قائد اعظم محمد علی جناح کو مسلم لیگ کا مستقل صدر منتخب کر کے انہیں کلی اختیارات دیئے کہ قوم کے مفاد کے لیے وہ جو قدم بھی اٹھائیں گے قوم کی مکمل تائید و حمایت انہیں حاصل ہو گی۔ میر کارواں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ملت کے قافلے کو منزلِ مقصود پر پہنچانے کے لئے اپنی جہد آفریں قیادت کے تحت مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کر کے انہیں ایک خاص منزل کی طرف بڑھنے اور جدوجہد کرنے میں رہنمائی کی۔ اس جدوجہد کا نام تحریکِ پاکستان اور منزل کا نام "پاکستان" تھا۔

تحریکِ پاکستان کو کامیاب بنا کر ایک مقدس مقصد کے حصول کے لئے حضرت قائدِ اعظم نے مسلمان خواتین کو بھی کہا کہ وہ مردوں کے دوش بدوش میدانِ عمل میں نکل کر جدوجہد کریں۔ چنانچہ قائدِ اعظم کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے قوم کی مائیں، بہنیں اور بیٹیاں اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر اپنے گھروں کی چاردیواری سے باہر نکلیں اور انہوں نے تحریکِ پاکستان میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جو تاریخ پاکستان میں ہمیشہ زندہ و تابندہ رہیں گے۔ یہ قائدِ اعظم کی لاجواب اور بے مثال قیادت، قوم کے سرفروش مجاہدوں اور جانباز عورتوں کی کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ تھا کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو برصغیر میں اسلامی سلطنت پاکستان معرضِ وجود میں آئی اور مسلمان قوم نے ہندوؤں کی خطرناک اور بھیانک سازشوں اور انگریز کی غلامی سے نجات پائی۔

یہ کتاب "پاکستان کی نامور خواتین" قوم کی ان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے حالاتِ زندگی، ان کی سیاسی جدوجہد، ان کے علمی کارناموں اور ان کی سماجی خدمات پر مشتمل ہے جنہوں نے تحریکِ پاکستان اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تعمیر پاکستان میں اہم ملکی اور قومی خدمات سرانجام دی ہیں۔ کتاب کے مصنف جناب عزیز جاوید صاحب لائق تحسین اور قابل قدر ہیں کہ انہوں نے مسلسل کئی سالوں کی محنت کے بعد اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب لکھ کر ایک زبردست قومی، ملکی اور تاریخی خدمت سرانجام دی ہے۔ امید ہے کہ وہ کتاب کے حصہ دوم میں ان خواتین کے حالات بھی بہت جلد منظر عام پر لائیں گے جن کے حالات اس کتاب میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے ملک کی لائبریریوں میں اس قسم کی کتاب کی خاص طور پر کمی تھی جس کو پورا کرنے کے لئے جناب عزیز جاوید صاحب نے جو قدم اٹھایا ہے وہ یقیناً قابلِ تحسین ہے۔ تاریخی لحاظ سے بھی اس کتاب کو کافی اہمیت حاصل ہے اور آئندہ کے مؤرخین بھی اس سے مستفید ہوں گے۔

بدقسمتی سے ہماری سوسائٹی میں آج بھی خواتین کو علمی زیور سے مزین ہونے میں بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کتاب کے مطالعے سے ہمارے ملک کی خواتین کے دلوں میں تعلیم کا جذبہ اور سماجی خدمات میں حصہ لینے کی اہمیت کا احساس لازمی طور پر پیدا ہو گا اور وہ اپنے قومی اور ملکی فرائض کو سرانجام دینے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں گی۔ اور ہماری خواتین اس بات کا شدت سے احساس کریں گی کہ مردوں کی طرح ہم پر بھی قومی اور ملکی فرائض عائد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوتے ہیں اور جب تک ہم ان فرائض کو پورا کرنے میں کوشش نہ کریں گی اس وقت تک ہماری ملکی اور قومی ترقی میں صحیح طور پر اضافہ نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ کوئی قوم اور کوئی ملک اس وقت تک صحیح ترقی نہیں کر سکتا جب تک عورت اور مرد دونوں ملکی اور قومی خدمات کے جذبے کے تحت میدان عمل میں جدوجہد جاری نہ رکھیں۔

خواتین کو اسلام نے ایک خاص درجہ دیا ہے۔ یہی وہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مخاطب کرکے کہا "ھُنَّ لباسٌ لکم" (عورت مرد کے لئے بمنزلہ لباس اور زینت ہے) اور یہی وہ ہستی ہے جو ماں ہو تو نبی کریمؐ کے فرمان کے ماتحت "جنت اُن کے قدموں کے نیچے ہے"۔ اور یہی وہ عورت ہے جس کی آغوش میں قوم کے افراد پلتے اور بنتے ہیں۔

اس کتاب میں اُن عورتوں کے حالات ہیں جو ملک کی روشن دماغ خواتین ہیں، انہوں نے انسانی ہمدردی کے تحت جو کارنامے سرانجام دئیے ہیں وہ یقیناً قابلِ تحسین ہیں۔

مورخہ ۱۰ ر مئی ۱۹۶۸ء

(دستخط و مہر)

محمد علی وائس چانسلر

پشاور یونیورسٹی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح

پاکستان کی یہ محبوب و معزز ترین خاتون کراچی کی نیونہم روڈ کی اس سرمنزلہ عمارت میں جناح پونجا کے ہاں ۳۱ جولائی ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئیں جس میں ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء کو محمد علی جناح پیدا ہوئے تھے۔ ان کے بعد رحمت علی، مریم، شیریں، فاطمہ اور بندے علی پیدا ہوئے ان سب بہن بھائیوں میں محمد علی جناح اور فاطمہ جناح ہی آسمان شہرت کے ستارے بن کر چمکے۔ دو برس کی عمر میں آپ کی والدہ دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اور آپ والد اور دوسرے بہن بھائیوں کی آغوش شفقت میں پلنے لگیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب قائداعظم لندن میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اور کراچی میں ان کی یہ ننھی منی بہن دوسری بہنوں سے پردیسی بھائی کی دلچسپ باتوں سے دل بہلاتی تھی۔

ذرا ہوش سنبھالا تو والد نے گھر پر ہی ان کو تعلیم دلانے کا مناسب بندوبست کیا۔ جب آپ سات برس کی ہوئیں۔ تو مشیت ایزدی نے شفقت پدری سے بھی محروم کر دیا۔ اب قائداعظم ہی ان کے بزرگ اور سرپرست تھے۔ قائداعظم ان دنوں بمبئی میں پریکٹس کرتے تھے۔ بمبئی جانے کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ اتفاق سے کراچی میں پریکٹس چل نہ سکی۔ دوسرے والد کا سارا کاروبار چوپٹ ہو کر رہ گیا تھا۔ اس لئے خاندان کو سنبھال لینے کے لئے مادی وسائل کی سخت ضرورت تھی۔ چنانچہ ۱۹۰۲ء میں آپ عازم بمبئی ہوئے۔ خوش قسمتی سے آپ کی قانونی قابلیت کی دھاک بیٹھ گئی اور پریکٹس چمک اٹھی۔ پھر آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عارضی آسامی پر بھی متعین ہو گئے۔ چند دنوں کے بعد آپ نے اپنی بہن فاطمہ کو کراچی سے بمبئی بلا کر باندرا کونونٹ سکول میں داخل کرا دیا۔ بمبئی کے باشندے اس زمانے میں ذات پات اور مذہبی امتیازات کے چکر میں بری طرح پھنسے ہوئے تھے۔ اس لئے ایک مسلمان لڑکی کو عیسائیوں کے کیتھولک فرقے کے سکول میں داخل کرانا بہت بڑی دلیری تھی۔ ان دنوں حالت یہ تھی کہ مسلمان اپنی قوم کی ایک لڑکی کا عیسائیوں کے کونونٹ سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ برداشت نہ کر سکتے تھے انہیں اس ارادے سے باز رکھنے کی بڑی کوشش کی گئی۔ بڑا شور و غوغا مچایا گیا۔ کٹر قسم کے لوگوں نے بڑے اضطراب کا اظہار کیا۔ نوجوان معصوم فاطمہ ہدفِ طعن بن گئی۔ لیکن اس سارے شور و غوغا کے باوجود فاطمہ جناح کو ان کے بھائی کی مکمل حمایت حاصل رہی اور ان میں وہ جرأت پیدا ہو گئی۔ جس کی انہیں ضعیف الاعتقادی کے مشتعل علمبرداروں کی مخالفت کا مقابلہ کرنے کے لئے ضرورت تھی۔ قائد اعظم خود اپنی بہن کو ساتھ لے کر کونونٹ جا پہنچے تاکہ داخلہ انہیں مل سکے۔ آپ نے انہیں سارے سکول کی عمارت دکھائی اور جب آپ اس میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کرنے لگیں تو آپ کا یہ معمول بن گیا کہ آپ ہر اتوار کو گھوڑے پر سوار ہو کر بمبئی سے باندرے پہنچتے اور بہن سے ملتے۔

یوں بھائی بہن کی مقدس محبت پروان چڑھنے لگی۔ جو روز بروز زیادہ استوار ہوتی گئی۔ فاطمہ جناح تعلیم میں منہمک ہو گئیں۔ اور جب آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا تو بمبئی میں بھائی کے پاس رہنے لگیں۔ محمد علی جناح ان کا بڑا خیال رکھتے۔ ہر روز صبح جب ہائیکورٹ جانے لگتے تو فاطمہ جناح کو اپنے ساتھ بگھی میں بٹھا لیتے تاکہ ان کی غیر موجودگی میں انہیں تنہائی کا احساس نہ ہو۔ جب بھی ان کی شادی شدہ بہن بیگم پیر بھائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کے مکان کے پاس پہنچتی تو فاطمہ جناح کو وہاں چھوڑ دیتے۔ جہاں وہ اپنی بڑی بہن اور ان کے بچوں کے درمیان سارا دن گزارتیں۔ شام کو جب محمد علی جناح ہائیکورٹ سے واپس آتے تو فاطمہ جناح کو پھر اپنے ساتھ بگھی میں بٹھا کر پہلے سیر تفریح کرتے پھر گھر پہنچ کر کھانا کھاتے۔

چونکہ فاطمہ جناح اپنی افتاد طبع کے باعث بیکار بیٹھے رہنا پسند نہ کرتی تھیں اس لئے ۱۹۲۲ء میں آپ نے کلکتے جا کر ایک میڈیکل سکول میں داخلہ لے لیا۔ اور دندان سازی کا فن سیکھنے لگیں۔ دو سال آپ نے بڑی محنت کی اور آخر ۱۹۲۴ء میں دندان سازی کا امتحان پاس کر کے بمبئی واپس آ گئیں۔ ۱۹۳۰ء تک آپ باقاعدہ پریکٹس کرتی رہیں۔ ایک کھاتے پیتے گھرانے کی لڑکی کے لئے یہ پیشہ ذریعۂ روزگار نہ تھا۔ بلکہ یہ بھی عملی زندگی کا ایک تجربہ تھا۔ اس طرح ۱۹۳۰ء تک محترمہ فاطمہ جناح کی زندگی نہ صرف علم و فن بلکہ زندگی کے ٹھوس تجربات سے بھی مالا مال ہوتی رہی۔ دندان سازی کی پریکٹس ایک بہانہ تھا۔ ورنہ مقصود اس سے صرف یہ تھا کہ وہ اس بہانے کی آڑ میں عملی زندگی کی حقیقتوں کو براہ راست ملاحظہ فرماتی رہیں

اس عرصے میں آپ اپنے بھائی سے الگ رہا کرتی تھیں۔ قائد اعظم رتن بائی صاحبہ کو مسلمان کر کے ان سے شادی کر چکے تھے۔ ہر اتوار کو دوپہر کا کھانا آپ بھائی اور بھاوج کے ساتھ کھایا کرتی تھیں۔

جب بیگم محمد علی جناح طویل علالت کے بعد اپنے محبوب خاوند کو داغ مفارقت دے گئیں تو ان پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ آپ کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ بہن سے بھائی کی اداسی اور تنہائی دیکھی نہ گئی۔ بڑی بہن کے گھر سے بھائی کے گھر چلی آئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور گھر کا سارا انتظام خود سنبھال لیا۔ وہ اب تک بیٹی کی حیثیت رکھتی تھیں۔ مگر اب انہوں نے ماں کے فرائض سنبھال لئے۔ قائداعظم نے اداس بچے کی طرح بہن کے دامن شفقت میں پناہ لے لی جو دائمی ثابت ہوئی۔ کیوں کہ پھر فاطمہ جناح نے قائداعظم کی زندگی کے آخری لمحات تک ان کا ساتھ نہ چھوڑا اور ایک لمحہ کے لئے بھی انہیں تنہائی کا احساس تک نہ ہونے دیا۔ بہن بھائی کا یہ رشتہ نصف صدی کے انقلابات کے دوران بھی استوار رہا۔ جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو قائداعظم نے اپنی بہن کو خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے کہا۔

"میں جب بھی گھر میں واپس آتا۔ میری بہن میرے لئے روشنی اور امید کی کرن بن جاتی۔ میں پریشانیوں کے ہجوم میں گھرا رہتا اور میری صحت بھی خراب ہوتی لیکن اس کے حسن سلوک سے ساری کلفتیں دور ہو جاتیں"

**قیام لندن** ۱۹۳۰ء میں قائداعظم جب گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے تو اپنی محبوب بہن کو بھی ساتھ لے گئے۔ یہ کانفرنس ہندو اور انگریز کی عیاریوں سے جب ناکام رہی تو آپ سخت مایوس ہوئے چنانچہ فرماتے ہیں۔

"اس وقت میرے احساسات پر قنوطیت چھا گئی۔ میرے چاروں طرف مایوسیاں منڈلا رہی تھیں، میں اپنے ملک سے ناامید ہو گیا تھا۔ اللہ صورت حال.. انتہائی بدنصیبوں کی مظہر تھی قوم کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ کبھی دولت برطانیہ کے کاسہ لیس ان کی قیادت سنبھالتے اور کبھی کانگریس کے حاشیہ بردار ان کی نمائندگی کے مدعی بن جاتے۔ جب بھی متحد اور منظم کرنے کی کوشش کی، سرکار کے ٹوڈیوں اور کانگریس کیمپ کے ضمیر فروشوں نے ان کی کوششوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ناکام بنا دیا۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ میں نہ تو ہندوستان کی کوئی مدد کر سکتا ہوں اور نہ ہندو کی ذہنیت بدل سکتا ہوں اور نہ مسلمانوں کو نازک حالت کا تعین دلا سکتا ہوں۔ یہ احساس بیچارگی اس قدر بڑھا کہ میں لندن میں ہی اقامت گزیں ہو کر رہ گیا"

چنانچہ آپ نے وطن لوٹنے کے بجائے لندن میں مستقل سکونت اختیار کر کے وہیں پریوی کونسل میں پریکٹس کرنے کو ترجیح دی۔ آپ لندن میں ایک سہ منزلہ مکان حاصل کر کے اس میں مقیم ہو گئے۔ گھر کا سارا انتظام فاطمہ جناح کے سپرد کر دیا گیا۔ جہاں آپ کو اپنی بہن فاطمہ جناح کی مسلسل رفاقت میسر رہی جو بمبئی میں اپنا کاروبار چھوڑ کر اپنے بھائی کے ساتھ انگلستان چلی آئی تھیں اس وقت سے لے کر ان کی وفات تک انہوں نے بھائی کی دیکھ بھال کے لئے اپنی زندگی کی ساری سرگرمیاں قربان کر دیں"

قیام لندن سے فاطمہ جناح کے تصورات میں ایک انقلاب برپا ہوا آپ نے بنظر غائر انگلستان کے باشندوں اور ان کے سیاسی اور معاشرتی ماحول کا مطالعہ کیا اور وہ اس نتیجے پر پہنچیں کہ ان کی ساری ترقی کا راز اس حقیقت میں مضمر ہے کہ وہ ایک آزاد ملک کے باشندے ہیں اور برصغیر بھی ترقی کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ بھی آزادی کی دولت سے مالا مال ہو۔

گول میز کانفرنس میں انہوں نے نہ صرف قائداعظم کی بہن کی حیثیت سے شرکت کی بلکہ وہ سیاسی حد تک ان کی مشیر بھی تھیں۔ قائداعظم وقتاً فوقتاً ان سے مشورہ بھی لیا کرتے تھے۔"

قائداعظم اور فاطمہ جناح پورے پانچ سال لندن میں مقیم رہے اس دوران برصغیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی سیاسیات میں انقلاب عظیم واقع ہو گیا تھا۔ ہندوؤں کی عیاری اور خطرناک عزائم عیاں ہونے لگے تھے۔ حکیم الامت علامہ اقبال اپنے تاریخی خطبے کے ذریعے مسلمانوں کی حقیقی منزل کی نشاندہی کر چکے تھے۔ مسلمانوں کی نگاہیں کسی ایسے مرد مومن کی تلاش میں تھیں جو اپنے یقین محکم، عمل پیہم اور صحیح قیادت سے ان کی غلامی کی زنجیریں توڑ دے قائداعظم برصغیر کے مسلمانوں کی قیادت کے لیے ۱۹۳۵ء میں لندن کا قیام ترک کر کے واپس آ گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ہندوستانی مسلمان کانگریس سے برگشتہ ہو چکے تھے مسلم لیگ ابھی مضبوط نہیں ہوئی تھی۔ قائداعظم پر قوم کا اعتماد تھا۔ لہٰذا قوم نے اپنے مستقبل کی باگ ڈور قائداعظم کے ہاتھ میں دے دی۔ قائداعظم نے یہ عظیم ذمہ داری قبول کر لی اور مسلم لیگ کے مستقل صدر منتخب ہو گئے۔

صدر منتخب ہوتے ہی قائداعظم نے قوم کی شیرازہ بندی اور رہنمائی کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔ ایک لائحہ عمل مرتب کیا۔ قوم کے تن مردہ میں جان ڈال دی۔ قوم نے انہیں "قائداعظم" کے خطاب سے نوازا۔ مسلمان ان کے اشارہ پر جانیں قربان کرنے پر تیار ہو گئے۔ قائداعظم کے ساتھ فاطمہ جناح بھی برابر کی شریک تھیں۔ جب مسلم لیگ کی تنظیم نو عمل میں آئی۔ تو آپ بڑی تندہی سے اس میں حصہ لینے لگیں۔ چنانچہ آپ قیام پاکستان سے پہلے بمبئی پراونشل مسلم لیگ کی مجلس عاملہ اور آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کی رکن تھیں۔ اس کے علاوہ آپ خواتین کی سب کمیٹی کی بھی سرگرم رکن رہیں۔ آپ نے لیگ کے لئے بھائی کے دوش بدوش اتنی جانفشانی سے کام کیا کہ قوم نے آپ کو "مادر ملت" کے خطاب سے نوازا۔

جدوجہد آزادی میں ایک طرف حضرت قائداعظم مسلمانان ہند کو خواب غفلت سے بیدار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


لہٰذا انہیں مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کرنے میں مصروف رہے اور دوسری طرف مسلمان خواتین کو بیدار کرنے اور انہیں مسلم لیگ کے لائحہ عمل سے روشناس کرانے اور متحد کرنے میں مادر ملت دن رات ہمہ تن مصروف عمل رہیں۔ مادر ملت سات آٹھ برس کی عمر میں کراچی سے اپنے عظیم القدر بھائی کے پاس بمبئی چلی گئی تھیں تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد تقریباً نصف صدی تک یہ عظیم بہن بھائی دونوں ایک نئی اور دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے اور ایشیا کی عظیم ترین قوم کو اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونے کے لئے تگ و دو کرتے رہے۔ مادر ملت نے حضرت قائداعظم کے سایہ عاطفت میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ یہی وجہ تھی کہ قائداعظم کے خیالات اور نظریات سے وہ متاثر تھیں انہیں خیالات اور نظریات نے خاتون پاکستان کو سیاست سے گہری دلچسپی لینے اور بھائی کے عظیم مقصد میں ایک عظیم معاون بننے کی صلاحیت پیدا کر دی تھی۔ یوں تو بچپن ہی سے مادر ملت نے سیاست میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی مگر گہری دلچسپی ۱۹۳۶ء سے شروع ہوئی۔ قائداعظم کے پاس ہندوستان کے ممتاز سیاستدان اکثر آیا کرتے تھے۔ بحث و مباحثہ کے دوران مادر ملت اپنے بھائی کے پاس بیٹھ کر زیر بحث موضوع کی طرف خاص توجہ دیتیں۔

قائداعظم کے ساتھ وہ سیاست سے دور کیسے رہ سکتی تھیں چنانچہ ۱۹۳۰ء کے بعد انہوں نے باقاعدہ ملکی سیاست میں خاص دلچسپی لے کر قائداعظم کے دوش بدوش سیاسی سرگرمیوں میں پورے انہماک کے ساتھ حصہ لینا شروع کر دیا۔

قائداعظم نے مسلم لیگ کی صدارت سنبھالنے کے بعد مسلمانان ہند کو خواب گراں سے بیدار کرنے کے لئے ملک کے طول و عرض کے دورے شروع کئے۔ تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مادرِ ملت ان کے ہمراہ ہوتیں۔ ہر جگہ وہ مسلم لیگ کے پیغام اور اپنے بھائی کی آواز کو سامات اور واقعات سے بے خبر سپیکر ڈال پردوں میں مستور خاندانی عورتوں تک پہنچاتیں۔ اور عورتوں کو سیاسی اور سماجی سرگرمیوں میں مستعدی سے حصّہ لینے پر آمادہ کرتیں۔ مادرِ ملت ہر ہر قدم پر اپنے عظیم بھائی کی ہدایت پر عمل کرتیں۔

قائدِ اعظم یہ اچھی طرح بھانپ چکے تھے کہ حصولِ آزادی کی جنگ میں جب تک عورت اور مرد دونوں شانہ بشانہ میدانِ عمل میں نہ نکلیں گے۔ گوہرِ مقصود حاصل نہ ہو گا چنانچہ اس نظریے کے تحت قائدِ اعظم نے خود تو مردوں کو بیدار کرنے اور مسلم لیگ کے پرچم تلے متحد کرنے کی سعی شروع کر دی اور مادرِ ملت کے ذمے عورتوں کی بیداری کا کام سونپا گیا۔ چنانچہ مادرِ ملت کی انتھک کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہندوستان بھر میں ہر صوبے، ہر ضلعے، ہر تحصیل اور ہر شہر میں خواتین کی تنظیمیں قائم ہو گئیں۔

مادرِ ملت کے ذمے دو بھاری فرائض تھے ایک۔ تو قائدِ اعظم کی دیکھ بھال اور دوسرے حصولِ آزادی کی جنگ میں حصہ لینا۔ انہوں نے ان دونوں فرائض کو نہایت احسن طریقے سے سرانجام دیا۔ گھر کا مکمل نظم و نسق مادرِ ملت کے ہاتھ میں تھا تمام گھریلو امور میں وہ خود مختار تھیں۔ قائدِ اعظم کبھی ان کے کسی معاملے میں دخل نہ دیتے تھے۔ قائدِ اعظم کے دوروں میں وہ ان کے ہمرکاب رہتی تھیں سیاسی امور میں معاونت اور مشاورت کے علاوہ وہ قائدِ اعظم کی ذاتی ضرورتوں کا بھی خاص خیال رکھتیں۔ قائدِ اعظم کے ساتھ جنوبی ہندوستان کے دوروں میں وہ اکثر خورد و نوش کا خود اہتمام کرتیں جب قائدِ اعظم برطانوی حکومت سے مذاکرات کے لیے بمبئی سے دہلی منتقل ہوئے تو مادرِ ملت ان کے ساتھ تھیں قائدِ اعظم مذاکرات میں مصروف رہتے اور مادرِ ملت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دہلی کی خواتین کی تنظیم میں کوشاں رہتیں۔ دہلی کے تنگ و تاریک اور غلیظ گلی کوچوں میں جا کر عورتوں کو بیدار کیا اور تعلیم نسواں اور تعلیم بالغاں کے مرکز قائم کرائے جہاں قائد اعظم کا پیغام سنایا جاتا تھا۔ مادر ملت کی کوششوں سے عورتوں نے مل جل کر کام کرنا شروع کر دیا۔ ہر تین تین ماہ کے بعد عورتوں کے بڑے پیمانے پر جلسے منعقد ہوتے اور ان جلسوں میں کارکردگی کی رپورٹ تیار کر کے "قائد اعظم کی خدمت میں پیش کی جاتی۔ مادر ملت کی رہنمائی میں خواتین ہند کی جدوجہد بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتی اور نہایت تھوڑے ہی عرصے میں خواتین بھی مردوں کے ساتھ ساتھ میدان عمل میں نکل آئیں۔ ان دنوں دہلی میں خواتین کا ایک فقید المثال جلسہ ہوا۔ ایسی خواتین جن کا کسی نے سایہ تک نہ دیکھا تھا، اس جلسے میں شریک ہوئیں۔ قائد اعظم نے جب عورتوں کی بیداری کا یہ منظر دیکھا تو جوش میں آکر فرمایا۔

"اتنی تعداد میں خواتین کا ایک سیاسی جلسے میں شرکت کرنا اس امر کا ثبوت ہے کہ ہم بہت آگے نکل آئے ہیں۔ اور اب دنیا کی کوئی طاقت ہمیں گوہر مقصود حاصل کرنے سے نہیں روک سکتی۔ پاکستان کو بننا ہے اور بن کر رہے گا۔"

دہلی میں برطانوی حکومت سے مذاکرات کے دوران شام کو یہ دونوں عظیم القدر بہن بھائی کھانے پر بیٹھتے تو ایک دوسرے کو دن بھر کے کام کی تفصیل سناتے اور اپنے مسائل پر ایک دوسرے سے مشورہ لیتے۔

"قائد اعظم کے دل میں جو قومی درد تھا۔ وہ ہو بہو مادر ملت کے دل میں بھی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دونوں بہن بھائی دن رات قومی بھلائی کی راہیں سوچتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے انتھک تگ و دو کرتے۔ قائد اعظم بھی مادر ملت کو بہترین مشیر اور بلند کردار راز دان سمجھتے تھے۔ وہ ہر معاملے میں مادر ملت سے مشورہ لیتے اور ہر مشورے پر عمل پیرا ہوتے۔ ہر آڑے وقت اور ہر مصیبت میں مادر ملت نے قائد اعظم کا ساتھ دیا۔ قائد اعظم نے خود اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے ارض پاک پہ قدم رکھتے ہوئے فرمایا تھا۔

"جن دنوں مجھے برطانوی حکومت کے ہاتھوں کسی وقت گرفتاری کی توقع تھی تو ان دنوں میری بہن ہی تھی جو میری ہمت بندھاتی تھی۔ جب حالات کے طوفان مجھے گھیر لیتے تھے تو میری بہن میری حوصلہ افزائی کرتی تھی۔ تفکرات اور پریشانیوں اور سخت محنت کے اس زمانے میں میں گھر آتا تھا۔ تو میری بہن روشنی اور امید کی تیز شعاع کی صورت میں میرا استقبال کرتی تھی۔ اگر یہ میری نگران نہ ہوتی تو میرے تفکرات کہیں زیادہ ہوتے میری صحت کہیں زیادہ خراب ہوتی اس نے بخل سے کام نہیں لیا کبھی شکایت نہیں کی۔ میں آج ایسے واقعات کا انکشاف کرتا ہوں جو غالباً آپ نہیں جانتے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا تھا کہ ہمیں ایک عظیم انقلاب کا سامنا تھا۔ ہم گولیوں کی بوچھاڑ میں حتیٰ کہ موت تک کے مقابلے کے لئے آمادہ اور تیار تھے میری بہن نے ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہ نکالا۔ میرے شانہ بشانہ رہی۔ میری انتہائی معتمد رہی اور مجھے سنبھالے رکھا"

قائد اعظم کو ایک خاص معتمد کی ضرورت تھی۔ قدرت نے مادر ملت جیسا معتمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انہیں عطا کیا جنہیں عمر بھر قائد اعظم کا اعتماد حاصل رہا جب کبھی وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے تو کسی قسم کے اخفا یا ضبط کے بغیر بہن کو سب کچھ کہہ ڈالتے کوئی راز ایسا نہ تھا جو مادر ملت سے مخفی ہو وہ بے خطر اپنی بہن کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتے۔ بہن بھائی کے راز ایک دوسرے کے سینے تک ہی محدود رہتے انہوں نے کبھی بھی کوئی بیان مادر ملت کی منظوری کے بغیر جاری نہیں کیا وہ اپنے سیکرٹری کو کہا کرتے تھے کہ بیان کا مسودہ فل کونسل کے سامنے پیش کیا جائے۔ فل کونسل کے ممبر صرف حضرت قائد اعظم اور مادر ملت ہوتے تھے۔ جب دونوں مطمئن ہو جاتے تو بیان جاری کیا جاتا تھا۔

کسی عظیم شخصیت کے لئے قدرت عظیم معتمد پیدا کرتی ہے۔ اور یہی معتمد اس عظیم شخصیت کی کامیابی کا باعث بنتا ہے۔ تاریخ نے یہ ثابت کیا ہے کہ بڑے بڑے مدبر ناقص معتمدوں کی بدولت اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ قائد اعظم کو قدرت نے ایک ایسا معتمد عطا کیا تھا جو ان کا نگران ہونے کے علاوہ ان کا مشیر بھی تھا۔ سیاسی امور میں معاونت کے علاوہ قائد اعظم کی نگرانی اور دیکھ بھال کا کام بھی مادر ملت کے سپرد رہا۔ انہوں نے اپنے ان دونوں فرائض کو انجام دینے کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی تھی ۱۹۳۰ء میں قائد اعظم گول میز کانفرنس لندن میں شرکت کے لئے گئے۔ مادر ملت ان کے ہمراہ تھیں۔ اور واپسی پر اپنی قوم کی خواتین کے لئے بہت مفید اور جدید تجربات ساتھ لائیں۔

۱۹۳۶ء میں آپ کو صوبہ بمبئی کی مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا رکن منتخب کیا گیا آپ نے نہایت جانفشانی سے مسلم لیگ کے لئے کام کیا۔ ۱۹۴۳ء میں پٹنہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلم لیگ کا سیشن منعقد ہوا اور خواتین مسلم لیگ کی سب کمیٹیاں قائم کرنے کی تجویز منظور ہوئی۔ اس میں مادر ملت کی تائید کو بہت بڑا دخل حاصل تھا۔ چنانچہ آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک کمیٹی کا انتخاب کیا۔ جس کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ہر صوبے میں ہر جگہ خواتین مسلم لیگ کی سب کمیٹیاں قائم کرے۔ اس کمیٹی کی ترتیب صرف مادر ملت کی مرہون منت تھی چنانچہ آپ ہی کی کوششوں سے ہندوستان کے تمام صوبوں میں خواتین مسلم لیگ کی سب کمیٹیاں قائم ہوئیں۔ جن کے قیام سے ہندوستان کی مسلمان خواتین میں بیداری کی لہر دوڑ گئی۔ ۱۹۳۹ء میں الیکشن ہوا بمبئی میں مسٹر عبداللہ بریلوی کانگرس کی طرف سے اور مسلم لیگ کی طرف سے مسٹر اللہ بخش امیدوار نامزد ہوئے۔ مادر ملت نے ہر گھر جا کر مسلم لیگ کا پیغام عورتوں تک پہنچایا۔ اور انہیں مجبور کیا کہ وہ پولنگ اسٹیشن میں جا کر مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دیں چنانچہ اس الیکشن میں مسلم خواتین کی اکثریت نے پہلی بار بمبئی میں پولنگ اسٹیشن پہ جا کر ووٹ پول کئے۔ اور اعلان کیا۔ کہ ہمارا صحیح نمائندہ مسلم لیگ کا امیدوار ہے۔ ۱۹۴۱ء میں مادر ملت کی کوششوں سے زنانہ نیشنل گارڈ کی تحریک بمبئی میں شروع ہوئی جس میں خواتین نے جوق در جوق شامل ہو کر قومی بیداری کا ثبوت دیا۔

قرارداد پاکستان کی منظوری سے ایک سال پہلے ۱۹۳۹ء میں مادر ملت نے قیصر باغ بمبئی میں خواتین مسلم لیگ کے زیر اہتمام پہلے عام اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔"

"اکثر و بیشتر مجھ سے سوال کیا گیا ہے کہ مسلم لیگ کیا کرتی رہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے اور اب تک اس نے کونسا ٹھوس کام سرانجام دیا ہے ؟ مسلم لیگ نے اسلام کا پرچم بلند کیا ہے مسلم لیگ نے صرف دو سال کے قلیل عرصے میں مسلمانوں میں خود اعتمادی اور خودداری کا جذبہ پیدا کر دیا ہے مسلم لیگ نے دشمنان اسلام کے منہ بند کر دیئے ہیں۔ ہمیں عورتوں اور مردوں میں سے مخلص کارکنوں کی ضرورت ہے تاکہ جملہ وسائل کو مجتمع کر کے ہم اپنے عظیم نصب العین کی طرف قدم بڑھائیں اور اپنے راستے میں آنے والی تمام مشکلات کو دور کر سکیں۔ میں اپنی سب بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنی تمام توجہ اس مقصد کے لئے وقف کر دیں اور حیات و موت کی اس کشمکش میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کریں "

قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد قیام پاکستان کے لئے جب جدوجہد تیز کر دی گئی تو مادر ملت نے ہندوستان کی خواتین کو پاکستان کا مطلب سمجھانے اور اس پاک مقصد میں کامیابی کے لئے عورتوں کو اس جدوجہد میں حصہ لینے پر آمادہ کرنے کی کوششوں کا آغاز کیا۔ جہاں جہاں قائد اعظم جاتے وہاں ان کے ساتھ مادر ملت بھی جاتیں قائد اعظم مردوں کے اجلاس میں شرکت کر کے انہیں پاکستان کے حصول کے لئے جدوجہد پر ابھارتے اور مادر ملت خواتین میں آزادی کا احساس پیدا کرنے اور انہیں متحد و منظم کرنے کے لئے دن رات کوشاں رہتیں اگست ۱۹۴۴ء میں کوئٹہ میں خواتین کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا

" ہم مسلمان بہت دن چین کی نیند سو چکے ہیں جس کے نتیجے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوسری قوم نے ہمیں کمزور سمجھ کر دبانا شروع کر دیا ہے اگر ہم کچھ دن اور نہ جاگتے تو ہمارا نشان تک بھی ہندوستان سے مٹ جاتا مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم میں وقت کا احساس پیدا ہو چکا ہے ہمیں یہ جان لینا چاہیئے کہ ہماری بقا ہماری قوت پہ منحصر ہے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنی قوت اور اپنی حیثیت کے مطابق اپنے خاندان اپنے ہمسائے، اپنے دوستوں اور عزیزوں میں قوت عمل کی روح پھونک دے۔ ہندو قوم تعداد میں ہم سے تین گن زیادہ ہے اسی خیال سے مسلم لیگ نے لاہور کے اجلاس میں تقسیم ہند کی قرار داد منظور کی ہے جو قرار داد پاکستان کہلاتی ہے پاکستان ہی ہندوستان کی سیاسی مشکلات کا واحد حل ہے "

اپریل ۱۹۴۳ء میں مسلم ویمن سٹوڈنٹس فیڈریشن کے سالانہ اجلاس میں دہلی کے مقام پر خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

آپ خواتین خوش قسمتی سے جنہیں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہیں۔ اپنی کم نصیب اور غیر تعلیم یافتہ بہنوں کی اصلاح کے لئے بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ بحیثیت مجموعی تعلیم کے میدان میں ہمیں بہت پیچھے رکھا گیا ہے اب یہ ہمارا کام ہے کہ ترقی کی راہ ہموار کریں۔ ہم بہت نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک بوڑھا، جوان، مرد، عورت اور بچہ زندگی اور موت کی اس جدوجہد میں شریک ہے: اتحاد، تنظیم اور یقین محکم کو اپنا اصول بنا لیجئے۔ کامیابی آپ کے ساتھ ہوگی انشاء اللہ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دہلی میں مسلم خواتین کو مسلم لیگ کے ساتھ تعاون کی تلقین کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"یاد رکھو یہ عورت ہی کا ہاتھ ہے۔ جو آج کے نوجوان اور کل کے بچے کی زندگی کو صحیح سانچے میں ڈھال سکتا ہے یہ عورت ہی کا ہاتھ ہے۔ جو قومی ترقی کے ان شعبوں کو کامیابی سے مستحکم کر سکتا ہے جو عوام کی فلاحی سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں سے متعلق ہوں۔ آیئے سیاسی طور پر بھی ہم کوشش کریں کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو مضبوط اور مستحکم بنائیں۔"

جوں جوں مسلمانان ہند قائد اعظم کی آواز سے بیدار ہوتے گئے توں توں وہ اپنی صحت سے بے پرواہ ہوتے گئے۔ مادر ملت کو قائد اعظم کی خرابی صحت کی تشویش لاحق ہوئی اور انہوں نے اپنی تمام تر توجہ قائد اعظم کی دیکھ بھال کے لئے صرف کر دی۔ قائد اعظم نے انہیں مجبور کیا کہ "میری صحت پر توجہ دینے سے زیادہ میری سیاسی جدوجہد میں ہاتھ بٹائیں" مادر ملت کو بیک وقت دونوں فرائض سر انجام دینا پڑتے۔ ان دونوں فرائض کے ادا کرنے میں انہیں بڑی سے بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر مادر ملت نے استقلال اور ہمت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ ایک موذی نے قائد اعظم کی قیام گاہ پہ آکر ان پہ قاتلانہ حملہ کیا۔ قائد اعظم نے نحیف و لاغر جسم کے ساتھ حملہ آور کے ہاتھ کو اس مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیا کہ وہ دوسرا وار نہ کر سکا۔ اس کش مکش میں قائد اعظم کے ہاتھ اور ٹھوڑی پہ زخم آئے مادر ملت نے نہایت استقلال کے ساتھ اس صدمے کو برداشت کیا حوصلہ نہ ہارا اور جلد قائد اعظم کی خود مرہم پٹی کر کے بعد میں ڈاکٹر کو بلایا۔ اپریل ۱۹۴۷ء میں شملہ کانفرنس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے دوران قائداعظم بہت علیل ہوگئے مادر ملت نے جھٹ بمبئی میں ان کے معالج ڈاکٹر پٹیل کو ٹیلیفون کیا۔ اور ہدایات حاصل کرنے کے بعد قائداعظم کی تیمارداری کرتے ہوئے انہیں بمبئی علاج کے لیئے لے گئیں۔ بمبئی میں علاج اور تیمارداری کے بعد جب قائداعظم کی صحت قدرے بہتر ہوگئی تو دونوں بہن بھائی اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنی صحت اور آرام کا خیال کئے بغیر مصروف عمل ہوگئے۔

۱۹۴۴ء میں پنجاب میں الیکشن کے دوران مسلم لیگ کو اکثریت سے کامیابی حاصل ہوئی یہ کامیابی مردوں اور عورتوں کے باہمی اشتراک اور جدوجہد کا نتیجہ تھی۔ مادر ملت نے اپریل ۱۹۴۴ء کو لاہور میں مینا بازار کا افتتاح کرتے ہوئے مینا بازار کی اقتصادی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے پنجاب کی خواتین کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں اپنی تمام بہنوں کو دلی مبارک باد دیتی ہوں کہ انہوں نے پنجاب کے حالیہ انتخابات میں نہایت شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے لاہور کی دونوں اور تمام صوبے کی ۷۹ نشستیں جیت کر دنیا کو بتا دیا ہے۔ کہ پنجاب کے مسلمان سب کے سب پاکستان اور صرف پاکستان چاہتے ہیں اگر آپ اسی طرح متحد ہو کر کام کریں تو مجھے کوئی شک نہیں کہ ہم پاکستان ضرور قائم کرلیں گے"

مادر ملت تقریروں کے ذریعے خواتین میں زندگی کی نئی روح پھونکتی رہیں خواتین کو حصول آزادی کی جدوجہد میں حصہ لینے پر آمادہ کرنے کے علاوہ عملی طور پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خواتین کے بہبودی کے اداروں کے قیام تعلیم بالغان کے سنٹر اور حفظان صحت کے پرائیویٹ اداروں کے قیام پر متوجہ رہیں۔ ان کی جدوجہد اور کاوشوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام ہندوستان میں عورتیں میدان عمل میں نکل آئیں۔ سکول اور کالج کی طالبات، تعلیم یافتہ خواتین گھروں میں مقید رہنے والی عورتیں غرض یہ کہ ہر طبقے کی مسلمان خواتین "لے کے رہیں گے پاکستان" کا نعرہ بلند کرتی ہوئی انگریز اور ہندو کی طاقت کا متفقہ مقابلہ کرنے کے لئے مردوں کے شانہ بشانہ قیام پاکستان کی تحریک میں شامل ہو گئیں کہیں جلسے ہو رہے تھے۔ اور کہیں جلوس نکالے جا رہے تھے۔ انگریز اور ہندو مسلم لیگ کو ناکام بنانے کے لئے متحد ہو چکے تھے۔ قیام پاکستان کی تحریک کو ناکام بنانے کے لئے انگریز اور ہندو نے تنخواہ دار مسلمان ایجنٹ پیدا کئے ان ایجنٹوں میں کہیں ٹوڈی اور کہیں تنخواہ دار ملا تھے، کہیں تنخواہ دار لیڈر رہے تھے۔ اور کہیں تنخواہ دار مشائخ تھے مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کو ناکام بنانے کے لئے غیروں نے اتنے روڑے نہیں اٹکائے جتنا کہ ناعاقبت اندیش مسلمانوں نے قیام پاکستان کی تحریک کو ناکام بنانے میں روڑے اٹکائے۔ مگر تائید خداوندی نے قائد اعظم کا اور مادر ملت کا ساتھ دیا اور آخر کار وہ دن آن پہنچا جب کہ انگریز قوم نے مجبور ہو کر تقسیم ہند کے منصوبے کا اعلان کیا۔ مئی ۱۹۴۷ء میں اس منصوبے کا اعلان کیا گیا اور ۲۷۔ جولائی ۱۹۴۷ء کو مادر ملت نے فخر و انبساط سے دہلی میں خواتین کے ایک بہت بڑے جلسے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

> آج ہم نے تاریخ عالم کی سب سے نمایاں فتح حاصل کر لی ہے۔ اس عظیم الشان کامیابی پر ہمیں فخر کا حق حاصل ہے ہیں ہندوستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی تمام مسلمان بہنوں پر فخر کرتی ہوں اور ان سب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ ۱۵ اگست کو ہماری نئی مملکت عالم وجود میں آرہی ہے ہم سب پر ایک نئی ذمہ داری عائد ہونے والی ہے۔ اب قومی تعمیر کا وقت آن پہنچا ہے تعمیری کاموں میں بہت زیادہ محنت تحمل اور استقلال کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم نے جنگ آزادی تو جیت لی ہے مگر اب ہم نے امن پر فتح پانا ہے ہمیں اپنا گھر مل چکا ہے ہمیں چاہیے کہ اس کو ایک بہترین رہائش گاہ بنائیں۔"

قیام پاکستان کی تحریک مسلم لیگ کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اور مسلم لیگ کیا ہے! اس کا جواب قائد اعظم نے ایک تقریر میں فرمایا تھا۔

"آخر مسلم لیگ ہے کیا؟ میں اور میری بہن"

حقیقت میں مسلم لیگ کو منظم کر کے اس تحریک کے ذریعے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی ریاست کا قائم کرنا حضرت قائد اعظم اور ان کی بہن محترمہ مادر ملت کی مدبرانہ قیادت کا نتیجہ ہے۔ قائد اعظم اور مادر ملت نے دن رات ایک کر کے زندگی کا اکثر حصہ مسلمان مردوں اور عورتوں کو خواب غفلت سے بیدار کر کے انہیں متحد کرنے میں صرف کیا۔ اور اس اجتماعی قوت سے پاکستان حاصل کر کے ۷ اگست ۱۹۴۷ء کو مادر ملت اور حضرت قائد اعظم دہلی کے ہوائی اڈے پہنچے اور چار گھنٹے کے بعد جب ان کا طیارہ ماڑی پور کے ہوائی اڈے پر اترا تو لاکھوں مسلمان اپنے محبوب قائد اعظم اور مادر ملت کے استقبال کے لئے موجود تھے فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، "پاکستان زندہ باد" حضرت قائد اعظم زندہ باد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"مادر ملت زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہی تھی۔ مادر ملت نے کراچی کی سرزمین پہ قدم رکھتے ہی فرمایا:"

"میں غلامی کی تیرہ و تار رات میں اس دیس سے گئی تھی اور آج آزادی کی درخشاں صبح کا پیغام لے کر واپس آئی ہوں"

کراچی پہنچنے کے چند روز بعد کراچی کی خواتین نے مادر ملت کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں پاکستانی خواتین کی طرف سے مادر ملت کی خدمات اور کوششوں کو سراہتے ہوئے ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ مادر ملت نے سپاسنامے کے جواب میں فرمایا۔

"مجھے یہاں آکر اور آپ سے مل کر بے پناہ مسرت حاصل ہوئی ہے۔ اب ہم نے اپنا نصب العین حاصل کر لیا ہے۔ اور مملکت پاکستان ۱۴ اگست کو عالم وجود میں آجائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اور ملک کی تمام عورتیں مملکت کی تعمیر میں مردوں کے دوش بدوش اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں گی۔ اسی طرح جیسا کہ آپ نے اس کے حصول میں کیا ہے۔ اور اسی طرح دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائیں گی۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان عالم وجود میں آیا تو ہمارے دشمنوں نے اچانک ایک منظم سکیم کے ماتحت ہندوستان کے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ کئی مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا دیا گیا مسلمان عورتوں کو اغوا کیا جانے لگا۔ مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جانے لگا۔ معصوم بچوں کو نیزوں پہ اٹھا اٹھا کر ان کی ماؤں کے سامنے قتل کیا جانے لگا۔ گھروں کو لوٹ کر نذر آتش کیا جانے لگا۔ تو ہندوستان کے بے کس و بے یار و مددگار مسلمان ہزاروں قافلوں کی صورت میں اپنی عزت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ناموس کو بچانے کے لئے پاکستان میں داخل ہونے لگے ۔ یہ پناہ گزین تھے جنہیں اپنی جائداد وں سے محروم کر دیا گیا تھا ۔ یہ مہاجر تھے جنہیں گھر سے بے گھر کر دیا گیا تھا ۔ محض اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں اور محض یہ انتقام لینے کے لئے کہ مسلمانوں نے پاکستان کیوں بنایا ؟ ہندوستان کی متعصب اور فرقہ پرست قوم نے اس بربریت اور انسانیت سوزی کا مظاہرہ کیا جو تاریخ عالم کا ایک شرمناک باب ہے ۔

ان بے کس مہاجرین کی مدد کے لئے مادر ملت نے فوراً کراچی کی سربرآوردہ خواتین کی ایک کمیٹی بنائی ۔ ایک عام جلسہ منعقد ہوا اور خواتین سے اپیل کی کہ وہ مہاجرین کی مدد کے لئے دل کھول کر چندہ دیں ۔ چنانچہ سات ہزار روپیہ اسی وقت جلسہ گاہ میں جمع ہوا ۔ خواتین ریلیف کمیٹی قائم کی گئی ۔ مادر ملت نے تین ہزار روپے کی دوائیں فوراً پنجاب کے مختلف مقامات پر آنے والے مہاجرین کے کیمپوں میں تقسیم کے لئے بھیجیں ۔ کراچی میں ڈرگ روڈ پر ایک کینٹین کھول دی گئی تاکہ مہاجروں کو اس کینٹین سے ہر قسم کی مدد دی جا سکے ۔ دہلی کے کیمپوں میں مہاجرین کے لئے ڈبوں میں خوراک بند کر کے روانہ کی گئی ۔ مادر ملت کی رہنمائی میں کارکن خواتین کیمپوں میں جا کر دن میں دو تین دفعہ عورتوں اور بچوں کو کپڑے اور خوراک بہم پہنچاتیں ۔ کراچی میں جب تمام کیمپ مہاجرین سے بھر گئے ۔ تو مادر ملت نے ان کی رہائش اور صحت کی دیکھ بھال کے لئے معائنہ ٹیمیں مقرر کیں ۔ ان ٹیموں میں الگ الگ کارکن خواتین تھیں جنہوں نے تمام مغربی پاکستان کے مہاجر کیمپوں کا معائنہ کیا ۔ اور عورتوں اور بچوں کو مدد بہم پہنچائی گئی مقامی لوگوں سے کہا گیا کہ وہ مہاجرین کی دل کھول کر مدد کریں ۔ مادر ملت کی اپیل پر خواتین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ریلیف کمیٹی کے فنڈ میں ایک لاکھ تیس ہزار چھ سو اٹھانوے روپے جمع ہوگئے جن میں سے اٹھانوے ہزار آٹھ سو روپے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دیئے گئے اور دو ہزار روپے کی اون خرید کر مہاجر بچوں اور عورتوں کو سویٹر بنا کر دیئے گئے۔ جنوری ۱۹۴۸ء کے شروع تک سات سو اونی کمبل دو ہزار گرم کپڑے۔ سات سو اونی سویٹر تین سو اسکٹیں دو سو نوے عام کمبل اور تین سو لحاف لاہور کے مہاجر کیمپوں میں تقسیم کے لئے بھیجے گئے۔ اسی طرح سندھ کے مہاجر کیمپوں میں لحاف سویٹر۔ کمبل۔ گرم کپڑے اور سوتی کپڑے تقسیم کئے گئے سردیوں کے دن قریب آرہے تھے اس لئے کارکن عورتوں کی مدد سے گیارہ ہزار لحاف تیار کروا کر مادر ملت نے لاہور وغیرہ کے کیمپوں میں بھجوائے۔ مہاجروں سے ہمدردی کے جذبے نے انہیں کبھی آرام نہ کرنے دیا۔ سردی جب سر پہ آنے لگی تو آپ نے ہزاروں روپے کی اون خرید کر ہر ایسی خاتون کو گورنمنٹ ہاؤس بلایا جو سویٹر بن سکتی ہو یا جو لحاف "ٹانک سکتی ہو۔ گورنمنٹ ہاؤس میں ایک طرف حضرت قائد اعظم سرکاری امور کی انجام دہی میں مصروف تھے اور دوسری طرف وسیع لان میں مادر ملت رضاکار خواتین کے ساتھ مہاجرین کے لئے سویٹر بننے میں مصروف تھیں۔ برآمدوں اور چبوتروں پر لحاف بچھے ہوئے تھے۔ جنہیں رضاکار خواتین، مادر ملت کی نگرانی میں ٹانکنے میں مصروف تھیں۔ قائد اعظم آتے جاتے اس منظر کو دیکھ کر انتہائی خوش ہوتے۔

مادر ملت مہاجرین کے کیمپوں کا باقاعدگی سے دورہ کرتیں۔ ان کی سہولتوں اور حفظان صحت کے اصولوں کا جائزہ لیتیں۔ جہاں کہیں کوئی کمی نظر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آتی۔ جھٹ اسے پورا کرواتیں۔ تاکہ ان دکھی دلوں کو سکھ حاصل ہو سکے۔ کئی کئی کیمپوں میں وہ جا کر بے کس اور مظلوم عورتوں اور مردوں کے درد دکھ کی داستانیں سنتیں انہیں تسلی دیتیں اور پژمردہ دلوں کو زندہ رہنے اور صبر کرنے کے جذبے سے سرشار کرتیں۔ وہ جہاں کہیں بھی جاتیں وہاں کے عوام کو مہاجرین کی ہر قسم کی امداد کرنے کی تلقین کرتیں۔ غرضیکہ مادر ملت نے مہاجرین کی دلجوئی کے لئے وہ وہ کارنامے سرانجام دیئے جو رہتی دنیا تک یاد رہیں گے۔

بے خانماں افراد میں بہت زیادہ تعداد معذور بچوں اور بیوہ عورتوں کی تھی ان کی پرورش کرنے والا کوئی نہ تھا مادر ملت نے ان کے لئے رہائش اور حفاظت کا انتظام کرنے کے لئے کوششیں شروع کیں۔ اور آخر کار فروری ۱۹۴۸ء میں انہوں نے دولن انڈسٹریل ہوم کا افتتاح کیا جس میں بیوہ اور نادار مہاجر خواتین کو کشیدہ کاری اور سینے پرونے کی تربیت دی جانے لگی۔ اس ادارے کے قیام سے ہزاروں مہاجر خواتین عزت سے زندگی بسر کرنے کے قابل بن چکی ہیں

فتنہ پرور لوگ قیام پاکستان کے بعد مشرقی پاکستان کو اپنی آماجگاہ بنانا چاہتے تھے قائداعظم اس فتنے کو دبانے کے لئے مارچ ۱۹۴۸ء کو مشرقی پاکستان کے دورے پر گئے مادر ملت بھی اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے قائداعظم کے ساتھ دورے پر گئیں۔ بھائی اپنے مدبرانہ طرز عمل سے فتنوں کو دبانے میں مصروف تھے اور بہن مشرقی پاکستان کی خواتین کو ان کے اصل فرائض کا احساس دلا رہی تھیں۔ ۲۳۔ مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ میں زنانہ مسلم لیگ کے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے مادر ملت نے مشرقی پاکستان کی خواتین کو کہا کہ وہ مشرقی اور مغربی پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی تفریق مٹا کر ایک قوم کی حیثیت سے زندگی بسر کریں۔

۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء کو چٹاگانگ جا کر خواتین کے ایک بہت بڑے جلسے کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ عورتوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ مزید وقت ضائع نہ کریں۔ بلکہ وہ سماجی بہبود کے کاموں کی طرف توجہ دیں۔ مشرقی پاکستان سے واپسی پر آپ نے نشری تقریر میں قوم کی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے اس بات کا احساس دلایا۔ کہ پاکستان کو سماجی کارکنوں، استانیوں لیڈی ڈاکٹروں اور نرسوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ عورتیں پاکستان کی حفاظت کے لئے فوجی تربیت حاصل کریں۔ ہمارے دشمن اس کوشش میں ہیں کہ مسلمان قوم میں اختلاف پیدا کر کے اور نزاعی مسائل کو ہوا دے کر ہمارے اتحاد کی بنیادیں کھوکھلی کی جائیں۔ اس لئے آپ متحد رہیں۔ اور اپنے مقصد سے انحراف نہ کریں۔ ۴ اپریل ۱۹۴۸ء کو زنانہ مسلم لیگ صوبہ سرحد کا اجلاس ہوا۔ جس میں مادر ملت کی خدمت میں جبانان کی مساعی جلیلہ کا اعتراف سپاسنامے کی صورت میں پیش کیا گیا تو مادر ملت نے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے فرمایا " ملک کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اقتصادی، تعلیمی اور اخلاقی معاملوں میں انتھک محنت کریں۔ چھوٹے پیمانے پر کام شروع کریں۔ اور آہستہ آہستہ اسے بلندی تک پہنچا دیں "۔ ۱۸۔ اپریل ۱۹۴۸ء کو پشاور میں عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی تعمیر میں آپ کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیئے۔ اور اپنی اپنی جگہ ہر عورت کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرے تعلیمی اور معاشرتی شعبوں میں آگے بڑھے۔ مادر ملت نے سب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے پہلے قوم کو بہبود دی اطفال کی طرف متوجہ کیا۔

جون ۱۹۴۸ء میں آپ نے کوئٹہ کی خواتین کو ریذیڈنسی میں مخاطب ہو کر کہا کہ وہ بیوہ اور مفلوک الحال خواتین کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے میں مدد دیں۔ یتیم خانوں۔ زچہ خانوں۔ اور صحت گاہوں کے قیام کی طرف توجہ دیں ہمارا ملک ایک نازک دور سے گذر رہا ہے۔ اس لئے خواتین کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ملک کی ہر لحاظ سے خدمت کریں۔ ان کی خدمت یہی ہے کہ وہ سماجی بہبود کے کاموں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں تاکہ ملک ترقی کر سکے۔

مادر ملت اپنی تمام تر توجہ کے ساتھ استحکام ملت اور تعمیر وطن کی جدوجہد میں مصروف تھیں کہ بیماری نے بانی پاکستان اور بہن کے پیارے بھائی کو نڈھال کر دیا آپ اپنے بھائی کی تیمارداری میں مصروف ہو گئیں۔ قدرت کو یہی منظور تھا ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو بانی پاکستان اور مادر ملت کے حقیقی بھائی حضرت قائداعظم کا انتقال ہو گیا۔ مادر ملت اپنے عظیم المرتبت بھائی کے سوگ میں غم سے نڈھال ہو گئیں ڈاکٹروں نے انہیں مکمل آرام کا مشورہ دیا۔ مگر انہوں نے فرمایا "

"میرے بھائی نے آخری وقت تک تعمیر پاکستان اور قوم کی بہبودی کے لئے کوشش کرتے ہوئے۔ جان دی ہے میں اپنے بھائی کی کوششوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں جان دینا باعث فخر سمجھوں گی۔ میں نے قائداعظم کے ساتھ قیام پاکستان کے لئے دوڑ دھوپ کی۔ پاکستان کے قیام کے بعد قائداعظم کے دوش بدوش ملک اور قوم کی خدمت کرتی رہی اور اب قائداعظم کی رحلت کے بعد قائداعظم کے نصب العین کو اپنا کر پاکستان کی تعمیر میں جدوجہد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرتی رہوں گی۔ اور جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا کوشش کروں گی، کہ مرحوم کے نصب العین کو فروغ حاصل ہو۔ پھر بہمت اللہ استقلال کا ثبوت دیتے ہوئے مادر ملت نے قوم کو تسلی دی اور کہا :۔

"آج پاکستان کا بانی اور معمار ہم میں موجود نہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ ان کی روح ہمارے ساتھ ہے آپ پاکستان کے بانی کو جو خراج عقیدت پیش کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس کی پیروی کریں اور سچائی اور دیانتداری سے قوم کی خدمت کریں۔" اس کے بعد آپ نے فرمایا :۔

"آپ قائد اعظم کی محبت کا ثبوت بس اس طرح پیش کر سکتے ہیں کہ ان کے اصولوں کو اپنی زندگی کا نصب العین قرار دیں۔ پاکستان آپ کو مل چکا ہے۔ اسے قائم رکھنا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ پاکستان ہماری قوم کا ایک قیمتی سرمایہ ہے جو لاکھوں قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے۔ دنیا کی نگاہیں آپ پر مرکوز ہیں۔ آپ کو ثابت کرنا ہے کہ آپ آزادی کی بقاء اور حفاظت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ کو ایک لمحے کے لئے بھی یہ حقیقت فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ قائد اعظم نے حصول پاکستان کے لئے بڑی سخت محنت کی تھی۔ اور پھر جب پاکستان مل گیا۔ تو اس کی بنیادوں کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے پہلے سے بھی زیادہ محنت و مشقت اختیار کی انہوں نے دونوں مقاصد حاصل کر لئے مگر اپنی زندگی کی قیمت پر قائد اعظم زندہ رہے تو اس لیئے کہ پاکستان عالم وجود میں آ گئے اور اب انہوں نے اپنی جان قربان کر دی ہے تو اس کا مقصد وطن کی بقاء ہے"

مادر ملت نے قائد اعظم کی رحلت کے بعد پاکستان کے طول و عرض کا دورہ کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عوام کے دلوں میں احساس غم کی جگہ احساس فرض کوٹ کوٹ کر بھرا۔ اگر وہ اس نازک وقت میں صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے قوم کی دلجوئی نہ کرتیں تو دشمن موقع پاکر اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو جاتا۔ انہوں نے قوم کو جوش دلاتے ہوئے اور ہمت بندھاتے ہوئے کہا "

"پاکستان کے جانبازو۔ اے سرفروش بہادرو! تمہاری آزمائش کا وقت ہے دیکھنا! تمہارے پاؤں نہ ڈگمگائیں۔ تمہارے ارادوں میں کہیں لغزش نہ آنے پائے تمہیں طوفان کا مقابلہ کرنا ہے۔ حصول مقصد کے بغیر تم کبھی بھی چین سے نہ بیٹھنا۔"

مادر ملت کے دل میں جو قومی اور ملی ہمدردی کا جذبہ تھا اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اپنے بھائی کے مزار پر کھڑے ہو کر قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا :

"اٹھو اپنی قوت ارادی سے گرتوں کو تھام لو۔ خوابیدہ افراد کو جگا دو۔ یاد رکھو کہ پاکستان تمہارا قیمتی سرمایہ ہے جو لاکھوں قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے۔ پاکستان کو اس کی عظمت اور وقار کو اغیار کے ہاتھوں میں کھلونا مت بننے دو تمہاری رگوں میں غیرت و حمیت اور آزادی اور خودداری کا خون موجزن ہونا چاہیئے"

مادر ملت کے نزدیک قائد اعظم کی طرح ملکی ترقی کا انحصار قومی یکجہتی اور باہمی اتحاد پر ہے۔ جب صوبائی عصبیت نے پاکستان کو کمزور کرنے کی کوشش کی تو مادر ملت نے قوم سے کہا کہ ہمارے شہیدوں نے جان دیتے وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ کس دطن، یا صوبے یا ریاست سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے صرف ایک مقصد یعنی اسلام اور پاکستان کے لئے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ آزاد ملک کے آزاد مسلمانو! اگر تم ایک قوم کی حیثیت سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو اس تفریق اور کش مکش کو فوراً ختم کر دو۔"

بھارت نے جب کشمیر پر قبضہ کر لیا اور مجاہدین نے جب کشمیر کی جنگ آزادی کا آغاز کیا۔ تو مادر ملت چناری کے محاذ پر پہنچیں اور مجاہدین کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا "آج میں چناری میں آپ سے ملنے آئی ہوں اور اس دن کا شدت سے انتظار کروں گی۔ جب میں آپ کے ساتھ سری نگر میں ہوں گی۔" چند دنوں بعد آپ مظفر آباد پہنچیں اور مجاہدین کی ہمت بڑھاتے ہوئے آپ نے فرمایا"

"اے کشمیر کے سرفروش مجاہدو! تمہاری قوت ایمانی نے دنیا کو حیران کر دیا ہے تمہارے نعرہ ہائے تکبیر نے دلوں کو ہلا دیا ہے تمہیں اپنے ایمان کی روحانی قوت کا واسطہ! عزائم کو بلند سے بلند تر کرتے جاؤ زور بازو سے اپنا حق حاصل کرو، کشمیر ہمارا ہے۔"

۵۔ نومبر ۴۸ء ۱۹ کو قوم سے اپیل کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جاڑا قریب آ رہا ہے۔ مجاہدین اور مہاجرین کشمیر کے پاس گرم کپڑے نہیں قوم نے مادر ملت کی اپیل پر لبیک کہا اور فوراً ہی مجاہدین کشمیر کے لئے گرم کپڑے اور کمبل مہیا کر دیئے گئے۔ لاکھوں کشمیری مہاجرین بھارت کے ظلم و ستم کا شکار ہو کر پاکستان میں پناہ لینے آ گئے تو مادر ملت محترمہ ان مہاجرین کی امداد کو نکلیں اور کئی لاکھ روپیہ اکٹھا کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان مہاجرین کو ہر ممکن امداد بہم پہنچائی۔ جس طرح قائد اعظم کے دل میں کشمیریوں کو غلامی سے چھڑانے کا احساس تھا اسی طرح مادر ملت کو بھی احساس تھا وہ پکار پکار کر کشمیر کے محاذ جنگ پر جا کر مجاہدین کو جوش دلاتے ہوئے کہتی تھیں "مجاہدو! میری دلی تمنا اس وقت پوری ہوگی جب میں تمہیں مبارکباد دینے سری نگر پہنچوں گی"

آپ نے مسئلہ کشمیر اور کشمیری مہاجرین کے سلسلے میں انتہائی دلچسپی لی۔ آپ کی اپیل پر گوردھن داس مارکیٹ کراچی کے تاجروں نے ۸ دسمبر ۱۹۴۸ء کو مادر ملت کی خدمت میں چند لاکھ روپے پیش کئے اسی طرح ۴ دسمبر ۱۹۴۸ء کو کراچی کے تاجروں نے چار لاکھ روپے چندہ دیا۔ مادر ملت کی دلی آرزو تھی کہ کشمیری بھارت کے چنگل سے آزادی حاصل کریں انہیں اس دن کے دیکھنے کی زبردست آرزو تھی۔ مگر افسوس کہ وہ یہ آرزو اپنے دل میں لئے ہوئے ۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئیں۔

۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو اتوار کی صبح کے دس بج گئے۔ کلفٹن روڈ کے مغلیہ طرز کے پر شکوہ قصر فاطمہ پر ایک عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ملازم حیران تھے کہ مادر ملت نے آج حسب معمول کھڑکی سے باورچی خانے اور بڑے دروازے کی چابیاں پھینک کر جائزہ اور اخبارات کیوں طلب نہیں کئے اتنے میں دھوبی کپڑے لے کر آیا اس نے بار بار دستک دی جب کوئی جواب نہ آیا تو وہ بھاگا بھاگا مادر ملت کی انتہائی معتمد خاتون بیگم ہدایت اللہ کی کوٹھی پہنچا اور انہیں ساری کیفیت سنائی۔ بیگم ہدایت اللہ فوراً اپنی موٹر لے کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصر فاطمہ پہنچیں کافی ہنگامے دو کے بعد مادر ملت کی خوابگاہ کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ مادر ملت چہرے پر چادر ڈالے اپنے بستر پہ بے حس و بے جان پڑی ہیں۔ ڈاکٹر کرنل ایم جعفر اور کرنل ایم ایچ شاہ کو بلایا گیا۔ جنہوں نے معائنے کے بعد اشک بار آنکھوں سے کہا۔

"مادر ملت ہفتے کی رات ۹ سے گیارہ بجے کے درمیانی عرصے میں حرکت قلب بند ہو جانے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے چکی ہیں۔" إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مادر ملت خاتون پاکستان چلتا پھرتا قائد اعظم آخر موت سے ہار گئی مادر ملت جو اپنے عظیم بھائی کی ہو بہو تصویر، بلند و بالا، اکہرا بدن، بہتر برس کی عمر میں بھی کشیدہ قامت۔ گلابی ہنس مکھ اور متین چہرا ستواں ناک، آنکھوں میں صداقت کی چمک جس کی آواز پر شکوہ۔ جس کا طرز زندگی شریفانہ جس کی ہر ادا مشفقانہ جس کی ساری زندگی قوم اور ملک کے لئے وقف رہی۔ اس کی طبیعت میں جلال تھا جس کے ارادے بلند۔ جس کے عزم میں استقلال جس کی گفتار میں سطوت جس کا کردار بلند عظیم۔ بانی پاکستان کی معاون۔ خیر خواہ پاکستان اور قوم کی غمگسار گو آج ہماری آنکھوں سے دور ہے۔ مگر وہ ہمارے دلوں میں موجود ہے۔

مادر ملت کے سوگ میں جہاں عوام شریک تھے وہاں حکومت نے بھی اس جلیل القدر ہستی کے سوگ میں دس جولائی ۱۹۶۷ کو سرکاری طور پر سوگ منایا۔ تمام سرکاری دفاتر میں تعطیل رہی۔ ملک بھر میں کاروبار معطل رہا سرکاری عمارات کے پرچم مادر ملت کے سوگ میں سرنگوں رہے۔ پاکستان کے تمام شہروں، قصبوں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور گاؤں میں مادرِ ملت کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی ۔ ملک کے اخبارات نے مادرِ ملت کے سوگ میں خصوصی ماتمی ضمیمے شائع کئے۔ شاعروں نے مرثیے لکھے ادیبوں نے مادرِ ملت کے کارنامے اور سوانح عمری لکھ کر عقیدت کا اظہار کیا۔

ایک پاکستانی شاعر نظیر نے ان کی تاریخ وفات لکھی ۔

مادرِ ملت گئیں سوئے بہشت جاوداں — چھوڑ کر ملت کو وقف نالۂ آہ و فغاں
یادگارِ قائداعظم تھیں وہ بہرِ عوام — کر گئی ہے اس سے بھی محروم مرگِ ناگہاں
ملک بھر میں اس خبر سے بچھ گئی ماتم کی صف — فرطِ غم سے نوحہ گر ہیں چار سو خرد و کلاں
رنج و غم میں خاندانِ قوم ہیں ڈوبے ہوئے — سرنگوں ہیں شدتِ اندوہ سے قومی نشاں
روزِ محشر سر پہ ہو ظلِ ردائے فاطمہ — جس طرح ہم پر تھا اس کے لطف کا سایہ یہاں
سالِ رحلت کہہ سر یاسین پڑھا کر اے نظیر — ابرِ رحمت بیز اس کی قبر پہ ہو گل فشاں

اسی طرح ہندکو۔ بنگالی۔ پنجابی۔ سندھی اور پشتو زبان کے شعرا نے بے شمار مرثیے لکھے۔ غرض یہ کہ کوئی بھی دیدۂ بینا ایسی نہ تھی جو مادرِ ملت کے غم میں پرنم نہ ہوئی ہو پاکستانیوں کے لئے انتہائی غم و اندوہ کا یہ تیسرا بہت بڑا سانحہ تھا۔ پہلا وہ عظیم سانحہ تھا جب کہ بانیٔ پاکستان نے پاکستانیوں کو الوداع کہا اس وقت بھی ہر پاکستانی کی آنکھ اشکبار تھی۔ ابھی اس صدمے کا اثر عوام کی آنکھوں میں موجود تھا کہ قائداعظم کے دستِ راست اور پاکستان کے ہر دلعزیز محبوب رہنما لیاقت علی خان شہید ہو گئے۔ ابھی اُن کی شہادت کا صدمہ مل ہی نہ ہوا تھا کہ مادرِ ملت داغِ مفارقت دے گئیں۔

مادرِ ملت کی وفات پاکستانی قوم کے لئے ایک ............ تھی تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کی آنکھیں پرنم تھیں۔ قصر فاطمہ میں دھڑکتے دلوں اور لرزتے ہاتھوں کے ساتھ شفیق ماں کے بیٹوں نے ان کا جسد خاکی پک اپ پر رکھا۔ اور ماتمی جلوس پولو گراؤنڈ کی طرف روانہ ہوا۔ پولو گراؤنڈ میں مفتی محمد شفیع صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں بے پناہ مخلوق تھی یہ سب مادر ملت کے عقیدتمند تھے۔ جو ان کے ساتھ بے پناہ عقیدت کے اظہار کے لئے ملک کے دور دراز حصوں سے بھی آئے تھے اور کراچی کے شہری بھی تھے۔ ان عقیدتمندوں میں ضعیف عورتیں بھی مادر ملت کا آخری دیدار کرنے کے لئے اپنے گھروں سے نکل پڑیں۔ اپاہج اور معذور افراد بھی ان عقیدتمندوں میں شامل تھے۔ نابینا لوگوں نے بھی حسرت دیدار کے لئے عقیدتمندوں کے ہجوم میں شرکت کی۔ یہ ماتمی جلوس آنسوؤں، آہوں اور آہ و بکا کا ایک سیلاب تھا جس سے وہ سڑک بھی پرنم ہو گئی تھی، جس پر عقیدتمندوں کا جلوس جا رہا تھا۔ جلوس کے آگے آگے مادر ملت کا جنازہ جا رہا تھا۔ مادر ملت اپنی زندگی میں بھی عوام کی امانت تھی۔ اور موت کے بعد بھی عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر قائداعظم کے مقبرے کے گرد آخری دیدار کے لئے جا کر جمع ہو گیا۔ جلوس تین میل کا فاصلہ تین گھنٹے میں طے کرنے کے بعد جونہی مادر ملت کی آخری قیام گاہ پر پہنچا تو ہر فرد مادر ملت کی آخری جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب ہو گیا۔ بڑی مشکل سے میت اس مقام پر پہنچی جہاں مادر ملت نے ابد تک آرام کرنا تھا۔ جب مادر ملت کے جسد خاکی کو لحد میں اتارا جانے لگا تو فضا میں چیخ و [illegible] اور آہ و زاری تھی۔ یہ چیخ و پکار اور آہ و زاری کرنے والے [illegible] تھے جنہیں اپنی ماں کے ساتھ انتہائی عقیدت تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور جن کے دل فرط عقیدت سے پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ عقیدت مندوں کا بے پناہ ہجوم جوشِ عقیدت میں بے قابو ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے مادر ملت کے جسد خاکی کو لحد میں اتارنے میں انتہائی دقت پیش آئی جب ہجوم انتہائی بے قابو ہو گیا۔ تو انتظامیہ کو آنسو گیس کے گولے چھوڑنا پڑے۔ اور ہجوم کو نظم و ضبط میں لانے کے لئے انتظامی کارروائی کرنا پڑی۔ اگرچہ اس اندوہناک موقع پر آنسو گیس اور ہجوم کو کنٹرول میں کرنے کے لئے لاٹھی چارج ایک افسوسناک واقعہ تھا۔ مگر انتظامی لحاظ سے اگر ایسا نہ کیا جاتا۔ تو ہزاروں بچے اور عورتیں غم و اندوہ کے بے پناہ ہجوم میں روندے جاتے کیونکہ مادر ملت کے عقیدت مندوں پر غم و اندوہ کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا کہ وہ ہوش و حواس کھو کر دیوانہ وار زاروقطار روتے جاتے تھے۔

## مادر ملت کے اخلاق و عادات

مادر ملت کی شخصیت انتہائی پر وقار تھی اور شفقت اور مہربانی ان کی فطرت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ بے مقصد اور فضول بات کو ناپسند کرتی تھیں زیادہ گفتگو کرنے کی عادی نہیں تھیں۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ سچ بات کو بے انتہا پسند کرتی تھیں خوشامد سے وہ نفرت کرتی تھیں۔ ایسے آدمی کو بھی پسند نہیں کرتی تھیں۔ جو خوشامد پرست یا خوشامد پسند ہو۔ متانت اور سنجیدگی ان کے خاص جوہر تھے۔ وہ بے خوف طبیعت کی مالک تھیں چونکہ وہ صداقت پسند تھیں اس لئے قدرتی طور پر اپنی اس بے مثال خوبی کی وجہ سے انتہائی نڈر اور بے باک تھیں۔ وہ بے انتہا نفاست پسند اور نفیس ذوق رکھتی تھیں۔ صفائی کی دلدادہ تھیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کسی کی شادی بیاہ میں عام طور پر وہ غرارہ اور قمیض پہنتی تھیں۔ ان کا لباس سادہ اور ڈھیلا ہوتا تھا۔ باوجود اس کے کہ انہوں نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ اپنے بھائی کی رفاقت میں یورپ میں گذارا۔ مگر انہوں نے مغربی لباس کبھی بھی استعمال نہیں کیا۔ وہ ایسے لباس کو جس میں عریانیت کی جھلک ہو انتہائی ناپسند کرتی تھیں۔ وہ اپنی ملکی تہذیب، ملکی لباس۔ اور ملکی طرز زندگی کو ہی پسند کرتی تھیں۔ ورائٹی پروگرام انہیں ناپسند تھے۔ وہ بے انتہا صبر اور حوصلے والی تھیں۔ حق بات کہنے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتی تھیں۔ قومی معاملات میں ان کا عزم ہمیشہ بلند رہا۔ انتہائی بلند حوصلہ اور باہمت تھیں۔ وہ مشکلات سے گھبراتی نہیں تھیں۔ بلکہ مشکلات سے مقابلہ کر کے ان پر قابو پانا جانتی تھیں۔ وہ ہمیشہ نوجوان لڑکیوں کو مشورہ دیتی رہیں۔ کہ مغربی تہذیب سے دور رہ کر اپنی مخصوص تہذیب کو اپنائیں۔ کیونکہ کسی ملک کے غیور باشندوں کا یہی قومی شیوہ ہوتا ہے۔ مغربی تہذیب، مغربی زبان اور مغربی طریقۂ زندگی سے واقف رہنے کے باوجود انہوں نے ہمیشہ مشرقی تہذیب کو ترجیح دی ان کے سر پر ہمیشہ ڈوپٹہ رہتا تھا۔ جو مشرقی تہذیب اور مسلمان عورت کا سب سے اہم زیور رہے ہے۔ فن تقریر پہ انہیں عبور حاصل تھا۔ ان کی تقریر میں بلا کا جادو تھا جو کچھ وہ کہتی تھیں کر کے دکھاتی تھیں۔ وہ انگریزی کا اردو دونوں زبانوں میں تقریر کرتی تھیں۔ غمزدوں کے غم میں برابر کی شریک تھیں۔ قوم کی خوشی اپنی خوشی اور قوم کا غم اپنا غم سمجھتی تھیں۔ قومی یکجہتی کی قائل تھیں، نہایت ملنسار اور خندہ رو تھیں۔ صبح سویرے اٹھ کر سیر کو جاتیں پھر اخبارات کا مطالعہ کر کے پروگرام کے مطابق دن بھر کا کام کرتیں۔ گڑیاں جمع کرنے کا انہیں بڑا شوق تھا۔ پاکستان میں گڑیوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نمائش کا سلسلہ ان ہی کی خواہش پہ کیا گیا تھا۔ گڑیوں کی نمائش میں وہ بڑی خوشی سے شریک ہوتی تھیں۔ گڑیوں کے اس شوق سے وہ پاکستانی عورتوں کو ایک مثال پیش کرنا چاہتی تھیں کہ وہ گھریلو نمائشی چیزیں بنانے کی طرف توجہ دے کر اپنے وقت کو بھی فضول ضائع ہونے سے بچا ئیں اور دوسرے یہ کہ وہ ان کو بنا کر معقول ذریعہ آمدنی بھی اپنے لئے پیدا کریں۔

مادر ملت کی مادری زبان اگرچہ گجراتی تھی مگر انہوں نے بڑے شوق سے اپنی قومی زبان اردو سیکھی۔ اردو اخبارات اور رسالوں کا بغور مطالعہ کرتیں۔ انجمن ترقی اردو کے خواتین کے اجلاس میں بڑے شوق سے شامل ہوتی تھیں اس سے ان کی دلی خواہش یہ تھی کہ پاکستان کی قومی زبان کو فروغ حاصل ہو۔ انہوں نے اردو زبان سے لگاؤ کی وجہ سے اپنی کوٹھی کا نام موہٹا پیلس سے قصر فاطمہ میں تبدیل کیا اور دروازے پر اردو زبان میں قصر فاطمہ کا بورڈ لکھوا کر لگوا دیا۔ ان کی لائبریری میں ہر موضوع پر کتابیں تھیں۔ فارغ وقت مطالعہ میں صرف کرتی تھیں۔

مادر ملت نہ تو فضول باتیں کرتی تھیں اور نہ ہی فضول سنتی تھیں۔ ان کے طرز گفتگو اور بارعب انداز نے انہیں ایک عظیم شخصیت بنا دیا تھا۔ آپ اصول کی بہت پابند تھیں۔ نمود و نمائش سے ہمیشہ نفرت کرتی تھیں۔ مذہبی رجحان ان میں بہت زیادہ تھا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب وہ قصر فاطمہ میں منتقل ہوئیں تو پہلے قرآن شریف قصر فاطمہ میں رکھوایا۔ [illegible]
کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۹ مارچ ۱۹۵۰ء [illegible]
زمیندارہ کالج کے طلباء سے خطاب کرتے [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"ایسی تعلیم جو اخلاقی اقدار سے ناآشنا ہو ہمارے لئے اجنبی ہے اور اسلامی طرزِ فکر سے کوئی علاقہ نہیں رکھتی۔ رشوت، اقربانوازی۔ چور بازاری اور لوٹ کھسوٹ جیسی برائیاں ایک ایسے نظامِ تعلیم کا لازمہ ہیں جو اخلاقی اقدار سے قطع نظر کر کے محض مادی ترقی پہ زور دیتا ہے اسلام محض ایک مذہب نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے ہمارے طلباء کو اس لافانی ضابطۂ حیات کے درس سے محروم نہیں رہنا چاہیے"

۱۴ نومبر ۱۹۵۰ء کو کراچی کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا"

"مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ اب تک ہمارے سکولوں میں قرآن ایسی علم و حکمت کی مقدس کتاب کو شریک درس کرنے کی اہمیت محسوس نہیں کی گئی۔ اگر ہم واقعی یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو ایک صحیح اسلامی مملکت بنانا چاہیے تو اس کے لئے سچی اسلامی تعلیمات کا اجرا اور احیا ضروری ہے اور یہ ضرورت صرف اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے تمام مدرسوں میں قرآن کی تعلیم کو باقاعدہ درسی نصاب میں شامل کریں۔ تاکہ بچے اس علم و حکمت کی مقدس کتاب کے معانی اور مطالب سے آگاہی حاصل کر سکیں اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔ میری دلی تمنا ہے کہ تمام سکولوں میں قرآن حکیم کی تدریس کا جزو بندوبست ہو جائے"

پاکستان کے [illegible] کو قوم کا سرمایہ سمجھ کر انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"پاکستان کے نوجوانو تمہاری رگوں کا خون سرد نہ ہونے پائے۔ قدرت نے تمہارے دامن میں اپنی رحمتوں کے بے شمار خزینے بھر دیئے ہیں۔ ان کو کام میں لانا اور فائدہ اٹھانا تمہارا کام ہے تمہارے ہاتھوں میں [illegible] مستقبل کی عنان آنے والی ہے اپنا راستہ اپنی منزل اور اپنی ذمہ داریوں کا تم کو ابھی سے اندازہ کرنا ہوگا۔ اور اس کا انحصار تم پہ ہوگا۔ کہ کس قدر تیزی سے تم خود کو ایک مستحکم اور عظیم تر قوم میں تبدیل کر دو گے"

کشمیر کے مسئلے کی اہمیت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

"کشمیر کا وجود اور اس کی بقا پاکستان کے وجود اور بقا سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ کشمیر کی زندگی کو خطرہ پاکستان کے لئے بھی خطرناک ثابت ہوگا۔ اس لئے کشمیر کا مسئلہ آج پاکستان کے لئے اہم ترین اور زندگی اور موت کا سوال ہے۔ کشمیری مسلمانوں کا مطالبہ بالکل جائز اور قرین انصاف ہے"

نرسنگ کو فروغ دینے کے لئے آپ ہمیشہ سے کوشاں رہیں۔ ان کی کوششوں سے تپ دق کے انسداد کے ادارے قائم ہوئے۔ انہوں نے خواتین کو قومی مسائل سلجھانے کی طرف ہمیشہ متوجہ کیا۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ طب یونانی اور ہومیوپیتھی طریقۂ علاج کو فروغ دینے کے لئے آپ ہمیشہ کوشاں رہیں۔ غیر ملکی فوجی افسروں کو افواج پاکستان میں سے نکالنے کی تگ و دو کا سہرا بھی آپ ہی کے سر ہے۔ غرض یہ کہ پاکستان کو ہر لحاظ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے مضبوط، مستحکم اور ترقی یافتہ بنانے میں مادر ملت کا جو حصہ ہے وہ تاریخ پاکستان کا ایک سنہرا باب ہے۔ بڑھاپے کے عالم میں بھی آرام و آسائش کو چھوڑ کر قوم کی رہنمائی کرنے اور ملک کو ایک آزاد ترقی یافتہ ملک بنانے میں پیش پیش رہیں۔

**غرضیکہ** مادر ملت بانیٔ پاکستان کی طرح دیانتدار تھیں۔ اپنے اصول کی بے حد پابند تھیں۔ اپنے مقصد اور نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے اپنے راستے میں آنے والی ہر طاقت کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔ قوت ایمانی پر زبردست اعتماد رکھتی تھیں ایک بار جو ارادہ کر لیتیں۔ اس پر چٹان کی طرح ثابت قدم رہتی تھیں۔ قومی ہمدردی ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اپنے گھر میں وہ کبھی بھی اونچی آواز سے بات نہیں کرتی تھیں۔ خود کفایت شعار تھیں۔ اور قوم کو کفایت شعار بننے کی تلقین کرتی رہیں انتہائی باہمت اور بلند حوصلہ خاتون تھیں انہوں نے قومی یا ملکی کاموں میں کسی بھی طمع یا لالچ کی خاطر حصہ نہیں لیا۔ بلکہ اپنا فرض سمجھتے ہوئے ملکی اور قومی کاموں میں حصہ لیتی رہیں۔ انہوں نے اپنے بھائی کی طرح اپنے مفاد پر قوم اور ملک کے مفاد کو ہمیشہ ترجیح دی۔ انتہائی سادگی پسند تھیں پاکستانی لباس استعمال کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتی تھیں۔ سر پہ ہمیشہ دوپٹہ اوڑھے رکھتی تھیں مغربی لباس اور مغربی طور طریقوں کو ہمیشہ نفرت کی نگاہوں سے دیکھتی تھیں۔

مادر ملت تقریباً ۱۵ سال تک بولٹن روڈ کراچی پر واقع فلیگ سٹاف ہاؤس میں مقیم رہیں۔ یہ ایک قدیم طرز کی عمارت تھی جو قائد اعظم نے وقف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی ملکیت تھی پھر آپ کلفٹن روڈ کی عظیم الشان کوٹھی موہٹا ہاؤس میں جا کر مقیم ہوئیں یہ کوٹھی آپ کو قائد اعظم نے دی تھی۔ مادر ملت کے اس کوٹھی میں قیام سے پہلے یہاں حکومت پاکستان کا دفتر خارجہ ہوا کرتا تھا۔

مادر ملت نے آخر عمر میں جب یہ محسوس کر لیا کہ سیاسی فضا تبدیل ہو گئی ہے تو انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی سیاسی جماعتوں میں عملی طور پر حصہ لینے کی بجائے آپ نے اپنی سرگرمیوں کا رخ قوم کی تعلیمی اور معاشرتی بہبود کی طرف پھیر لیا تھا چنانچہ آپ نے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک ثانوی سکول اور انٹرمیڈیٹ کالج قائم کیا۔ اور زچہ بچہ کے ادارے کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے دندان سازی کی ترقی کے لئے کراچی ڈینٹل سرجنز ایسوسی ایشن کے منصوبے میں بھی عملی طور پر دلچسپی لی سیاست سے کنارہ کش رہ کر آپ ہر سال یوم آزادی۔ قائد اعظم کے یوم پیدائش۔ یوم وفات اور دیگر قومی تقریبات پر بیانات دیتی رہیں جو بڑی اہمیت کے حامل ہوتے تھے اور قائد اعظم کے نظریات کی عکاسی کرتے تھے۔

## صدارتی انتخاب

۱۹۶۴ء میں جب صدارتی انتخاب ہوا تو حزب اختلاف کی نگاہ انتخاب مادر ملت پر پڑی اگرچہ انہوں نے سیاست سے کنارہ کشی کی ہوئی تھی مگر متحدہ حزب اختلاف کے اصرار پر آپ نے صدارتی انتخاب میں حصہ لینا منظور کر لیا۔ مادر ملت نے پیرانہ سالی کے باوجود صدارتی انتخاب کے لئے طوفانی دورے کئے۔ پاکستان کے دونوں حصوں کے رائے دہندگان کے سامنے اپنے مطمع نظر کی وضاحت کی۔ [illegible] ہوا اور اس میں [illegible] ہو سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس ناکامی کی وجوہات یہ تھیں کہ ان سیاسی لیڈروں میں سے چند ایسے تھے جو اپنے دورِ اقتدار میں عوام کا اعتماد کھو چکے تھے۔ ایک گروہ ایسا بھی تھا جو وحدتِ مغربی پاکستان کو دوبارہ چھوٹے چھوٹے صوبوں میں تقسیم کرنے کا حامی تھا چند ایسے بھی تھے جو پاکستان میں پختونستان کے قیام کے حامی تھے۔ کچھ ایسے لیڈر بھی تھے جن کے دورِ اقتدار میں مسلم لیگ عوامی حلقوں سے نکل کر خواص تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ گویا کہ متحدہ حزبِ اختلاف کی جماعت مختلف نظریات رکھنے والی جماعتوں کا ایک مجموعہ تھی جو حقیقت میں صرف صدارتی انتخاب کی کامیابی کے اعلان تک کے لئے ہی معرضِ وجود میں آئی تھی۔ ظاہر ہے کہ مختلف نظریات رکھنے والے لیڈر نہ تو انفرادی طور پر صدارتی انتخابات میں کامیاب ہو سکتے تھے اور نہ ہی اجتماعی طور پر ان کی کامیابی کا کوئی امکان ہو سکتا تھا لہٰذا مختلف نظریات رکھنے والی جماعتوں کے لیڈروں نے مادرِ ملت کی منت سماجت کر کے ان سے جب صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان کرایا تو سنجیدہ طبقے نے مادرِ ملت کو تمام پس منظر سے آگاہ کیا مگر چونکہ وہ اعلان کر چکی تھیں اس لئے ان کا پیچھے ہٹنا بھی ان کے اصولوں کے سراسر خلاف تھا۔ آخر کار صدارتی انتخاب ہوا اور نتیجے میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان ووٹوں کی بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ درحقیقت یہ شکست مادرِ ملت کی شکست نہ تھی بلکہ مختلف النظر سیاسی جماعتوں کی شکست تھی۔ اختراماً پھر بھی ہزاروں رائے دہندگان نے مادرِ ملت کو ووٹ دے کر صرف اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مادرِ ملت کی زندگی میں بھی ان کی پُروقار شخصیت کا احترام قوم کے ہر فرد کے دل میں رہا ہے اور آپ کی وفات کے بعد بھی قوم کے ہر فرد کے دِل میں آپ کی عظمت ہمیشہ برقرار رہے گی۔

قائدِ انقلاب کے مقابلے میں جب آپ نے صدارتی انتخاب کے مقابلے میں حصّہ لیا تو آپ کی عظمت کا احساس کرتے ہوئے حکومت نے ہر ممکن سہولیات آپ کو بہم پہنچائیں۔ صدر محمد ایوب خان جن کے مقابلے میں آپ نے صدارتی انتخاب میں حصّہ لیا آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ چونکہ بانئ پاکستان سے آپ کو سب سے زیادہ قرب حاصل رہا۔ اس لئے آپ اپنے عظیم بھائی حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح کی سوانح حیات اور ان کی عظیم ملّی خدمات پر کتاب ترتیب دے رہی تھیں مگر قدرت نے آپ کو اتنی مہلت نہ دی کہ آپ قوم کے سامنے ایک لاجواب یادگار پیش کر سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مجاہدہ اعظم
# بیگم مولانا محمد علی جوہر

تحریکِ آزادی کی وہ پہلی مجاہدہ جس نے پردے میں رہ کر مسلمان عورتوں میں جدوجہدِ آزادی کی روح پھونکی۔ وہ امجدی بانو تھیں جو بیگم مولانا محمد علی جوہر کے نام سے مشہور ہیں۔ یہی وہ خاتون تھیں جنہوں نے اپنے شوہر مولانا محمد علی جوہر کو پیروں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہننے کی حالت تک جدوجہدِ آزادی کے لئے جیل جاتے دیکھا۔ لیکن آنکھ سے آنسوؤں کا قطرہ تک نہ بہایا۔ انہوں نے تشدد کا مقابلہ کیا۔ فاقے سہے اذیتیں اٹھائیں۔ دکھ جھیلے مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ وہ برطانوی حکومت کے ظلم و ستم سہتی رہیں مگر آزادی کے لئے دیوانہ وار مصروفِ عمل رہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


تحریک آزادی کی یہ نامور مجاہدہ ۱۸۵۲ء میں ہندوستان کی ریاست رام پور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے پردادا علی بخش خان جو مولانا محمد علی جوہر کے دادا تھے نجیب آباد کے رہنے والے تھے۔ علی بخش خان چونکہ بہت بڑے مدبر اور علم و فن کے مالک تھے اس لیے ریاست رام پور کے نواب کلب علی خان ان کو بھائی بنا کر رام پور لے آئے۔ جب انہیں ریاست رام پور کا وزیراعظم مقرر کیا گیا تو نجیب آباد سے ان کا تمام خاندان رام پور منتقل ہو گیا تھا۔ امجدی بانو کے والد جناب عظمت علی خان ہندوستان کی ریاست اندور میں صوبے داری کے عہدے پر فائز تھے۔

امجدی بانو ابھی بچپن کی منزلوں ہی میں تھیں کہ ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ دادی اور پھوپھیوں نے ان کی پرورش کی۔ جب امجدی بانو نے ہوش سنبھالا تو انھیں گھر پر اسلامی تعلیم دی گئی۔ اسلامی تعلیم کے گہرے مطالعے نے امجدی بانو کو مذہب اسلام کا شیدائی بنا دیا تھا۔ وہ بچپن سے ہی نماز روزے اور شرعی رسوم کی سختی سے پابندی کرتی تھیں۔ دینی مطالعے کی وجہ سے انہیں اسلامی تاریخ پر کافی عبور حاصل تھا۔ اردو ادب سے بھی گہرا لگاؤ رکھتی تھیں۔ صبر، استقلال، ہمت اور حوصلہ۔ انسانی ہمدردی۔ حریت پسندی۔ قوم پرستی ان کے خاص جوہر تھے۔ سترہ سال کی عمر میں ۵ فروری ۱۹۰۲ء کو ان کی شادی تحریک خلافت کے مشہور رہنما مولانا محمد علی جوہر سے ہوئی۔ مولانا محمد علی تاریخ کے ان عظیم رہنماؤں میں سے ہیں جنہوں نے انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لئے کڑی سے کڑی مصیبتیں جھیلیں، کئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کئی سال تک جیل میں رہے جن کی زندگی کا نصب العین آخر دم تک آزادی یا موت رہا۔ انھوں نے آزادی کے حصول کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کر دی تھی۔ اس عظیم مقصد کے لئے انہیں رام پور سے ترکِ سکونت کرنا پڑا جائیداد تک فروخت ہو گئی۔ اپنوں اور بیگانوں کے موردِ عتاب ہوئے۔ کٹھن سے کٹھن آزمائشی دور سے بھی انہیں گزرنا پڑا مگر ان کے پائے استقامت میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی۔ امیدی بانو اپنے عظیم شوہر کے دکھ درد اور مصائب و آلام میں ان کا برابر ساتھ دیتی رہیں۔ زندگی کے پُر خطر مقابلوں نے امیدی بانو کو بلند حوصلہ بنا دیا تھا۔ انہوں نے بھی اپنے شوہر کے نقشِ قدم پر چل کر آزادی کے لئے کام شروع کر دیا تھا۔

مولانا محمد علی جوہر اور ان کے بھائی مولانا شوکت علی تاریخ میں علی برادران کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ دونوں آزادی کے وہ پہلے پروانے تھے جنہیں لارڈ ریڈنگ نے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کے جرم میں سب سے پہلے جیل میں بند کیا۔ مولانا محمد علی جوہر تاریخی رہنما ہیں جن کی اسلامی حمیت، حق گوئی، بے باکی اور خلوص نے کروڑوں مسلمانوں کو ان کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ جب خلافت اور ہجرت کی تحریکیں چلیں تو آپ خم ٹھونک کر میدان میں نکلے اور حق کا نعرہ بلند کیا۔ اس تحریک کے سلسلہ میں انہوں نے دسمبر ۱۹۲۰ء میں تین دن کے قلیل عرصے میں جیل خانے بھر دیئے۔ اپنی آواز پر لبیک کہتے ہوئے لاکھوں افراد بے گھر ہو کر کابل کو ہجرت کر گئے تھے۔ ہلال احمر کی خدمت کے وفود بھیجے ترکی کی مدد، قیام مسلم لیگ۔ جنگِ بلقان، تحفظِ مسجد کانپور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تحریک خلافت ۔ موپلا تحریک ۔ واقعہ راجپال غرض یہ کہ جہاں بھی اور جب بھی اسلام نے انہیں پکارا انھوں نے اپنی جان قربانی کے لئے پیش کی ۔ دہلی میں جب مسلم زعماء کا اجلاس ہوا تو مولانا محمد علی جوہر اور قائد اعظم محمد علی جناح کی کوششوں سے مشہور چودہ نکات منظور کئے گئے ۔

مشہور برطانوی مصنف ایچ ۔ جی ۔ ویلز نے مولانا محمد علی جوہر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ "مولانا محمد علی کا دل نپولین کا دل تھا ۔ ان کی زبان برک کی زبان اور میکالے کا قلم تھا ۔ ان سب باتوں کے علاوہ مولانا محمد علی کا ایمان ایک حقیقی مسلمان کا ایمان تھا ۔ امجدی بانو اپنے عظیم شوہر کی نادر شخصیت سے اس قدر متاثر تھیں کہ وہ بھی پردے میں رہ کر مسلمان عورتوں میں قومی بیداری اور اسلامی حمیت کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گئیں ۔ انھوں نے مسلمان عورتوں کو جمع کر کے اپنی تقریروں کے ذریعے انگریزوں کی غلامی سے عالم اسلام کو نجات دلانے کے لئے کوشش شروع کی ۔ تو برطانوی حکومت نے ۱۹۱۵ء میں انہیں گرفتار کر کے جیل میں بند کر دیا ۔ آپ تحریک آزادی کی وہ پہلی خاتون مجاہدہ ہیں جنہیں انگریزوں نے عالم اسلامی اور تحریک حریت میں حصہ لینے کے سلسلے میں جیل میں مقید کیا ۔ اس واقعہ نے امجدی بانو کو اور زیادہ پرجوش بنا دیا تھا ۔ انہوں نے خندہ پیشانی سے جیل کی اذیتوں کو برداشت کیا ۔ جیل سے رہائی کے بعد ۱۹۲۰ء میں وہ کل ہند خواتین خلافت مجلس کی سیکرٹری منتخب ہوئیں ۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی رکن منتخب ہوئیں ۔ اس کے بعد جب مسلمانوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوششوں سے صوبائی قانون ساز اداروں میں مسلمان خواتین کی نشستیں مقرر ہوئیں تو آپ کو صوبہ یو۔پی کی مجلس قانون ساز کا ممبر منتخب کیا گیا۔ یہی وہ پہلی مجاہد خاتون ہیں جنہوں نے سیاسی دنیا میں مشاہیر مردوں کی صف میں جگہ حاصل کی۔

۱۹۳۰ء کو لندن میں پہلی گول میز کانفرنس منعقد ہوئی تو مولانا محمد علی جوہر اس کانفرنس میں ہندوستان کے ایک خصوصی نمائندے تھے۔ آپ نے علالت کے باوجود اس میں شرکت کی اور اس کانفرنس میں ایک ولولہ انگیز تقریر کی جو سیاسی دستاویز کے نام سے مشہور رہے۔ اس گول میز کانفرنس میں امجدی بانو بھی اپنے شوہر کے ہمراہ تھیں۔ اس مشہور گول میز کانفرنس میں مولانا محمد علی جوہر نے انگریزوں سے پُرزور الفاظ میں مطالبہ کرتے ہوئے کہا :

" میں درجہ نوآبادیات کا قائل نہیں ہوں میں تو آزادی کامل کو اپنا مسلک قرار دے چکا ہوں۔ برطانیہ کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اس نے ہندوستان کو نامرد اور بزدل بنا کر رکھ دیا ہے لیکن ۳۲ کروڑ کی آبادی نے خود اپنے میں مرجانے کی ہمت پیدا کرلی ہے اسے مار ڈالنا آسان نہیں۔ میں مریض ہوں اور اپنے بستر مرگ سے ہی یہاں آیا ہوں۔ اب میں اس وقت تک اپنے غلام ملک میں واپس نہیں جاؤنگا۔ جب تک اپنے ہمراہ روح آزادی کو لے کر نہ جاؤں۔ اگر تم نے ہمیں ہندوستان میں آزادی نہ دی تو تم کو مجھے یہاں قبر کی جگہ دینی ہوگی"

آخر ایسا ہی ہوا مولانا محمد علی جوہر لندن میں فوت ہو گئے۔ ان کے انتقال کی خبر نے نہ صرف برصغیر کے مسلمانوں کو دلی صدمہ پہنچایا بلکہ عالم اسلام کی جماعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی موت سے صف ماتم بچھ گئی۔ امجدی بانو اور مولانا شوکت علی ان کی لاش کو لے کر فلسطین پہنچے اور وہاں سپرد خاک کر کے ان کی اس آرزو کو پورا کیا کہ وہ غلام ملک میں دفن ہونا تک پسند نہیں کرتے۔

امجدی بانو نے اپنے عظیم شوہر کے انتقال کے صدمے کو بڑی ہمت اور صبر سے برداشت کیا۔ فلسطین میں اپنے شوہر کو سپرد خاک کرنے کے بعد واپس وطن پہنچیں اور انہوں نے اپنے شوہر کی آرزو کو پورا کرنے کے لئے آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کر دی۔ انہوں نے آل انڈیا خواتین مسلم لیگ کی صدر کی حیثیت سے ہندوستان بھر کے دورے کر کے مسلم خواتین کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کیا۔ مسلم خواتین کی بہبودی اور بہتری کے لئے انہوں نے شاندار کارنامے سرانجام دیئے۔ ان کا مقولہ تھا کہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہیں اور اس کے بعد قوم پرست ہیں۔

تحریک پاکستان کو تقویت پہنچانے کے لئے اور ہندوستان کی خواتین کے کانوں تک مسلم لیگ کا پیغام پہنچانے اور انہیں حصول آزادی کی جدوجہد کے لئے تیار کرنے میں امجدی بانو نے دن رات محنت کی۔ انہوں نے ایک ایک گھر ایک ایک قصبے اور ایک ایک شہر میں جا کر عورتوں میں بیداری کی روح پھونکی۔ آپ ایک بہترین مقرر۔ عالم باعمل اور قائدانہ صلاحیتیں رکھنے والی مجاہد خاتون تھیں۔ مسلم لیگ کو طبقہ خواتین میں روشناس کرانے میں انہوں نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ قائد اعظم ان کی ان خدمات اور ان کے جذبہ تعمیر اور جذبہ حریت سے انتہائی متاثر اور معترف تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جب مارچ ۱۹۴۰ء میں لاہور میں پاکستان کی قرارداد پیش ہوئی تو اس وقت مردوں کی طرح ہندوستان بھر کی نمائندہ خواتین اور مسلم لیگ کی سرگرم رضاکار عورتیں بھی لاہور میں پہنچیں۔ چنانچہ مردانہ جلسے کی صدارت قائداعظم نے فرمائی اور عورتوں کے اجلاس کی صدارت بیگم مولانا محمد علی نے فرمائی۔ جس میں ہندوستان بھر کی نمائندہ خواتین کے اجتماع نے قرارداد پاکستان کی پرزور تائید کر کے حصول پاکستان کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دینے کا عہد کیا۔ اس کے بعد مسلسل سات سال تک انہوں نے حصول پاکستان کی جدوجہد میں دن رات محنت کر کے خواتین کی رہنمائی کی۔

۲۸ مارچ ۱۹۴۷ء کو آزادی حاصل ہونے سے چند ماہ پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات اس ناقابل فراموش اور تاریخی دور کا خاتمہ تھی جو ملت اسلامیہ کے کوہ وقار سیاسی علی برادران کی قربانیوں۔ فداکاریوں اور سرفروشیوں کا رہین منت تھا۔ ان کا انتقال صرف ایک خاندان کے لئے ہی باعث صدمہ نہ تھا بلکہ پوری مسلمان قوم نے اس صدمہ جانکاہ کو برداشت کیا۔ ان کی تجہیز و تکفین میں ہزاروں افراد اور ہزاروں عورتوں نے حصہ لیا۔ تمام ملک میں ان کا سوگ منایا گیا۔ اس مجاہدہ ملت کے سوگواروں کی صف اول میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح بھی موجود تھے۔ قائداعظم نے مجاہدہ ملت کے سوگوار عزیز و اقارب کو صبر و ضبط کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

"گذشتہ چند دنوں سے جب مسلم لیگ اور مسلمانان ہند کی سیاست انتہائی نازک دور سے گذر رہی تھی۔ وہ مواقع ایسے آئے کہ تمام ارکان ورکنگ کمیٹی نے کسی نہ کسی نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور شایانِ شان فیصلے کے بارے میں ہمت ہار دی تھی لیکن اس موقع پر صرف بیگم محمد علی جوہر صاحبہ کی اولوالعزمی۔ صائب الرائے اور مردانہ عزم و استقلال نے فیصلے کا رُخ پلٹ دیا۔ اور ان کی ہمت نے بقیہ ارکان کی ہمتوں کو سہارا دے کر مسلم لیگ کو کسی کمزور فیصلے کے طعنے سے بچا لیا۔ بیگم صاحبہ مسلم لیگ کی عملی سیاست میں بھی ہندوستان کے زعما میں بلند درجہ رکھتی تھیں اور یقیناً مجھ پر ان کی قوت فیصلہ۔ صائب الرائے۔ عزم و استقلال۔ ہمت و عمل اور خلوص و درد مندی کا اتنا گہرا اثر ہے کہ میں ان تاثرات کا صحیح اور پورا پورا اظہار نہیں کر سکتا۔"

امجدی بانو نے دو لڑکیاں چھوڑیں۔ زہرہ بانو اور گلنار بانو۔ زہرہ بانو کی شادی زاہد شوکت علی کے ساتھ ہوئی اور گلنار بانو کی شادی شعیب قریشی کے ساتھ ہوئی۔

بیگم مولانا محمد علی نماز۔ روزے کی پابند۔ تہجد گذار۔ نیک اور نہایت زاہد خاتون تھیں۔ آپ نے زندگی کے آخری لمحے تک پردے میں رہ کر حصولِ آزادی کے لئے جد و جہد کی۔ آپ بے مثال مقرر تھیں۔ آپ کی تقریروں میں جوش اور اثر تھا۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قوم کی خدمت میں گذرا۔ آپ بحیثیت عورت کے ایک فرمانبردار بیوی اور بحیثیت ماں کے ایک فرض شناس ماں تھیں۔ آپ نے گھریلو فرائض کے ساتھ ساتھ قومی بیداری کے فرائض سرانجام دینے کے لئے انتھک محنت کی۔ آپ ایک اولوالعزم اور بلند شخصیت کی مالک تھیں۔ اور تبلیغی لحاظ سے آپ ایک اہم حیثیت کی مالک تھیں۔ آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ اسلام کی وسعت کے لئے صرف کیا۔ سینکڑوں اچھوتوں کو دن رات تبلیغِ اسلام کر کے دائرہ اسلام میں لائیں۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مجاہدۂ ملّت فاطمہ بیگم

دنیا میں کچھ ایسے انسان بھی ہیں جو اپنی تقدیر کے خود ہی صورت گر ہوتے ہیں یہ حوصلہ مند اپنی کشتیِ حیات کو حوادث کے تھپیڑوں کا منہ پھیرتے ہوئے بلاخیز طوفانوں سے بچتے بچاتے منزلِ مقصود پر جا پہنچتے ہیں۔ ان منفرد انسانوں میں برصغیر کی ایک خاتون سرخیل نظر آتی ہیں جنہوں نے عمر بھر اپنے دل میں اسلامی تڑپ سے سرشار اور قوم کی غمخواری میں بے قرار رہ کر مسلم لیگ کی شیدائی اور تحریکِ پاکستان کی جانباز مجاہدین کر وقت کے حادثات کا اپنے صاف ضمیر، بے باک دل، پرجوش تقریروں اور بلند ارادوں سے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اور زندگی کا ایک ایک لمحہ قوم اور ملک کی خدمت کے لئے وقف کر کے بے مثال اور لافانی کارنامے سر انجام دیئے۔ جو پاکستانی خواتین اور خاص کر آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



برصغیر کی یہ مشہور و معروف عالم، مقرر، ادیب، شاعر، تحریک پاکستان کی پُرجوش اور ولولہ انگیز مجاہد، سرزمین پنجاب کی مایہ ناز خاتون فاطمہ بیگم تھیں جو ۱۱ر فروری ۱۸۹۰ء کو لاہور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد جناب مولوی محبوب عالم صاحب برصغیر کے ایک مانے ہوئے عالم، صحافی، مصنف، اور بلند شخصیت کے مالک تھے۔ مولوی صاحب نے زندگی بھر علم و ادب اور صحافت کے ذریعے قوم کی خدمت کی۔ مشہور "پیسہ اخبار" مسلمانوں کی ترجمانی کرنے والا پہلا روزنامہ تھا جس کے مالک اور مدیر مولوی صاحب خود تھے۔ انھوں نے روزنامہ "پیسہ اخبار" کے علاوہ ہفت روزہ "پیسہ اخبار"۔ ہفت روزہ "انتخاب لاجواب"۔ بچوں کے لئے ماہوار اخبار اور عورتوں کے لئے "شریف بی بی" جیسے کامیاب پرچے نکال کر علم و ادب کے ساتھ ساتھ قوم کے مختلف طبقوں کی بھی ترجمانی کی۔ آپ کی تصنیفات، تالیفات اور تراجم میں تقریباً ایک ہزار کتابیں ہیں۔ مولوی صاحب نے مسلمان قوم کو مختلف زبانوں سے روشناس کرانے کے لئے بھی کئی بنیادی کتابیں لکھیں جن میں عربی بول چال، ترکی بول چال، فارسی بول چال خاص کر قابل ذکر ہیں۔ ترکی، انگریزی، عربی، فارسی اور اردو ضرب الامثال پر مشتمل ایک کتاب کے علاوہ آپ کی مشہور کتاب "اسلام اور تلوار" خاص کر قابل ذکر ہے۔ جس میں آپ نے بڑے عالمانہ اور محققانہ انداز میں یہ وضاحت کی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں بلکہ اخلاق کے زور سے دنیا میں پھیلا ہے مولوی صاحب نے دنیا کے اکثر ممالک کا سفر بھی کیا۔ انھوں نے اسلامی ممالک اور یورپ کے سفرنامے کو کتابی شکل میں ترتیب دیا ہے جو نہایت ہی دلچسپ اور معلومات کا ایک اہم ذخیرہ ہے۔ ۱۹۰۰ء میں جب مولوی صاحب مشرق وسطیٰ اور یورپ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سفر پر روانہ ہونے لگے تو روانگی کے وقت اس وقت کے سرکردہ لوگوں نے آپ کے اعزاز میں ایک محفل منعقد کی۔ اس محفل میں تقریریں ہوئیں۔ الوداعی نظمیں پڑھی گئیں۔ شاعرِ مشرق علامہ اقبال ان دنوں شاعری کے میدان میں نو وارد تھے انھوں نے بھی مولوی صاحب کی علمیت اور تدبر کا اعتراف ایک نظم میں کرتے ہوئے کہا ؎

نشۂ دوستی چڑھا ایسا　　شعر میں بھی ہے رنگِ صہبائی
آپ آئینہ پر گراتے ہیں　　بسلامت روی و باز آئی
عزمِ پنجاب ہو مگر جلدی　　کہ نہیں طاقتِ شکیبائی
الغیاث اے معلمِ ثالث　　درد فرقت سے جان گھبرائی
ہو نہ محبوب سے جدا کوئی　　اے رگِ جانِ عالم آرائی

شیخ عبدالقادر نے آپ کے تبحرِ علمی اور قومی خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ؎

خدمتِ ملک جو یہ سر پہ اُٹھائی تو نے　　خوب اصلاح کی تدبیر بنائی تو نے
اپنی حکمت سے یہ عزت جو بڑھائی تو نے　　آج مداح بنائی ہے خدائی تو نے

غرض یہ کہ مولوی محبوب عالم صاحب ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے قوم کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے میں اہم علمی اور ادبی کارنامے سرانجام دیئے نواب وقار الملک، نواب محسن الملک، سر علی امام، سر حسن امام، سر محمد شفیع، سر میاں شاہ دین وغیرہ کے ساتھ ملکر آپ نے مسلم لیگ کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ اور پھر اپنے اخبارات کے ذریعے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



متحد کرنے کی آخر دم تک کوشش کرتے رہے۔

مولوی محبوب عالم صاحب کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں میں میاں عبدالحمید، میاں عبدالمجید، میاں عبدالرشید اور بیٹیوں میں فاطمہ بیگم اور زینب خاتون ہیں۔

فاطمہ بیگم نے اپنے والدین کے زیر سایہ تربیت اور پرورش پائی جو علم کے شیدائی، قوم کے ہمدرد اور پکے مذہب پرست تھے۔ ایسے گھر میں انھوں نے ہوش سنبھالا جو علم و عمل کا گہوارہ اور صحافت و ادب کا مرکز تھا۔ ان دنوں چونکہ لڑکیوں کے لئے کوئی سکول نہ تھا اس لئے فاطمہ بیگم نے اپنے والدین سے ہی تعلیم حاصل کی۔ قرآن مجید پڑھا۔ تفسیر پڑھی۔ اور اسلامی کتابوں کا وسیع مطالعہ کرنے کے بعد ادبی مطالعہ میں مصروف ہو گئیں۔ اس مطالعے کی وجہ سے آپ نے بہت جلد اسلامی علمی، ادبی اور تاریخی کتابوں پر گہرا عبور حاصل کر لیا۔ فارسی زبان سے چونکہ انہیں گہرا انس تھا اس لئے فارسی زبان بھی سیکھی۔ آپ سرزمین پنجاب کی پہلی مسلم خاتون تھیں جنہوں نے سب سے پہلے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا۔ اس کامیابی کے بعد انہوں نے گھر پر انگریزی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ گھر کے کام کاج میں والدہ کا ہاتھ بھی بٹاتیں۔ دفتری کاموں میں والد کا ساتھ دیتیں اور فارغ وقت میں انگریزی پڑھنے اور لکھنے میں مصروف رہتیں چنانچہ صرف دو سال کی محنت کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا۔ اسلامی کتابوں کے وسیع مطالعے اور گھر کے عالمانہ اور ادیبانہ ماحول نے فاطمہ بیگم کے دل میں حمیت اسلامی، قوت عمل اور قومی ہمدردی کا بے پناہ جذبہ پیدا کر دیا تھا۔ اسی جذبے سے سرشار ہو کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(دائیں سے بائیں) مجاہدۂ ملت فاطمہ بیگم - مس فاطمہ جناح - حضرت قائداعظم - گیتی آرا میاں بشیر احمد - بیگم عزیز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہو کر فاطمہ بیگم نے اصلاحی مضمون اور کہانیاں لکھنا شروع کیں جو "پیسہ اخبار" "عورتوں کے اخبار" اور "بچوں کے اخبار" میں شائع ہونے لگیں۔

ناز و نعم میں پلنے والی فاطمہ بیگم کی زندگی پر اسلامی اور اخلاقی کتابوں کے مطالعہ نے گہرا اثر کر لیا تھا۔ چنانچہ آپ نے نہایت فقیرانہ اور سادہ زندگی شروع کر دی آرام و آسائش سے کنارہ کش رہ کر کسی نہ کسی کام میں اپنے آپ کو لگاتار مصروف رکھتیں۔ کبھی گھر کا کام کرتیں۔ کبھی مطالعہ کرنے بیٹھ جاتیں کبھی اصلاحی اور اخلاقی کہانیاں لکھنے بیٹھ جاتیں۔ اور کبھی اپنے ہاتھوں کو سلائی بنائی کے کام میں مصروف رکھتیں۔ اسی ابتدائی تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ نے عمر بھر ارادتاً آرام و آسائش سے ہمیشہ کنارہ کشی اختیار کی۔ اور بے شمار دولت کے ہوتے ہوئے بھی ہمیشہ سادہ زندگی کو ترجیح دی۔ ایسے لوگ شاذ شاذ ہی دنیا میں نظر آتے ہیں جن کو خدا نے سب کچھ دیا ہو مگر وہ ہر چیز سے بے نیاز ہوں۔ انہیں نہ آرام و آسائش کا خیال ہو نہ ہی جاہ و حشمت کی چاہ ہو جو دنیا و ما فیہا سے بے خبر اپنی لگن میں جنون کی حد تک پہنچ چکے ہوں اور اس میں دیوانہ وار محو ہوں۔

سطحی نظر سے دیکھنے والے لوگ یہی کہیں گے کہ اس قسم کے لوگ قابل رحم ہیں لیکن صرف حقیقت بین نگاہیں یہ جانتی ہیں کہ ایسے لوگ تو تقدیر کے دھاروں کا رخ موڑ کر اپنا رخ متعین کرتے ہیں۔ فاطمہ بیگم ان لوگوں میں سے نہیں تھیں جو دنیا کے پیچھے چلیں بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھیں جو دنیا کو اپنے پیچھے چلاتے ہیں اس قسم کے لوگ جب اپنا سفر حیات ختم کر چکتے ہیں۔ تو دنیا والے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کی گرد راہ سے منزل مقصود کو تلاش کر لیتے ہیں جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فاطمہ جیسے لوگ زندہ رہتے ہیں دنیا ان سے منور رہتی ہے اور جب اس قسم کے لوگ مر جاتے ہیں تو اپنے پیچھے روشنی کی وہ کرن چھوڑ جاتے ہیں جو اندھیروں میں مشعل راہ بن جاتی ہے۔

فاطمہ بیگم بچپن سے ہی صاحب فہم و ذکا اور مجسمہ شرم و حیا تھیں خوش گفتار اور خوش خلق تھیں۔ محلے کی بڑی بوڑھی عورتیں اپنی بچیوں کو نو عمر فاطمہ کا نمونہ بننے کی نصیحت کرتیں۔ نیک سیرت فاطمہ گھر اور باہر عزیز و اقارب میں عزت کی نگاہوں سے دیکھی جاتی تھیں۔ فاطمہ کم عمر تھیں مگر ان کی شخصیت انتہائی بارعب اور پر وقار تھی۔ انھوں نے بغیر سکول یا کالج کی تعلیم کے گھر پر تعلیم حاصل کر کے یونیورسٹی کے امتحانوں میں لگاتار کامیابی حاصل کر کے بچپن سے ہی یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ نہایت بلند ہمت اور بلند ارادے کی مالک ہیں۔ باوجود دولت اور ثروت کے ہوتے ہوئے فاطمہ کی سادہ زندگی اور سادگی پسند طبیعت امیر گھرانے کی عورتوں اور لڑکیوں کے لئے باعث نصیحت تھی۔

قومی ہمدردی اور غمخواری کا سبق بھی فاطمہ کو والدہ کی طرف سے ورثے میں ملا۔ چنانچہ فاطمہ بیگم کو جونہی یہ معلوم ہوتا کہ ان کے محلے کی کوئی عورت مالی پریشانی میں مبتلا ہے تو وہ جھٹ اس کی مدد کرتیں۔ یتیم بچیوں کو گھر پر بٹھا کر خود کھانا پکا کر انہیں کھلاتیں۔ اچھے اچھے کپڑے خود سی کر انہیں پہناتیں۔ عید یا کوئی تہوار ہوتا تو یتیموں اور غریبوں کو نئے کپڑے بنا کر دیتیں۔ تاکہ وہ بھی خوشیاں منا سکیں۔ والدین اپنی نیک بیٹی کو نیک کاموں میں مشغول اور مصروف دیکھ کر خوش ہو کر فاطمہ کی انتہائی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مولوی محبوب عالم صاحب نے جب دیکھا کہ ان کی نامور بیٹی علم و ادب اور قومی خدمت سے خاص دلچسپی رکھتی ہیں۔ تو انھوں نے عورتوں کا ایک اخبار "شریف بی بی" جاری کیا تاکہ فاطمہ بیگم "شریف بی بی" کے ذریعے اپنی علمی۔ ادبی اور قومی خدمت کی پیاس بجھا سکے۔ چنانچہ "شریف بی بی" عورتوں کا پہلا اخبار تھا جس کی ادارت کے فرائض برصغیر میں سب سے پہلے ایک مسلمان عورت فاطمہ بیگم نے سرانجام دیئے۔ فاطمہ بیگم ایک کامیاب اور بے باک صحافی تھیں۔ ان کی قلم میں بلا کا زور تھا۔ "شریف بی بی" کے ذریعے انہوں نے طبقہ خواتین کو بیدار کرنے، ان میں تعلیمی شوق پیدا کرنے اور انہیں اپنی مدد آپ کے اصولوں پر زندگی بسر کرنے کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے شب و روز محنت کی۔ یہ فاطمہ بیگم کی علمی، ادبی، قومی اور سماجی خدمات کی سرگرمیوں کی ابتدا تھی۔ صحافت کی دنیا میں سب سے پہلی واحد مسلم خاتون تھیں جنہیں صحیح معنوں میں ایک صحافی خاتون کہا جا سکتا ہے۔ صحافت کے میدان میں انہیں طبقہ خواتین کی خدمت کے ساتھ ساتھ قومی خدمت کا بھی موقع ہاتھ آگیا تھا۔ آپ نے ایک بے باک صحافی کی حیثیت سے اپنے اخبارات کے ذریعے مسلمان خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے اپنے بے باک قلم سے جہاں تک ہو سکا اور جہاں ممکن ہوا حکومت پر شدید نکتہ چینی کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔

۱۹۲۱ء میں آپ کی شادی غازی محمود کے رئیس اعظم راجہ جہانداد خان کے چھوٹے بھائی راجہ عبدالعزیز سے ہوئی۔ راجہ صاحب کے والد سردار محمد خان مرحوم صاحب کے بڑے اور معتقد دوست تھے جو فاطمہ بیگم کی قابلیت، علمیت،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بصیرت، فہم و ذکا، انسانی ہمدردی اور قومی خدمت کے جذبے کی خوبیوں سے بے حد متاثر تھے۔ انہوں نے اس بے مثال عالم باعمل خاتون کو اپنی بہو بنانے کے لئے مولوی محبوب عالم صاحب سے درخواست کی کہ راجہ عبدالعزیز کو اپنی برخورداری میں لے لیں۔ مولوی صاحب زمانے کے نبض شناس اور انتہائی جہاندیدہ تھے۔ انہوں نے خانپور کے رئیس اعظم کو لکھا کہ "نواب اور رئیس آئے دن لڑکیوں کو نکاح میں لینے اور طلاق دینے کے عادی ہیں۔ میرے اور آپ کے دوستانہ مراسم ہیں لہٰذا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ رشتہ ہمارے تعلقات کو منقطع کرنے کا باعث بن جائے"۔ رئیس اعظم نے فاطمہ بیگم پر دوسری شادی نہ کرنے کا اقرار نامہ لکھ کر مولوی صاحب کے سامنے پیش کرتے ہوئے درخواست کی کہ وہ اس درخواست کو مسترد نہ کریں۔ مولوی صاحب نے استدعا منظور کر لی چنانچہ ۱۹۲۱ء میں فاطمہ بیگم کی شادی ہو گئی۔ اور وہ اپنے سسرال خانپور چلی گئیں۔ سسرال والوں نے ایک تعلیم یافتہ۔ نیک سیرت۔ نیک کردار، خوش خلق و خوش گفتار بہو کی حد سے زیادہ عزت کی۔ اور فاطمہ بیگم ایک وفادار بیوی کی حیثیت سے اپنے گھریلو فرائض ادا کرنے میں مصروف ہو گئیں۔

سال گذر گیا کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ راجہ عبدالعزیز نے اس سے پہلے بھی ایک شادی کی تھی مگر اولاد نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے بیوی کو طلاق دیدی تھی۔ اب بھی سال گذر جانے پر دعاؤں پر دعائیں ہو رہی تھیں۔ فاطمہ بیگم کی نندیں نذر نیاز اور خیرات کرتی جاتیں مگر قدرت کو منظور نہ تھا۔ اولاد کچھ پیدا نہ ہوئی۔ ایک رات یوں ہوا کہ فاطمہ بیگم تہجد کے لئے اٹھیں۔ وضو کرنے باہر نکلیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راجہ صاحب کی حویلی کے ساتھ ہی دریا بہہ رہا تھا آپ نے دیکھا کہ دونوں نندیں اس دریا میں ایک پاؤں پر کھڑی دعائیں کر رہی ہیں کہ "اے مولا ہمارے بھائی کو بیٹا عطا کر"۔ وہ دعائیں کرتے وقت آسمان کی طرف منہ کئے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں۔ اور خدا سے عاجزی اور زاری کرتی جاتی تھیں۔ فاطمہ بیگم نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا۔ صبح ہوئی تو فاطمہ بیگم نے اپنی نندوں سے ہنستے ہنستے رشتہ داروں کی جوان لڑکیوں کے متعلق معلومات کیں۔ معلوم ہوا کہ راجہ صاحب کے ماموں کی ایک جوان لڑکی ہے چنانچہ آپ اس کوشش میں لگ گئیں کہ کسی طرح راجہ صاحب کی دوسری شادی کرائیں تاکہ شاید دوسری شادی سے خدا انہیں کوئی اولاد عطا کر دے۔

ایک دن راجہ صاحب شکار کو گئے۔ ان کا یہ سفر تین چار دن کا تھا۔ فاطمہ بیگم ان کی غیر موجودگی میں ان کے ماموں کا پتہ معلوم کر کے ان کے گھر پہنچیں۔ فاطمہ بیگم کو گھر میں مہمان پا کر راجہ صاحب کے ماموں خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے فاطمہ بیگم کی ہر ایک عزت کرتا تھا۔ اور وہ تھیں بھی عزت کے قابل کیونکہ قدرت نے انہیں تمام خوبیوں سے نوازا ہوا تھا۔ راجہ صاحب کے ماموں نے فاطمہ بیگم سے کہا کہ وہ جو کچھ مانگنا چاہتی ہیں بے دھڑک مانگیں ہر چیز ان کے قدموں پہ نچھاور کر دی جائے گی۔ فاطمہ بیگم نے ان سے پختہ وعدہ لیکر کہا کہ وہ خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کریں کہ جو چیز میں ان سے مانگوں اس سے ہرگز انکار نہیں کریں گے آخر پختہ وعدہ کرنے کے بعد فاطمہ بیگم نے کہا "میں اپنے شوہر حبیب العزیز کے لئے آپ کی لڑکی کا رشتہ مانگنے آئی ہوں"۔ یہ سنتے ہی گویا سناٹا سا چھا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



راجہ صاحب کے ماموں نے کہا "فاطمہ تمہارے جسم میں کونسا دل ہے جس کے ہوتے ہوئے تم اپنے لئے خود ایک سوکن لینے آئی ہو" فاطمہ نے کہا "میں عورت ہوں میں اپنے شوہر کے گھر میں پھول کھلے دیکھنا چاہتی ہوں میں چاہتی ہوں کہ میرے شوہر کے گھر میں بہار آجائے۔ میں اپنے شوہر کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دیکر ایک وفادار بیوی کے فرائض سرانجام دینا چاہتی ہوں خدا کرے کہ میرے شوہر کو وارث جائیداد نصیب ہو یہی میری دلی خوشی ہے"۔

پختہ وعدہ ہو چکا تھا اس لئے انکار کی گنجائش نہ تھی۔ وہ فاطمہ بیگم جیسی عالم باعمل اور مجاہد خاتون کے سامنے وعدہ خلاف بننا نہیں چاہتے تھے لہٰذا انہوں نے فاطمہ بیگم کی خوشی کی خاطر اپنی لڑکی کا نکاح راجہ عبدالعزیز سے کرنے کا وعدہ کر لیا۔ فاطمہ بیگم یہ کارنامہ سر کرنے کے بعد خوشی خوشی گھر آئیں۔ راستے میں ہی انہیں راجہ صاحب مل گئے۔ انہوں نے فاطمہ بیگم سے پوچھا کہاں سے آرہی ہو؟ فاطمہ بیگم نے من وعن تمام واقعہ بیان کرنے کے بعد راجہ صاحب کی منت سماجت کی کہ وہ گھر کی خوشی، اپنی بہنوں کی تمنا اور اپنی بیوی فاطمہ کی دلی آرزو کو پورا کرنے کے لئے اس شادی سے انکار نہ کریں"۔ راجہ صاحب گھر پہنچ کر تین دن تک کشمکش اور پیچ و تاب میں پڑے رہے وہ بھی وفادار فاطمہ کو آزردہ نہیں کرنا چاہتے تھے مستورات نے جب یہ ماجرا سنا تو وہ اپنی بے مثال بھاوج کے لاجواب ایثار پر حیران و ششدر رہ گئیں۔ سب نے کہا کہ اگر خدا نے ہماری بنیاد کا وارث پیدا کرنا ہے تو کرے گا مگر فاطمہ بیگم پر کسی صورت بھی سوکن نہیں لائی جائے گی۔ ادھر فاطمہ بیگم کا اصرار تھا کہ شادی ضرور ہو کر رہے گی۔ کیونکہ یہ میری اپنی خوشی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آخر راجہ صاحب نے بھی مجبوراً ہاں کر لی۔ شادی کا دن مقرر ہوا۔ تمام انتظامات فاطمہ بیگم نے خود ہی کیے۔ شادی کے دن دلہن کو بنا سنوار کر خود ہی ڈولی میں بٹھا کر گھر لائیں اور شادی کی خوشیوں میں برابر کی شریک رہیں۔

دلہن کو گھر میں لانے کے بعد اس خیال سے کہ نیا جوڑا خوش و خرم زندگی بسر کرے۔ راجہ صاحب سے اجازت لیکر لاہور چلی آئیں۔ جب اس واقعہ کی اطلاع مولوی محبوب عالم صاحب کو ہوئی تو وہ بھی اپنی بیٹی کے ایثار پر حیران ہو کر رہ گئے

عبدالعزیز بھی لاہور پہنچے اور انہوں نے مولوی صاحب کو من و عن تمام واقعہ بیان کر کے اپنی برئیت ظاہر کی تاکہ مولوی صاحب رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا "میں نے شادی کے وقت اس لئے تحریر لی تھی کہ میری بیٹی پر اگر سوکن لائی جائے گی تو وہ دل شکستہ ہو گی مگر اب جبکہ بیٹی اپنے ہی ہاتھوں سے سوکن لا کر اپنے شوہر کے چمن میں بہار دیکھنا چاہتی ہے تو مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے۔" مولوی صاحب کو اطلاع کرنے کے بعد فاطمہ بیگم اور ان کے شوہر لاہور سے واپس خانپور چلے گئے۔ دونو بیویاں بہنوں کی طرح رہنے سہنے لگیں۔ خانپور کی تمام عورتیں فاطمہ بیگم کو انتہائی قدر و وقعت کی نظر وں سے دیکھتی تھیں۔ ہر وقت ان کے پاس عورتوں کا ہجوم لگا رہتا تھا۔ جو فاطمہ بیگم سے علم و نصیحت اور اسلامی مسائل کی باتیں سننے کی مشتاق رہتی تھیں

شادی کے دو سال بعد راجہ عبدالعزیز کا اچانک انتقال ہو گیا فاطمہ بیگم مع اپنی سوکن کے بیوہ ہو گئیں۔ انہوں نے اس صدمہ جانکاہ پہ نہ صرف خود صبر کا دامن تھاما بلکہ اپنی سوکن کو بھی اس صبر آزما واقعہ پہ صبر کرنے کی تلقین کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کی تہت بندھائی۔ زاہد صاحب کی وفات کے تین مہینے بعد ناظمہ بیگم اپنے والدین کے پاس لاہور چلی آئیں۔ سہاگ اجڑنے پر اگرچہ اس صابر و شاکر خاتون نے نہایت صبر سے کام لیا مگر حقیقت میں اس اندوہناک واقعہ نے ان کی طبیعت پر گہرا اثر کر لیا تھا۔

ناظمہ بیگم نے اپنے والد مرحوم سے کہا کہ وہ اپنی تمام زندگی قومی اور سماجی خدمت کے لئے وقف کرنا چاہتی ہے۔ اور خاص کر عورتوں کو تعلیم دے کر اپنے دل میں سکون اور مسرت حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے اسے اجازت دی جائے کہ وہ عورتوں کے تعلیمی اداروں سے وابستہ رہ کر اپنے دل کی خوشی کو پورا کر سکے۔ مولوی صاحب نے اجازت دیدی۔ گھر میں دولت و ثروت کے انبار تھے۔ نوکر چاکر تھے۔ عزت تھی۔ جاہ و حشمت تھی۔ کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ جس کے لئے ناظمہ ملازمت کا پیشہ اختیار کرتیں۔ صرف ایک قومی خدمت اور عورتوں کی تعلیمی خدمت کا جذبہ تھا جس نے ناظمہ بیگم کو مجبور کیا کہ وہ ملازمت کر کے اپنی دلی آرزو کو پورا کر سکیں۔ چنانچہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ناظمہ بیگم نے محکمہ تعلیم میں درخواست دی۔ محکمہ تعلیم نے آپ کے کوائف اور تعلیمی قابلیت کو دیکھ کر آپ کو ضلع جھنگ میں لڑکیوں کے ابتدائی سکولوں کا انسپکٹر مقرر کر دیا۔ یہ تقرری اگرچہ لاہور سے کوسوں دور تھی۔ والدین سے دوری۔ بھائیوں سے دوری۔ ماحول سے دوری مگر ان تمام حالات کے باوجود ناظمہ بیگم خوش تھیں کہ انہیں ایک ایسا موقع مل گیا ہے جس کی انہیں آرزو تھی۔ چنانچہ اسی جذبے کے تحت انہوں نے والدین۔ بہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھائی، عزیز و اقارب اور ماحول سے دوری کو گوارا کیا اور سعیدہ بھی چلی گئیں۔ بمبئی میں ان دنوں لڑکیوں کے صرف چند سکول تھے۔ ان سکولوں میں بھی مسلمان لڑکیوں کی تعلیم اور داخلے میں بہت ہی دقت پیش آتی تھی۔ ایک تو مسلمان اپنی بچیوں کو سکولوں میں داخل نہیں کرتے تھے اور اگر کوئی اپنی بچیوں کی تعلیم کا قائل بھی تھا تو اسے تعلیمی سہولیات فراہم ہونے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ فاطمہ بیگم نے دونوں مشکلات پر قابو پانے کے لئے کوشش شروع کر دی۔ وہ ایک طرف تو اپنے سرکاری فرائض سرانجام دیتے ہوئے مسلمان لڑکیوں کی تعلیمی سہولیات کے لئے کوشش میں مصروف رہتیں اور دوسری طرف فارغ وقت میں ان کا یہ معمول تھا کہ وہ مسلمانوں کے ایک ایک گھر میں جا کر والدین کو سمجھاتیں اور انہیں موجودہ تعلیمی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے اس بات پر آمادہ کرتیں کہ وہ اپنی لڑکیوں کو سکولوں میں داخل کرا کر انہیں زیور علم سے آراستہ کریں۔ فاطمہ بیگم نے دن رات ایک کئے۔ ناداروں اور غریبوں کے گھروں میں جا کر خود مالی امداد کا لالچ دے کر انہیں آمادہ کیا کہ وہ بچوں کو تعلیم دلائیں۔

فاطمہ بیگم کو ملازمت میں جتنی تنخواہ ملتی تھی وہ سب غریبوں پر خرچ کرتیں۔ والد مرحوم کثیر رقم آپ کے لئے بھیج رہتے۔ ان کی بھی یہ دلی آرزو تھی کہ فاطمہ کا دل کسی طرح خوش رہے۔ بمبئی میں زمانہ قیام کے دوران فاطمہ بیگم نے کئی راتیں آنکھوں میں گزاریں تاکہ وہ ناداروں۔ بیماروں اور دردمندوں کو میٹھی نیند سلا سکیں۔ انہوں نے یتیموں کو اپنی آغوش میں جگہ دے کر ان کی تعلیم و تربیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا فرض اپنے ذمہ لیا۔ کئی بے سہارا بیواؤں کو اپنے دامن عافیت میں چھپایا۔ بمبئی کا بچہ، بوڑھا، مرد عورت، مسلمان، پارسی، عیسائی سب ہی فاطمہ بیگم کے حسن سلوک اور ان کی انسانیت نواز شخصیت سے بے حد متاثر تھے۔ ان کے حسن سلوک کا بمبئی اور بمبئی سے باہر بھی ہر جگہ چرچا ہو رہا تھا۔

جن دنوں فاطمہ بیگم بمبئی میں تھیں ان دنوں مسلم لیگ کی تنظیم کا کام بھی شروع تھا۔ مسلم لیگ کے صدر سر رضا علی تھے۔ بمبئی میں انہی دنوں ۱۹۲۴ء میں مسلم لیگ نے دوسری سیاسی جماعتوں کے ساتھ گفت و شنید کے لئے ایک کمیٹی مرتب کی تاکہ ہندو مسلم فسادات جو آئے دن ہوتے ہیں ان کا تدارک ہو سکے ان دنوں مسلم لیگ کے سرکردہ رہنماؤں میں سر عبدالرحیم۔ سر عبدالقادر۔ سر محمد شفیع۔ سر محمد یعقوب۔ راجہ صاحب محمود آباد۔ مولوی فضل حق۔ حکیم اجمل خان مولانا محمد علی۔ مولانا حسرت موہانی۔ ڈاکٹر انصاری۔ علامہ اقبال۔ جسٹس کفایت حسین۔ سر ذوالفقار حسین۔ قائداعظم اور دوسرے کئی مسلم رہنما تھے۔ چونکہ آپ کے والد اس گروہ میں شامل تھے۔ جنہوں نے مسلم لیگ کی داغ بیل ڈالنے کے علاوہ پنجاب میں صوبائی مسلم لیگ کی شاخ قائم کرنے اور اپنے اخبار کے ذریعے مسلم لیگ کا پروپیگنڈا کرنے میں سر شفیع اور جسٹس شاہ دین کے ساتھ نہایت اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس لئے فاطمہ بیگم کو شروع سے ہی مسلم لیگ سے گہرا تعلق اور گہرا انس تھا۔ وہ اس جماعت کو مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور مسلمانوں کی کامیابی کا ایک اہم زینہ سمجھتی تھیں۔ چنانچہ بمبئی میں قیام کے دوران آپ کو ایک اہم ذمہ دار عہدے پر رکھ کر مسلمان خواتین میں مسلم لیگ کا پروپیگنڈا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے کا اہم موقعہ ہاتھ آ گیا۔ آپ نے اس قومی فرض کو ادا کرنے کے لئے اپنی بہن زینت خاتون اور اپنی بھاوج بیگم عبدالرشید کو بھی اپنے پاس بلا کر سب سے پہلے یہ کیا کہ بمبئی سے عورتوں کے لئے ایک ہفت روزہ "خاتون" جاری کیا۔ چونکہ آپ ملازمت میں تھیں اس لئے پرچے کی مدیر اور ایڈیٹر اپنی بہن زینت کو مقرر کیا اور معاون ایڈیٹر جنت خاتون کو بنایا۔ پرچے کی پالیسی وضع کرنے اور مسلمان خواتین کو ایک مخصوص انداز میں بیدار کرنے کے لئے جو پروگرام بنائے جاتے تھے وہ سب آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہوتے تھے۔ "خاتون" برصغیر کی خواتین کا واحد اخبار تھا۔ جو سب سے پہلے فاطمہ بیگم کی کوششوں اور محنتوں سے بمبئی سے جاری ہوا۔ "خاتون" کے ذریعے مسلم لیگ کا خوب پروپیگنڈا کیا جانے لگا۔ اور مسلمان عورتوں کو بیدار کرنے اور انہیں زیورِ علم سے آراستہ کرانے کے لئے فاطمہ بیگم نے انتہائی جدوجہد شروع کر دی جب مسلم لیگ کا جلسہ ہوتا تو فاطمہ بیگم اس میں پیش پیش ہوتیں۔ آہستہ آہستہ بمبئی کے گرد و نواح کے علاقوں کی خواتین کو بھی بیدار کرنے کے لئے فاطمہ بیگم نے اپنی بہن اور بھاوج کو لے کر دورے شروع کر دیئے۔ ہر جگہ عورتوں کو اکٹھا کر کے پرجوش تقریریں کرتیں۔ اور قومی خدمت کے فرض کو پورا کرنے میں مصروفِ عمل رہتیں۔ مسلم لیگ کے پرچار کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے ذمہ دار عہدے پر رہ کر کئی سکول قائم کرائے۔ یہ ان کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ جب آپ نے ۱۹۲۲ء میں بمبئی میں بحیثیت انسپکٹرس آف سکولز چارج لیا تھا تو اس وقت بمبئی میں بمشکل پندرہ یا سولہ لڑکیوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ورنیکلر سکول تھے۔ مگر جب آپ نے ۱۹۳۷ء میں اپنے عہدے سے چارج دیا تو اس وقت ۵۹ اسکول قائم ہو چکے تھے۔

۱۹۲۳ء میں آپ کے والد مولوی محبوب عالم کا انتقال ہو گیا۔ باوجود اس کے کہ لاہور میں ان کا وسیع کاروبار پھیلا ہوا تھا مگر پھر بھی آپ اپنے مشن کی کامیابی کے لیے بمبئی میں مصروف عمل رہیں۔ ۱۹۳۰-۳۱ء میں جب قائد اعظم نے دوسرے مسلم لیڈروں کے ساتھ مل کر لندن کی گول میز کانفرنس میں حصہ لیا۔ تو ان کانفرنسوں میں ہندو لیڈروں کے رویے نے انہیں سخت صدمہ پہنچایا۔ چنانچہ قائد اعظم نے لندن میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ کر لیا۔ لندن میں قیام کے دوران وہ ہندوستان کے سیاسی حالات اور ہندوؤں کی سیاسی چالوں کا بغور مطالعہ کرتے رہے۔ ۱۹۳۴ء میں وہ مسلمان قوم کو انتہائی خطرے میں دیکھ کر واپس آئے۔ مارچ ۱۹۳۴ء میں جب ہندوستان کے مسلمانوں نے مسلم لیگ کی باگ ڈور مستقل طور پر آپ کے ہاتھ میں دیدی تو ہندوستان کے ہر حصے کے لوگوں نے اپنی رضاکارانہ خدمات حضرت قائد اعظم کو پیش کیں۔ فاطمہ بیگم کی گذشتہ اور موجودہ قومی سرگرمیوں سے قائد اعظم بخوبی واقف تھے۔ فاطمہ بیگم کے بھائی عبدالحمید نے بھی بمبئی میں قائد اعظم کے پاس جا کر مسلم لیگ کے لیے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ عبدالحمید قدآور اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ قائد اعظم نے اس تمام خاندان کی بے لوث خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے فاطمہ بیگم اور عبدالحمید کے جذبے کو سراہا۔ مرزا محمد صادق اصفہانی ان دنوں بمبئی مسلم لیگ کے سیکرٹری تھے۔ عبدالحمید جائنٹ سیکرٹری کے عہدے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



برمامور ہوئے۔ دن رات مسلم لیگ کی تبلیغ شروع ہوگئی۔ فاطمہ بیگم نے قائد اعظم سے عرض کیا کہ ہندو عورتیں اپنے نیتاؤں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے میدانِ عمل میں نکل کر کانگرسی پروپیگنڈا کر رہی ہیں۔ مسلمان خواتین کو بھی باقاعدہ تنظیم کے ذریعے مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کرنے کے لئے ایک مرکزی خواتین مسلم لیگ کمیٹی کی تشکیل کی جائے۔ تاکہ مسلمان عورتیں بھی میدان عمل میں نکل کر مسلم لیگ کو کامیاب بنا سکیں۔" قائد اعظم نے اس تجویز پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ فاطمہ بیگم اور ان کے بھائی عبدالحمید کی قومی خدمت کے جذبے کی تڑپ سے متاثر ہو کر قائد اعظم نے انہیں کہا کہ وہ بمبئی سے لاہور چلے جائیں اور پنجاب میں مسلم لیگ کی تنظیم میں تعاون کریں۔ قائد اعظم کے اس ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے فاطمہ بیگم ملازمت چھوڑ کر ۱۹۳۷ء میں لاہور پہنچیں۔ مسلم لیگ کی تنظیم کا کام شروع ہوا۔ مگر ہندو ذہنیت اور انگریزوں کے حواریوں کی اکثریت ہر جگہ آڑے آتی رہی۔ گردشِ دوراں نے قدم قدم پر ان کے راستے میں کانٹے بچھائے۔ اپنوں کے طعنے پرائوں کی سختیاں خندہ پیشانی سے سہیں اور جھیلیں۔ بات بات پر دل آزاری اور نت نئے ہنگاموں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ بلند حوصلے اور عزم صمیم کے ساتھ حوادثات زمانہ کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے مسلم لیگ کے پروپیگنڈے اور خواتین کی بیداری میں مصروف رہیں۔ وہ ایک ایسا زمانہ تھا جبکہ مسلم لیگ کی مقبولیت کے لئے حالات نامساعد تھے۔ اور زمانہ ناموافق تھا مگر پیس دینے والی گردش اور اپنے پرائوں کی بے رخی کا مقابلہ کرنے کے لئے انسان کو ہیرے کا جگرا اور شیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے دل کی ضرورت ہوتی ہے۔ قدرت نے فاطمہ بیگم کو ایسا ہی دل عطا کیا تھا۔ جس میں سمندر کی گہرائی اور چٹانوں کی سی سختی تھی۔ چنانچہ انہوں نے جلد ہی بہتے ہوئے دھاروں کا رخ موڑ کر رکھ دیا۔ اور وقت کی طنابیں کھینچ دیں۔ انہوں نے اپنے مشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بہت سے دشوار گذار راستے طے کئے۔ بہت جانفشانیاں کیں۔ کتنی راتیں آنکھوں میں کاٹیں۔ قدم قدم پر مسلم لیگ اور قائد اعظم کے مخالف تھے۔ جو فاطمہ بیگم کے راستے میں چٹان بنے ہوئے تھے۔ فاطمہ بیگم نے مسلم لیگ کے دشمنوں کو نرمی سے مسخر کیا۔ مسلم لیگ کے دشمنوں کے سنگلاخ سینوں میں چھپے ہوئے دلوں کو اپنے حسن سلوک اور حسن ذات سے موم کیا۔ پھر بھی کبھی کبھی انہیں انتہائی ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا مگر ان کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آنے پاتی۔

مسلم لیگ کی اس تبلیغ کے سلسلے میں فاطمہ بیگم نے گھر گھر جا کر لوگوں کو کہا۔ مردوں کو کہا۔ عورتوں کو کہا کہ وہ مسلم لیگ کے ممبر بنیں اور ان سیاسی جماعتوں کے جال سے نکلیں جو دشمنوں نے مسلم لیگ کے راستے میں لا کھڑی کی ہیں۔ کہیں تو انہیں کامیابی ہوتی گئی اور کہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا مگر انھوں نے اپنی مسلسل جدوجہد سے یہ نتیجہ اخذ کیا ؎

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر<br>
مرد ناداں پہ کلام نرم و نازک بے اثر

تعلیم کے فقدان نے عورتوں کے دماغوں پر جہالت کے پردے مسلط کر دیئے تھے۔ مسلمان عورتوں کی اس جہالت کو دور کرنے کے لئے فاطمہ بیگم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انجمن حمایت اسلام لاہور کے منتظمین سے کہا کہ وہ عورتوں کی تعلیم کے لئے ایک سکول کی بنیاد رکھیں مگر انہیں جواب ملا کہ اتنے فنڈ نہیں ہیں۔ آخر اس علم دوست اور علم پرور مجاہدہ نے ۱۹۳۸ء میں نواں کوٹ میں اپنی وسیع زمین میں عورتوں کے لئے ایک کالج کی عمارت تعمیر کرائی۔ پنجاب میں یہ سب سے پہلا مسلمان عورتوں کا کالج تھا۔ قائد اعظم ان کے محبوب رہنما تھے۔ مسلم لیگ کی وہ شیدائی تھیں اس لئے دلی عقیدت کے اظہار کے طور پر اور پنجاب میں جناح کے نام کو مقبول عام بنانے کے لئے اور طبقہ نسواں میں حضرت قائد اعظم کی وقعت و حرمت پیدا کرنے کے لئے آپ نے اپنے کالج کا نام جناح اسلامیہ گرلز ہائی سکول رکھا۔

سکول کی عمارت تعمیر ہونے کے بعد آپ نے قائد اعظم کو اس کالج کے افتتاح کے لئے مدعو کیا۔ پنجاب میں نہیں بلکہ برصغیر میں یہ پہلا موقع تھا کہ قائد اعظم نے خواتین کے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ فاطمہ بیگم کا سکول صرف تعلیمی اہمیت کا حامل ہی نہیں تھا بلکہ یہ سکول پنجاب میں مسلم لیگ کے پرچار کے لئے ایک جامع مرکز تھا۔ فاطمہ بیگم نے سکول کی عمارت کے ساتھ ایک بہترین بورڈنگ ہاؤس تعمیر کرایا۔ دور دور سے مسلم گھرانوں نے اپنی بچیوں کو اس مجاہدۂ ملت کے زیر سایہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس سکول میں داخل کرایا۔ آپ نے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ماہر سٹاف سکول میں تعینات کیا۔ اور اس طرح ایک بہت بڑی خدمت میں مصروف ہو گئیں۔

فاطمہ بیگم سکول لگنے سے پہلے ہر روز طالبات کے سامنے پرجوش تقریر کرکے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان میں سیاسی بیداری اور سیاسی شعور پیدا کرتی رہیں یہ فاطمہ بیگم کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ اس سکول کی سپر طالبہ نے مسلم لیگ کو پنجاب میں مقبول عام بنانے۔ تحریک پاکستان کو کامیاب بنانے اور پنجاب اور سرحد کی تحریک سول نافرمانی کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس نوعیت سے اگر یہ کہا جائے تو بالکل حقیقت پر مبنی ہے کہ یہ سکول پنجاب کا وہ پہلا سکول ہے جس نے عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے منظم کرنے میں نمایاں کارنامہ سرانجام دیا۔

۱۹۳۸ء میں پٹنہ میں خواتین مسلم لیگ مرکزی کمیٹی کی تشکیل ہوئی تو فاطمہ بیگم کو پنجاب خواتین مسلم لیگ کا کنوینر مقرر کیا گیا۔ فاطمہ بیگم اپنی بے شمار طالبات کو لیکر میدان سیاست میں کود پڑیں۔ مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم تھامے قائداعظم زندہ باد، مسلم لیگ زندہ باد کے نعرے لگاتی ہوئیں لاہور کے کوچے کوچے اور گلی گلی میں جا پہنچیں۔ عورتیں مجاہدہ ملت کے جوش و خروش کو دیکھ کر جوق در جوق مسلم لیگ میں شامل ہوتی گئیں۔ لاہور میں گلی گلی، کوچہ کوچہ مسلم لیگ کی شاخیں قائم کرنے کے بعد پنجاب اور ہندوستان کے ضلعوں میں پہنچ کر خواتین مسلم لیگ کی شاخیں قائم کیں۔ اس جد وجہد میں انہیں بے شمار مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا تکلیفیں اٹھائیں۔ دکھ سہے مگر وہ ہمیشہ ہمت، خاموشی اور اولوالعزمی کے ساتھ مسلم لیگ کی جانثار کی حیثیت سے میں دس کروڑ پرشکوہ مسلمانوں کو مسلم لیگ کے راستے میں ہراول دستہ بنتے ہوئے دیکھ کر کہتی ہیں سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیسی تیری سکندری ہے یہ
کیسا آئینِ پاسبانی ہے
اس وزارت پہ ناز تا چندے
چند روزہ ہے آنی جانی ہے
لیگ والوں پہ قہر کی نظریں
چھوٹو رامے پہ مہربانی ہے

فاطمہ بیگم مسلمان عورتوں کو حصولِ تعلیم کے ساتھ ساتھ انہیں سماجی خدمات کے لئے بھی آمادہ کرتی رہیں۔ عورتوں کو سلیقہ مند بنانے کے لئے وہ حد سے زیادہ دلچسپی لیتی رہیں۔ وہ کہا کرتی تھیں ؎

جس قوم کی عورت کو نہیں گھر کا سلیقہ
اس قوم کا دنیا میں بدل جائے گا نقشہ

سنہ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں جب قرارداد پاکستان پاس ہوئی تو اس وقت جہاں منٹو پارک میں دو لاکھ فرزندانِ توحید کا اجتماع ہوا وہاں ہندوستان بھر کی چیدہ چیدہ خواتین کا ایک بھاری جلسہ حبیبیہ ہال میں منعقد ہوا اس جلسے میں فاطمہ بیگم کی پرجوش تقریر نے برصغیر کی مسلمان عورتوں کے دلوں میں ایک نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا کیا۔ اب ان کے سامنے ایک نصب العین تھا۔ اور وہ نصب العین تحریکِ پاکستان تھا۔ جس میں مجاہدۂ ملت نے قوم کی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے کہا ؎

مرحبا وقت پہ میدان میں آنے والی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرحبا ملّتِ خفتہ کو جگانے والی
تیری تکبیر کی آواز حرم سے اُٹھ کر
قوم کے دل میں ہے اک حشر اٹھانے والی
ہوئی اقوام کی تعبیر ترے دم سے پیدا
روزِ غیرت ہے تو ملّت کو بنانے والی
تیری گہوارں میں پلے مردِ مجاہد اکثر
اور تو ہی راہِ حقیقت ہے دکھانے والی
اُٹھ کر پھر قوم کو ہے آج ضرورت تیری
ہے تو ہی رزم کی لغانت بنانے والی

فاطمہ بیگم نے قراردادِ پاکستان کے دوسرے دن نواں کوٹ میں اپنے سکول میں قائداعظم کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا۔ انھوں نے ایک بڑا کیک بنوایا تھا جس پر "پاکستان" لکھا تھا۔ چائے پیتے وقت جب ایک صاحب نے کیک کو کاٹنے کے لیے چاقو نکالا تو قائداعظم نے فرمایا "پاکستان کو مت کاٹو"۔ چنانچہ قائداعظم نے کیک کی اوپر والی تہہ کو اٹھا کر رومال میں ڈال کر اپنے سیکرٹری کے حوالے کیا۔ اس تقریب میں مسلم لیگ کے تمام زعماء موجود تھے۔ سکول کی طالبات نے قائداعظم کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ "ہم پاکستان کے لئے اپنی محسن سرپرست فاطمہ بیگم کی قیادت میں قائداعظم کے ایک ادنیٰ اشارے پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دعوت کے خاتمے پر قائداعظم نے فاطمہ بیگم کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ مجھے امید ہے کہ "تحریک پاکستان میں تم اہم کردار ادا کرو گی" جیسا کہ مسلم لیگ کی کامیابی کے لئے کیا ہے۔

تحریک پاکستان کا آغاز ہوا۔ فاطمہ بیگم نے بطور سیکرٹری، نائب صدر اور صدر کے عہدے پر فائز رہ کر بے مثال کارنامے سرانجام دیئے۔ فاطمہ بیگم وہ مجاہد خاتون تھیں جنہوں نے مسلم لیگ کو خواتین کے عوامی حلقوں میں روشناس کرایا۔ ان کے ساتھ ان کے سکول کی مجاہد طالبات تھیں جو قائد اعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے طبقۂ نسواں کی محسن فاطمہ بیگم کی قیادت میں تحریک پاکستان کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر کے اپنے گھروں سے باہر نکل آئی تھیں۔

فاطمہ بیگم نے ہندوستان بھر میں پھر کر اپنی پرجوش تقریروں، اپنے پرسوز شعروں، اپنے بلند پایہ اصلاحی مضمونوں اور مقالوں سے ہندوستان کی مسلمان خواتین کے ذہنوں میں زندگی کی ایک نئی لہر، نیا ولولہ اور نیا جوش پیدا کیا۔

تحریک سول نافرمانی کے دوران انہوں نے پنجاب خواتین مسلم لیگ کی قیادت کے فرائض سرانجام دے کر عورتوں میں مجاہدانہ جوش اور ولولہ پیدا کیا۔ تحریک کے دوران وہ پولیس کی لاٹھیوں، اشک آور گیس اور ظلم و تشدد کا شکار ہوتیں۔ مگر انھوں نے ہمت نہ ہاری بلکہ ظلم و تشدد ان کے جذبات اور قوت عمل کو تیز سے تیز تر کرتے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تحریک پاکستان کے دوران ہندوستان کے مسلمان ہندوؤں کے ظلم وستم کا نشانہ بنے۔ فاطمہ بیگم ان مظلوموں کی امداد، زخمیوں کی دیکھ بھال عورتوں اور معصوم بچوں کی حفاظت کے لئے ہر جگہ پہنچیں۔ انہوں نے دن رات ایک کر کے اسلامی خدمت، اسلامی حمیت اور اسلامی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اپ نے ان فرائض کی سرانجام دہی میں بھوک پیاس، آرام و آسائش کو بالکل فراموش کر دیا تھا۔

بنی نوع انسان کی خدمت کرنے میں انہیں دلی خوشی حاصل ہوتی تھی۔ بہار میں جب ہندو مسلم فسادات ہوئے اور فاطمہ بیگم کو جب معلوم ہوا کہ ہزاروں مسلمان ہندوؤں کے ظلم وستم کا نشانہ بن چکے ہیں تو آپ کافی روپیہ اپنے ساتھ لیکر بہار گئیں۔ سینکڑوں مظلوموں کو جہاں تک ہو سکا امداد بہم پہنچائی۔ وہ مسلمان جو ان فسادات میں شہید ہو چکے تھے ان کے بیوی بچوں کو جو بالکل بے سہارا ہو چکے تھے بہاری زاد راہ اور کرایہ خرچ کر کے اپنے ساتھ لاہور لائیں نوان کوٹ کی اپنی ملکیت کی زمین پر انہیں لا کر آباد کیا۔ ان کے لئے ہزاروں پیسے خرچ کر کے اپنی زمین پر چھوٹے چھوٹے کوارٹر تعمیر کرائے۔ اس کالونی کا نام انہوں نے بہار کالونی رکھا۔ لاہور میں اب بھی یہ بہار کالونی فاطمہ بیگم کی یاد تازہ کر رہی ہے۔ بہار کی وہ مظلوم خواتین جنہیں فاطمہ بیگم سہارا دے کر لاہور لائی تھیں ان کے ذریعہ معاش کے لئے دستکاری کا سنٹر کھلوا دیا تاکہ وہ باعزت طریقے سے اپنا ذریعہ معاش پیدا کر کے سکھ کی زندگی بسر کر سکیں۔ قیام پاکستان کے وقت جب لاہور سے ہندو بھارت چلے گئے تو بہار کالونی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے مقیموں نے اپنی اپنی پسند کے مکان الاٹ کرا لیئے مگر وہ فاطمہ بیگم کو نہ کبھی بھولے ہیں اور نہ ہی ان کے دل سے فاطمہ بیگم کی یاد کبھی مِٹے گی۔ کیونکہ فاطمہ بیگم نے انہیں اس وقت سہارا دیا جب کوئی بھی انہیں سہارا دینے والا نہ تھا۔

انھوں نے اپنی تمام زندگی غریبوں اور محتاجوں کی خدمت کرنے میں صرف کی۔ وہ دوسروں کے دُکھ کو اپنا دُکھ اور دوسروں کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھتی تھیں۔ بیسیوں غریب بے سہارا لڑکیوں کی اپنے خرچ سے شادیاں کرائیں۔

آپ نے ایسی مجاہد طالبات اور مسلم لیگ کی سرگرم رضاکار پیدا کیں جنہوں نے اپنے علاقہ میں جاکر تحریک پاکستان کو کامیاب بنایا۔ صوبہ سرحد میں جو کانگریس کے مرکز کی حیثیت رکھتا تھا پنجاب کی جانثار طالبات کی مدد سے سرحد کی عورتوں کو ان کے گھروں کی چار دیواری سے نکالا۔ اور خواتین مسلم لیگ کی شاخیں قائم کیں۔ سرحد میں تحریک سول نافرمانی کے دوران گرجتے ہوئے شیر کی طرح کانگریسی ایوانوں پر لپکیں اور کانگریسی وزارت کا خاتمہ کرا کر چھوڑا۔ آپ بے حد نڈر تھیں۔ بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے بھی حق بات کہنے سے نہ ڈرتی تھیں۔ سرحد میں سول نافرمانی کے دوران آپ سرحد کے کانگریسی وزیر اعظم کے پاس گئیں اور جاکر بے دھڑک کہا کہ "مسلمان ہونے کی حیثیت سے مسلم لیگ میں شامل ہو جاؤ۔" سرحد کے کانگریسی وزیر اعظم نے غصے میں آگ کا بگولا بن کر کہا "بکومت پنجابن" "سرحد سے فوراً نکل جاؤ ورنہ تمہیں گرفتار کر کے جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند کر دیا جائے گا۔" مجاہدہ ملت نے وزیر اعظم کو کہا "میں مسلمان ہوں اور مسلمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنے نایاب مقاصد کے حصول کے لئے بڑی سے بڑی مصیبت اور خطرے کو خود دعوت دیتا ہے۔ یں سرحد میں ایک نیک مقصد لیکر آئی ہوں سرحد کی عورتوں کو پاکستان کے حصول کے لئے جدوجہد کرنے میں رہنمائی کر رہی ہوں تاکہ وہ ہندوؤں کے چنگل اور انگریز کی غلامی سے نجات پاسکیں۔

تحریک پاکستان میں کئی دفعہ قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں آپ کو گرفتار کر کے چھ ماہ کے لئے قید کر دیا گیا۔ اور جب ہندو اور انگریز نے پاکستان کا نظریہ تسلیم کیا تو آپ پاکستان زندہ باد کے نعروں میں قید سے آزاد ہوئیں۔ ابھی آزاد ہوئے کچھ دن ہی گذرے تھے کہ بھارت نے کشمیر پر حملہ کر کے غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ کشمیری مجاہدین نے آزادی کی جنگ کی ابتدا کی۔ بھارت کی فوجوں نے بے پناہ مظالم کئے۔ تو مہاجرین اور مجاہدین کشمیر کی مدد کے لیئے ہزاروں روپے کا سامان، کپڑے، خوراک، بستر اور ادویات لے کر کشمیر کے محاذ پر پہنچیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی بھی کرتی جاتی تھیں اور آنکھوں سے آنسو بھی بہتے جاتے تھے۔ مسلسل تیرہ سال تک مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کی جدوجہد میں عملی حصہ لینے کی وجہ سے اپنے آرام و آسائش کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے کمزور ہو چکی تھیں مگر ان کی ہمت جوان تھی۔ وہ ہر محاذ پر پہنچیں اور مجاہدین کو کہا " تمہاری مائیں تمہاری کامیابی کی امید میں کان لگائے بیٹھی ہیں، ہمت کرو اور غاصب بھارت کو اپنے کئے کی سزا دو"۔ جب کشمیر کے محاذ سے واپس آئیں تو پھر سوشل سرگرمیوں میں مصروف ہو گئیں۔ اپنے کالج کی ترقی اور بہبودی میں بھی توجہ دینے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لگیں۔ خواتین نیشنل گارڈ۔ اپوا اور دوسری ریلیف کمیٹیوں میں اہم عہدوں پر رہ کر تعمیر پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگیں۔ اب ان کے سامنے سب سے بڑا نصب العین یہ تھا کہ پاکستان کی بنیادیں مضبوط ہوں۔ اسی نصب العین کو سامنے رکھ کر آپ سماجی کاموں میں مصروف ہو گئیں۔ اپنے بلند مضامین اور نصیحت آموز کلام سے عورتوں میں قومی اور ملکی خدمت کا جذبہ پیدا کرنے کے فرض میں منہمک ہو گئیں۔

فاطمہ بیگم خدمت کا صلہ نہیں چاہتی تھیں۔ مغویہ خواتین کی برآمدگی میں انہوں نے نہایت دلیری سے کام لیکر بھارت کے کئی حصوں سے ہزاروں عورتوں کو برآمد کر کے پاکستان پہنچایا۔ حکومت نے ان کی اس خدمت کے عوض کچھ روپیہ انہیں دیا۔ مگر انھوں نے وہ تمام روپیہ سماجی کاموں میں لگا کر یہ ثابت کیا کہ کوئی محب وطن اپنی ملکی اور قومی خدمات کا صلہ لینا کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتا۔

پاکستان کے قیام کے بعد پہلی بار صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے ایک خاتون ٹکٹ کی امیدوار تھیں۔ قائد ملت نے آپ کو ٹکٹ دیا۔ وہ خاتون کچھ خفا سی ہو گئیں۔ آپ نے اس خیال سے کہ خواتین میں انتشار نہ پیدا ہو ٹکٹ اسی خاتون کو دے کر کہا کہ ہمارا مقصد اسمبلی میں جا کر عوامی نمائندگی کرنا ہے۔ چاہے تم کرو یا میں کروں۔ لہٰذا تم اسمبلی میں جا کر نمائندگی کرو اور میں باہر رہ کر خدمت کرتی رہوں گی۔ چنانچہ آپ نے اسمبلی کے باہر رہ کر عورتوں کی اصلاح، سماج کی اصلاح اور دوسرے قومی اور ملکی خدمت کے کاموں میں اہم حصہ لیا۔ آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اخبارات کی ادارت کے علاوہ کئی بلند پایہ مضمون لکھے ہیں۔ آپ کا سفرنامہ حج نہایت ہی دلچسپ اور معلومات کا ایک ذخیرہ ہے آپ نے جس سکول کی بنیاد رکھی تھی وہ ابتک کامیابی سے چل رہا ہے۔ اب اس کا نام فاطمہ گرلز ہائی سکول ہے جو نواں کوٹ سے بین روڈ پر منتقل ہو چکا ہے اس سکول میں سینکڑوں طالبات زیورِ علم سے آراستہ ہو رہی ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ سو طالبات کو ان کی وصیت کے مطابق ہر سال مفت تعلیم دی جاتی ہے ان کے تعلیمی اخراجات بھی آپ کے قائم کردہ ٹرسٹ سے دیئے جاتے ہیں۔

آپ کئی کتابوں کی مصنفہ ہیں آپ کی کتابیں تمام کی تمام اصلاحی اور نصیحت آموز ہیں آپ کا انداز تحریر نہایت ہی دلچسپ ہے۔ آپ بلند پایہ شاعرہ تھیں لیکن آپ کی شاعری پر از نصائح ہے۔ بھارت میں جب آپ عورتوں کو ہندوؤں اور سکھوں کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے گئیں تو واپسی پر آنکھوں دیکھے ہوئے مناظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہا ؎

میں دہلی تک مسلمانوں کو جا کر دیکھ آئی ہوں

مساجد سرنگوں با حالِ ابتر دیکھ آئی ہوں

میں سن آئی ہوں جو گذری ہے بیٹی پر مسلماں کی

میں عفت اور عصمت کا لٹا گھر دیکھ آئی ہوں

سڑک پر دونوں جانب دور تک ہیں ڈھیریاں اس کی

خدا والوں پہ گذرا تھا جو محشر دیکھ آئی ہوں

سزائے عشقِ توحید و رسالت یوں ہی ملتی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کتا کرتے ہیں یوں بھی عشق میں سر دیکھ آئی ہوں
سزا ملتی ہے کیونکر غافلوں کو ان کی غفلت کی!
اور ان کے امتحاں ہوتے ہیں کیونکر دیکھ آئی ہوں
تباہی اور بربادی کا منظر چار سُو مسلموں
نہ دشمن کر جس کو کر سکتے ہیں برادر دیکھ آئی ہوں
کنیزانِ حرم کے خون و عصمت کی فراوانی
دریغا میں ان آنکھوں سے وہ منظر دیکھ آئی ہوں
وہ سردی سے ٹھٹھرتے ہیں عنابی فرشِ خاکی پر
میں پتلے بے کسی کے غم کے پیکر دیکھ آئی ہوں
ہوئی ہے کربلا کی یاد تازہ پھر مسلمانو!
بچشمِ خود میں مقتولوں کو گھر گھر دیکھ آئی ہوں
یہ پھر بھی بھر رہے ہیں دم عدو کی خیر خواہی کا
مسلمانوں کو کب احساس ہے اپنی تباہی کا

امرتسر اور جالندھر میں ہزاروں مسلمان لڑکیوں کو سکھوں اور ہندوؤں نے اغوا کر لیا تھا۔ ناظمہ بیگم نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ اپنے تدبر، فراست اور حکمت عملی سے ہزاروں مسلمان لڑکیوں کو ان ظالموں کے چنگل سے نجات دلائی۔ انہوں نے کئی بے سہارا مہاجر لڑکیوں کو سہارا دیا۔ ان کی شادیاں اپنے خرچ پر کرائیں اور ان کی زندگی کو پُرسکون بنایا۔ آخری عمر میں ان کے بال سفید ہو گئے جسم گھل گیا۔ پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔ جسمانی طاقت نے جواب دیدیا مگر عزم اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ملک کی خدمت کے لیئے ان کے بڑھتے ہوئے قدم آخری دم تک پیچھے نہ ہٹے آپ بالکل تنہا عمر بھر اپنی منزل کی جانب رواں دواں رہیں۔ وہ جانتی تھیں کہ جس راہ پر وہ گامزن ہیں وہ انتہائی کٹھن ہے۔ دشوار گذار ہے۔ نہ مونس ہے نہ جیون ساتھی ہے۔ مگر وہ وادیٔ شوق کو دیوانہ وار طے کرتی ہوئی منزل مقصود پر جا پہنچیں۔ ان کے راستے میں جب کوئی کٹھن وقت آ جاتا تو وہ کتابوں سے دل بہلاتیں۔ انجمنوں کی تشکیل کرتیں۔ قومی اور ملکی تعمیراتی کاموں میں حصہ لیتیں۔ ان کی زندگی میں جمود کا نام و نشان تک نہیں تھا وہ ہمیشہ متحرک رہیں۔ اور دوسروں کو متحرک رہنے کی تلقین کرتی رہیں۔ وہ جمود کو زندگی کی موت اور ہلچل کو زندگی کا نشان تصور کرتی رہیں۔ قومی اور ملکی خدمت ان کا شعار تھا۔ اور یہی ان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد تھا۔ وہ حب الوطنی کا مجسمہ تھیں۔ وہ آرام و سکون سے بیٹھنے کی قائل نہ تھیں۔ جاڑے کی کڑکڑاتی راتوں میں گھر سے نکل جاتی تھیں۔ ٹھٹھرتے، سسکتے ضعیفوں بیماروں، لاچاروں کو جب دیکھتیں تو انہیں بستر اور لحاف مہیا کرتیں۔

فاطمہ بیگم انتہائی نیک سیرت اور بلند اخلاق کی مالک تھیں۔ اسلام کے اصولوں کی بہت ہی پابند تھیں۔ انھوں نے یورپ کا سفر کر کے وہاں کی عورتوں کی سماجی ترقی کا بھی جائزہ لیا۔ یورپ میں سفر کے دوران وہ آلو اور سبزیاں خود ابال کر اپنے لئے کھانا تیار کرتی تھیں۔ آپ کو جب بھی فارغ وقت ملتا۔ اون لے کر بیٹھ جاتیں اور سوئیٹر بن کر ہر دوسرے دن کسی غریب کو جا کر پہنا کر خوشی اور مسرت حاصل کرتی تھیں۔ مسلم لیگ کی ابتدائی دنوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں کافی مالی مدد کی۔ اور تحریک پاکستان میں بھی جہاں تک ہو سکا مالی لحاظ سے کافی خدمت کی۔ آپ نے اپنی جائیداد کا اکثر حصہ مسلم لیگ کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اس جائیداد سے جو بھی آمدنی ہوتی تھی وہ مسلم لیگ کی تنظیم پہ خرچ کرتی تھیں۔ قیام پاکستان سے یکم دسمبر ۱۹۵۸ء تک اپنے آخری سانس تک پنجاب مسلم لیگ کی شعبہ خواتین کی صدر رہیں۔ یکم دسمبر ۱۹۵۸ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ابدی نیند سو گئیں۔

آپ ایک بلند پایہ شاعر اور ادیب تھیں۔ آپ کے شعروں میں سوز اور تحریر میں اصلاحی پہلو نمایاں ہے۔ عورتوں کی اصلاح کے لئے کئی دلچسپ ناول لکھے ہیں۔ وہ کٹر قوم پرست اور مذہب پرست تھیں باوجود اسلام پرستی کے وہ عورتوں کو گھروں کی چار دیواری میں مقید رہ کر زندگی بسر کرنے کو پسند نہیں کرتیں بلکہ انہیں کہتی ہیں کہ وہ مردوں کے دوش بدوش صاحب تدبیر بن کر قوم اور ملک کی خدمت کرنے پر زور دیں۔ آپ کہتی ہیں کہ قوموں کے بنانے اور بگاڑنے کی ذمہ دار صرف عورت ہے۔ چنانچہ فرماتی ہیں ؎

جاگے گی نہ ہرگز کبھی اس قوم کی تقدیر
جس قوم کی عورت ہی نہیں صاحب تدبیر
جس قوم کی عورت کو ملی دل کی غلامی
اس قوم کی کیسے سر عالم ہوئی تشہیر
قوموں کی خرابی ہے کہ ملکوں کی تباہی
سچ پوچھیے ہے سب عورت کی ہی تقصیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ مغربی تہذیب سے سخت متنفر ہیں۔ مغربی تہذیب کی دلدادہ عورتوں کے متعلق کہتی ہیں ؎

یا الٰہی کیا قیامت ہے کہ ہر خاتون قوم
جان و دل سے مغربی تہذیب کی دلدادہ ہے

چھوٹتے جاتے ہیں رفتہ رفتہ اسلامی شعار
جس کو دیکھو کفر و بدعت کی طرف آمادہ ہے

لباس نسواں میں اب وہ درس قرآنی کہاں
رنگ رلیاں ہیں ترنم اور شغل بادہ ہے

مسلم لیگ اور قائد اعظم سے دلی عقیدت کا اظہار ملاحظہ ہو ؎

مسلم لیگ کا جھنڈا اونچا
باقی سارا دھندا جھوٹا

ہر دشمن سے لڑی لڑائی
ہر مشکل میں بڑھتی آئی

دین محمد کی رکھوالی
مسلم قوم کی یہ متوالی

انگریزوں کو مار بھگایا
ہند میں پاکستان بنایا

---

جناح اے افتخار قوم تو وہ مرد میداں ہے
تری ہمت کے آگے سرنگوں شیر نیستاں ہے

آپ جب بھی حج کرنے گئیں اپنے ساتھ بے شمار کپڑے اور روپے لیکر گئیں اور دیار حبیب میں جاکر غریبوں میں تقسیم کئے۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جون آف پاکستان بیگم ناصرہ کیانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# جون آف پاکستان
# بیگم ناصرہ کیانی

پاکستان کی وہ مشہور خاتون جس نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تحریک پاکستان، تحریک آزادی کشمیر اور قومی اور ملکی خدمت میں صرف کر کے حیران کن مجاہدانہ کمالات اور لافانی کارنامے سرانجام دیکر دنیا کی نامور خواتین میں خاص مقام حاصل کیا ہے۔

وہ ناصرہ صدیقی ہیں جو بیگم ناصرہ کیانی کے نام سے مشہور ہیں۔

ناصرہ کیانی ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو کلکتہ میں ڈمڈم کے مقام پر پیدا ہوئیں آپ بنگال کے نواب فضل احمد کی نواسی اور میرٹھ کے نواب جمشید علی شیر جنگ کی پوتی ہیں۔ آپ کے والد نواب زادہ علی محمد خان میرٹھ کے رہنے والے تھے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بہت بڑے لینڈ لارڈ تھے۔ نواب زادہ صاحب کے دو اور بھائی تھے جن میں سے ایک کا نام نواب عابد حسین اور دوسرے کا نام نواب اکبر حسین تھا علی محمد خان اور عابد حسین انتہائی قوم پرست تھے۔ انگریزوں کے سخت مخالف تھے۔ اس مخالفت اور حقارت کی انتہا یہاں تک تھی کہ نواب زادہ علی محمد خان نے باوجود اس کے کہ لندن سے سرجنی کی تعلیم حاصل کی تھی مگر انگریز کی ملازمت کرنے سے انہوں نے آخر وقت تک گریز کیا۔ البتہ نواب اکبر حسین خان ڈپٹیوں میں سے تھے۔ جس کی بنا پر بھائیوں میں شدید کھچاؤ رہتا تھا۔ ناصرہ کی والدہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کی گریجویٹ تھیں ۱۹۳۲ء میں جبکہ ناصرہ ابھی پندرہ سال کی تھیں کہ والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد آپ کی ممانی علیہ اور چچی علیبدہ خانم نے آپ کی سرپرستی کی۔

آپ چونکہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھیں اس لئے ماں باپ نے انہیں بیٹے کی طرح محبت سے پالا۔ والد کو ناصرہ سے والہانہ محبت تھی وہ بچپن میں ناصرہ کو اپنے پاس بٹھا کر بڑے بڑے بہادر دل کی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ وہ ناصرہ کو اپنا بیٹا سمجھ کر بیٹوں کی طرح ان کی تربیت کرتے رہے۔ والد نے ناصرہ کو لاٹھی چلانے کی تربیت بھی دی۔ چونکہ وہ ڈاکٹر تھے اس لئے ناصرہ کو زخموں کی مرہم پٹی اور صحت کے اصولوں کے متعلق اکثر باتیں سمجھایا کرتے تھے جب ناصرہ نے ہوش سنبھالا تو پہلے گھر پر قرآن مجید اور چند اسلامی کتابیں پڑھانے کے بعد انہیں میرٹھ کے مشن سکول میں داخل کیا گیا۔ ابتدائی تعلیم میرٹھ میں مکمل کرنے کے بعد آپ کو کلکتہ بھیج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیا گیا۔ جہاں سے انہوں نے جونیئر کیمبرج کا امتحان پاس کیا۔ ناصرہ نہایت ہی ذہین اور عقلمند تھیں ہر امتحان میں امتیازی حیثیت سے کامیاب ہو تی گئیں۔ والدہ ناصرہ کو ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے چنانچہ انہوں نے اسی خیال کے تحت بیٹی کو علی گڑھ کے میڈیکل کالج میں داخل کیا۔ جہاں سے انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا اس کے بعد انہیں دہلی کے لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج میں داخل کیا گیا تا کہ وہ ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر سکیں

جو بچے تعلیم کے شائق ہوتے ہیں وہ تعلیم سے گہری دلچسپی لیتے ہوئے تعلیمی میدان میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے ہیں۔ برعکس اس کے جن بچوں کا تعلیمی رجحان صرف امتحان پاس کر کے سرٹیفکیٹ لیکر کوئی ذریعہ معاش حاصل کرنا ہوتا ہے انہیں حقیقی معنوں میں تعلیم سے دلچسپی نہیں ہوتی۔ ناصرہ نہ تو ملازمت کے لئے تعلیم حاصل کر رہی تھیں اور نہ ہی ان کا مطمح نظر صرف سرٹیفکیٹ کے حصول کا تھا۔ والد چودہ پندرہ گاؤں کے مالک تھے بیشمار دولت تھی۔ عزت تھی۔ خدا کا دیا ہوا سب کچھ تھا اس لئے ناصرہ صرف تعلیم کو تعلیم سمجھ کر حاصل کر رہی تھیں۔ وہ تعلیم کے لئے اپنی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کر رہی تھیں یہی وجہ تھی کہ ناصرہ نے نصابی کتابوں کے پڑھنے پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ ایف ایس سی کے امتحان تک ناصرہ نے کئی کتابوں کا مطالعہ کر کے غیر نصابی تعلیمی قابلیت پیدا کر لی تھی۔ وسیع مطالعے نے ان کی معلومات میں بیش بہا اضافہ کر دیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ناصرہ کو قدرت نے ذہن رسا اور اعلیٰ دماغی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ والد کی خصوصی تربیت نے ناصرہ میں حقیقی معنوں میں مردانہ جوہر پیدا کر دیئے تھے۔ انہوں نے ایک ایسے والد کی آغوش میں تربیت پائی تھی۔ جو زندگی کے آخری وقت تک انگریزوں کو نفرت اور حقارت کی نظروں سے دیکھتے رہے وہ انگریزوں کو اکثر غاصب اور لٹیرا کہا کرتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے تاجروں کے بھیس میں آ کر دھوکے سے مسلمانوں کی حکومت پر قبضہ کیا تھا۔ ناصرہ کے والد ہندوستان کے آخری شہنشاہ بہادر شاہ ظفر کی اولاد۔ پوتے، پوتیوں اور شاہی بیگمات کو گلیوں میں بھیک مانگتے مزدوری کرتے اور ہوٹلوں میں نوکری کرتے دیکھ کر خون کے آنسو بہاتے تھے مگر وہ اس کے بغیر اور کچھ نہیں کر سکتے تھے کہ غاصبوں کو ایک نظر دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ والد کے ان نظریات اور خیالات نے ناصرہ کے ذہن پر کافی اثر کر لیا تھا۔ ناصرہ نے کم عمری میں ہی جب کہ وہ کلکتہ میں زیر تعلیم تھیں ہر قومی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ ان دنوں بیگم مولانا محمد علی نے مسلمان عورتوں کی اصلاح اور ان میں بیداری پیدا کرنے اور اچھوتوں میں اسلام کی تبلیغ کے سلسلے میں ہندوستان بھر کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ شروع کیا ہوا تھا۔ بیگم مولانا محمد علی اور ناصرہ کے گھرانے میں خاندانی مراسم بھی تھے ایک دفعہ جب بیگم محمد علی نے کلکتہ جا کر تبلیغ کا کام شروع کیا تو ناصرہ نے ان سے کہا کہ وہ بھی ایک ادنیٰ مسلمان رضا کار کی حیثیت سے اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنے آپ کو پیش کرتی ہے۔ بیگم مولانا محمد علی نے کم عمر ناصرہ کی اسلام پرستی کی داد دیتے ہوئے کہا" بیٹی تم تعلیم حاصل کر رہی ہو اس لئے جب بھی تمہیں موقعہ ملے تو اپنا وقت اسلام کی خدمت کرنے میں صرف کرو۔ خدا تمہیں اس کا اچھا اجر دے گا۔" چنانچہ اس کے بعد ناصرہ نے بھی اچھوتوں میں اسلام کی تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ شروع شروع میں آپ کو اس میدان میں تجربہ نہیں تھا اس لئے جب بھی آپ کو چھٹیاں ہوتیں آپ والد سے اجازت لیکر دہلی چلی جاتیں اور وہاں بیگم صاحبہ کی معیت میں جگہ جگہ پھر کر تبلیغی کام کا طریقہ سیکھتیں۔ آہستہ آہستہ آپ نے تقریریں کرنا شروع کر دیں۔ اچھوتوں کے محلوں اور ان کی آبادیوں میں جا کر سب کو اکٹھا کر کے تقریر کرتے ہوئے انہیں کہتیں" دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو انسان کو انسانیت کے مقام پر پہنچاتا ہے یہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے دائرے میں آنے والے سب کے سب آپس میں ایک دوسرے کو بھائی سمجھتے ہیں یہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں ذات پات کی تمیز نہیں۔ یہی ایک ایسا حقیقی مذہب ہے جس کے دائرے میں رہنے والے ایک دوسرے کو نفرت کی نظروں سے نہیں بلکہ عزت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔"

ناصرہ نے چونکہ اسلام کی تبلیغ کا کام شروع کر دیا تھا اس لئے اس کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انہوں نے اسلامی کتابوں کا گہرا مطالعہ شروع کر دیا تاکہ اچھوتوں کو اسلام کی حقیقی خوبیوں سے آگاہ کر سکیں۔ ناصرہ کی کوششوں سے کئی اچھوت دائرہ اسلام میں آئے۔ جونہی کوئی اچھوت مسلمان ہو جاتا تو آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائیں تاکہ اس عملی تبلیغ سے دوسرے اچھوت متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں آنا شروع ہوں۔ اور انہیں یہ احساس ہو جائے کہ ہندو مذہب جس کی بنیاد ذات پات پر رکھی گئی ہے حقیقت میں انسانیت کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

امیرانہ اور نوابانہ ماحول میں رہنے سہنے والی ناصرہ اسلام کی ترقی کی خاطر اچھوتوں کے ساتھ کھانا کھانے یا ان کے ساتھ مل بیٹھنے میں ذرا بھی نفرت محسوس نہ کرتیں حالانکہ ان اچھوتوں میں اکثریت اُن لوگوں کی ہوتی تھی جنہیں بھنگی، چوڑا یا چمار کہا جاتا تھا۔ اور جن کا کام زیادہ تر کوڑا کرکٹ اور گھروں کی غلاظت اٹھانا ہوتا تھا۔ بیگم مولانا محمد علی ناصرہ کی اسلام دوستی اور تبلیغ اسلام کی کارکردگی سے بہت زیادہ متاثر ہوئیں۔ وہ ناصرہ کو اپنی بیٹی کی طرح شفقت اور محبت سے پیش آتی تھیں

مارچ ۱۹۳۴ء میں جب اتحاد ملی کی تجویز منظور ہوئی اور قائد اعظم کو مسلم لیگ کا مستقل صدر منتخب کیا گیا تو علی گڑھ کے طلبا نے مسلم لیگ کے ممبر بنانے کی تحریک کا آغاز کیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۶ء میں ہونے والے آئندہ انتخابات کے لئے قائد اعظم کی صدارت میں ایک پارلیمنٹری بورڈ بن چکا تھا۔ سرگرم کارکن اور رضا کاروں کی ضرورت تھی جو مسلم لیگ کو ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں کامیاب کرانے کے لئے کوشش کریں۔ بیگم مولانا محمد علی ناصرہ کو قائد اعظم کے پاس لے گئیں اور کہا: "اسلام کی اس بیٹی کے ذمے مسلم لیگ کی جو بھی خدمت سپرد کی جائے میرا تجربہ ہے کہ یہ نہایت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کامیابی سے سرانجام دے گی " قائد اعظم نے ناصرہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ وہ طلباء کے ساتھ ملکر مسلم لیگ کی تنظیم کا کام کریں۔ چنانچہ مسلم لیگ کے لئے کام کرنے کے لئے چند طلباء نے مل کر ایک گروپ بنایا اس گروپ میں ناصرہ بھی شامل ہوگئیں۔ جنہیں عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنانے کا کام سونپا گیا۔ ۱۹۳۷ء کے الیکشن قریب آنے والے تھے مسلم لیگ سے وابستگی رکھنے والے طلباء ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیل گئے تاکہ لوگوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنایا جائے۔ ناصرہ چند طلباء کے ساتھ لاہور میں آئیں یہاں اس وقت تک قائد اعظم نے مسلم لیگ کے صدر ہونے کی حیثیت سے کسی پبلک جلسے سے خطاب نہیں کیا تھا۔ ناصرہ اور دوسرے طلباء نے حالات کا جائزہ لینے کے بعد قائد اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ ہم لاہور میں مسلم لیگ کا ایک جلسہ کرانا چاہتے ہیں جس میں آپ بھی تقریر کریں۔ قائد اعظم نے جلسے میں تشریف لانے کا وعدہ کیا۔ ناصرہ اپنے ساتھیوں کو لے کر لاہور پہنچیں۔ اور یہاں ماحول کو سازگار کرنے کی کوشش کی تاکہ جلسہ کامیاب ہو سکے۔ مکمل انتظام ہو جانے کے بعد جلسے کا دن مقرر کرکے قائد اعظم کو لاہور لایا گیا۔ لاہور کے حبیبیہ ہال میں جلسہ ہوا۔ جلسے کی صدارت کے فرائض پروفیسر عنایت اللہ نے سرانجام دیئے۔ قائد اعظم نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ جلسے میں اکثریت طلبہ کی تھی اس کامیاب جلسے کی وجہ سے قائد اعظم نے ناصرہ کی کوششوں کو بہت سراہا۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں لکھنؤ میں قائد اعظم کی صدارت میں مسلم لیگ کا ایک اہم اجلاس ہوا جس میں قائد اعظم نے مسلمانوں کو متحدہ پالیسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اختیار کرنے پر زور دیا۔ مسلم لیگ کا نصب العین آزاد جمہوری ریاستوں کا قیام قرار دیا گیا۔ اس اجلاس میں شرکت کے لئے بیگم مولانا محمد علی ناصرہ کو بھی اپنے ساتھ لے گئی تھیں۔ اجلاس کے ختم ہونے کے بعد بیگم مولانا محمد علی نے قائد اعظم کی جائے رہائش پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک کانگریس کی انتخابات میں کامیابی اور تقریباً سات صوبوں میں کانگریسی راج قائم ہونے کے مسائل پر تبادلۂ خیالات کرنے کے ساتھ ساتھ ناصرہ کی مسلم لیگی خدمات اور سرگرمیوں کا تعارف کرایا۔ قائد اعظم ناصرہ کی سرگرمیوں سے بہت ہی خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ عنقریب ایک جامع پروگرام کے تحت خواتین کو متحد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ناصرہ جیسی قوم کی ہونہار بیٹیوں کو قومی جذبے کے تحت کام کرنے کے مواقع میسر آسکیں۔

۱۹۳۸ء میں پٹنہ کے اجلاس میں قائد اعظم نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر کانگریسی عزائم کا مقابلہ کرنے کے لئے مضبوط دلوار بن جائیں۔ اسی اجلاس میں کانگرس کے خلاف ڈائرکٹ ایکشن کا فیصلہ ہوا اور عورتوں کی ایک کمیٹی کا "مرکزی خواتین مسلم لیگ" کے نام سے قیام عمل میں آیا اب ناصرہ کو آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ کے پروپیگنڈہ سیکرٹری کی حیثیت سے مسلم لیگ کے لئے کام کرنے کا بہتر موقع ہاتھ آگیا۔ آپ نے ۱۹۴۳ء تک اس عہدے پر فائز رہ کر اپنے فرائض نہایت اچھے طریقے سے سرانجام دیئے۔ قائد اعظم ناصرہ کی مسلم لیگی خدمات سے خوب متاثر تھے اسی تاثر کا نتیجہ تھا کہ قائد اعظم کو آپ پر مکمل اعتماد تھا اسی اعتماد کی [illegible] ناصرہ کو قائد اعظم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا قرب حاصل رہا۔ کسی مقبول اور مضبوط سیاسی پارٹی کی ناکامی کا بڑا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس میں بعض ایسے عناصر شامل ہو جاتے ہیں۔ جو بظاہر تو وفادار ہوتے ہیں مگر اندرونی طور پر ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ جس پارٹی میں شامل ہوئے ہیں اس میں انتشار پیدا کر کے اسے ناکام بنا دیں۔ قائداعظم نے جب مسلم لیگ کی قیادت ہاتھ میں لی تو انہوں نے ایسے عناصر کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں سے مسلم لیگ کو بچانے کے لئے اپنے خاص معتمد مقرر کر رکھے تھے جو ان لوگوں پر کڑی نظر رکھتے تھے جو دوسری سیاسی پارٹیوں کو چھوڑ کر مسلم لیگ میں شامل ہوتے تھے ان خاص معتمدوں میں سے ایک معتمد ناصرہ کیانی بھی تھیں جنہوں نے لیگ میں شامل ہونے والے بااثر افراد کے دلوں کو ٹٹول ٹٹول کر قائداعظم کو باخبر رکھا۔ ناصرہ یہ اہم خدمات سرانجام دینے کے لئے قائداعظم کی ہدایت پر اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں۔ ۱۹۴۷ء میں قائداعظم کی ہدایت کے مطابق آپ امرتسر گئیں۔ اور مسلم لیگ کے پہلے الیکشن میں مسلم لیگی امیدوار محمد صادق کی کامیابی کے لئے کام کیا۔ آپ نے اس الیکشن میں مالی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا۔ چنانچہ آپ نے اکثر غریب ووٹروں کو اپنے خرچ پر پولنگ سٹیشنوں تک لانے کے علاوہ ان کے لئے کھانے وغیرہ کا بھی انتظام کیا۔

اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کی وجہ سے بڑے بڑے عالم آپ کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ مسلم لیگ کے لئے کام کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے اس کام کو بھی لگاتار جاری رکھا۔ دہلی میں جب آپ تعلیم حاصل کر رہی تھیں تو ان دنوں دہلی کی اسنوگراؤنڈ میں قائداعظم کی صدارت میں ایک بہت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے ناصرہ کو بھی اس جلسے میں تقریر کرنے کو کہا۔ ناصرہ نے اس جلسے میں نہایت فصیح و بلیغ تقریر کی۔ حاضرین نے آپ کی تقریر پر آپ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

نومبر ۱۹۲۰ء میں دہلی میں بیگم مولانا محمد علی کی صدارت میں عورتوں کا ایک بہت بڑا اجتماع ریاض منزل میں منعقد ہوا۔ ترکی کی مشہور قوم پرست خاتون خالدہ ادیب خانم جو ان دنوں ہندوستان کے دورے پر آئی ہوئی تھیں وہ بھی اس میٹنگ میں موجود تھیں۔ جلسے میں عورتوں کی اصلاح اور بہبود کی کے لئے "انجمن اصلاح نسواں" کی صدارت کے موزوں انتخاب کا مسئلہ زیر بحث آیا تو بیگم مولانا محمد علی جوہر نے ناصرہ کا نام صدارت کے لئے تجویز کیا جسے سب عورتوں نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ ناصرہ ایک طرف اپنی پڑھائی میں مصروف تھیں دوسری طرف مسلم لیگ کا پروپیگنڈا کرنے کا کام کر رہی تھیں اور تیسری طرف عورتوں کی اصلاح اور بہبودی کے لئے بھی کوشاں تھیں ناصرہ کو جتنا وظیفہ تعلیم کے لئے ملتا تھا اس کا نصف ملی تحریکوں کی کامیابی کے لئے خرچ کر دیتی تھیں۔ انہوں نے مسلم لیگ کے فنڈ میں کئی کئی ہزار روپے چندہ دیا۔ جانی کوششوں کے ساتھ ساتھ ناصرہ کی مالی قربانیاں بھی قابل داد تھیں۔ ناصرہ نے عورتوں کی سماجی، تعلیمی، مذہبی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہندوستان کے کئی شہروں میں کثیر رقم خرچ کر کے اصلاحی کمیٹیاں قائم کرائیں خالدہ ادیب خانم نے دہلی میں قیام کے دوران بیگم مولانا محمد علی اور ناصرہ کے پاس ہی قیام کیا تھا۔ خالدہ ادیب خانم ناصرہ کی شخصیت اور ان کی ملی خدمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جذبے سے بے حد متاثر ہوئیں۔

مسلم لیگ کی دن دونی اور رات چوگنی ترقی کو دیکھ کر متعصب ہندوؤں نے ایک جماعت قائم کی ہوئی تھی جو خفیہ طور پر کام کر رہی تھی۔ یہ جماعت ایک منظم سازش کے ذریعے ہندوستان کے مسلمان اکثریت والے علاقوں کو وحشیانہ اور ظالمانہ کردار کے ذریعے اقلیت میں تبدیل کرنا چاہتی تھی۔ سینکڑوں رضاکار مرد اور عورتیں اس جماعت میں قتل و غارت، آگ لگانے اور لوٹ مار کی ٹریننگ حاصل کر رہے تھے۔ بیگم مولانا محمد علی اس جماعت کی خفیہ کارگزاریوں کے حالات اور واقعات کا پتہ لگانا چاہتی تھیں تاکہ مکمل حقائق کی روشنی میں اس جماعت کے ارادوں کا سدباب کیا جا سکے۔ چنانچہ انہوں نے ناصرہ کو کہا کہ وہ سیوا سنگ پارٹی کے عزائم کا کسی طریقے سے کھوج لگائیں۔ ناصرہ کھوج لگاتے لگاتے پارٹی کے سرکردہ رہنما کے پاس گئیں اور اپنی خدمات سیوا سنگ کے حوالے کر دیں۔ آپ کو باقاعدہ ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے وقت اور پروگرام سے آگاہ کر دیا گیا۔ آپ نے سوشیلا نام کی ہندو لڑکی کے روپ میں سیوا سنگ پارٹی میں شامل ہو کر باقاعدہ ٹریننگ حاصل کی اور اس تحریک کے تمام رازوں اور خطرناک ارادوں کی مکمل معلومات حاصل کرنے کے بعد بیگم مولانا محمد علی اور دوسرے لیگی رہنماؤں کو مطلع کیا۔ جس کے بعد سیوا سنگ پارٹی کی خفیہ تنظیم اور اس کے خطرناک منصوبوں کو اخبارات کے ذریعے طشت از بام کر کے مسلمانوں کو چوکنا اور ہوشیار رہنے کی تلقین کی گئی۔

دہلی میں ناصرہ کو مسلسل سیاسی سرگرمیوں میں مصروف دیکھ کر ان کے چچا اکبر حسین نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انہیں دہلی کالج سے نکال کر لاہور کے میڈیکل کالج میں داخل کیا۔ ناصرہ لاہور پہنچیں لاہور جا کر انہوں نے اپنے پروگرام کے مطابق پہلے تو اچھوتوں میں تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا آپ فارغ وقت میں اچھوتوں کی آبادیوں میں چلی جاتیں اور انہیں اسلام کی خوبیوں سے روشناس کرائیں۔ علامہ علاؤ الدین صدیقی نے جب اس نوعمر طالبہ کے اس کام کو دیکھا تو بہت متاثر ہوئے انہوں نے لاہور کی مشہور مجاہدہ فاطمہ بیگم سے ناصرہ کو متعارف کراتے ہوئے کہا کہ اس مجاہدہ سے مسلم لیگ اور تحریک پاکستان میں کام لیا جائے۔ اس کے بعد آپ نے فاطمہ بیگم، بیگم شاہنواز، بیگم گیتی آراء اور بیگم سرمراتب علی کے ساتھ ملکر تحریک پاکستان کی سرگرم کارکن کی حیثیت سے کام شروع کر دیا۔ لاہور میں یونینسٹ وزارت قائم تھی مسلم لیگ کو خواتین میں مقبول عام بنانے کے لئے سرگرم رضاکاروں کی ضرورت تھی۔ آپ کو یہاں زیادہ مستعدی سے کام کرنا پڑا جس کی وجہ سے آپ نے تعلیم کو چھوڑ کر اپنی تمام تر توجہ تحریک پاکستان کے لئے وقف کر دی۔

آپ کی کارکردگی۔ اعلیٰ انتظامی صلاحیت اور صیغرین سرگرم مسلم لیگی مجاہدہ ہونے کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہیں مختلف عہدوں پر فائز کیا گیا۔ جن پر رہ کر انہوں نے اعلیٰ کارکردگی کا ثبوت دیا۔

آپ نے ۱۹۳۶ء میں مسلم لیگ کی سرگرم کارکن بن کر سیاسی زندگی کا آغاز کیا تھا۔ ۱۹۳۸ء میں وہ آل انڈیا خواتین مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی ممبر منتخب ہوئیں ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۳ء تک پروپیگنڈہ سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۷ء تک آل انڈیا مسلم لیگ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کونسلر رہیں۔ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء تک علیگڑھ مسلم سٹوڈنٹس اور پنجاب مسلم لیگ سٹوڈنٹس فیڈریشن کی ایڈوائزر رہیں ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۹ء تک پنجاب صوبائی خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری رہیں ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء تک آپ نے صوبہ پنجاب مسلم لیگ کی کونسلر کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیئے ان کے علاوہ لیڈیز کلب اور یتیم خانوں کی اصلاح کے لئے بھی لیڈی عبدالقادر کے ساتھ ملکر کام کرتی رہیں۔

جن دنوں ناصرہ نے لاہور میں خواتین کی تنظیم کا کام شروع کیا ان دنوں پنجاب کے تمام صوبے میں صرف گوجرانوالہ۔ لاہور اور امرتسر میں مسلم لیگ کی شاخیں قائم تھیں۔ آپ نے پنجاب کے اضلاع کے دورے شروع کئے میلوں پیدل سفر کرکے ایسے علاقوں میں جاکر خواتین مسلم لیگ کی شاخیں قائم کیں جہاں کی عورتوں کو مسلم لیگ کا نام تک نہ آتا تھا۔ آپ نے انتھک کوشش کرکے پنجاب کے ۳۲ اضلاع میں خواتین مسلم لیگ کی شاخیں قائم کیں۔ جن میں گیارہ اضلاع کی خواتین اور جوان لڑکیوں کو لاٹھی چلانے اور فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ بھی دی تاکہ وقت پڑنے پر وہ اپنا دفاع کر سکیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرکے قومی خدمت بھی سرانجام دے سکیں۔ آپ نے فاطمہ بیگم کے ساتھ ملکر لاہور شہر کے ایک ایک محلے میں خواتین مسلم لیگ کی محلہ دار کمیٹیوں کے قیام میں بے حد مدد دی۔ ۱۹۴۵ء میں جب لیڈی عبداللہ ہارون پنجاب اور سرحد کے دورے پر آئیں تو انہوں نے آپ کو اپنے ساتھ لے کر خواتین مسلم لیگ کی تنظیم اور تحریک کا جائزہ لیا۔ سندھ کے ۱۹۴۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے الیکشن میں آپ نے سندھ میں جاکر مسلم لیگی امیدواروں کو کامیاب کرانے کے لیئے خواتین کا تعاون حاصل کیا۔ ۱۹۴۲ء میں آپ نے بیگم مولانا محمد علی کے ساتھ ایران، مصر، سعودی عربیہ اور لندن جاکر ریلیف کے کاموں سے مکمل واقفیت حاصل کی۔ ۱۹۴۳-۴۴ء میں بنگال میں جب قحط پڑا تو آپ کلکتہ پہنچیں وہاں کا نوجوان طبقہ آپ کے قومی جذبات سے خوب واقف تھا آپ نے چند طلباء کو اپنے ساتھ لیکر ایک کامیاب گروپ بنا کر بڑی دلیری کے ساتھ ساہوکاروں کے گوداموں سے ہزاروں من چاول لوٹ کر غریب اور قحط زدہ لوگوں میں تقسیم کیئے۔ اس کے ساتھ بنگال کے قحط زدہ لوگوں کی مدد کے لیئے بیگم حاکم اور بیگم خواجہ شہاب الدین کے ساتھ ملکر ریلیف کیمپوں میں نمایاں کام سرانجام دیا۔

۱۹۴۴ء میں علی گڑھ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے طلباء کا ایک گروپ ڈاکٹر ضیاء الدین کی قیادت میں لاہور آیا تاکہ پنجاب کے طلباء کو تحریک پاکستان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے منظم کیا جاسکے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین ناصرہ کی شخصیت اور اعلیٰ کردار سے خوب واقف تھے۔ ناصرہ ڈاکٹر ضیاء الدین کے ساتھ علی گڑھ کے قیام کے دوران حیدر آباد دکن جاکر علی گڑھ میڈیکل کالج کی توسیع کے لئے چندہ فراہم کرنے میں کافی مدد دے چکی تھیں نیز علی گڑھ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی وہ ایڈوائزر بھی رہ چکی تھیں اس لئے ڈاکٹر صاحب نے ناصرہ کے ہاں قیام کیا۔ اور ان سے مدد لیکر پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی تنظیم کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع کا دورہ کرکے فیڈریشن کی تنظیم کی اور ناصرہ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کا ایڈوائزر مقرر کیا گیا۔ آپ نے تعلیم چھوڑ کر اپنی زندگی تحریک پاکستان کی جدوجہد اور حصول پاکستان کی تگ و دو کے لئے وقف کر دی تھی۔ گھر سے عموماً چھ ماہ کے لئے تعلیمی اخراجات کے لئے جو رقم بھیجی جاتی تھی۔ وہ تمام رقم آپ نے سیاسی مصارف میں خرچ کرنا شروع کر دی۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ آپ نے تمام کا تمام روپیہ مسلم لیگ کے چندوں میں دے دیا اور خود روکھی سوکھی روٹی پہ گذارہ کر کے قومی تحریکوں میں جان ڈالنے کی جدوجہد میں مصروف رہیں

تحریک پاکستان کی روز افزوں کامیابی سے کانگرس جب بوکھلا اٹھی تو مہاسبھا۔ سیوا سنگ۔ جن سنگھ اور دوسری پارٹیوں کے ذریعے برصغیر کے ان حصوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں تھے فسادات شروع کرا دیئے گئے۔ ہندوؤں نے مسجدوں کے نام و نشان تک مٹا دیئے۔ مسلمانوں کے گھروں کو راکھ کے ڈھیروں میں تبدیل کر دیا گیا۔ خون مسلم سے ہولی کھیلی جانے لگی۔ سب سے زیادہ ظلم ۱۹۴۶ء میں بہار کے مسلمانوں پر ڈھایا گیا جہاں سینکڑوں مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔ معصوم بچوں کو ان کی ماؤں کے سامنے نیزوں پر اچھالا گیا۔ سینوں سے لپٹے ہوئے بچوں کو الگ کر کے ماؤں کی چھاتیوں کو کاٹا گیا۔ سینکڑوں نوجوان مسلمان عورتوں کو اغوا کر لیا گیا۔ جب بہار کی سرزمین مسلمانوں کے خون سے لالہ زار ہونے لگی تو ان مظلوموں کی دردبھری آواز پر جہاں مسلم لیگ کے مرد مجاہدوں نے لبیک کہا وہاں اسلام کی نامور بیٹی ناصرہ بھی اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر فوراً بہار پہنچیں۔ وہاں جا کر دیکھا کہ مائیں اپنی جوان بیٹیوں کے لئے تڑپ تڑپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کر کہہ رہی ہیں "خدا کے لئے میری بیٹی کی عزت کو بچاؤ"۔ باپ چلا چلا کر پکار رہے ہیں "ہائے میری بیٹی کہاں گئی"۔ ناصرہ ان دکھی ماؤں کا سہارا بنیں۔ انہوں نے نہایت تدبر سے کام لیتے ہوئے اپنی مخصوص صلاحیتوں کے مطابق فوراً ہندوؤں کی آبادی میں گلی گلی اور محلے محلے میں جا کر ہندو لیڈروں کو کہا "میں سرحدی گاندھی کی بیٹی ہوں میرے ابا نے آپ کو آداب اور نمستے کہنے کے بعد یہ پیغام دیا ہے کہ بہار کی مسلمان لڑکیوں کے اغوا کرنے پر سرحد کے مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہو چکا ہے۔ لوگ کانگرس سے انتہائی بدظن ہو رہے ہیں اس لئے ان لڑکیوں کو فوراً غنڈوں کے ہاتھوں سے نجات دلائی جائے اور جن کے باپ شہید ہو چکے ہیں یا جن کے مکانوں کو تباہ کر دیا گیا ہے انہیں سرحد بھیجا جائے تاکہ سرحد کے مسلمانوں کے جوش کو کم کرنے کا بہانہ ہاتھ آجائے"۔ ناصرہ کی یہ حکمت عملی بہت کارگر ثابت ہوئی۔ ہندو لیڈر محلے محلے میں پھیل گئے اور ہزاروں جوان لڑکیاں جنہیں اغوا کر کے چھپا لیا گیا تھا آپ کے حوالے کی گئیں۔ ناصرہ نے ان لڑکیوں کو ان کے ورثا کے حوالے کر کے ہزاروں دعائیں لیں۔ جن لڑکیوں کے وارث شہید کر دیئے گئے تھے انہیں اپنے ساتھ لیکر لاہور آئیں جہاں فاطمہ بیگم، ناصرہ اور چند دوسری خواتین نے مل کر انہیں نئے سرے سے زندگی کی سہولیات بہم پہنچانے میں مدد دی۔ بہار میں پورے ۲۷ دن رہ کر آپ نے نہایت دانشمندی اور تدبر سے کئی مسلمان عورتوں کو ہندوؤں کے چنگل سے نجات دلائی۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کی۔ اور بے گھر اور بے سہارا مظلوم مسلمانوں کی نہ صرف خود خدمت کی بلکہ ہندو لیڈروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے بھی ان کی خدمت کرائی۔ فسادات کے دوران بہار میں کرفیو نافذ ہو چکا تھا چونکہ آپ سرحدی گاندھی کی بیٹی کی حیثیت سے بہار میں موجود رہی تھیں اس لئے آپ کو آسانی سے کرفیو پاس بھی مل گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے ہندو لیڈروں اور خاص کر کانگرسی لیڈروں کے پاس جا کر انہیں کہا کہ کانگرس کو سرحد میں کامیاب کرنے کیلئے بس ایک ہی ذریعہ ہے کہ فسادات کی آگ پر قابو پانے کے لئے آپ لوگ کوشش کریں ورنہ سرحد کے پٹھان اگر کانگرس سے بددل ہو گئے تو پھر کانگرس کی رہی سہی ساکھ ختم ہو کر رہ جائے گی۔

۱۹۴۶ء سے حکومت پنجاب نے مسلم لیگ نیشنل گارڈز کے رضاکاروں اور کارکنوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔ یونینسٹ وزارت کے خطرناک عزائم کو دیکھتے ہوئے نومبر ۱۹۴۶ء میں پنجاب مسلم لیگ کونسل کی میٹنگ میں ناصرہ نے مردوں کو چوڑیاں اور ڈنڈے پیش کرتے ہوئے کہا کہ یا تو یہ چوڑیاں پہن کر گھروں میں بیٹھ جاؤ یا پھر یہ ڈنڈے لے کر مردانہ وار حکومت پنجاب کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

آپ کی ان جوش دلانے والی باتوں کا یہ اثر ہوا کہ مسلم لیگ کونسل نے تحریک سول نافرمانی کو کامیابی سے چلانے کے پروگرام بنائے۔ میاں افتخار الدین نے مردوں کی تنظیم کا کام اپنے ہاتھ میں لیا اور ناصرہ کے ذمے عورتوں کی تنظیم کا کام سپرد کیا گیا۔ تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے آپ نے خفیہ طریقے سے سرحد ضلع میں دستی بم، آتش گیر مادہ اور اسلحہ سپلائی کیا۔ تاکہ اگر حکومت زیادہ جبر و تشدد سے کام لے تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جا سکے۔ ۲۴ جنوری ۱۹۴۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو حکومت پنجاب نے لاہور مسلم لیگ نیشنل گارڈ کے دفتر پر چھاپہ مار کر جب اسے سیل کر دیا تو فوراً "تحریک سول نافرمانی" کا آغاز ہو گیا۔ سرکردہ لیڈروں کے علاوہ بیگم کمال الدین کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ بیگم میاں افتخار الدین اور نادرہ نے رات بھر لاہور کے محلوں میں پھر کر محلہ وار مسلم لیگ خواتین کمیٹیوں کی کارکن عورتوں کو کہا کہ وہ تحریک سول نافرمانی کے لئے تیار رہو جائیں۔ تاکہ جلوس نکالے جائیں اور تحریک کو کامیاب بنایا جائے۔ ۲۵ جنوری ۱۹۴۷ء کو عورتوں کا ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت پنجاب کی مشہور مجاہدہ بیگم فاطمہ کر رہی تھیں۔ وہ مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم تھامے ہوئے آگے آگے جا رہی تھیں۔ ہزاروں عورتیں قائد اعظم زندہ باد۔ لے کے رہیں گے پاکستان کے پرجوش نعرے لگا رہی تھیں۔ نعرے لگانے والوں میں نادرہ اور ممتاز شہنواز پیش پیش تھیں۔ ٹمپل روڈ پر پولیس نے جلوس کو گھیرے میں لے لیا۔ اور انہیں منتشر ہونے کو کہا۔ عورتوں نے پولیس کا حکم ماننے سے انکار کر کے جب پولیس کے گھیرے کو توڑنے کی کوشش کی تو آنسو گیس پھینکی گئی فاطمہ بیگم بے ہوش ہو کر گر پڑیں نادرہ جھٹ جھنڈے کو سربلند رکھنے کے لئے آگے بڑھیں۔ چونکہ آپ میڈیکل کی سٹوڈنٹس رہ چکی تھیں اس لئے گیس سے بچاؤ کے حفاظتی طریقے کو کام میں لاتے ہوئے بھیگا ہوا رومال منہ پر رکھ لیا اور سبز ہلالی پرچم کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔ پولیس نے آپ کو گرفتار کر کے جیل پہنچا دیا۔ سات فروری کو حکومت پنجاب نے نادرہ کو اپنے ڈیفنس آرڈیننس نمبر SEC/333SB کے تحت چھ ماہ کی قید کا حکم سنایا۔ چونکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ صوبائی خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری کے اہم عہدے پر فائز تھیں اس لئے آپ کو جیل میں اے کلاس دی گئی مگر آپ نے تمام سیاسی قیدی خواتین کے ساتھ ہی رہنا پسند کیا۔ جیل میں بھی آپ نے اور ممتاز شہنواز نے جوش و خروش کی زندگی شروع کر دی۔ دن میں کئی کئی بار پاکستان زندہ باد کے نعروں سے جیل کے درو دیوار کو لرزا یا گیا۔ جیل کی چھت پر مسلم لیگی جھنڈا لہرایا گیا جو آپ کی سبز ساڑھی کو پھاڑ کر بنایا گیا تھا۔ جھنڈا لہرانے کے جرم میں آپ کو قیدی عورتوں سے علیحدہ رکھ کر بار بیٹ کی اذیتیں دلائی گئیں مگر آپ کی بلند ہمتی اور اولوالعزمی میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا۔ پورے ایک ماہ اور تین دن کے بعد آپ کو رہا کیا گیا۔ جیل سے باہر آتے ہی آپ نے ڈیفنس کمیٹیاں قائم کرنا شروع کیں۔ اور ان کمیٹیوں کے ذریعے ہر ضلع کو اسلحہ، دستی بم اور آتش گیر مادہ بہم پہنچانا شروع کر دیا تاکہ حکومت پنجاب اور ہندوؤں کے تشدد کا مقابلہ کیا جا سکے۔

پنجاب کی تحریک سول نافرمانی میں حصّہ لینے کے بعد آپ صوبہ سرحد پہنچیں۔ سرحد میں مردوں نے تو تحریک شروع کر دی تھی مگر عورتوں نے ابھی تک تحریک میں حصہ لینا شروع نہیں کیا تھا۔ ناصرہ۔ فاطمہ بیگم ممتاز شہنواز۔ بیگم کمال الدین اور بیگم تصدق حسین نے باوجود مردانہ مسلم لیگ کی مخالفت کے خواتین کے جلسے کئے۔ جلوس نکالے۔ ولولہ انگیز تقریروں سے عورتوں میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کر کے ۵ اپریل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خواتین کا بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔ اس جلوس کی قیادت ناصرہ کر رہی تھیں۔ جلوس کی کامیابی کے بعد سرحد کی حکومت نے آپ کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کئے پولیس کی ایک بھاری جمعیت نے آپ کو گرفتار کرنے کے لئے کئی محلوں میں چھاپے مارے مگر آپ نے پولیس کو دھوکا دینے کے لئے پشاور کے قدیم پٹھان پاؤں میں پہنے اور پشاور کے قدیم فیشن میں اپنے آپ کو ملبوس کر کے سرحدی پولیس کو دھوکہ دے کر لاہور جانے میں کامیاب ہوگئیں آپ گرفتاری سے گھبرائی نہیں تھیں بلکہ وہ کسی طرح قائداعظم کے پاس پہنچکر سرحد کی صورت حال انہیں بتا کر تحریک سول نافرمانی کو سرحد میں کامیاب کرانے کے لیئے قائداعظم کی خاص ہدایات حاصل کرنا چاہتی تھیں۔ چنانچہ آپ پشاور سے سیدھی دہلی گئیں۔ اور قائداعظم کو سرحد کی تمام صورت حال سے آگاہ کرنے کے بعد تحریک کو کامیاب کرانے اور کانگرس کے عزائم کو خاک میں ملانے کے لیئے سرحد کی تحریک کی مدد کے لئے ۴۲ ہزار روپے دوستوں میں بھجوائے۔

## مجاہدانہ کارنامے

پنجاب کے فسادات میں صوبہ پنجاب مسلم لیگ کے صدر نے آپ کی سابقہ اہم خدمات بہادری اور قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبہ پنجاب میں انڈر گراونڈ کام کی تنظیم کرنے کے لیئے مقرر کیا۔ اس وقت قوم کے بڑے بڑے لیڈر یا رضاکار یا ہمدرد اس کام کو کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلمانوں کو حفاظت خود اختیاری کے لئے تیار اور چوکنا کیا۔ برطانوی حکومت کی بے انصافی کی وجہ سے جب مسلمان لیڈروں کو کرفیو آرڈر پاس نہیں ملتے تھے تو ریلیف کا کام کرنے کے لئے آپ نے جعلی کرفیو پاس بنا کر تقسیم کئے اور خود لیڈی ڈاکٹر کے روپ میں کام کرتی رہیں۔

جون ۱۹۴۷ء کو گڑگاؤں کے فسادات پر حضرت قائداعظم کے حکم پر دہلی جا رہی تھیں۔ آپ کے اس سفر میں ٹربیون اخبار کا ایڈیٹر بہادر جنگ بھی ہمسفر تھا۔ اتفاقاً اس کی جیب سے چند کاغذات گرے جو آپ نے لے کر حضرت قائداعظم کی خدمت میں پیش کئے۔ ان کاغذات میں مسلمانوں کا قتل عام کر کے ریاستوں کو ہندوؤں کی اکثریت والی ریاستیں بنانے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس سے پیشتر بھی ایسی اطلاعات حضرت قائداعظم کو مل چکی تھیں۔ حضرت قائداعظم جانتے تھے کہ ناصرہ صدیقی موقع شناس اور نڈر ہونے کے علاوہ انڈر گراؤنڈ کام کرنے میں بہت ماہر ہیں آپ ناصرہ کے حیرت انگیز کارناموں سے واقف تھے اس لئے آپ نے ناصرہ کو کہا کہ کشمیر جا کر تمام حالات کا اچھی طرح جائزہ لے کر مطلع کریں اور کشمیر کے مسلمان عوام کو بھی ان آنے والے خطرات کے مقابلے کے لئے تیار کیا جائے۔

کشمیر میں تین سیاسی جماعتیں تھیں ایک نیشنل کانفرنس جس کے صدر شیخ عبداللہ تھے۔ دوسری مسلم کانفرنس تھی جس کے صدر چوہدری غلام عباس تھے تیسری کسان پارٹی تھی جس کے لیڈر بھی شیخ عبداللہ ہی تھے مسلم کانفرنس کے صدر چوہدری غلام عباس اور چند دوسرے کارکنوں کے جیل جانے کی وجہ سے مسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کانفرنس بالکل ختم تھی۔ دو تین جگہ مسلم کانفرنس کی کمیٹیاں برائے نام تھیں ڈر کے مارے مسلم کانفرنس کا نام بھی کوئی نہیں لیتا تھا۔ ممبروں میں سخت قسم کا ذاتی انتشار تھا۔ ہری سنگھ حکومت سیوک سنگھ پارٹی کے پروگرام کے مطابق کام کر رہی تھی۔ کشمیر کا مہاراجہ کشمیری مسلمانوں کو ٹیکس کے بہانے یا بیگار کے بہانے زمینوں اور گھروں سے بے دخل کر رہا تھا۔ مسلمانوں کا قتل عام کر کے ریاست میں ہندوؤں کی اکثریت بنائی جا رہی تھی۔ پناہ گزینوں کے بہانے سیر ٹھ۔ دہلی پٹیالہ اور جموں کے لوگوں کو آباد کیا جا رہا تھا۔

۱۸ جون ۱۹۴۷ء کو ناصرہ صدیقی حضرت قائد اعظم صاحب کے ارشاد کے مطابق کشمیر میں پہنچیں۔ اصلی حالات کا جائزہ لینے کے لیے جہاں تمہاری ایک تو سرکاری حلقے میں اور دوسرے عوامی حلقے میں اپنی پرائیویٹ سی آئی ڈی قائم کر کے خدا کا نام لیکر قوم کی خاطر صبح و شام مسلمانوں کو منظم کرنے میں مصروف ہو گئیں۔ مسجدوں میں وعظ کے بہانے اور محلوں میں میلاد شریف کے بہانے باوجود ہری سنگھ حکومت کی سخت کارروائیوں کے کشمیر کے کونے کونے میں پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ دفعہ ۱۴۴ کا قانون بھی نافذ تھا جب لوگ پاکستان کے حامی ہو گئے تو اس قابل فخر خاتون نے ہر جگہ کمیٹیاں قائم کر کے جلسے و جلوس شروع کئے۔ کسان پارٹی کو بھی ساتھ ملا لیا۔

جولائی ۱۹۴۷ء میں ہری سنگھ کی مہارانی نے محل میں ایک میٹنگ کی۔ جس میں ڈوگرہ فوج کے کرنیلوں اور سول افسروں نے شرکت کی۔ میٹنگ میں ادھم پور سے لیکر جموں کشمیر کے کونے کونے تک مسلمانوں کے قتل عام کی سکیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرتب کی گئی۔ آپ نے فوراً حضرت قائد اعظم کی خدمت میں دستی خط کے ذریعے اطلاع دی جس پر موصوف نے مسلمانوں کو بچانے کے لئے فوری ڈیفنس کمیٹیاں قائم کرنے کے لئے حکم دیا۔ اس حکم کے مطابق آپ نے کشمیر کے کونے کونے میں اندر گراونڈ ڈیفنس کمیٹیاں قائم کیں۔ اس وقت کے حالات کا اندازہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے کام کرنے کے لئے کارکن پیدا کرنا کتنا مشکل کام تھا چنانچہ یکم اگست ۱۹۴۷ء کو پونچھ کے علاقے باغ، مینڈھر اور تھل پور میں خفیہ ڈیفنس کمیٹیاں قائم کیں۔ سب سے پہلا مجاہد کیپٹن حسین خان تھا جس نے حفاظت کے لئے اسلحہ کا مطالبہ کیا جو موصوف نے بصد مشکل اور جان جوکھوں میں ڈال کر پورا کیا۔

۱۹ اگست کو باغ میں ایک جلسے پر گولی چلائی گئی ۲۱ اگست ۱۹۴۷ء کو اور صحم پور میں قتل عام شروع ہو گیا۔ محترمہ نے گلگت کے امیروں اور سرحد کے قبائلی ملکوں کی ایک میٹنگ بلائی اور حفاظتی پروگرام بنائے اس کے بعد چوہدری حمید اللہ خان قائم مقام صدر مسلم کانفرنس، میر واعظ یوسف شاہ اور دیگر ممبران کمیٹی کی جو آپس میں سخت اختلاف رکھتے تھے صلح کرائی نیشنل کانفرنس میں بھی صلح کرانے کی کوشش کی مگر اس میں کامیابی نہ ہو سکی۔ عبدالرحیم درانی ایڈووکیٹ ممبر ورکنگ کمیٹی مسلم کانفرنس کو مظفر آباد کی تحریک کے لئے بھیجا اور سردار ابراہیم کو جو اس وقت سیاست سے بالکل دلچسپی نہیں رکھتے تھے پونچھ میں جاری شدہ تحریک کا نگران مقرر کیا۔

ہری سنگھ حکومت نے آپ کو کئی نوٹس دیئے کہ ریاست سے نکل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جاؤ۔ تین چار مرتبہ گرفتار کرکے ریاست سے باہر بھی نکال دیا گیا۔ مگر آپ دوبارہ بھیس بدل کر کشمیر میں داخل ہو جاتیں۔ ڈوگرہ حکومت ناصرہ کی مستعدی اور ہوشیاری سے بہت حیران اور پریشان تھی۔ جہاں بھی شک و شبہ ہوتا چھاپے مارے جاتے۔ جہاں کہیں دیکھا جاتا گرفتاری کی کوشش کے باوجود غائب ہو جاتیں۔ کسی جگہ کشمیری خاتون بن کر روٹی پکانے لگتیں۔ کسی جگہ نوکرانی اور لیڈی ڈاکٹر بن کر جاتیں۔ طرح طرح کے دھوکے دیکر غائب ہو جاتیں۔ اور آدھی رات تک بارش، طوفانوں میں دریا ندی اور نالے پار کرکے اپنے مرکز تک پہنچ جاتیں۔

ستمبر ۱۹۴۷ء میں آپ نے پنجاب میں واپس آکر جہلم۔ سیالکوٹ۔ لاہور گجرات اور گوجرانوالہ سے کشمیر کے لئے رضاکار بھیجے۔ اس کے بعد قائداعظم دوسرے لیڈروں سے مشورے کئے۔ سرحد سے مدد کا وعدہ لیا۔ امب۔ دیر اور سوات سے مدد کے وعدے لئے۔ والی سوات نے ان کے اس جذبہ جہاد کا بیحد احترام کیا۔

کشمیر کی فوجی تنظیم آئی۔ این۔ اے کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کیانی کے سپرد ہوئی تو ناصرہ نے بحیثیت آرگنائزر کشمیر تحریک کے نئے رضاکاروں اور قبائلی لشکروں کے ساتھ کشمیر کی مجاہدانہ خدمات سرانجام دینا شروع کیں ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو جبکہ آپ ایک لشکر کی رہنمائی کر رہی تھیں پٹن کے مقام پر ہندوستانی سپاہی کی گولی لگ جانے سے آپ زخمی ہو گئیں۔ چنانچہ مولانا ظفر علی خان نے اپنے مشہور اخبار زمیندار کی پانچ نومبر ۱۹۴۷ء کو جلی سرخی سے یہ خبر دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کہ "کشمیر کی جون آف آرک ڈوگرہ لے کی گولی سے زخمی ہو گئیں"
مس ناصرہ صدیقی کے متعلق ایک جنگی نامہ نگار نے بتایا کہ یہ خاتون صحیح معنوں میں کشمیر کی جون آف آرک ہے۔ جنگ کے دوران مس ناصرہ صدیقی نے مجاہدین کے ساتھ ملکر شاندار خدمات سرانجام دیں۔ آپ مجاہدین کے ہراول دستوں سے آگے بڑھ کر ڈوگرہ صفوں میں داخل ہو جاتیں اور اہم معلومات حاصل کر کے مجاہدین تک پہنچ جاتیں۔ آپ مجاہدین کو اسلحہ پہنچانے پر مامور تھیں اور آپ کے سپرد دیہات میں جاکر عوام کو آزاد کشمیر گورنمنٹ کے حق میں جہاد کرنے کا کام بھی تھا۔ آپ نے یہ خدمات نہایت شاندار طریقے پر سرانجام دیں۔ آپ پتن کے محاذ پر ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو دن کے اڑھائی بجے اسلحہ پہنچانے میں مصروف تھیں کہ اچانک ایک ڈوگرہ افسر کی گولی آپ کے دل سے پانچ انچ اوپر لگی اور آپ زخمی ہو گئیں۔ آپ وہیں فوراً بے ہوش ہو گئیں۔ قبائلی مجاہدین نے آکر آپ کو اٹھایا اور فوراً گڑھی حبیب اللہ کے کیمپ میں پہنچایا۔ وہاں سے جنرل شیر خان نے آپ کو بیہوشی کی حالت میں لاہور پہنچایا۔ جہاں ایک پرائیویٹ ڈاکٹر کریم خان نے آپ کا علاج کیا اور دوسرے دن آپ کو ہوش آیا۔ اس گولی کے زخم سے آپ تقریباً ایک مہینے تک زیر علاج رہیں۔ ڈاکٹر مزید آرام کا مشورہ دیتے تھے مگر انہیں کشمیر کی آزادی کی اس قدر لگن تھی کہ وہ زخمی حالت میں ہی دوبارہ کشمیر پہنچیں، اور اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں میں مصروف ہو گئیں۔

باوجود اس کے کہ ان کی لاکھوں روپے کی جائیداد بھارت میں رہ گئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھی مگر انھوں نے اپنے مستقبل کی پرواہ کئے بغیر اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کشمیر کی جنگِ آزادی میں حصّہ لیا۔ کشمیری مجاہدین ان کی رہنمائی کو غنیمت سمجھتے رہے۔ عقیدت اور محبت کا یہ عالم تھا کہ تراڑکھل میں ان کے نام سے ناصرہ ہسپتال قائم کیا گیا۔ باوجود عورت ہونے کے خفیہ طور پر ہندوستانی فوجوں میں گھس کر جنگی راز معلوم کئے۔ کہیں ڈاکٹر بنیں کہیں نرس کہیں ہندو کہیں ڈوگرہ، کہیں فقیر اور کہیں مظلوم کے روپ میں ہندوستانی مقبوضہ علاقے میں رہ کر وائرلیس کے ذریعے مجاہدین کو اسلحہ کے ٹھکانوں اور فوج کے مورچوں کی اطلاع دیتی رہیں۔ ریڈکراس کے ڈاکٹر کے روپ میں زخمیوں کی دیکھ بھال اور مرہم پٹی بھی کرتی رہیں۔ زخمی ہونے کی حالت میں ملت کے زعما اور علماء مجاہدہ ملت کی عیادت کو آئے۔ اخبارات نے اس نامور مجاہدہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ مسلم لیگی زعماء نے ان کی خدمات کو بے مثال قرار دیا۔ علماء نے ناصرہ کے کارناموں کو سراہا۔ اور جب کشمیر کا کچھ حصّہ آزاد ہوگیا اور جنگ بندی کا اعلان ہوا تو ناصرہ نے اپنی زندگی تعمیرِ ملک اور فلاح قوم کے لئے وقف کردی۔

## شادی

۱۹۲۹ء میں آپ کی شادی گکھڑ خاندان کے مشہور چشم و چراغ اور برصغیر کے ایک مشہور جرنیل محمد زمان کیانی سے ہوئی۔ کیانی صاحب کے آباؤ اجداد بڑے بہادر اور جنگجو تھے جو شمال مغربی پنجاب پر سولھویں صدی سے لیکر انگریزوں کے تسلط تک حکمران رہے۔ اس مشہور قبیلے کے بہادر افراد کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے کارناموں کا ذکر تاریخ فرشتہ کے مصنف نے بڑی وضاحت اور آب و تاب سے کیا ہے۔ انگریزوں نے جب ان کے علاقے پر تسلط کرنا چاہا تو گکھڑ قبیلے نے نہایت جوانمردی سے مقابلہ کیا مگر برصغیر کے منافق عنصر کی وجہ سے اس قبیلے کو بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اب بھی اس بہادر قبیلے کے لوگ راولپنڈی، جہلم اور ہزارہ کے علاقوں میں آباد ہیں۔

ناصرہ کیانی کو قدرت نے جس طرح اعلیٰ مجاہدانہ، غازیانہ اور سپاہیانہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اسی طرح قدرت نے انہیں ویسا ہی رفیق زندگی بھی عطا کیا۔ کیانی صاحب ۱۹۱۱ء میں راولپنڈی میں پیدا ہوئے یہیں انہوں نے تعلیم حاصل کی اور پھر ۱۹۳۲ء میں ملٹری اکاڈیمی سے گریجویٹ ہوئے۔ آخری امتحان میں انہوں نے اول آکر اعزازی تلوار اور سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ دوسری جنگ عظیم میں انہوں نے سپاہی کی حیثیت سے فوجی ملازمت کا آغاز کیا۔ اور مشرق بعید چلے گئے جب برطانیہ نے سنگاپور کا قلعہ جاپانیوں کے حوالے کیا تو اس وقت آپ ہندوستانی فوج کی گیارھویں ڈویژن کے جنرل سٹاف میجر کے عہدے پر فائز تھے۔ اس کے بعد آپ برصغیر کو آزاد کرانے اور انگریزوں کو برصغیر سے نکالنے کے لئے انڈین نیشنل آرمی میں شامل ہو گئے۔ انگریزوں کے خلاف بہادری سے لڑنے اور اعلیٰ مجاہدانہ خدمات کی بنا پر آپ سبھاش چندر بوس کے خاص معتمد تھے۔ چنانچہ آپ آزاد ہند فوج میں چیف آف جنرل سٹاف، ڈویژن کمانڈر آرمی کمانڈر اور سپریم کمانڈر کے عہدوں پر فائز رہے۔ جب آزاد ہند حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا تو آپ کو اس حکومت میں وزیر لیا گیا۔ جنگی کونسل کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سیکرٹری کے فرائض بھی آپ کے سپرد تھے۔ جب سبھاش چندر بوس زندگی کے آخری ایام میں روس جانے لگے تو انہوں نے ۱۶ اگست ۱۹۴۵ء کو اپنی جگہ کیانی صاحب کو آزاد ہند حکومت کا سربراہ مقرر کیا۔ جب آزاد ہند حکومت بیاز نشوں کا شکار ہوئی تو برطانوی فوجوں نے شکست دے کر سرکردہ رہنماؤں اور جرنیلوں کو گرفتار کر کے دہلی کے لال قلعے میں قید کر کے ان پر بغاوت کے الزام میں مقدمے چلائے۔ برصغیر کی تمام سیاسی جماعتیں ان مجاہدوں کو حاصل تھیں۔ قومی رہنماؤں نے ان کے مقدمات کی پیروی کی اور آخر کار انہیں دہلی کے لال قلعے سے آزاد کر دیا گیا۔ کیانی صاحب نے دہلی کے لال قلعے سے رہائی پانے کے بعد قائد اعظم کے پاس جا کر اپنی خدمات پیش کیں۔ قائد اعظم نے آپ کی اس پیش کش پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں کہا کہ وہ آزاد ہند کے فوجیوں اور افسروں کو جنہیں فوج سے معطل کیا جا چکا ہے۔ مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کرنے کی کوشش کریں۔ کیانی صاحب کے مقابلے میں جنرل شاہنواز نے اپنی خدمات کانگریس کو پیش کر دی تھیں۔ کیانی صاحب کی اس پیش کش کا یہ فائدہ ہوا کہ چونکہ آپ آزاد ہند حکومت کے سربراہ اور کئی ذمہ دار عہدوں پر رہ چکے تھے اس لئے آپ کی کوششوں سے تربیت یافتہ فوجیوں نے اپنی خدمات مسلم لیگ کے حوالے کر دیں چنانچہ مسلم لیگ نیشنل گارڈ کی نئے سرے سے تنظیم کر کے اس میں جان ڈال دی گئی۔ کیانی صاحب کو صوبہ پنجاب مسلم لیگ نیشنل گارڈ کا سالار اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ آپ نے نہایت محنت اور جانفشانی سے مسلم لیگ کے لئے تربیت یافتہ رضا کار مہیا کئے اور نئے رضا کاروں کو بہتر طریقے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


تربیت دے کر مسلم لیگ کی ایک باقاعدہ سبز پوش فوج تیار کر لی۔ جس نے نہ صرف قیام پاکستان کے وقت مسلمانوں کی حفاظت کی بلکہ کیانی صاحب کی قیادت میں ان سبز پوش مجاہدوں نے امرتسر۔ ترنتارن اور اردگرد کے علاقوں سے نکلے ہوئے مہاجروں کو بحفاظت کیمپوں تک پہنچایا اور انہیں پاکستان لا کر ان کی آباد کاری میں بھی بے حد مدد دی۔ تقسیم ملک کے وقت پنجاب کی اس سبز پوش فوج اور اس کے قائد کیانی نے ہزاروں مسلمان خاندانوں کو ہندوؤں کے ظلم و تشدد سے بچایا۔ دسمبر ۱۹۴۷ء میں کیانی صاحب آزاد کشمیر کی باقاعدہ فوج کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے اور اس کے بعد کئی اہم عہدوں پر رہ کر قوم اور ملک کے لئے مجاہدانہ خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد قائداعظم اور قائد ملت کی وفات کے بعد لیڈروں میں اقتدار کی جنگ شروع ہو گئی تھی۔ اس اقتدار کی کش مکش میں ان لوگوں کو جنہوں نے تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ بالکل نظر انداز کر دیا گیا تھا اگرچہ ان لوگوں نے بے لوث خدمات سرانجام دی تھیں۔ مگر ان بے لوث کارکنوں اور مجاہدوں کے دلوں میں یہ آرزو ضرور تھی کہ جس طرح انہوں نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا ہے اسی طرح انہیں ملکی اور قومی خدمت کا موقع بھی دیا جائے مگر اقتدار پرستوں نے ان بے لوث کارکنوں اور مجاہدوں کو بالکل پیچھے دھکیل کر مسلم لیگ کو بھی اپنے مخصوص دائرے تک محدود کر دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تو کئی سیاسی پارٹیاں معرض وجود میں آنے لگیں اور دوسری طرف مسلم لیگ کو بے حس اور نیم مردہ جماعت بنا کر رکھ دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ناصرہ صدیقی بھی ان بے لوث خدمتگاروں میں سے تھیں جن کی خدمات کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ۱۹۵۱ء کے صوبائی الیکشن میں پہلے تو انہیں کہا گیا کہ لیگ انہیں ٹکٹ دینی ہے تاکہ وہ کامیاب ہو کر اسمبلی میں جا کر ملکی اور قومی خدمت سرانجام دے سکیں مگر باوجود کہ عین وقت پر انہیں معلوم ہوا کہ لیگ نے ٹکٹ کسی اور کو دے دیا ہے اس سیاسی دھچکے کے باوجود انہوں نے کسی بھی دوسری سیاسی پارٹی میں شرکت نہیں کی۔ چونکہ آپ مسلم لیگ کی ایک بے لوث خدمتگار رکن تھیں اس لئے آپ کے ضمیر نے آپ کو اجازت نہ دی کہ مسلم لیگ کو چھوڑ کر کسی دوسری سیاسی پارٹی میں شرکت کریں۔ اسی طرح آپ اقتدار پرستوں کے حربوں سے دل شکستہ بھی نہیں ہوئیں بلکہ لگاتار قومی اور ملکی خدمات میں مصروف رہیں۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کو پنجاب خواتین مسلم لیگ کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا مگر چونکہ آپ کشمیر کے جہاد میں عملی حصہ لینے کے لئے کشمیر چلی گئیں تھیں اس لئے جنرل سیکرٹری کے عہدے پر بہت تھوڑے دن تک ہی کام کر سکیں۔ باوجود اس کے کہ آپ کشمیر کی جنگ آزادی میں عملی حصہ لے رہی تھیں مگر آپ کی صلاحیتوں اور تجربوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو صوبہ پنجاب میں اپوا کا آرگنائزر اور پروپیگنڈہ سیکرٹری مقرر کیا گیا اس عہدے پر آپ ۱۹۵۱ء تک رہیں۔ ۱۹۵۵ء میں آپ کو مغربی پاکستان خواتین مسلم لیگ کی ایڈہاک کمیٹی میں ڈویژنل آرگنائزر مقرر کیا گیا۔ ۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۳ء تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


آپ نے انجمن اصلاح نسواں کی صدر رہ کر عورتوں کی اصلاح، قدیم اور فرسودہ رسم و رواج کی اصلاح اور عورتوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہیں جون ۱۹۴۷ء سے فروری ۱۹۵۲ء تک آپ کشمیر تحریک کی آرگنائزر اور ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۰ء تک آل پاکستان کشمیر ریلیف کمیٹی کی جنرل سیکرٹری رہیں جبکہ اسی ریلیف کمیٹی کے صدر میاں امیرالدین اور نائب صدر مولانا شبیر احمد عثمانی اور خزانچی میاں محمود علی قصوری تھے۔

راولپنڈی میں قیام کے بعد آپ نے اپوا کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا۔ راولپنڈی اور گرد و نواح کی نادار اور غریب عورتوں کے لئے دستکاری کے مراکز کم تھے۔ تعلیمی اداروں کی کمی تھی۔ زچہ بچہ سنٹروں کی حالت ناگفتہ بہ تھی لہذا آپ نے دو سال تک راولپنڈی کی اپوا برانچ کی چیئرمین رہ کر دستکاری کے کئی سنٹر قائم کرانے لڑکیوں کے لئے تعلیمی اداروں کے قیام میں مدد دی۔ اور اپوا کی دیگر سرگرمیوں کو عملی جامہ پہنانے میں حتی الامکان کوشش کی۔ اسی طرح کئی اداروں میں اہم عہدوں پر رہ کر آپ نے اپنے تجربوں اور مفید مشوروں سے بے حد مفید کام سرانجام دیئے۔ ۱۹۶۵ء میں آپ نے اسلام آباد کے حلقے سے بی۔ ڈی الیکشن میں حصہ لیا۔ بلا مقابلہ کامیاب ہوئیں۔ حلقے کے ممبروں نے آپ کی عمدہ قابلیت اور اعلیٰ صلاحیتوں شاندار خدمات۔ بے لوث طبیعت اور غریب نواز شخصیت سے متاثر ہو کر آپ کو متفقہ طور پر اسلام آباد یونین کونسل کا چیئرمین منتخب کیا۔ آپ قومی اور ملکی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر لگاتار تگ و دو میں مصروف رہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باوجود اس کے کہ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ ایک طویل جدوجہد میں بسر ہو چکا ہے مگر اب بھی اُن کے چہرے اور خیالات سے وہی مجاہدانہ عزم وجلال کا نور عیاں ہے۔

آپ بے حد اولوالعزم، نیک سیرت، خوش خلق، غریب پرور، ادب نواز قوم پرست اور محبِ وطن ہیں آپ کی گفتگو میں نرمی ہے مگر عزم میں گرزِ آہن کی چمک ہے۔ آپ کے ہاتھ دیکھنے میں نرم و نازک ہیں مگر باطل کے لئے وہ فولادی پنجہ ہیں۔ آپ کا جسم پھول کی پنکھڑی کی طرح نازک اور حساس ہے مگر ملک کے بدخواہ کے لیئے وہ ایک آہنی دیوار ہے۔ آپ کی گفتگو نرم و نازک ہے مگر اس میں بجلی کی سی حرارت اور اثر ہے۔ آپ کی قوتِ عمل مسلسل آپ کو آگے بڑھا رہی ہے چنانچہ اب بھی آپ کئی اداروں سے وابستہ رہ کر قومی اور ملکی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ چنانچہ آپ ڈسٹرکٹ بورڈ راولپنڈی کی خاندانی منصوبہ بندی کی سرگرم کارکن ہیں۔ آپ نے راولپنڈی کی مریض سوسائٹی کی نائب صدر رہ کر مریضوں کی بہبودی کے لیئے بھی انتھک کوشش کی ہے۔

۵۵-۱۹۵۴ء میں آزاد کشمیر میں گڑبڑ کے دوران آپ نے تمام آزاد کشمیر کا دورہ کر کے اپنی ولولہ انگیز اور نصیحت آموز تقریروں کے ذریعے امن بحال کرنے میں کوشش کی۔ ان لیڈروں میں باہم صلح کرائی جن کے ذاتی اختلافات آزاد کشمیر کی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے کا باعث ہو رہے تھے۔

۱۹۴۹ء میں جب اقوام متحدہ کا کمیشن کشمیر کے ضمن میں پاکستان آیا تو آپ نے کمیشن کے سامنے پیش ہو کر کشمیریوں کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دیئے ۱۹۴۹ء سے ۱۹۶۴ء تک آپ نے خواتین کشمیر لبریشن فرنٹ کی چیف آرگنائزر ہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کی حیثیت سے شاندار فرائض سرانجام دیئے۔ اقوام متحدہ کے ممبروں کی آمد پر کشمیری خواتین سے منظم مظاہرے کرائے۔

۱۹۵۷ء میں آپ نے چودہری غلام عباس کی تحریک "حدبندی لائن توڑدو" کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ جہلم، میرپور، سیالکوٹ اور راولپنڈی میں بڑے بڑے جلوسوں کی قیادت کی۔ راولپنڈی میں جلوس کی قیادت کرنے پر آپ کو گرفتار کر کے ایک دن کی سزا بھی دی گئی۔ ۱۹۶۵ء میں جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو آپ نے راولپنڈی میں عورتوں کی محلہ وار کمیٹیاں بنا کر انہیں سول ڈیفنس کی ٹریننگ دلوائی۔ مجاہدین کے لئے کپڑے اور دوسرا سامان تیار کرا کر بھیجا۔ بلیک آؤٹ کے دنوں میں محلوں میں جا کر لوگوں کو سمجھاتی رہیں کہ شہری دفاع کی ہدایات پر عمل کر کے اپنا قومی فرض پورا کریں۔

## ناصرہ کیانی، مورخین، زعماء اور اخبارات کی نظروں میں

یورپ کا ایک مشہور مورخ رش بروک ولیمز جس نے کشمیر کی جنگ آزادی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے اپنی مشہور کتاب "دی سٹیٹ آف پاکستان" کے صفحہ ۸۴ پر لکھا ہے:۔

(ترجمہ) "بادی النظر میں دونوں فوجوں کی عسکری قوت غیر متناسب دکھائی دیتی تھی۔ ہندوستانی فوج جدید ترین عسکری قوت سے لیس تھی اور آزاد کشمیر کی فوجوں کے پاس چند رائفلیں تھیں جو اُن کی تعداد کے لحاظ سے بھی بہت کم تھیں۔ ہندوستانی افواج کے پاس رسل و رسائل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے دسیع میدان تھے۔ آزاد کشمیر کی فوجیں صرف اپنے محدود وسائل سے ہی مقابلہ کر رہی تھیں۔ یہ مقابلہ ان کے لئے انتہائی مشکل تھا مگر وہ اپنی اُس دشوار گذار سرزمین پر جس کے چپے چپے سے وہ واقف تھیں ہندوستانی فوجوں کے ساتھ برسرپیکار تھیں۔ اگرچہ ہندوستانی افواج کو سامان جنگ کی برتری حاصل تھی مگر کشمیری مرد اور ٹولوں نے گوریلا جنگ لڑتے ہوئے ہندوستانی فوج کے چھکے چھڑا دیئے عورتوں نے حقیقت میں آزادی کی اس مہم میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے نہ صرف زخمیوں کی مرہم پٹی کی بلکہ آگ اور گولیوں کی بوچھاڑ میں مجاہدوں کو اسلحہ بھی بہم پہنچایا۔ ان قومی ہیروئنوں کی حیثیت سے شہرت حاصل کرنے والی خواتین میں سے ناصرہ صدیقی وہ عورت ہے جس نے کشمیر کے مہاراجہ کے خلاف کشمیری مسلمانوں کی ابتدائی سیاسی جد و جہد اور حقوق کے تحفظ میں نہایت ہی اہم کردار ادا کیا ہے اور جب کشمیر کی جنگ آزادی شروع ہوئی تو اس نے سینے پر گولی کھا کر بہادری اور جرأت کا شاندار اعزاز حاصل کیا۔

---

سنہ ۱۹۵۱ء میں حکومت آزاد کشمیر نے آپ کی بے مثال بہادری اور جرأت مندانہ کارناموں کے صلے میں آپ کو "غازیہ ملت" کا خطاب دیتے ہوئے ایک سند پیش کی جس میں لکھا :

(ترجمہ) حکومت آزاد کشمیر ناصرہ صدیقی کو ان کی نمایاں بہادری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور جہادِ کشمیر میں فرض شناسی کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے پر "غازیۂ ملّت" کا خطاب پیش کرتے ہوئے انتہائی مسرّت محسوس کرتی ہے"۔

دستخط ایس علی احمد شاہ ڈیفنس منسٹر وصدر
حکومت آزاد کشمیر۔ مظفر آباد

---

۱۹۴۵ء میں ناصرہ کے چچا نواب اکبر حسین نے جب دیکھا کہ ناصرہ باوجود تنبیہہ کے تعلیم کو چھوڑ کر مسلم لیگ کی سرگرم کارکن بن کر حصول پاکستان کے لئے جدوجہد میں مصروف ہو گئی ہیں تو انہوں نے ناصرہ کی تمام جائیداد اور اثاثے کو ضبط کر لیا۔ انہیں جب معلوم ہوا تو اپنے مستقبل کی فکر دامنگیر ہوئی چنانچہ قائد اعظم کو لکھا کہ مجھے اپنی جائیداد واپس دلانے میں میری مدد کریں اور مجھے اتنی مہلت دیں کہ میرٹھ جا کر اپنی جائیداد کا قبضہ حاصل کر سکوں۔ قائداعظم نے ۲۴ نومبر ۱۹۴۵ء کو ناصرہ کو لکھا:۔ (ترجمہ)

"مائی ڈئیر ناصرہ!
تمہیں اس وقت اپنی جائیداد کے متعلق تشویش نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اپنی تمام تر کوششیں ملّی مفاد کے لئے وقف کر دو۔ یہ وقت جائیداد کے متعلق تشویش کا نہیں کیونکہ برصغیر کے مسلمان مجھ سے پاکستان مانگتے ہیں۔ یہ حصول پاکستان کا وقت ہے اور مجھے تمہارے جیسے کارکنوں سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں"

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کشمیر کی جنگ آزادی کے دوران ناصرہ نے بڑی دلیری اور جرأت کے ساتھ پونچھ کے محاذ کا دورہ کر کے ہندوستانی فوجوں کی نقل و حرکت اور جنگی حالات اور واقعات کا جائزہ لیا تو مشہور کشمیری رہنما چوہدری غلام عباس صاحب نے ۲ فروری ۱۹۴۸ء کو ناصرہ کو لکھا:۔

"پونچھ کے محاذ کا دورہ کرنے پر میں آپ کی بہادری کی داد دیتا ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ نے جو تکالیف اور مصائب برداشت کئے ہیں میں دل کی گہرائیوں سے ان کی قدر کرتا ہوں۔"

---

اسی طرح ملکی اور غیر ملکی اخبارات نے ناصرہ صدیقی کے جرأت مندانہ کارناموں کی داد ان الفاظ میں دی:۔

"غازیہ مس ناصرہ صدیقی زمانہ حاضرہ کی ایک بے مثل مجاہدہ ہیں اور کشمیر کی جنگِ آزادی میں آپ کے کارہائے نمایاں تاریخِ کشمیر میں بطور یادگار رہیں گے۔"

روزنامہ "آغاز" لاہور
۲ مئی ۱۹۴۸ء

---

"ناصرہ صدیقی نے مسلم لیگ کا پیغام اُن عورتوں تک پہنچایا جو مسلم لیگ کے نام سے بھی ناواقف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نقیبس :-

روزنامہ نوائے وقت " لاہور

۱۳ مئی ۱۹۴۵ء

---

" مجاہدۂ اسلام ناصرہ قابل فخر خاتون ہیں جو نہایت خاموشی کے ساتھ قوم کی بے لوث خدمت کرتی ہیں، اس مجاہدۂ اسلام نے اپنی زندگی قوم اور ملک کے لئے وقف کرکے اپنے حیرت انگیز کارناموں سے یہ ثابت کیاہے کہ عورت بھی اسلام اور آزادی کی خاطر بڑے بڑے مصائب کا سامنا کر سکتی ہے۔ ناصرہ نہایت سنجیدہ۔ متحمل مزاج، موقع شناس اور قابلِ فخر خاتون ہے۔ خدا کرے کہ عرب ممالک کی خواتین میں بھی ایسا ہی جذبۂ جہاد پیدا ہو۔"

اخبار" الوحدت " دمشق

مئی ۱۹۴۸ء

---

**اخلاق وعادات**

ناصرہ کیانی انتہائی مخلص اور بے لوث قومی اور ملکی خدمتگار خاتون ہیں۔ ملکی ترقی کے کاموں میں انتہائی دلچسپی رکھتی ہیں۔ آپ کے پہلو میں ایک بہادر اور جرأت مند دل ہے بڑے سے بڑے خطرے کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ سینہ سپر رہتی ہیں انتہائی بااخلاق اور بلند کردار کی مالک ہیں۔ ناکامیوں سے لڑ کر کامیابی حاصل کرنے والی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صلاحیت اور دلیری رکھتی ہیں۔ بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے بھی حق بات کہنے سے نہیں ڈرتیں۔ آپ بے مثال تدبر اور لاجواب شعور کی مالک ہیں۔ قدرت نے آپ کو ہر ایک نعمت سے نوازا ہے۔ علم و ادب سے بھی آپ کو گہری دلچسپی ہے۔ آپ کو فن تقریر پر کافی عبور حاصل ہے۔ آپ کی تقریر کا ایک ایک لفظ سامعین کے دلوں میں بجلی کا سا اثر کرتا ہے۔ آپ نہایت خوش خلق، باوفا اور حلیم الطبع خاتون ہیں۔ آپ کا طرز گفتگو نہایت ہی مدبرانہ ہے۔ آپ کی بے پناہ ذہنی صلاحیتیں اور لاجواب جرأت ہی دراصل آپ کی زندگی کی کامیابی اور آپ کے وقار کا باعث ہیں۔

بحیثیت بیوی کے آپ انتہائی: وفاشعار اور فرض شناس خاتون ہیں آپ کی صرف ایک سوتیلی لڑکی ہے جس کا نام زاہدہ شاہین ہے۔ یہ ہونہار لڑکی ڈھائی سال کی عمر میں حقیقی والدہ سے بچھڑ چکی تھی۔ آپ نے اس بچی کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ آپ کی اعلیٰ سرپرستی اور تربیت کا نتیجہ ہے کہ زاہدہ نے اٹھارہ سال کی عمر میں بی۔ اے میں امتیازی حیثیت سے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ ناصرہ کے اچھے برتاؤ اور خوش اخلاقی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے زاہدہ شاہین کو آج تک یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ ناصرہ اس کی سوتیلی ماں ہے یا حقیقی ماں ہے۔

## ناصرہ کے اقوال

(۱) مرد عورتوں کو بزدل کہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ عورت بزدل نہیں بلکہ اسے بزدل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۔ عورت ذہنی اور عقلی لحاظ سے مرد سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ اگر عورت کو اپنی ذہنی صلاحیتوں اور عمدہ قابلیتوں کو بروئے کار لانے کا موقع دیا جائے تو یقیناً عورت مرد سے کسی طرح بھی کم اہمیت نہیں رکھتی۔

۳۔ تعلیم یافتہ، مہذب، بااخلاق، بلند سیرت اور اعلیٰ دماغی صلاحیتیں رکھنے والی عورتیں ہی دراصل قوم اور ملک کے لئے بہترین افراد مہیا کر سکتی ہیں۔

۴۔ مغربی طرزِ زندگی کی دلدادہ خواتین کے متعلق اگر یہ کہا جائے کہ ان میں حُبّ الوطنی کا شعور بیدار نہیں ہوا تو بالکل بجا ہے۔

۵۔ عورت قوموں کی زندگی بنانے میں مرکزی کردار کی حیثیت رکھتی ہے۔

۶۔ ہر محبِّ وطن فرد اپنے ملک کے مخصوص طرزِ زندگی، مخصوص لباس اور مخصوص تہذیب و تمدّن کو اپنانا ہی اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتا ہے۔

۷۔ عورت کو چاہئے کہ وہ بے مثال بہادری اور جرأت کے کارنامے سرانجام دے کر بزدلی کے داغ کو مٹانے کی کوشش کرے۔

۸۔ حقیقی قومی رہنما اور صحیح ملکی خادم وہ ہوتا ہے جس کے دل اور دماغ میں قومی اور ملکی درد پنہاں ہو۔ اور اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قومی اور ملکی خدمت میں صرف ہو۔

کشمیر کی جدوجہد آزادی کے لئے کشمیری مسلمانوں کو متحد کرنے میں آپ نے اہم کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ جولائی ۱۹۴۷ء میں آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی جنرل کونسل نے پاکستان سے الحاق کرنے کا اعلان کیا اور پھر وسط اگست ۱۹۴۷ء میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نیشنل کانفرنس کی جنگی کونسل نے بھی پاکستان سے الحاق کرنے کا اعلان کرتے ہوئے مہاراجہ کشمیر سے مطالبہ کیا کہ کشمیری عوام کی مرضی کے خلاف کسی صورت میں بھی وہ بھارت سے الحاق نہ کرے۔

کشمیر میں ناصرہ کی مجاہدانہ سرگرمیوں کا اندازہ سرینگر کے مجسٹریٹ کے ذیل کے نوٹس سے لگایا جاسکتا ہے:۔

(ترجمہ) دفتر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر

2715/C مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۴۷ء

تمہیں کئی دفعہ وارننگ دی گئی ہے کہ تم کشمیر کے سیاسی معاملوں میں دخل نہ دو مگر بجائے اس کے کہ تم ان نوٹسوں کی تعمیل کرتی تمہاری جدوجہد دن بدن تیز ہوتی جارہی ہے۔ جموں کشمیر ڈیفنس رولز کے تحت کئی دفعہ تمہیں متنبہ کیا جاچکا ہے کہ اپنی سرگرمیاں بند کردو مگر تم قانون کی مسلسل خلاف ورزی کررہی ہو۔ تم نے بانڈی پورہ پولیس کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا کہ تم لاہور جارہی ہو مگر تم بجائے لاہور جانے کے پونچھ میں جاکر اپنی سرگرمیوں میں مصروف رہی ہو۔ تم نے ۱۹ اگست ۱۹۴۷ء کو سرینگر کی جامع مسجد میں خلاف قانون تقریر کرکے کشمیریوں کو بغاوت پر آمادہ کرتے ہوئے عوام سے خلاف قانون ریزولیوشن پاس کرایا۔ اب تمہاری سرگرمیوں کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ۲۰ گھنٹے کے اندر اندر کشمیر کی سرحد سے نکل جاؤ ورنہ ریاست میں امن کو برقرار رکھنے کے لئے اور قانون کی پاسداری کرتے ہوئے تمہارے خلاف سخت ترین عملی قدم اٹھایا جائے گا۔

دستخط

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرت بیگم (لیڈی عبداللہ ہارون)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نصرت بیگم (لیڈی ہارون)

سنجیدہ۔ متین باوقار۔ علم پرور اور علم دوست۔ انتہائی عقلمند اور دوراندیش۔ قوم کی ہمدرد اور غمگسار۔ برصغیر کی وہ واحد نامور خاتون جن کے گھر میں تحریک خلافت اور تحریک پاکستان کے تاریخی کارناموں نے اپنی ابتدائی صورت پائی۔ جن کے خلوص اور مشوروں سے عظیم قومی رہنماؤں نے فیض حاصل کیا۔ جن کے دل میں برصغیر کی عورتوں کی ترقی کی تڑپ اور جن کی وجہ میں عورتوں کی تعلیم اور بیداری کا بے پناہ جذبہ پنہاں ہے وہ نصرت بیگم ہیں جو تحریک پاکستان اور تاریخ جدوجہد پاکستان میں لیڈی عبداللہ ہارون کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ وہ مشہور خاتون ہیں جنہوں نے برصغیر کی عورتوں کی جہالت اور پسماندگی کو دور کرنے اور مسلمان خواتین کو حصول پاکستان کے لیے رہنمائی کرنے میں بے مثل کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ آپ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نازکی شخصیت ہیں جنہوں نے عورتوں کی جہالت کو دور کرنے کے لیئے دن رات محنت کی۔ لڑکیوں کو ان کے گھروں میں جا جا کر تعلیم دی۔ اپنے گھر میں اپنے خرچ پر لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کیا۔ تاکہ طبقۂ نسواں علم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہوسکے۔

آپ کا سلسلۂ نسب مغل شہنشاہوں سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد جناب ڈاکٹر نیاز علی دلی کے ایک مشہور و معروف طبیب۔ حاذق اور تجربہ کار ڈاکٹر تھے۔ ڈاکٹر صاحب اپنی بے مثال قابلیت اور لاجواب شہرت کی بنا پر شہنشاہ ایران ناصرالدین شاہ قاچار اور سلطان منظفر کے مخصوص معالج مقرر ہوئے۔ ایران کا شاہی حکیم اور معالج خصوصی مقرر ہونے کے بعد آپ کے والد ماجد ایران چلے گئے جہاں ایک عرصے تک آپ شاہی دربار سے منسلک رہے۔ اسی ملازمت کے قیام کے دوران ڈاکٹر صاحب کی شادی ایران کے ایک شریف گھرانے میں ہوئی اسی بی بی کے بطن سے ۹ فروری ۱۹۰۱ء کو نصرت بیگم پیدا ہوئیں۔ نصرت کی والدہ تعلیم یافتہ اور معزز خاتون تھیں انھوں نے اپنی ہونہار بیٹی کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ والدین کی اعلیٰ تربیت اور پرورش نے نصرت کو بچپن سے با اخلاق۔ مہذب۔ شائستہ اور نیک سیرت بنا دیا تھا۔ نصرت نے ابتدائی تعلیم ایران کے مخصوص ماحول کے مطابق گھر پر ہی حاصل کی۔ فارسی ان کی مادری زبان تھی۔ اردو زبان انہیں باپ کی طرف سے ورثے میں ملی۔ نصرت کو مروجہ تعلیم کے لئے ایران میں ڈوشیزا سکول میں داخل کیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم کمال الدین۔ مسز پاشا ہارون۔ بیگم عباس خلیل۔ بیگم نصرت عبداللہ ہارون (بائیں سے دائیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ناصرالدین شاہ قاچار کے زمانے میں برطانیہ نے ایران میں سیاسی تسلط جما کر ایران کو ہڑپ کرنے کے لئے داؤ پیچ شروع کردیئے تو ایرانیوں نے بڑی اثر ونفوذ کے خلاف احتجاج شروع کر دیا۔ کئی لوگ ہجرت پر آمادہ ہو گئے ہر طرف افراتفری کا دور دورہ تھا۔ افراتفری کے دور میں ڈاکٹر نازعلی بھی اپنے بال بچوں کو لیکر واپس ہندوستان آئے اور کراچی میں آکر مقیم ہو گئے اور یہیں ڈاکٹری کی پریکٹس کرنے لگے۔ نصرت کو کراچی کے تعلیمی ادارے میں داخل کیا گیا۔ میٹرک تک پڑھا تھا کہ ان کی شادی نومبر ۱۹۱۳ء میں برصغیر کے مشہور قومی رہنما سر عبداللہ ہارون سے ہو گئی۔

نصرت نے زمانہ بچپن اور زمانہ طالب علمی میں کبھی بھی کھیل کود سے دلچسپی نہیں رکھی۔ وہ ہمیشہ بزرگوں کی صحبت میں بیٹھ کر تاریخ اسلام کے واقعات۔ اسلامی رہنماؤں کے کارنامے۔ تاریخ کے عظیم رہنماؤں کے حالات اور قصے کہانیاں سنتیں۔ وہ بچپن ہی سے اسلامی تاریخ کے مطالعے اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا تھیں۔ انھوں نے اس اسلامی جذبے کے تحت شادی سے پہلے ہی حج کیا اور خانہ کعبہ میں گریہ وزاری کرتے ہوئے کہا کہ "اے خدا مجھے توفیق دے کہ میں تیری مخلوق کی کوئی خدمت کرسکوں"۔

آپ کے شوہر سر عبداللہ ہارون ان شخصیتوں میں سے ہیں جنہوں نے مسلم لیگ کی تحریک کے ابتدائی دنوں میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ سر عبداللہ ہارون قائداعظم کے بچپن کے ساتھی، ہمدرس اور گہرے دوست تھے۔ شادی کے بعد ایک وفا شعار اور سگھڑ بیوی کی حیثیت سے نصرت کی گھریلو زندگی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ٹھکانہ تھا۔ خانگی فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے سماجی فرائض کی طرف بھی توجہ دینا شروع کی۔

کراچی کے جس سکول میں وہ زیرِ تعلیم تھیں وہاں مسلمان لڑکی شاذ ونادر ہی دکھائی دیتی تھی۔ اس سبب کو سمجھنے کے لئے آپ کو کافی تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ مسلمان اپنی لڑکیوں کو سکول بھیج کر تعلیم دلانے کے سخت مخالف ہیں۔ چنانچہ نصرت نے تعلیم حاصل کرنے اور شادی کرنے کے بعد اپنے دل میں یہ عہد کر لیا کہ وہ مسلمان لڑکیوں کو ہر ممکن طریقے سے تعلیم دینے میں کوشش کریں گی۔ تاکہ وہ بھی تعلیم حاصل کر کے معاشرے کی بہترین فرد ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکیں۔ چنانچہ انھوں نے اپنے عزم میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انجمن خواتین کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ انھوں نے سنجیدہ قسم کی خواتین کو اس جماعت کا ممبر بنایا۔ اس جماعت کی سب سے بڑی غرض وغایت یہ تھی کہ مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کو تعلیم کی طرف راغب کیا جائے۔ چنانچہ آپ انجمن کی ممبروں کو ساتھ لے کر لوگوں کے گھروں میں جا کر انہیں ترغیب دینے لگیں کہ وہ اپنی لڑکیوں کو تعلیم کے لئے سکولوں میں داخل کرائیں۔ عوام کا زیادہ تر طبقہ ایسا تھا جو انگریزوں سے اس لئے متنفر تھا کہ انھوں نے ہندوستان سے مسلمانوں کی حکومت کا خاتمہ کر کے اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ لہٰذا اس نفرت کے جذبے کے تحت بہت سے لوگ انگریزی تعلیم اور انگریز کے قائم کئے ہوئے سکولوں میں اپنی بچیوں کو تعلیم کے لئے بھیجنا قطعاً پسند نہیں کرتے تھے۔ بعض لوگ اس لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی حق میں کہ اپنی بچیوں کو سکولوں میں نہیں بھیجتے تھے کہ ان کا خیال تھا کہ ان کی بچیاں سکولوں میں داخل ہو کر گمراہ اور لادین بن جائیں گی۔ بیگم ہارون نے جب دیکھا کہ عوام کا زیادہ تر طبقہ اپنے دل میں انگریزوں سے نفرت کی وجہ سے انگریزی تعلیم اور انگریزوں کے قائم کئے ہوئے سکولوں سے بدظن ہیں تو آپ نے اس کا یہ حل نکالا کہ اپنے گھر پر قوم کی لڑکیوں کو تعلیم دینے کے لئے سکول قائم کیا۔

چند تعلیم یافتہ عورتوں کو اپنی گرہ سے تنخواہ پر ملازم رکھا اور خود بھی تدریسی فرائض سرانجام دینے لگیں۔ آپ گھر گھر جا کر لڑکیوں کے والدین کو ترغیب دیتیں کہ وہ ان کے گھر پر اپنی بچیوں کو بھیجیں تاکہ انھیں زیور تعلیم سے آراستہ کر کے طبقہ خواتین کی جہالت کو دور کیا جا سکے۔ آپ کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ کئی گھرانوں نے اپنی بچیوں کو ان کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجنا شروع کیا۔ عرصے تک آپ اسی قومی خدمت میں مصروف رہیں۔ چنانچہ آج اُن کی بے لوث خدمت کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی کئی شاگرد اہم عہدوں پر فائز رہ کر قوم و ملک کی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

انجمن خواتین کے ذریعے آپ نے فضول اخراجات اور غلط رسم و رواج کو مٹانے اور عورتوں میں سماجی اور سیاسی شعور اور قومی خدمت کا جذبہ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

نصرت کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۱۹ء سے ہوتا ہے ان دنوں ہندوستان میں عورتوں کی واحد جماعت آل انڈیا وومنز ایسوسی ایشن تھی۔ آپ نے اس جماعت میں شامل رہ کر عورتوں کی بہبودی اور اصلاح کے لئے حتی المقدور کوشش کی مگر جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حقائق اور واقعات نے آپ پر یہ واضح کر دیا کہ آل انڈیا ودمنزالیوسی ایشن ہندو دل کے مخصوص نظریات اور اصولوں کی بنیاد پر قائم کی گئی ہے چنانچہ آپ نے اس جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس کے بعد خلافت تحریک کا آغاز ہوا تو آپ فوراً اس تحریک سے منسلک ہو گئیں۔ آپ نے اس تحریک میں شامل ہو کر دامے۔ درمے۔ قدمے۔ سخنے جہاں تک بھی آپ سے ممکن ہو سکا۔ علی برادران کا خوب ہاتھ بٹایا۔ آپ نے تحریکِ خلافت کے زمانے میں جگہ جگہ جلسے کئے جلوس نکالے۔ جلوسوں کی قیادت کر کے مسلمان عورتوں اور مردوں کو تحریکِ خلافت میں حصہ لینے کے لئے جوش دلایا۔

مولانا محمد علی جوہر آپ کی قوم پرستی اور تحریک خلافت میں قابلِ قدر خدمات سے بے حد متاثر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ مولانا محمد علی جوہر کو نصرت پر انتہائی اعتماد تھا۔ نصرت بھی انہیں اپنے بھائی کی طرح عزت و تعظیم سے پیش آتیں۔ چنانچہ مولانا جب بھی کراچی آتے تھے تو نصرت ہارون ہی کے ہاں قیام کرتے تھے۔ اور بعض قومی امور میں دونوں بہن بھائی مشورے کرتے اور تدبیریں سوچتے۔

قائد اعظم نے جب مسلم لیگ تحریک کی قیادت اپنے ہاتھ میں لی تو آپ بھی مسلم لیگ سے وابستہ ہو گئیں۔ قائد اعظم بھی نصرت کے سیاسی تدبر، قوم پرستی اور قومی درد کی وجہ سے انہیں نہایت عزت و احترام کی نظروں سے دیکھتے تھے۔ قائد اعظم ان کے گھر کے ایک فرد کی حیثیت رکھتے تھے۔ چنانچہ جب بھی قائد اعظم کراچی آتے وہ نصرت کے گھر میں ہی قیام کرتے تھے۔ ان کے گھر میں قائد اعظم کے لئے ایک کمرہ مخصوص کیا ہوا تھا۔ جونہی قائد اعظم ان کے گھر آتے تو بلا تکلف اپنے کمرے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چلے جاتے۔ اور اپنے کام میں مصروف ہو جاتے۔ نصرت قائداعظم کے آرام و آسائش کا بیت ہی خیال رکھتیں تاکہ ان کے کام پر اثر نہ پڑے۔ جب تک قائد اعظم ان کے ہاں قیام پذیر ہوتے نصرت سکون اور خاموشی کی فضا کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتیں تاکہ قوم کے عظیم رہنما کے کام یا فکر میں کوئی خلل پیدا نہ ہو۔

۱۹۳۸ء میں جب پٹنہ میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں خواتین مسلم لیگ کی مرکزی کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو نصرت بیگم کو صوبہ سندھ کی خواتین مسلم لیگ کی صدر مقرر کیا گیا۔ اس عہدے پر رہ کر آپ نے بیگم ہدایت اللہ اور سندھ خواتین مسلم لیگ کی جنرل سیکرٹری بیگم شعبان نے سندھ کے چپے چپے کا دورہ کیا اور سندھ کی قدامت پسند خواتین کو تحریک آزادی میں حصہ لینے کے لئے میدان عمل میں نکالا۔ ہزاروں خواتین کو مسلم لیگ کا ممبر بنایا۔ سندھ میں جگہ جگہ جلسے کئے تقریریں کیں۔ اور اپنی ولولہ انگیز اور اسلامی رنگ کی تقریروں سے سندھ کے مردوں اور عورتوں کو مسلم لیگ کی جد و جہد میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کیا۔ سندھ کے مسلم لیگی رہنماؤں اور آپ کی کوششوں کا مشترکہ نتیجہ تھا کہ سندھ میں مسلم لیگ کی بنیادیں مضبوط سے مضبوط تر ہوئیں۔ آپ ایک عرصے تک آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ کی خزانچی کے عہدے پر بھی فائز رہیں۔ ۱۹۴۴ء میں جبکہ قائداعظم آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر تھے آپ کو آل انڈیا خواتین مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔ آپ نے اس اہم عہدے پر فائز رہ کر مسلم لیگ کی کامیابی اور خواتین کی رہنمائی میں کافی کوشش کی۔ آپ نے ہندوستان بھر میں مختلف مقامات پر جا کر زنانہ مسلم لیگ کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے انتھک کوشش کی۔ یہ آپ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوششوں ہی کا نتیجہ تھا کہ ہندوستان کی مسلمان عورتوں نے جوق در جوق مسلم لیگ میں شامل ہو کر تحریک پاکستان میں عملی جدوجہد کی لاجواب مثال قائم کی۔ آپ چونکہ نماز۔ روزے اور اسلامی اصولوں کی بے حد پابند اور باعمل خاتون ہیں۔ اس لئے آپ کے چہرے پر خاص نورانی چمک آپ کی آواز میں مخصوص اثر اور آپ کی تقریر میں بے پناہ جوش ہے۔ اسی لئے جہاں بھی آپ جاتیں یا جس جلسے میں بھی آپ تقریر کرتیں عورتیں اور مرد نہایت ادب و احترام اور نہایت اطمینان اور دلی توجہ کے ساتھ آپ کی ہر بات کو دل نشین کرتے۔ اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ کی یہی خصوصیت زیادہ تر آپ کے ہر مقصد میں کامیابی کا باعث رہی۔

قیام پاکستان تک آپ نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ آل انڈیا خواتین مسلم لیگ کی صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کے دل میں قومی محبت۔ قومی ہمدردی۔ قومی ترقی اور ملکی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ جہاں بھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آئی آپ نے ان کی فوری امداد کرنے میں خوشی اور مسرت محسوس کی۔ بہار کے مسلمانوں پر جب ہندوؤں نے ظلم ڈھائے تو آپ نے ان مظلوموں کی مالی مدد کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ قائداعظم ریلیف فنڈ اور دوسرے کئی قومی فنڈوں میں آپ نے دل کھول کر بھاری رقمیں چندے کے طور پر دیں۔ قیام پاکستان کے وقت جب مہاجرین کے قافلوں کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ نے کئی مہاجر خاندانوں کی مالی مدد کی اور ان کی آبادکاری میں گہری دلچسپی لی۔ کشمیری مہاجرین اور مجاہدین کی امداد کرنے میں آپ نے بے مثال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مالی قربانی دی۔ آپ نے ہزاروں روپے کا سامان مہاجر کیمپوں میں پہنچایا۔ خود کیمپوں میں جا کر آپ نے مہاجرین کی ضروریات اور ان کی تکلیفوں کا جائزہ لے کر ان کی ضروریات کو پورا کیا۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستانی خواتین کا معیار زندگی بلند کرنے اور انہیں قومی اور ملکی تعمیری کاموں میں حصہ لینے کے لئے آپ نے کئی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں خواتین کو اپنی مدد آپ کرنے کے اصول پر گامزن کرنے کے لئے کئی اداروں کے قیام اور ان کی سرپرستی میں مدد دی۔ آپ کئی سماجی انجمنوں کی سرپرستی کئی اداروں کی نگرانی اور خاص کر اصلاحی تحریکوں میں تعاون کے ساتھ ساتھ اپنے گھریلو فرائض کو بھی سرانجام دے رہی ہیں۔ عورتوں کے لئے دستکاری کے سکول۔ مہاجر خواتین کے لئے رہائشی سہولیات اور انہیں باعزت ذریعہ معاش فراہم کرنے میں آپ کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ آپ یورپ کا کئی بار سفر کر چکی ہیں۔ آپ کی کامیاب زندگی۔ آپ کی ذاتی صلاحیتیں۔ آپ کی بے لوث قومی خدمتیں حقیقت میں آپ کے والدین کی بہترین تربیت اور آپ کے شوہر کی خصوصی رہنمائی کا نتیجہ ہیں۔ بحیثیت ایک ماں ہونے کے آپ نے اپنے فرائض کو نہایت خوبی سے سرانجام دیا ہے۔ اس لحاظ سے اگر آپ کو ایک بہترین اور بے مثال ماں کہا جائے تو حقیقت پر مبنی ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنے آٹھ بچوں کی تعلیم و تربیت اور نگہداشت میں خاص توجہ صرف کر کے قوم اور ملک کے لئے قابل فخر سرمایہ بہم پہنچایا ہے۔ آپ کے سب بچے انتہائی فرمانبردار۔ فرض شناس۔ دیانتدار۔ ایماندار اور قوم اور ملک کے سچے ہی خواہ اور ہمدرد ہیں۔ آپ کے بیٹوں کے نام یوسف ہارون محمود ہارون اور سعید ہارون ہیں۔ بیٹیوں کے نام دولت بیگم۔ شوکت بیگم۔ زینت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہارون۔ افسر ہارون اور لیلیٰ ہارون ہیں۔ نصرت ہارون کے تینوں بیٹے اور پانچوں لڑکیاں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ قدرت نے انہیں علم۔ دولت۔ حسن اور شہرت کی نعمتوں سے مالا مال کیا ہے۔ ماں نے ان سب کو قرآن مجید خود پڑھایا۔ اردو کی تعلیم خود دی اور سکولوں اور کالجوں میں انہوں نے زمانے اور ماحول کے مطابق اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ان کے تمام بچے انتہائی مہذب۔ بلند اخلاق اعلیٰ کردار اور نیک صفات کے مالک ہیں۔ تینوں بیٹوں کی شادیاں ماں نے اپنی مرضی سے کرائیں اور سب کے سب ماں کی خصوصی تربیت کی وجہ سے قومی اور ملی خدمت کے جذبے سے سرشار ہیں۔ آپ کے بیٹے یوسف ہارون جب کہ ان کی عمر ۳۲ سال کی تھی اپنی ذہانت سیاسی بصیرت۔ اور علمی قابلیت کی وجہ سے سندھ کے وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے تھے نصرت کی بڑی صاحبزادی دولت بیگم ہدایت اللہ اپوا کی وائس چیئرمین اور پاکستان کی سرگرم سماجی لیڈر ہیں۔ چھوٹی بیٹی شوکت ہارون کا شمار پاکستان کی قابل ترین لیڈی ڈاکٹروں میں کیا جاتا ہے۔ اس سے چھوٹی بیٹی زینت بھی سرگرم سماجی کارکن اور لیڈیز انٹرنیشنل کلب کی اہم عہدیدار ہیں۔ افسر اور لیلیٰ بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ تمام لڑکیاں شرم و حیا کا مجسمہ ہیں۔

## نصرت ہارون کے زریں ارشادات

۱۔ ہر مسلمان ماں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیمات اور احکامات سے واقف کرائے۔ انہیں نماز روزے کی پابندی کرنا سکھلائے اور ساتھ ہی زمانے کے جدید تقاضوں کے مطابق ان کی تعلیم و تربیت پر پوری توجہ دے۔

۲۔ عورت کے لئے سب سے مقدم فرض گھر اور اولاد کی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صُغریٰ (بیگم غلام حسین ہدایت اللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# صغریٰ (بیگم ہدایت اللہ)

تحریک آزادی کی یہ نامور مجاہدہ شکار پور میں ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد خان یعقوب خان درانی شکار پور کے مشہور رئیس تھے۔ خان یعقوب خان کا تمام خاندان پردے اور اسلامی رسوم اور عقائد کا سخت پابند تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس خاندان کی تمام لڑکیوں کو گھر پر ہی تعلیم دی جاتی تھی صغریٰ بیگم کی تعلیم و تربیت بھی اپنے گھرانے کے خاص ماحول میں گھر پر ہی ہوئی انہیں سندھی اور اردو کی تعلیم دی گئی۔ ۱۹۱۹ء میں ان کی شادی شیخ غلام حسین ہدایت اللہ سے ہوئی جو سندھ کی سیاسی دنیا کے ایک مشہور لیڈر تھے۔ شیخ غلام حسین ہدایت اللہ ان چوٹی کے افراد میں سے تھے جنہیں قائد اعظم کا خاص اعتماد حاصل تھا۔ سندھ میں مسلم لیگ کو کامیاب بنانے میں شیخ غلام حسین ہدایت اللہ نے اہم کارنامے سرانجام دیئے۔ صغریٰ بیگم رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو جانے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بعد اپنے شوہر کے نقش قدم پر سیاست میں گہری دلچسپی لینے لگیں ۱۹۲۸ء میں آپ نے مسلم لیگ کی ادنیٰ رکن کی حیثیت سے تحریک آزادی میں حصہ لینا شروع کیا جب خواتین مسلم لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا تو آپ کو سندھ کی خواتین مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔ صدر منتخب ہونے کے بعد آپ نے تمام صوبے کی عورتوں کو تحریک آزادی میں حصہ لینے کے لئے بیدار کرنا شروع کیا۔ جگہ جگہ جا کر جلسے کئے تقریریں کیں۔ اور عورتوں کو جھنجھوڑ کر کہا کہ وہ تحریک آزادی کو کامیاب کرنے کے لئے اور آزادی کی نعمت کے حصول کے لئے مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد ہو جائیں۔ انھوں نے گھروں کی چار دیواری میں رہنے والی خواتین کو کہا کہ ان کی زندگی کا مقصد صرف یہی نہیں کہ وہ اپنے گھروں میں مقید ہو کر زندگی بسر کریں۔ انھوں نے مسلمان خواتین کو بیدار کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ ہندو اور سکھ عورتیں مردوں کے دوش بدوش آزادی کے لئے جدوجہد میں مصروف ہیں اس لئے مسلمان قوم کی ماؤں اور بیٹیوں کا بھی فرض ہے کہ وہ غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے مردوں کے دوش بدوش تحریک آزادی میں حصہ لیں۔

سندھ کی پردہ دار عورتوں کو ان کے گھروں سے نکال کر مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کرنے میں صغریٰ بیگم نے دن رات انتھک کوشش کی۔ انہیں اس ضمن میں بڑے بڑے مصائب کا سامنا کرنا پڑا مگر وہ مجاہدانہ طور پر اپنے فرض کو پورا کرنے میں لگا تار مصروف عمل رہیں۔ سندھ کے گوشے گوشے میں انہوں نے مسلمان عورتوں تک مسلم لیگ کا پیغام پہنچایا۔ تحریک آزادی کے لئے شاندار خدمات سرانجام دینے کی وجہ سے ہر جگہ ان کی عزت کی جانے لگی۔ کراچی میں جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس منعقد ہوا تو خواتین کی استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کے فرائض بھی آپ کو سونپے گئے۔ انہوں نے اپنے فرائض کو بہ بات خوش اسلوبی سرانجام دیا۔ وہ خواتین جنہوں نے تحریکِ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور جن کی خدمات کا اعتراف بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے بھی کیا۔ ان خواتین میں صغریٰ بیگم خاص کر قابلِ ذکر ہیں۔ جنہوں نے سندھ جیسے صوبے میں جہاں کی مسلمان عورتیں نظام رسم و رواج کی بے حد پابند تھیں ان کے دلوں میں جذبۂ آزادی کی بے مثال تڑپ پیدا کرنے میں صغریٰ بیگم نے شاندار کارنامے سرانجام دیئے۔ آپ کی کوششوں سے کراچی۔ حیدر آباد۔ نواب شاہ۔ دادو وغیرہ میں خواتین مسلم لیگ کی کمیٹیاں قائم ہوئیں۔ صغریٰ بیگم نے سندھ کے چپے چپے کا دورہ کر کے عورتوں کو بیدار کیا۔ انہوں نے اس ضمن میں نہ دن کا آرام دیکھا نہ رات کی نیند دیکھی۔ سندھ کے دور افتادہ مقامات پر جہاں سفری سہولیات میسر نہ تھیں پاپیادہ سفر کیا اور قائداعظم کے حکم کی تعمیل کو اپنا فرض سمجھ کر نہ تو راستے کی صعوبتوں کا احساس کیا اور نہ ہی وہ بڑی سے بڑی مشکلات سے گھبرائیں۔ سندھ میں کانگرسی خیال کی عورتیں بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر عورتوں کو کانگرس کا ہمنوا بنا رہی تھیں مگر صغریٰ بیگم جہاں بھی جاتیں ہزار ہا عورتیں ان کے گرد جمع ہو جاتیں۔ جلسے منعقد ہوتے تو ان کی شعلہ نوا تقریروں سے عورتوں کے دلوں میں آزادی کی لہر سی پیدا ہو جاتی۔ مجمع میں خاص جوش پیدا ہو جاتا۔ فضا "لے کے رہیں گے پاکستان" کے نعروں سے گونج اٹھتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس شعلہ بیان مجاہدہ کی تقریر کا ایک ایک لفظ بم بن کر کانگرسیوں کے دلوں پر گرتا تھا۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس طرح سندھ کی اکثر خواتین نے اپنے گھروں کے مردوں کو مجبور کیا کہ وہ کانگریسی خیال کو دل سے نکال کر کے مسلم لیگی بن جائیں ۔

انگریز سرکار نے جب تحریک آزادی کو ناکام بنانے کے لئے اپنے چند حواریوں کو وزارتوں پر متمکن کر کے مسلم لیگ کے راستے میں حائل کر دیا تو صغریٰ بیگم نے ان دیواروں کو پاش پاش کرنے کے لئے ہر جگہ جا کر عورتوں کی قیادت کی پنجاب کی حواری وزارت کی دیواروں کو منہدم کرنے کے لئے جہاں مرد سرگرم عمل تھے وہاں صغریٰ بیگم بھی فروری ۱۹۴۷ء کو پنجاب کی خواتین کی قیادت کے لئے لاہور پہنچیں ۔ ۲۴ر فروری ۱۹۴۷ء کو جب کہ پنجاب کی خواتین نے لاہور سول سکرٹریٹ پر مظاہرہ کر کے یونین جیک کو اتار کر اس کی جگہ سبز ہلالی پرچم سول سیکرٹریٹ پر لہرایا ۔ اس دن اس پر جوش جلوس کی قیادت آپ ہی کر رہی تھیں ۔ آپ نے اپنے مفید مشوروں ۔ جادو بیان تقریروں اور مدبرانہ قیادت سے پنجاب کی عورتوں میں ایک نئی روح پھونکی ۔ غرضیکہ صغریٰ بیگم قیام پاکستان تک دن رات مجاہدانہ سرگرمیوں میں معروف رہیں ۔ پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی مہاجرین کی آمد کا جب لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا ۔ تو صغریٰ بیگم نے ان مہاجروں کی آباد کاری کیلئے ہر ممکن خدمات سرانجام دیں ۔ خواتین ریلیف کمیٹی کی سرگرم خاتون کی حیثیت سے انھوں نے گھر گھر جا کر چندے اکٹھے کئے ۔ بے کس اور نادار مہاجروں کے لئے کپڑے ، بستر برتن اور کھانے پینے کی اشیا اکٹھی کیں ۔ بیوہ عورتوں اور یتیم و بے سہارا بچوں کے قیام اور طعام کے لئے دن رات محنت کی ۔ پاکستان بن چکا تھا مگر اب اس قسم کی مجاہد خواتین کی ضرورت تھی جو ہندوستان کی مظلوم عورتوں اور بے سہارا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بچوں کی امداد کے لئے آگے بڑھیں۔ صغریٰ بیگم نے ان حالات میں قوم اور ملک کی مدد میں کوئی کمی باقی نہیں چھوڑی۔ انہوں نے ذاتی طور پر بھی کئی بے سہارا افراد کو سہارا دیا۔ کئی بیوہ خواتین کا سہارا بنیں۔ کئی مظلوم لڑکیوں کے سر پر دستِ شفقت رکھا۔ ابھی وہ انہیں قومی خدمات میں مصروف تھیں کہ ستمبر ۱۹۴۸ء میں ان کے شوہر غلام حسین ہدایت اللہؒ کا انتقال ہو گیا۔ ان کے لئے یہ ایک بہت بڑا صدمہ تھا۔ شادی کے بعد مسلسل قومی سرگرمیوں میں ان کا وقت گذرا تھا۔ ان قومی سرگرمیوں میں بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ان میں قدرتی طور پر صبر اور تحمل کا بے پناہ جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔ شوہر کی وفات اگرچہ ان کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ تھی مگر وہ قانونِ قدرت کے سامنے صبر و شکر کے سوا کر ہی کیا سکتی تھیں۔ سوگ کے دن صبر و شکر میں بسر کرنے کے بعد وہ پھر قوم کی خدمت کے لئے میدانِ عمل میں نکل آئیں اور عورتوں کی بہبودی اور مظلوموں کی امداد کے لئے انتھک کوششیں شروع کر دیں۔

صغریٰ بیگم ہمیشہ بے لوث خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ انہوں نے تحریکِ آزادی کی ایک بہت بڑی مجاہدہ کی حیثیت سے اپنے فرائض کو احسن طریقے سے سرانجام دیئے اور آزادی حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگی کے بقیہ دن پاکستان اور اپنی قوم کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دیئے۔

ملک کی یہ نامور مجاہدہ بیگم غلام حسین ہدایت اللہ کے نام سے مشہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں۔ سندھ میں اپوا کی تنظیم اور دوسرے کئی سماجی بہبود کے اداروں میں رہ کر آپ نے شاندار کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# طاہرہ بیگم

حیدرآباد سندھ وہ خوش قسمت علاقہ ہے جہاں کے عوام نے مسلم لیگ کے ابتدائی دنوں میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر کے مسلمانوں کی اس واحد نمائندہ جماعت کو تقویت پہنچائی۔ سندھ میں مسلم لیگ کی کامیابی ان لیگی زعماء کی کوششوں کا نتیجہ تھی جنہوں نے قائداعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دن رات ایک کر کے سندھ کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کیا۔ کانگرس اس حصے میں اپنے پاؤں جمانے میں ہمیشہ ناکام رہی۔ حیدرآباد ہی وہ خوش قسمت علاقہ ہے جہاں مسلم لیگی حکام نے فرقہ وارانہ فسادات کی آگ کو پھیلنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ یہاں کے عوام نے کسی بھی ایسی سیاسی پارٹی کو ابھرنے کا موقع نہیں دیا جو مسلم لیگ کے راستے میں حائل ہو کر تحریک پاکستان کو نقصان پہنچائے۔ سندھ کے چوٹی کے مسلم لیگی لیڈروں کے ساتھ ساتھ وہاں کی مجاہد خواتین نے بھی تحریک پاکستان کے لئے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے ان خواتین میں بیگم بھرگڑی، بیگم ہدایت اللہ، بیگم طاہرہ اور دوسری چند خواتین قابل ذکر ہیں۔ جن کے حالات اور کارنامے خود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنی جگہ موجود ہیں۔

بیگم طاہرہ آغا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی ممبر رہی ہیں۔ انہوں نے سندھ میں مسلمان عورتوں میں پاکستان کے حصول کے لئے کام کیا ہے۔ تعلیمیافتہ گھرانے کی اس نڈر، بیباک اور مسلم لیگ کی شیدائی عورت نے اسی حیدرآباد میں آنکھیں کھولیں۔ ابھی جوان ہوئی تھیں انہوں نے قائداعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پورے سندھ کا دورہ کیا۔ اور مسلمان عورتوں پر واضح کیا کہ پاکستان کا مطلب کیا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ خواتین کمیٹی کی ممبر کی حیثیت سے انہیں قائداعظم کا مکمل اعتماد حاصل تھا۔ ضلع مسلم لیگ حیدرآباد کی سیکرٹری بھی رہی ہیں وہ شیر خوار بچے کو لیکر دادو، لاڑکانہ، سکھر اور جیکب آباد جیسے گرم علاقوں کے دورہ پر نکل جاتیں ایک بار تو ۱۹۴۵ء میں بیگم طاہرہ آغا نے اپنی ممانی مسز ماجرہ احمد اور سیکرٹری مسز کلثوم سیانی کی مدد سے حیدرآباد میں آل انڈیا ویمن کانفرنس منعقد کی جس میں کانگریس کی طرف سے مسز سروجنی نائیڈو، مسز کملا چٹوپادھیہ، مسز ہنسا مہتہ اور لیڈی راما راؤ بھی شامل ہوئیں دونوں طرف سے ہندو مسلم فسادات روکنے اور اس مسئلے کے حل کیلئے دھواں دھار تقریریں ہوئیں اور جب کانگریسی عورتوں کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تو بیگم طاہرہ آغا نے ہندو مسلم اتحاد کے نعرے سے بیزار ہو کر مسلم لیگ کی تنظیم میں پوری طاقت سے مصروف ہو کر اس علاقہ میں مسلم لیگ کا بول بالا کیا۔ قیام پاکستان کے بعد بیگم طاہرہ آغا نے مہاجرین کی آبادکاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بیگم طاہرہ آغا قیام پاکستان کے بعد سندھ اسمبلی اور بعد ازاں صوبائی اسمبلی کی ممبر بھی رہی ہیں۔ انہوں نے غیر ممالک میں پاکستانی خواتین کی نمائندگی بھی کی ہے۔ حیدرآباد کی میونسپل کونسلر رہ کر بھی خدمات سرانجام دی چکی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# رعنا بیگم لیاقت علی خان

پاکستان کی یہ نامور خاتون ہندوستان کے صوبہ یو۔پی کے ایک برف پوش پہاڑی علاقے المورہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ ان سرکردہ خواتین میں سے ہیں جنہوں نے پاکستانی خواتین کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا۔ اور انہیں ایسے راستے پر گامزن کیا جس کے ذریعے وہ آزادی اور کامیابی کے ساتھ قومی اور بین الاقوامی مسائل میں اہم کردار ادا کر سکیں۔

آپ بچپن سے ہی انتہائی فعال اور پرجوش تھیں۔ آپ اپنے چار بہنوں اور پانچ بھائیوں میں تیسرے درجے پر تھیں مگر اپنی فطری قابلیت کی بنا پر ان سب میں ممتاز تھیں۔ کیونکہ گھریلو سرگرمیوں میں اپنے تمام بہن بھائیوں کی رہنما تھیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم نینی تال کے ولزلے گرلز ہائی سکول میں حاصل کی۔ پھر آپ نے لکھنؤ کے گرلز ہائی سکول اور کالج میں داخلہ لیا۔ اور نہایت کامیابی کے ساتھ بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ تعلیم کے دوران آپ نے اپنی متحرک اور فعال شخصیت کا بھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہترین قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ آپ کالج اور سکولوں کے جلسوں میں شریک ہوتیں اور اکثر تقریری مقابلوں میں انعامات حاصل کرتیں۔ تعلیم کے دوران آپ نے اپنی تقریروں کی وجہ سے شاندار امتیازی حیثیت حاصل کر لی تھی۔ بی۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ لکھنؤ یونیورسٹی میں داخل ہوئیں جہاں سے آپ نے اقتصادیات اور سوشیالوجی میں ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور یونیورسٹی بھر میں اوّل آئیں۔ آپ شروع ہی سے عورتوں کی فلاح اور بہبود کے متعلق اکثر سوچتی رہتی تھیں۔ چنانچہ ایم۔ اے کی ڈگری کے لئے آپ نے جو تحقیقی مقالہ لکھا اس کا عنوان "صوبہ یو۔ پی کی زراعت میں عورتوں کا حصہ" تھا۔ اس مقالے میں آپ نے بڑی تحقیق سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ عورتیں زراعت کی ترقی اور پیداوار کے اضافے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ان کا یہ مقالہ سال کا بہترین مقالہ قرار دیا گیا۔ ایم۔ اے کرنے کے بعد آپ کلکتہ کے ٹیچرز ٹریننگ کالج میں داخل ہوئیں اور امتیازی حیثیت کے ساتھ تھیوری اور پریکٹیکل کا امتحان پاس کیا۔ اس امتحان میں بھی آپ کالج بھر میں اوّل رہیں۔ آپ کے دل میں عورتوں کی تعلیمی حالت سدھارنے اور ان کی زندگی کی بہتری اور بہبودی کے لئے تڑپ تھی۔ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے آپ نے تعلیم سے فراغت پانے کے بعد معلمی کے پیشے کو ترجیح دی تاکہ عورتوں کو تعلیمی زیور سے آراستہ کرنے میں مدد دے سکیں۔ پہلے آپ نے کلکتہ کے گوکھلے میموریل سکول میں بطور معلمہ کے تقریباً چھ سات ماہ تک تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ اس کے بعد آپ کی اعلیٰ قابلیت، بہترین ذہانت، عمدہ کارکردگی اور عمدہ تدریسی صلاحیتوں کی بنا پر حکومت ہند نے آپ کو دہلی کے اندر پرستھ گرلز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کالج میں اقتصادیات کی لیکچرار مقرر کیا۔

اپریل ۱۹۳۲ء میں آپ کی شادی تحریک پاکستان کے عظیم رہنما اور قائد اعظم کے دستِ راست نواب زادہ لیاقت علی خاں کے ساتھ ہوئی۔ نواب زادہ لیاقت علی خان ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے فوراً بعد تحریک آزادی کی جدوجہد میں شاندار خدمات، بے پناہ ایثار، بہترین تدبر اور خداداد قائدانہ صلاحیتوں کی بنا پر پاکستان کے وزیر اعظم اور وزیر دفاع مقرر کیئے گئے۔ قائد اعظم کی اچانک وفات سے جو زبردست اخلاقی اور سیاسی بحران پیدا ہو گیا تھا اسے لیاقت علی خان نے ہی اپنے خلوص، یقین محکم تدبر اور اعلیٰ بصیرت سے پُر کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ مکمل طور پر اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ انھوں نے اس آڑے وقت میں قوم اور ملک کو بے پناہ سہارا دیا۔ آپ قوم اور ملک کے لیئے باعثِ فخر سرمایہ تھے۔ آپ نے ایک معجزانہ طریقے سے پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کروایا۔ قائد ملت میں بے پناہ قربانی اور خدمت کا جذبہ تھا۔ قیام پاکستان کے بعد جب بھارت نے دست درازیاں شروع کیں تو آپ نے قوم کو باحوصلہ، بلند ہمت اور متحد رہنے کی تلقین کرتے ہوئے انہیں کہا کہ وہ بند مٹھی کی طرح ایک ہو جائیں دنیا کی کوئی بھی طاقت ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ تحریک جدوجہد آزادی سے لیکر آخری وقت تک اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر قوم اور ملک کی خدمت کے لیئے سرگرم عمل رہے۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو جب کہ آپ راولپنڈی کے ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے کسی اجرتی قاتل نے آپ کی اس قیمتی زندگی کا ہمیشہ کے لیئے خاتمہ کر دیا جو قوم اور ملک کے لیئے بیش بہا سرمایہ تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


قائدِ ملت کی شہادت کے بعد رعنا بیگم نے آپ کے مشن کو نہایت بہادری اور کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے کا تہیہ کیا۔ تاکہ قوم اور ملت کے عظیم رہنما کے عظیم مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔ وہ عظیم مقاصد یہ تھے کہ پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کی بنیادوں کو استوار کیا جائے۔ اور پاکستانی عوام کو زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کے راستے پر گامزن کیا جا سکے۔

تقسیم ملک سے پہلے جبکہ قائدِ ملت آل انڈیا مسلم لیگ کے اعزازی جنرل سیکریٹری تھے ان دنوں بیگم لیاقت علی خان نے تحریکِ آزادی کی جدوجہد میں اپنے شوہر کے ساتھ ایک پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ آپ مرکزی مسلم لیگ کی دفتری خط و کتابت اور دوسرے دفتری معمولات میں اپنے شوہر کا ہاتھ بٹانے کے لئے چٹھیاں بھی خود ٹائپ کرتی تھیں۔ اس کام کے علاوہ وہ اپنے شوہر کی خدمت۔ گھریلو ذمہ داریاں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور نگہداشت کے فرائض بھی سرانجام دیتی رہیں۔ تحریکِ آزادی کے صفِ اول کے رہنما کی بیگم ہونے کی حیثیت سے آپ کا عوام سے بھی کافی رابطہ رہا۔ حالات اور مشاہدات سے آپ نے قوم اور ملک کی خدمت کا وسیع تجربہ حاصل کر لیا تھا۔ آپ کے دو لڑکے اشرف اور اکبر ہیں اشرف ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو اور اکبر ۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء کو پیدا ہوا۔ آپ نے دیگر مصروفیات اور فرائض کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔ اس ضمن میں قائدِ ملت یہ اکثر کہا کرتے تھے کہ رعنا میرے بچوں کی ماں بھی ہے اور باپ بھی۔

امورِ خانہ داری سے بھی آپ کو کافی دلچسپی ہے۔ کتب بینی۔ گھر کی آرائش و زیبائش کے علاوہ آپ کو موسیقی سے کافی لگاؤ ہے۔ فرصت کے لمحات میں ستار اور پیانو آپ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ساتھ ہیں۔ ان کا رجحان مغربی موسیقی کی طرف زیادہ ہے۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد جب ہندوستان سے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان خانوں کی صورت میں بے کس اور بے سہارا ہو کر مظلوموں کی حیثیت سے پاکستان میں وارد ہوئے تو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نواب زادہ لیاقت علی خان نے اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور منتقل کر لیا۔ جہاں سے مہاجر ہزاروں کی تعداد میں ہندوستان کی سرحد کو عبور کر کے پاکستان میں وارد ہو رہے تھے۔ یہ وہ مہاجر تھے جن کو ان کے گھروں سے بے گھر کر کے پاکستان کی طرف دھکیلا گیا۔ ان کی جائداد کو ضبط کر لیا گیا۔ ان کے اثاثوں اور مال و متاع کو لوٹ لیا گیا۔ ہزاروں کو شہید کر دیا گیا۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو ان کی ماؤں کے سامنے نیزوں کی نوک پر اچھالا گیا جو لوگ کسی طرح بچ گئے۔ وہ بھوک پیاس اور بے سروسامانی کی حالت میں پاکستان پہنچ رہے تھے۔ لاہور کے کیمپ ان تباہ حال مہاجروں سے بھر گئے۔ کیمپوں میں ہیضہ اور دوسری متعدی بیماریوں نے ان مظلوموں کو آن گھیرا۔ ان ابتدائی دنوں میں ادویات کی کمی۔ ٹیکوں کی نایابی اور ڈاکٹروں اور نرسوں کی انتہائی قلت تھی۔ غرض یہ کہ اس وقت پاکستان کی نوزائیدہ مملکت اور اس مملکت کے مکینوں کی حالت قابل رحم تھی۔ ان صبر آزما لمحات میں بیگم لیاقت علی خان نے پاکستانی خواتین کی رضاکار سروس کی بنیاد ڈالی تاکہ نادار اور تباہ حال مہاجر خواتین۔ لاوارث بچوں اور بے سہارا افراد کی امداد کی جا سکے۔ بیگم لیاقت علی خان کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ سینکڑوں عورتوں نے رضاکارانہ طور پر قومی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ان رضاکار خواتین نے بیگم لیاقت علی خان کی رہنمائی میں ہسپتالوں اور کیمپوں میں جا کر مریضوں۔ ناداروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور بے سہارا افراد کی خدمت شروع کی۔ سڑکوں پر جو بے شمار مہاجر کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے تھے انہیں سہارا دیا۔ گھر گھر جا کر چندے اکٹھے کر کے مہاجروں کی خوراک، آسائش اور آرام کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کئے۔ خواتین کی اس رضاکار تنظیم کے ساتھ ساتھ ایک ایمپلائمنٹ ایکس چینج بیورو۔ لاسٹ اینڈ فاؤنڈ بیورو۔ میرج بیورو۔ بیوہ گھر اور ہندوؤں اور سکھوں کے قبضے سے نجات پانے والی مسلمان خواتین کا ایک مرکز قائم کر دیا گیا۔ تقریباً ساٹھ ہزار عورتوں اور جوان لڑکیوں کو ہندوؤں اور سکھوں کے چنگل سے نجات دلا کر اس کیمپ میں پہنچایا گیا۔ بازیافتہ خواتین کو آرام و آسائش۔ خوراک اور طبی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے بھی رضاکار خواتین نے نہایت تندہی اور سرگرمی سے کام کیا۔ ان تمام اداروں کی سرپرستی اور نگرانی کے فرائض بیگم لیاقت علی خان نے خود ہی سرانجام دیئے۔ آپ رضاکار خواتین کو ساتھ لیکر بیماروں کی تیمارداری کرتی رہیں۔ کیمپوں میں جا کر مہاجروں کے دُکھ سُکھ معلوم کر کے انہیں ہر قسم کے آرام و آسائش بہم پہنچاتی رہیں۔ مہاجروں کو لانے کے لئے آپ نے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔ ان کے لئے رسد پہنچائی تاکہ وہ دوران سفر بھوک اور پیاس کی تکلیف سے نجات پا سکیں۔ انھوں نے تباہ حال مہاجروں کو کپڑے اور خوراک بہم پہنچانے کے لئے ٹرکوں کے ٹرک بھر کر ہر طرف دوڑائے تاکہ جہاں کہیں بھی کوئی تباہ حال مہاجر خاندان دکھائی دے اُسے فوری طور پر ضروریات زندگی فراہم ہو سکیں۔ ہزاروں لحاف اور بستر بنوا کر مہاجروں میں تقسیم کئے تاکہ وہ آرام کی نیند سو سکیں۔

قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی قومی اور ملکی افراتفری کے دور میں بیگم لیاقت علیخان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنے دونوں بچوں کو بیمار حالت میں کراچی چھوڑ کر لاہور کے کیمپوں میں مہاجروں کی خدمت کرنے میں مصروف عمل تھیں۔ ان کی انسانی ہمدردی کی لاجواب مثال یہ ہے کہ انھوں نے اپنے بیمار بچوں کی نگہداشت پر مہاجروں مظلوموں۔ بے سہارا اور لاوارث افراد کی نگہداشت کو مقدم سمجھ کر ان کی خدمت کرنے کو ترجیح دی۔ باوجود اس کے کہ آپ دنیا کی پانچویں بڑی ریاست پاکستان کے وزیر اعظم کی بیگم تھیں مگر آپ نے اس آڑے وقت میں اپنے آرام و آسائش۔ اپنے گھریلو فرائض۔ اپنے بیمار بچوں کی نگہداشت کی طرف مطلق خیال تک نہ کیا۔ آپ دن رات مہاجروں کی خدمت میں مصروف رہیں۔ دو دو گھنٹے تک آپ نے لکڑی کے بنچوں پر بیٹھ کر اور کئی کئی گھنٹے زمین کے فرش پر بیٹھ کر قومی خدمات سرانجام دینے میں ذرا بھی کسر شان نہ سمجھا۔

مہاجر کیمپوں میں جب ہیضہ اور دوسری متعدی وبائیں پھوٹیں تو آپ بلا خوف و خطر مریضوں کے پاس جا کر ان کی تیمارداری کرتی رہیں۔ جونہی آپ کیمپوں میں جاتیں مہاجروں کی ڈھارس بندھ جاتی۔ آپ دوسروں کے غم کو اپنا غم اور دوسروں کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھ کر بنی نوع انسان کی خدمت کے جذبے کے تحت دن رات مریضوں کی خدمت میں مصروف رہیں۔ ان ابتدائی دنوں میں ہسپتالوں میں نرسوں کی کمی تھی۔ نرسنگ کے لئے تعلیم یافتہ لڑکیوں کی ضرورت تھی۔ مگر یہ پیشہ اختیار کرنے سے لڑکیاں عام طور پر گریز کرتی تھیں۔ بیگم لیاقت علی خان نے نرسوں کی کمی کا احساس کرتے ہوئے مسلمان گھرانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی تعلیم یافتہ لڑکیوں کو نرسنگ کے لئے پیش کریں۔ ان کی اس اپیل کا یہ اثر ہوا کہ سینکڑوں لڑکیوں نے نرسنگ کی ٹریننگ کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ بیرونی ممالک میں نرسنگ کی ٹریننگ کے لئے لڑکیوں کو بھجوایا تاکہ وہ جدید ترین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تقاضوں کے مطابق نرسنگ کی تربیت حاصل کر کے پاکستان کی خدمت کر سکیں۔
ملک کی تمام لڑکیوں اور عورتوں کو نرسنگ کی ابتدائی معلومات سے آشنا کرنے۔
ان کی جسمانی صحت کو برقرار رکھنے اور انہیں وقت پڑنے پر اپنے ملک اور اپنی قوم کی خدمت کرنے کے قابل بنانے کے لئے آپ نے پاکستان خواتین نیشنل گارڈ کی تنظیم کی بنیاد ڈالی۔ آپ نے چیف کنٹرولر اور بریگیڈیئر کی حیثیت سے اپنی نگرانی میں اس تنظیم میں حصہ لینے ملک کی ہزاروں عورتوں کو میدان عمل میں لا کھڑا کیا۔ یہ تنظیم بھی ایک رضاکارانہ سروس کے طور پر شروع کی گئی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ مملکت پاکستان کی خواتین کو قومی اور ملکی خدمت کے قابل بنایا جاسکے۔ یہ تنظیم اگرچہ رضاکارانہ تھی مگر اس کا کنٹرول ملٹری کے سپرد کر دیا گیا تاکہ ملٹری تنظیم کے تحت عورتوں کو باقاعدہ پریڈ۔ ڈرل اور سپاہیانہ خدمات۔ نرسنگ۔ ابتدائی طبی امداد۔ سول ڈیفنس۔ ٹائپنگ۔ سگنلنگ اور سوشل کاموں وغیرہ کی ٹریننگ دی جاسکے۔ چنانچہ بیگم لیاقت علی خان کی کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ تقریباً ڈھائی ہزار عورتوں نے اس تنظیم میں شامل ہو کر فوری طور پر ٹریننگ حاصل کی۔

رعنا چونکہ اقتصادیات کی طالبہ اور پھر معلم رہ چکی تھیں اس لئے انہیں گھریلو دستکاریوں سے کافی دلچسپی تھی۔ انھوں نے اپنی تعلیم اور تجربے سے قوم اور ملک کو فائدہ پہنچانے کے لئے ۱۹۴۹ء میں کاٹیج انڈسٹریز ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی۔ گھریلو دستکاریوں کی ایسوسی ایشن کے قیام سے پاکستان کے ہزاروں مرد اور عورتوں کو ایک طرف تو ذریعہ معاش حاصل ہوا اور دوسری طرف ملکی صنعت کے خلا کو پورا کر کے ملک کو صنعتی ترقی کے راستے پر گامزن کیا۔ اس ایسوسی ایشن کے لئے انھوں نے چند خواتین کو سرمایہ لگانے کیلئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رضاکارانہ طور پر آمادہ کیا اور ساتھ ہی گھریلو مصنوعات کے فروغ اور نکاس کے لئے موزوں اور مناسب انتظامات کئے۔ اس ایسوسی ایشن کے قیام کی بنیاد بھی ملک کے حاجتمند اور دردمند افراد کی ضروریات پر رکھی گئی۔ چنانچہ ایسوسی ایشن کو جتنا مالی فائدہ ہوتا ہے وہ تمام منافع مختلف خیراتی اداروں، ہسپتالوں، بیوہ خانوں اور ویلفیئر سنٹروں پہ خرچ کیا جاتا ہے۔ خیراتی اداروں کی مدد کرنے کے علاوہ اس ایسوسی ایشن کے بچے ہوئے منافع سے کراچی میں رعنا لیاقت کراف‌ٹسمین کالونی تیار کی گئی۔ جون ۱۹۴۹ء میں کراچی میں وکٹوریہ روڈ پہ کاٹیج انڈسٹریز امپوریم کھولا گیا۔ رعنا بیگم نے اس ایسوسی ایشن کے قیام سے ملکی عوام کے سامنے ایک مکمل عملی نمونہ پیش کیا کہ محنت کس طرح ملک کی صنعتی ترقی میں ممد و معاون ہو سکتی ہے۔ اس ایسوسی ایشن نے اس قدر ترقی اور شہرت حاصل کی کہ تھوڑے عرصے میں بین الاقوامی طور پر اسے تسلیم کیا گیا۔ جب کاٹیج انڈسٹریز کے مختلف شعبوں سے حاصل ہونے والا منافع خیراتی اداروں۔ ٹی بی سنٹروں۔ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کی فلاح و بہبود کے اداروں پر خرچ کرنے کے بعد کافی مقدار میں بچ گیا تو بیگم صاحبہ نے اس بچے ہوئے کثیر سرمایہ کو مزید کسی قومی طور پر ملکی بہبود کے کاموں پہ خرچ کرنے کی تدبیریں سوچنا شروع کیں۔ چنانچہ انہوں نے مزدور خواتین اور مزدور کارکنوں کے لئے ایک شاندار ماڈل کالونی تعمیر کرائی تاکہ وہ رہائشی لحاظ سے مطمئن ہو سکیں۔ اس کالونی کے ساتھ ساتھ کراچی میں اقبال ملک ہسپتال سنٹر بھی قائم کیا گیا۔

مہاجرین کی آبادکاری کے لئے بیگم صاحبہ نے کراچی میں گل رعنا نصرت انڈسٹریل ہوم کی بنیاد ڈالی۔ جس میں مہاجر خواتین کے لئے ایک معقول ذریعہ معاش مہیا کیا گیا ان مزدور مہاجر خواتین کو روزانہ اور ماہانہ معقول مزدوری کے علاوہ سالانہ بونس بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیا جانے لگا۔ تاکہ ان کی اقتصادی حالت بہتر ہو سکے۔ اس صنعتی ادارے کے ساتھ مہاجر خواتین کے بچوں کی تعلیم کے لئے سکول بھی کھولا گیا تاکہ ان کے بچے تعلیم حاصل کر کے اپنا مستقبل شاندار بنا سکیں۔

**اپوا:** بیگم صاحبہ نے ملک کے تمام حصوں کی خواتین کو ایک منظم سوشل تحریک کے ذریعے متحد کر کے قومی خدمت اور ملکی ترقی میں اہم حصہ ادا کرنے کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے ۲۲ فروری ۱۹۴۹ء کو ملک بھر کی چیدہ چیدہ اور سنجیدہ خواتین کو مدعو کیا۔ اور ان کے سامنے آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا) کی تحریک کا منصوبہ پیش کیا تاکہ ملک کے ہر حصے کی عورتیں اس تنظیم کے تحت سوشل ورک کے ذریعے اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ قوم اور ملک کی خدمت کے فرائض سرانجام دے سکیں۔ اور پاکستانی خواتین کا معیار زندگی بلند ہو سکے اور پاکستانی عورت زندگی کے ہر شعبے میں کامیاب اور کامران ہو کر مردوں کے دوش بدوش ملک کی ترقی اور خوشحالی کے کاموں میں عملی حصہ لے سکے۔

اپوا کی تنظیم تحصیلوں، ضلعوں اور صوبائی شاخوں کے ذریعے ہر جگہ قائم کی گئی۔ تاکہ ملک کے ہر حصے کی عورتیں اس مفید منصوبے پر عمل پیرا ہو کر اپنے سوشل کاموں کے ذریعے اپنی۔ اپنے سماج اور اپنے ملک کی خدمت کر سکیں۔ ملک کے ہر حصے کی ہزاروں عورتیں اس کی ممبر ہیں۔ بین الاقوامی طور پر دنیا کی عورتوں کی جنرل فیڈریشن آف ویمنز کلب۔ دی انٹرنیشنل الائنس آف ویمنز۔ دی ایسوسی ایٹیڈ کنٹری ویمنز آف دی ورلڈ۔ دی ورلڈ اسمبلی آف دی یوتھ سے اپوا کا الحاق ہو چکا ہے۔ ملکی اور قومی نوعیت سے اپوا کا الحاق دی پاکستان کا ٹیج انڈسٹریز۔ دی گل رعنا انڈسٹریل ہوم اینڈ کلب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


دی وومنز انٹرنیشنل کلب آف کراچی اور سوشل سروس کوآرڈی نیٹنگ کونسل سے ہے اپوا کئی قومی اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں ملکی خواتین کی نمائندگی کرتی ہے اس تنظیم نے پاکستانی عورتوں میں یکجہتی ۔ کارکردگی ۔ اپنی مدد آپ اور بنی نوع انسان کی خدمت کا بے پناہ جذبہ پیدا کر دیا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اپوا کی تنظیم اور اس کا قیام بیگم صاحبہ کی دانشمندی ۔ بے پناہ تدبر ۔ لاجواب ذہنی شعور اور طبقۂ نسواں کی بہتری اور بہبودی کے ساتھ گہرے شغف کا نتیجہ ہے ۔ انھوں نے اپنی علمیت اور تجربے کو کام میں لا کر اس تنظیم میں جان ڈالی ۔ آپ مہاجروں ۔ ناداروں اور ضرورتمندوں کے علاوہ طبقۂ خواتین کی بے مثال خدمت کے ساتھ ساتھ گھریلو مصنوعات کی ابتدا اور ترقی کا بھی باعث ہیں ۔ آپ نے اس تنظیم کے ذریعے خواتین کو پاکستان کا بہترین اور مفید شہری بنایا ۔ اس مفید تنظیم کے تحت کئی دوسرے قومی اور ملکی منفعت کے منصوبوں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے ۔ جن میں دیہات سدھار ۔ فیملی لاء اور دیگر سوشل خدمات ہیں ۔

اپوا کی تحریک کے ذریعے عورتوں کو مختلف دستکاریوں کی تربیت دی جاتی ہے زچہ بچہ سنٹر چلائے جا رہے ہیں ۔ تعلیم بالغان کے سنٹر قائم ہیں ۔ جہاں ہر خاتون کو مفت تعلیم دی جاتی ہے ۔ لڑکیوں کے سکول چلائے جا رہے ہیں ۔ گھریلو دستکاریوں کو فروغ دیا جا رہا ہے ۔ اسی تنظیم کے تحت مینا بازار منعقد کر کے گھریلو دستکاریوں اور اپوا کی سرگرمیوں کی تشہیر کی جاتی ہے تاکہ اس تحریک سے ملک کی عورتیں اپنی مدد آپ کے ذریعے اپنی اور اپنے بچوں کی زندگی کو خوشگوار بنا کر پاکستان کا بہترین فرد ثابت ہو سکیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**سیر و سیاحت** :- قائدِ ملت کے ساتھ انھوں نے پاکستان بھر کا دورہ کر کے خواتین کی ضروریات۔ ان کی تکالیف، دُکھ سُکھ اور ماں کے ماحول سے واقفیت حاصل کی۔ اپنے ملک سے باہر انھوں نے مشرقِ وسطیٰ۔ یورپ۔ امریکہ۔ کینیڈا اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں جا کر عورتوں کی انجمنوں۔ ان کے سماجی اور سوشل کاموں اور ان کے ملکی اور قومی خدمات کے کارناموں کا جائزہ لیا۔ آپ نے بیرونی ممالک میں پاکستانی خواتین کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی شاندار تقریروں۔ بیانوں اور سفارتی ذرائع سے پاکستان اور پاکستانی خواتین کے وقار کو بلند کیا۔ امریکن خواتین نے ان کی اعلیٰ کارکردگی، حسنِ تدبیر اور عمدہ صلاحیتوں کی وجہ سے انہیں "ڈائنمو ان سلک" کا خطاب دیا۔ امریکہ میں ٹیکساس کے عوام نے انہیں اعزازی شہریت کا رتبہ دیا۔ اسی طرح امریکہ کی سیاہ فام خواتین کی انجمن نے انہیں اپنی ایسوسی ایشن کا اعزازی رکن نامزد کیا۔ سنہ ۱۹۵۱ء میں ان کی اعلیٰ صلاحیتوں کی وجہ سے انہیں جان ایڈمز اور ووڈ ون اچیومنٹ میڈل دیا گیا۔ امریکی عوام نے انہیں "پاکستانیوں کی ماں" کے لقب سے نوازا۔

بیگم صاحبہ نے ملک کی خواتین کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے کے لئے تعلیمی ایڈوائزری بورڈ کی ممبر اور ایڈوائزر کی حیثیت سے بھی شاندار کارنامے سرانجام دیئے۔ انھوں نے تعلیم کے راستے میں حائل کئی مشکلات کو اپنے تجربوں اور معلومات کی روشنی میں دُور کرنے کی انتھک کوشش کی۔ کراچی یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ اور سینیٹ کی ممبر پاکستان کی بنیادی تعلیمی کونسل کی چیئرمین۔ مونٹی سوری طریقہ تعلیم کی بین الاقوامی تنظیم کی اعزازی ممبر۔ پاکستان مینٹل ہیلتھ ایسوسی ایشن کی فعال ممبر رہ کر آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اپنی بھرپور صلاحیتوں اور عملی تجربے سے شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ انھوں نے نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی تقریروں، قیمتی مشوروں۔ عملی تجربوں اور علمی قابلیت سے بنی نوع انسان کی خدمت کے فرائض سرانجام دیئے۔

ملک کے نوجوان طلباء اور طالبات کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ آپ کے گہرے شغف کا نتیجہ تھا کہ جب امریکہ کے فورڈ فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر مسٹر پال ہاف مین پاکستان تشریف لائے تو آپ نے کراچی کے ہوم اکنامکس کالج کی ہمہ جہت ترقی کے لئے ان سے امداد کی درخواست کی۔ اس کالج کے قیام سے نہ صرف ضرورت مند خواتین کے لئے نئے پیشوں کے انتخاب کا مسئلہ حل ہو گیا بلکہ ان کے لئے زندگی کے ہر شعبے میں بہتر معیار زندگی کے قیام کی راہ ہموار ہو گئی۔ نوجوانوں کے مسائل کے ساتھ انتہائی دلچسپی کی وجہ سے آپ نہایت سرگرمی سے مستعد رہیں۔ آپ کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ پاکستان نیشنل کونسل آف یوتھ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کا الحاق ورلڈ اسمبلی آف یوتھ کے ساتھ کیا گیا۔ عورتوں کے مسائل کے ساتھ گہری دلچسپی کے نتیجے کے طور پر پاکستان میں پہلی بار قائم اور سفید اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا جن میں سے ایک کراچی یونیورسٹی کی خواتین کی ایسوسی ایشن اور دوسرا کراچی بزنس اینڈ پروفیشنل کلب ہے۔

آپ نے ملک اور قوم کی خدمت کے لئے جو قدم بھی اٹھایا اس میں کبھی بھی ذاتی منفعت کا خیال دل میں نہیں رکھا۔ اور نہ ہی کبھی انھوں نے یہ احساس کیا کہ وہ ایک وزیراعظم کی بیوی کی حیثیت سے یہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ آپ نے ہمیشہ یقین محکم عمل پیہم اور قومی اتحاد کے جذبے کے تحت اپنے دل و دماغ کی اعلیٰ صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر قوم اور ملک کو فائدہ پہنچایا۔ خدا نے انہیں ان شاندار خصوصیات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کی بنا پر اپنے پیارے شوہر قائد ملت کی شہادت کے المیہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کی۔ آپ میں صبر و تحمل کا بے پناہ جذبہ ہے۔ جب آپ کے ہر دلعزیز شوہر شہید کئے گئے تو آپ نے نہایت صبر و تحمل سے اس صدمے کو برداشت کیا۔

جس دن قائد ملت شہید ہوئے اسی دن رعنا بیگم نے ایک ہسپتال کا افتتاح کرنا تھا۔ ان کے صبر و تحمل اور قومی ترقی کے لگاؤ کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ انھوں نے ان صبر آزما لمحات کے موقع پر اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہسپتال کے افتتاح کو دل سے نہ بھلایا بلکہ عین موقع پر ٹیلیفون کے ذریعے قائد ملت کی شہادت کے صرف ۲۰ گھنٹے کے وقفے کے بعد یہ افتتاحی پیغام بھیجا۔

"خدا زندگی بخشتا ہے اور خدا ہی زندگی کو ختم کرتا ہے لیکن انسانی خدمت کا کام ضرور جاری رہنا چاہئے انسانی خدمت کا جذبہ ذاتی مصائب سے خواہ وہ کتنے ہی اندوہناک کیوں نہ ہوں بلند تر ہے۔ اسی خدمت کے جذبے کے تحت میں ہسپتال کا افتتاح کرتی ہوں۔"

اقوام متحدہ کے طرز پر آپ نے کراچی میں ویمنز انٹرنیشنل کلب قائم کیا۔ بیرونی ممالک کی نمائندہ خواتین بھی اس کلب کی ممبر ہیں۔ اس کلب کا قیام ثقافتی اور معاشرتی اصلاح کی بنیادوں پر کیا گیا ہے۔ کلب کی سرگرمیوں کے مختلف شعبوں میں موسیقی، آرٹ، ادب، امور خانہ داری اور باغبانی ہیں۔ ان مقاصد کو مقررہ دنوں سماجی اجتماعوں، نمائش، ڈراموں وغیرہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ نیز اس کلب کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ غیر ملکی خواتین پاکستانی خواتین کے خیالات اور جذبات سے روشناس ہو سکیں اور پاکستانی خواتین ان غیر ملکی خواتین کے خیالات اور تجربات سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفادہ کر سکیں۔

۱۹۵۲ء میں آپ کو اقوام متحدہ کے ساتویں جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستان کا نمائندہ منتخب کیا گیا۔ جہاں آپ نے پاکستان کی بہترین نمائندگی کی۔ ۱۹۵۳ء میں جب آپ اپنے دونوں بیٹوں اکبر اور اشرف کو لندن کے اسکول میں داخل کرانے کے لئے گئیں۔ تو ملکہ الزبتھ کی کارونیشن میں آپ کو خصوصی شاہی مہمان کے طور پر مدعو کیا گیا۔ آپ دولت مشترکہ کے ممالک کی طرف سے واحد مہمان خاتون تھیں جو اس تقریب میں شامل ہوئیں۔

۱۲ ستمبر ۱۹۵۴ء کو حکومت پاکستان نے آپ کو ہالینڈ کا سفیر مقرر کیا۔ آپ واحد مسلم خاتون ہیں جنہیں یہ سفارتی عہدہ تفویض کیا گیا۔ ہالینڈ میں سفارتی فرائض کے دوران آپ نے ہالینڈ اور پاکستان کو گہرے دوستانہ رشتے میں منسلک کیا۔ سات سال تک آپ نے کامیاب سفارتی فرائض سرانجام دیئے۔ ہیگ میں آپ کی عمدہ قابلیت اعلیٰ سفارتی بصیرت کی بنا پر آپ کو سفارتی حلقوں کا ڈین مقرر کیا گیا۔ آپ دنیا کی واحد خاتون ہیں جنہیں یہ اعزاز حاصل ہوا۔ ۹ جون ۱۹۶۱ء کو حکومت پاکستان نے آپ کو اٹلی اور تیونس کا سفیر مقرر کیا۔ ہالینڈ سے الوداع ہوتے وقت اہل ہالینڈ اور غیر ملکی سفارت خانوں نے آپ کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ ہالینڈ کی ملکہ جولیانا اور حکومت ہالینڈ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک شاندار اور پروقار الوداعی دعوت دی گئی جس میں آپ کو ہالینڈ کا سب سے بڑا اعزاز ORDER OF THE GRAND CROSS OF ORANGE NASSAU عطا کیا گیا۔ یہ اعزاز تاج کی طرف سے کسی ریاست کے سربراہ یا کسی شاہی خاندان کے اس اعلیٰ فرد کو دیا جاتا ہے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شاندار صلاحیت کا مالک ہو۔ آپ ہی وہ پہلی پاکستانی خاتون ہیں جنہیں غیر معمولی قابلیت اعلیٰ اوصاف۔ اور نوع انسانی کی شاندار خدمات کے صلے میں یہ اعزاز دیا گیا ہے۔

۹ جون ۱۹۶۱ء کو آپ ہالینڈ سے اٹلی اور ٹیونس کے سفارتی عہدے کا چارج لینے کے لئے روانہ ہوئیں۔ روم میں سفارتی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد آپ نے تندہی محنت۔ ہمت اور استقلال کے ساتھ سفارتی فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۵۵ء میں آپ کو آئی۔ ایل۔ او کا ممبر مقرر کیا گیا۔ آپ نے جنیوا کے کئی اجلاسوں میں شرکت کرکے اپنی اعلیٰ اقتصادی بصیرت۔ بنی نوع انسان کی بہبودی کے عملی جذبے اور بے مثال دماغی صلاحیتوں سے اس کمیٹی کو قیمتی مشوروں اور خیالات سے مستفید کیا۔ سفارتی حلقوں میں آپ کو ایک قابل سفیر تسلیم کیا جا چکا ہے۔

آپ اپوا کی بانی اور اس کی صدر ہونے کے علاوہ پاکستان ویمنز نیشنل گارڈ اور پاکستان ویمنز نیول ریزرو تنظیم کی بانی اور چیف کنٹرولر رہ چکی ہیں۔ لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی کی صدر اور یونیورسٹی ویمنز ایسوسی ایشن کراچی۔ انٹرنیشنل کلب کراچی۔ بزنس اینڈ پروفیشنل ویمنز کلب کراچی کی بانی ہیں۔ کراچی یونیورسٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی سنیٹ اور کراچی یونیورسٹی سنڈیکیٹ۔ پاکستان ریڈ کراس کی انتظامیہ۔ سینٹ جان ایمبولنس سوسائٹی اور برٹش ایمپائر لیپراسی ایسوسی ایشن کی ممبر رہ چکی ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں آپ نے جنیوا میں اقوام متحدہ کے ساتویں اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی کی۔

آپ کو اعلیٰ قومی۔ ملکی۔ بین الاقوامی اور نوع انسان کی خدمات کے صلے میں اپنے ملک اور دوسرے ممالک سے جو میڈل اور اعزاز ملے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۹۵۰ء میں آپ کو یو۔ ایس۔ اے کی طرف سے جین میڈل۔ وومن آف اچیومنٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میڈل وومن آف پاکستان کا اعزاز دیا گیا۔ ۱۹۵۹ء میں حکومت پاکستان نے آپ کو نشان امتیاز کا خطاب عطا کیا۔ ۱۹۶۱ء میں آپ کو ہالینڈ کا گرینڈ کراس آف اورینج نساؤ کا سب سے پہلا اعزاز عطا کیا۔ ۱۹۶۲ء میں آپ کو پہلا بین الاقوامی گبل ایوارڈ دیا گیا۔ ۱۹۶۵ء میں ترک خواتین کی انجمن نے آپ کو النقرہ بین "وومن آف دی ورلڈ" کا خطاب عطا کیا۔ ۱۹۶۶ء میں آپ کو حکومت اٹلی کی طرف سے کیو ملیرز۔ ڈی گرینڈ کراس کا اعزاز ملا۔

آپ بین الاقوامی ہائی سوسائٹی اور پاکستان نیشنل بلیچہ ایسوسی ایشن کی اعزازی ممبر رہیں۔ ستمبر ۱۹۵۴ء سے جون ۱۹۶۱ء تک آپ ہالینڈ کی سفیر رہیں۔ اسی دوران آپ کو سفارتی حلقوں کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ ۱۹۵۵ء سے آپ آئی۔ ایل۔ او کی مسلسل کمیٹی آرہی ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں آپ کو اٹلی اور تیونس کا سفیر مقرر کیا گیا۔

آپ کے نزدیک بہترین قومی رضاکار یا قومی لیڈر وہ ہے جس کا دل بنی نوع انسان کی محبت اور خدمت کے جذبے سے سرشار ہو۔ جس کا دماغ ہمیشہ دوسروں سے کچھ سیکھنے اور خود دوسروں کو سکھانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ جس کو اپنی ذات اور اپنے مقصد کی تکمیل پر مکمل اعتماد اور یقین ہو۔ جس کے دل میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا جذبہ ہو۔ جو عملی قوت اور تجربے کے ساتھ بلند حوصلے کا مالک ہو۔ جسے کسی کام کی بنیادی اہمیت کا احساس ہو۔ جس میں کسی کام کے کرنے کا بے پناہ جذبہ اور جوش ہو۔ جو دوسروں کے دلوں میں کسی مقصد کے حصول کے لئے جذبہ اور جوش پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ جس میں کسی منصوبے کو بنانے اور اسے عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت ہو اور کسی مقصد کے حصول کے لئے ایسے ذرائع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اختیار کرنے کی اہلیت رکھتا ہو کہ وہ مقصد جامع طور پر مختصر سی مدت میں پایہ تکمیل تک پہنچا سکے نیز جس کے دل میں کسی مقصد کی عظمت کا احساس ہو۔

عورتوں کی تعلیم کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے آپ فرماتی ہیں کہ

"جب تم ایک لڑکے کو تعلیم دو تو تم یہ سمجھو کہ تم نے ایک فرد کو زیور علم سے آراستہ کیا مگر جب تم ایک لڑکی کو تعلیم دلاؤ تو یہ جانو کہ تم نے پورے خاندان کو زیور علم سے آراستہ کر دیا ہے۔"

صحیح انسان وہ ہے جو بلا لحاظ مذہب و ملت اپنے مفاد پر دوسروں کے مفاد کو ترجیح دے۔ دوسروں کے غم کو اپنا غم اور دوسروں کی خوشی کو اپنی خوشی تصور کرے۔ اگر دنیا کے ہر فرد میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو یہ دنیا جنت کا نمونہ بن سکتی ہے بیگم لیاقت علی خان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ان کا ایک ایک کارنامہ اسی جذبے کی عکاسی کر رہا ہے۔ وہ طالب علموں میں یہی جذبہ پیدا کرنے کے لئے انہیں نصیحت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

"اپنے ذہنوں کو تیز کرو۔ اپنے دل کو حساس بناؤ۔ اپنے جذبات کو زندہ و بیدار رکھو۔ اپنے ہاتھوں کو بجائے تخریبی کاموں میں مصروف رکھنے کے تعمیری کاموں میں مشغول رکھو۔ کامیابی سے ہمکنار ہونے کی کوشش کرو۔ ناکامی کو دل میں جگہ نہ دو۔ دوسروں کو تحقیر کی نظروں سے دیکھنے اور ان کی زندگی اور جذبات سے کھیلنے کی بجائے ان کی زندگی کی تکمیل اور کامیابی میں ان کا ساتھ دو۔"

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمدم سلطان بیگم کمال الدین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# ہمدم سلطان

## (بیگم کمال الدین)

تحریک آزادی کی نامور مجاہدہ جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ صوبہ سرحد کی عورتوں میں سیاسی شعور اور ملی بیداری پیدا کرنے میں صرف کیا وہ بیگم کمال الدین کے نام سے مشہور ہے۔ یہ وہی جواں ہمت، مجاہدہ ہے جس کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مارچ سنہ ۱۹۴۶ء میں ہندو پاک کے مشہور اخبار "پاکستان ٹائمز" نے لکھا تھا۔ (ترجمہ)

"صوبہ سرحد میں عورتوں کو بیدار کرنے کا سہرا بیگم کمال الدین کے سر ہے جس کے داخلے پر حکومت نے پابندی عائد کر دی مگر وہ باوجود ان پابندیوں کے چھپ کر تحریک آزادی میں دن رات مصروف ہے۔"

یہی وہ نامور مجاہدہ ہے جس نے اپنی جوانی تحریک آزادی کے لئے وقف کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اور جب وہ عمر کے آخری حصے میں اپنی منزل حیات طے کر رہی تھیں تو بھارت نے ۱۹۶۵ء میں پاکستان پر بزدلانہ حملہ کیا۔ پاکستان کی مجاہد فوج کے جوان جب مجاہد اپنے سینوں سے بم باندھ کر دشمن کے ٹینکوں کے نیچے اپنی جانیں قربان کر کے اپنے مقدس وطن کا دفاع کرنے لگے تو اس بلند ہمت مجاہدہ نے اخبارات کے ذریعہ حکومت سے اپیل کی کہ:۔

"اپنے ملک کے اس کڑے وقت میں جب کہ ہمارے فوجی جوان ٹینکوں کے نیچے اپنے جسموں سے بم باندھ کر اپنے ملک کا دفاع کر رہے ہیں میں حکومت سے مطالبہ کرتی ہوں کہ مجھ بوڑھی عورت کو معمولی سی تربیت دے کر محاذ پر بھیجا جائے۔ تاکہ میں اپنے جسم سے بم باندھ کر دشمن کے ٹینکوں کو تباہ و برباد کر دوں۔ اور ہمارے فوجی جوانوں کی قیمتی زندگیاں محفوظ رہ سکیں تاکہ وہ زندہ رہتے ہوئے دشمن کو منہ توڑ جواب دے سکیں۔"

یہی وہ مجاہدہ تھیں جو تحریک آزادی کے دوران قائد اعظم کا پیغام گھر گھر پہنچاتی تھیں اور مردوں اور عورتوں کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کرنے کی کوشش کرتی تھیں کبھی دہلی، کبھی پشاور اور کبھی ہزارہ کے علاقوں میں مصروف عمل رہیں۔ اس مجاہدہ نے حصول آزادی کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں سہیں۔ حکومت کی طرف سے کئی پابندیاں عائد ہوتی رہیں مگر انہوں نے ان پابندیوں اور تکلیفوں کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی اور جد و جہد آزادی میں مسلسل تگ و دو کرتی رہیں۔ حکومت نے شوہر کی پنشن بند کرنے کی دھمکی دی۔ جاگیر ضبط کرنے کی دھمکی دی۔ مگر اس اولوالعزم مجاہدہ نے تو پنشن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی سنبطی کی پرواہ کی نہ ہی جاگیر کے ضبط ہونے کی دھمکی سے مرعوب ہوئیں۔ یہی وہ باوقار مجاہدہ ہیں جو تحریک آزادی کے دوران سب سے پہلے جیل میں گئیں۔ یہی وہ خوددار مجاہدہ ہیں جنہیں گورنر سرحد نے ملاقات کیلئے دعوت دی تاکہ باہمی بات چیت کے ذریعے مرعوب کر کے انہیں آزادی کی تحریک سے باز رکھا جائے۔ مگر اس مندحوصلہ اور باوفا مجاہدہ نے انگریز گورنر کے پاس جاکر ملنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ:

"گورنر اگر مجھے کہنا چاہتے ہیں تو یہاں میرے پاس آکر مجھے کہیں۔ ہم آزادی کے متوالے محض بات چیت اور ملاقاتوں کے ذریعے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اگر گورنر کو بات چیت کرنا ہے تو ہمارے قائد اعظم سے جاکر کریں جن کے ہاتھوں میں ہماری باگ ڈور ہے۔"

تحریک آزادی کی یہ مشہور و معروف خاتون ۱۴ اگست ۱۸۹۶ء کو پشاور کے محلہ جہانگیر پورہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد کا نام سردار نصرت جنگ خان تھا۔ جو پٹھانوں کے مشہور درانی قبیلے کے ایک نامور فرد تھے۔ آپ کے خاندان کو افغانستان سے جلاوطن کر دیا گیا تھا جس کے بعد آپ کے خاندان کے کچھ افراد لدھیانہ۔ امرتسر اور انبالہ میں مقیم ہو گئے۔ آپ کے والد نے بعد میں سردار گڑھی کے مقام پر زمین خریدی اور پشاور میں ہی رہنے بسنے لگے۔ ہمدم سلطان کی عمر ابھی تین سال کی بھی نہ تھی کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والدہ محترمہ نے پرورش کی جب ہوش سنبھالا تو قرآن مجید اور اسلامی کتابوں کی گھر پر ہی تعلیم حاصل کی۔ فارسی ان کی مادری زبان تھی۔ اس لئے ہمدم سلطان نے بچپن ہی میں فارسی کی کئی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا۔ جس سے ان میں خاصی علمی قابلیت پیدا ہو گئی۔ ابھی گیارہ سال ہی کی تھیں کہ ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شادی کمال الدین صاحب سے ہو گئی۔ ان کے سسرال والوں کا بھی پورا خاندان ان کی طرح افغانستان سے جلاوطن کردیا گیا تھا۔ یہ خاندان بھی ہندوستان میں آکر لدھیانہ۔ انبالہ، اور امرتسر میں آباد ہو گیا تھا۔ آپ کے سسر سردار بہاؤالدین خان کو افغانستان سے آنے کے بعد برطانوی فوج میں بطور رسالدار میجر کے ملازم رکھ لیا گیا تھا۔ اور انگریزی طرز پر انہیں پنشن کا عہدہ بھی دیدیا گیا تھا۔ کچھ عرصہ تک وہ لارڈ کرزن کے اے ڈی سی بھی رہے۔ کمال الدین صاحب اور ان کے بھائی فخرالدین خان اور مصلح الدین خان نے پہلے تو امرتسر میں جائداد خرید لی تھی مگر بعد میں انھوں نے یہ جائداد فروخت کر کے ایبٹ آباد میں زمین خرید لی۔ اور وہیں رہنے بسنے لگے۔ ان کے سسر کو برطانوی حکومت نے اعلیٰ فوجی خدمات کے صلے میں جڑانوالہ ضلع لائلپور میں ۵ مربعے زمین بھی بطور انعام کے دی تھی۔

سنہ ۱۹۰۳ء میں بیگم سلطان کی شادی جب کمال الدین صاحب سے ہوئی تو شادی کے تین دن کے بعد کمال الدین صاحب کو برطانوی فوج میں بعہدہ جمعدار ملازمت میں لے لیا گیا۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں جب پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی تو کمال الدین صاحب محاذ جنگ پر چلے گئے ان کے جانے کے بعد بیگم سلطان کی ساس بھی فوت ہو گئیں اب گھر پر کوئی نہ تھا۔ بیگم سلطان کو شروع سے ہی تعلیم کا شوق تھا مگر شادی کے بندھن میں بندھنے کے بعد تعلیمی سلسلہ کچھ عرصے کے لئے منقطع ہو گیا تھا۔ لہذا اب وہ اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے لاہور کے کوئین میری کالج کے بورڈنگ ہاؤس میں داخل ہو گئیں تاکہ وہ بورڈنگ میں رہ کر کوئین میری کالج سے علمی ذخیرے سے آراستہ ہو سکیں۔ انھوں نے نہایت محنت سے تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ وہ دوران تعلیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جسمانی تربیت۔ میوزک اور پینٹنگ وغیرہ کی طرف خاص توجہ دیتی رہیں۔ سکول کی ڈیبیٹوں اور جلسوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتی رہیں۔ انھوں نے کئی مباحثوں میں تقریری مقابلوں میں امتیازی انعامات اور سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔ ہمدم سلطان کوئین میری کالج کی ان نامور طالبات میں سے تھیں جو سٹیج کی بہترین مقررہ، کھیل کے میدان میں بہترین کھلاڑی اور تعلیم کے میدان میں اعلیٰ قابلیت کی مالک تھیں۔ اس کالج کی تعلیم کے دوران انھوں نے گائیڈنگ کی تربیت حاصل کی۔ گائیڈنگ تحریک سے انہیں بیحد دلچسپی تھی۔ وہ گائیڈنگ میں اعلیٰ تربیت حاصل کر کے بنی نوع انسان کی ہمدردی اور ملک و قوم کی بہی خواہی کا مکمل نمونہ بننا چاہتی تھیں۔ گائیڈنگ کی تربیت کے دوران انھوں نے کشیدہ کاری، امور خانہ داری، فرسٹ ایڈ، کفایت شعاری کے کئی امتیازی بیج حاصل کئے۔ عملی تعلیم اور عملی تربیت نے ہمدم سلطان کو مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک عملی خاتون بنا دیا۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد انھوں نے پنجاب یونیورسٹی سے فارسی زبان کا امتحان بھی پاس کر لیا تھا جس کی وجہ سے انہیں فارسی ادب سے خاصا لگاؤ پیدا ہو گیا تھا۔ فارسی زبان میں یہ قدرتی خاصیت ہے کہ فارسی ادب کے وسیع مطالعہ کی وجہ سے کئی افراد شاعری کے بام عروج پر پہنچے۔ کئی صاحب قلم ہوئے اور کئی فصیح و بلیغ مقرر ثابت ہوئے۔ فارسی ادب کے مطالعہ نے ہمدم سلطان کی زندگی پر بھی گہرا اثر کیا۔ فارسی ادب سے انھیں تقریر کی ایسی خاصیت ملی کہ جس وقت وہ تقریر کرتیں تو سننے والے ہمہ تن گوش ہو کر مسحور ہو جاتے۔ ان کی تقریر کچھ اس طرح اثر انداز ہوتی کہ سننے والوں میں سے کوئی بھی اس وقت تک جلسہ گاہ کو نہ چھوڑتا جب تک ان کی تقریر ختم نہ ہو جاتی۔ ان کی تقریر کی خصوصیت یہ تھی کہ سامعین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کے دلوں میں ایک جوش اور ولولہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تحریک آزادی کے دوران جہاں بھی وہ جاتی تھیں۔ ان کی تقریروں پر پابندی عائد کر دی جاتی۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کی حکومت نے کئی بار ان کی تقریروں پر پابندی عائد کی۔ جس ضلع میں بھی وہ جاتیں اس ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذریعے انہیں یہ نوٹس دیا جاتا کہ وہ فوری طور پر ضلع سے چلی جائیں۔ جس شہر میں بھی وہ جاتیں، انہیں اس شہر سے نکالنے کے لیے حکام ایڑی چوٹی کا زور لگاتے۔ پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی سائے کی طرح ان کے پیچھے پیچھے رہتی۔ مگر اس جانباز مجاہدہ نے آزادی کی تحریک کو کامیاب کرنے کے لیے کئی مسجدوں میں چھپ کر آزادی کے مقصد کی تکمیل کی اور کئی بھیس بدل کر آزادی کی تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ وہ گائیڈنگ کی تربیت سے مصیبتوں کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنا سیکھ چکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے قدم قدم پر ڈٹ کر مردانہ وار مصائب و آلام کا مقابلہ کیا۔ اس شیر دل مجاہدہ نے عورت کے روپ میں ایسے بے مثال کارنامے سرانجام دیئے کہ وقت کے عظیم زعما نے بھی انہیں قدر اور حیرت کی نگاہوں سے دیکھا۔ یہی وہ مجاہدہ ہیں جنہوں نے ان دنوں جبکہ سرحد میں مسلم لیگ کا نام و نشان تک نہ تھا۔ چوٹی کے کانگرسی لیڈروں اور دوسرے کئی افراد کو ہندوؤں کے مقابلے میں غیرت دلا کر انہیں سرحد کی کانگرسی وزارت کے خلاف فولادی دیوار بن جانے کی ترغیب دی۔

اس عظیم مجاہدہ کی سوشل زندگی کا آغاز تو زمانہ طالب علمی سے ہی ہو چکا تھا۔ جبکہ وہ لاہور میں لیگ آف سلیپ کی رکن بن چکی تھیں۔ یہ لیگ آف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جاب پہلی جنگِ عظیم کے فوجیوں کی امداد کے لیے قائم کی گئی تھی جس کے ذریعے فوجی جوانوں کے بال بچوں کی امداد مختلف ذریعوں سے کی جاتی تھی۔ نیز محاذِ جنگ پر جانے والوں کے لیے مختلف قسم کی اشیاء اس جماعت کے ذریعے تیار کر کے محاذ پر بھیجی جاتی تھیں۔ چونکہ بیگم سلطان الپ ملک عملی خاتون تھیں اس لیے انھوں نے گائیڈنگ تحریک سے دلچسپی کی وجہ سے نرسنگ میں اعلیٰ تربیت حاصل کر لی تھی تاکہ نرسنگ کے ذریعے وہ زخمیوں کی دیکھ بھال کر سکیں انھوں نے سینٹ جان ایمبولنس کی مکمل تربیت حاصل کی تاکہ وقت آنے پر وہ زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد بہم پہنچا سکیں۔ ان کی ان قابلیتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے برطانوی دورِ حکومت میں انہیں ضلع ہزارہ کے ڈسٹرکٹ بورڈ کا رکن نامزد کیا گیا تاکہ وہ ان فوجی جوانوں کے گھروں کے دکھ سکھ معلوم کر کے انہیں مناسب امداد بہم پہنچا سکیں جو محاذِ جنگ پر لڑائی میں مصروف ہیں۔ آپ نے ایبٹ آباد کے ملٹری ہسپتال میں جا کر زخمی فوجیوں کو مشغول زندگی بسر کرنے کے لیے انہیں بُننا اور سینا سکھانا شروع کیا۔ چونکہ گائیڈنگ کے ذریعے انھوں نے بنی نوعِ انسان کی خدمت کرنا سیکھا تھا لہٰذا انھوں نے ہر ممکن طریقے سے اپنے دکھ سکھ پر دوسروں کے دکھ سکھ کو ترجیح دی۔ وہ میلوں پیدل سفر کر کے ان فوجیوں کے بال بچوں اور بیویوں کو ان کے گھروں میں جا کر تسلی دیتیں جن کے باپ اور شوہر جنگِ عظیم میں اپنے بال بچوں سے ہزاروں میل دور رہ کر جنگ میں شریک تھے۔

پہلی جنگِ عظیم کے خاتمے پر ان کے شوہر جناب کمال الدین صاحب بخیر و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عافیت واپس آگئے تو آپ کا تعلیمی سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔ شوہر چونکہ فوج میں تھے۔ اس لئے ان کا رسالہ جہاں بھی جاتا بیگم سلطان بھی اپنے عزیز شوہر کے ساتھ ہی رہتیں اور ایک وفادار بیوی کے فرائض سرانجام دیتیں۔ ۱۹۲۰ء میں خدا نے انہیں ایک لڑکی عطا کی مگر چار سال کی عمر میں وہ فوت ہو گئی۔ جس کا ان کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ بچی کی یاد میں [illegible] آباد میں زچہ بچہ سنٹر کی بری حالت دیکھ کر ایک کمرے کی تعمیر کے لئے [illegible] روپیہ دیا۔ لوگوں سے بھی چندہ اکٹھا کر کے دیا تاکہ مریض عورتوں کے آرام و آسائش کے لئے آرام دہ کمرہ تیار ہو سکے۔

ابتدا میں بیگم کمال الدین کی سرگرمیاں معاشرتی میدان تک محدود [illegible] لیگ آف [illegible] کی رکن بننے کے بعد انہوں نے انسانی ہمدردی کے طور پر بے لوث خدمات سرانجام دیں۔ برطانوی حکومت نے انہیں ان کی مخلصانہ خدمات کے صلے میں جوبلی میڈل اور کارونیشن میڈل عطا کئے۔ ان کے ساتھ ہی انسانی خدمت کے بے لوث جذبے کی بنا پر انہیں اعلیٰ اور امتیازی سرٹیفکیٹ عطا کی گئیں۔ ریڈ کراس کی لائف ممبر کے طور پر آپ نے ہر ممکن طریقے سے ریڈ کراس کے اغراض و مقاصد کے تحت حتی الامکان خدمات سرانجام دیں۔

سیاسی میدان میں آپ کی زندگی کا آغاز ۱۹۳۲ء سے ہوا [illegible] آل انڈیا ویمن کانفرنس کی رکن تھیں۔ انجمن خواتین کی [illegible] اور عورتوں کے حقوق کے تحفظ کی کوشش شروع کیں۔ سرحد کی [illegible] اور [illegible] اور سکھ عورتیں آپ کے جذبہ کارکردگی سے بہت ہی متاثر تھیں۔ ۱۹۳۶ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں جب لاہور میں آل ایشیا ویمن کانفرنس کا انعقاد ہوا تو آپ کو خواتین کے اس عظیم اجتماع میں صدارت کے فرائض سپرد کیے گئے۔ آپ نے اس جلسے میں ایک شاندار تقریر کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ہندوستان کی عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ ۱۹۳۲ء میں ہندوستانی عورتوں کے ایک تعلیمی وفد میں انگلینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ فرانس اور مصر گئیں۔ ۱۹۳۹ء میں جب ایشیائی عورتوں کی کانفرنس استنبول میں ہوئی تو آپ کو دوبارہ وفد کا ممبر منتخب کیا گیا۔ ترکی کی اسلامی سلطنت اُن دنوں مصطفےٰ کمال اتاترک کی قیادت میں ترقی کی منزلیں طے کر رہی تھی۔ بیگم کمال الدین ترکیہ میں مادام جلال بایار کی مہمان خصوصی رہیں۔ جلال بایار کی وساطت سے کمال اتاترک سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی جس پر انہیں انقرہ آنے کی دعوت موصول ہوئی۔ آپ مادام جلال بایار اور محترم جلال بایار کی معیت میں انقرہ پہنچیں۔ جدید ترکیہ کے بانی اور ترکوں کے رہنما نے اپنی رہائش گاہ کے برآمدے میں ان کا استقبال کیا۔ مترجم کی وساطت سے گفتگو ہوئی۔ مصطفےٰ کمال آپ کے ملّی جذبات سے بہت ہی متاثر ہوئے۔ رخصت ہوتے وقت مصطفےٰ کمال نے اپنی یادگار کتاب میں کچھ لکھنے کو کہا۔ بیگم کمال الدین نے اس کتاب میں لکھا

"میری زندگی کا بہترین لمحہ وہ ہے جب میں کمال اتاترک سے
مل رہی ہوں۔ آپ کمال اتاترک نہیں بلکہ اتا مسلمان یعنی تمام
دنیا کے مسلمانوں کے باپ ہیں۔"

۱۹۴۲ء میں ان کے شوہر خان کمال الدین خان درانی فوت ہو گئے یہ ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زندگی کیلئے ایک صبر آزما وقت تھا۔ مگر انھوں نے نہایت صبر اور حوصلے کے ساتھ اس سانحہ کو برداشت کیا۔

ان کا اپنا کوئی بچہ نہ تھا جس سے وہ گھر کی چہل پہل دیکھ کر خوش ہوتیں۔ انھوں نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنے عزیز و اقارب کے بچوں کی پرورش شروع کر دی۔ چونکہ ... خاندان میں انگریزی تعلیم سے نفرت کی جاتی تھی۔ اس لئے آپ نے اپنے عزیز و اقارب کے بچوں کو مروجہ تعلیم دلانے اور ان کی زمانے کے ماحول کے مطابق پرورش کرنے کا فرض بھی اپنے ذمے لے لیا۔ اس سلسلے میں انھوں نے اپنے بھانجے اور بھائی ظہور احمد اور گوہر سلطان اور اپنے کئی دیگر رشتہ داروں کے بچوں کو پال کر اور ان کی تربیت کر کے اپنی ممتا کو تسکین دی۔

اپنے شوہر کی وفات کے بعد انھوں نے ملکی سیاست میں سرگرمی سے حصہ لینا شروع کیا۔ آپ نے ہندوستان کی متعصب ہندو خواتین کے طرز عمل سے جب یہ بھانپ لیا کہ آل انڈیا ویمن کانفرنس محض کانگرس کے اشاروں پر ناچ رہی ہے تو آپ نے اس کانفرنس سے استعفٰی دے کر مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ مسلم لیگ میں شامل ہو کر آپ نے مسلمان خواتین کو مسلم لیگ کا ممبر بنانا شروع کیا۔ اپنے حلقۂ اثر کی عورتوں کو ممبر بنانے کے بعد انھوں نے گاؤں اور شہروں کے دورے شروع کر دیئے اور ہر جگہ جا کر اپنی ولولہ انگیز تقریروں کے ذریعے مسلم لیگ اور قائد اعظم کا پیغام پہنچاتے ہوئے عوام کو بیدار کرنا شروع کیا۔

قرار دادِ پاکستان سے پہلے صوبہ سرحد میں کانگرس کا اثر بہت چھایا ہوا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس اثر کو دور کرنے کے لئے کافی کوششیں کی جا رہی تھیں۔ قائد اعظم نے دہلی میں ایک ملاقات کے موقع پر بیگم کمال الدین سے فرمایا:

"میں جانتا ہوں کہ پٹھان بہادر، غیور قوم ہے مگر تعجب ہے کہ وہ اکثریت میں ہوتے ہوئے کانگرسی وزارت میں کیوں شامل ہیں جبکہ کانگرس کے متعصبانہ رویے کا پردہ چاک ہو چکا ہے تو پھر کانگرسی وزارت میں ان کا شامل رہنا باعث حیرت ہے۔"

بیگم کمال الدین پر قائد اعظم کی اس گفتگو کا سخت اثر ہوا۔ انہوں نے قائد اعظم سے کہا:

"میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ آپ کا پیغام سرحد کے ایک ایک گھر تک پہنچانے میں آپ کے ایک ادنیٰ اشارے پر میں اپنی جان تک دے دوں گی اور وقت آپ کو بتا دے گا کہ پٹھان قوم میں اور پٹھان مرد ... آج کانگرسی وزارت کے ایوانوں کو ڈھانے میں"

قائد اعظم سے ملاقات سے متاثر ہو کر انہوں نے سرحد پہنچتے ہی غیور افراد کو غیرت دلاتے ہوئے خطوط لکھے کہ آپ لوگ اس وقت خاموش تماشائی بن کر نہ بیٹھیں بلکہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر قائد اعظم کے ہاتھوں کو مضبوط کریں۔ تاکہ انگریز اور ہندو دونوں سے نجات حاصل کر کے آزادی کی نعمت حاصل کی جا سکے۔

بہادر اور غیور لیڈر ... نے اپنی بہن کے خط سے متاثر ہو کر انہیں جواب میں لکھا کہ اب جبکہ ہماری بہن غیرت دلا رہی ہے تو ہم اپنی پوری قوت کے ساتھ کانگرسی وزارت کو ختم کر کے ہی دم لیں گے۔ اس کے بعد دن بدن تحریک آزادی زور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پکڑ لی گئی۔ سرحد کی عورتیں اور مرد آزادی کے نشے میں سرشار نظر آنے لگے۔ بیگم کمال الدین نے قائداعظم کے ساتھ کئے گئے وعدے کے مطابق نہ دن دیکھا نہ رات۔ آرام و آسائش کو ترک کر کے دیوانہ وار تحریک آزادی کو کامیاب بنانے کے لئے مصروف عمل ہو گئیں۔ آپ برصغیر کی مسلمان خواتین کو تحریک پاکستان سے روشناس کرانے کے لئے شمال مغربی ہندوستان کے کونے کونے میں پہنچیں۔ انھوں نے اپنی ولولہ انگیز تقریروں کے ذریعے مسلم خواتین کے دلوں کو گرمایا۔ وہ جہاں بھی جاتیں ان کی تقریر سے متاثر ہو کر عورتیں آزادی کے نشے میں سرشار مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد ہو کر تحریک پاکستان میں سرگرمی سے حصہ لینے لگتیں۔

یہی وہ پہلی مسلمان خاتون مجاہدہ ہیں جنہیں سیاسی سرگرمیوں کے الزام اور تحریک حصول پاکستان میں حصہ لینے کے الزام میں سب سے پہلے گرفتار کر کے لاہور جیل میں بند کیا گیا۔ پنجاب کی حکومت نے اس مصلحت کی بنا پر انہیں دوسرے دن رہا کر دیا تاکہ عورت کی گرفتاری پر مسلمان مشتعل نہ ہو جائیں۔ رہا ہونے کے بعد ان کے دل میں پہلے سے زیادہ جوش و خروش پیدا ہو گیا۔

لیگ ہائی کمان کی ہدایت پر جب سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز ہوا تو آپ نے ہائی کمان کے اشارے پر پبلک کہتے ہوئے سرد حڑ کی بازی لگا دی۔ حکومت نے آپ کو پنشن بند کرنے کی دھمکی دی۔ جاگیر ضبط کرنے کی دھمکی دی مگر آپ نے بڑے سے بڑے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ انھوں نے نہ پنشن کی پرواہ کی اور نہ ہی جاگیر کی ضبطی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


خیال کیا۔ وہ تحریک پاکستان میں اس طرح منہمک ہو گئی تھیں کہ انھوں نے جائیداد کی سرپرستی اور دیکھ بھال بھی چھوڑ دی تھی۔

۲۴ جنوری ۱۹۴۷ء کو انھوں نے لاہور میں عورتوں کا ایک شاندار جلوس ترتیب دیا۔ اس جلوس کی قیادت بھی وہ خود ہی کر رہی تھیں۔ عورتوں کا یہ جلوس مشن روڈ کی طرف سے مارچ کرتا ہوا گورنمنٹ ہاؤس کی طرف جا رہا تھا چیئرنگ کراس پر پولیس نے جلوس کو منتشر کرنے کے لئے زبردست مزاحمت کی مگر پولیس کامیاب نہ ہو سکی۔ ۲۲ فروری ۱۹۴۷ء کو ان کی قیادت میں لاہور شہر کی تقریباً ایک ہزار خواتین کا جلوس گورنمنٹ ہاؤس کی طرف روانہ ہوا۔ اس جلوس کی قیادت بھی آپ کر رہی تھیں۔ ملکہ کے بت کے پاس جونہی یہ جلوس پہنچا تو چند عورتوں نے بت پر چڑھ کر مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم لہرا دیا۔ اس اثنا میں مختلف سمتوں سے عورتوں کے تقریباً چھ جلوس اور آن پہنچے۔ اب یہ ایک بھاری جلوس بن گیا۔ فضا پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگی بیگم کمال الدین جلوس کے آگے آگے تھیں۔ پولیس کے دستے جلوس کو روکنے کی کوشش کرنے لگے۔ جلوس پولیس کے زبردست گھیرو کو توڑتا ہوا گورنمنٹ ہاؤس پہنچا۔ تقریباً دو گھنٹے تک گورنمنٹ ہاؤس کے باہر کامیاب مظاہرہ کرنے کے بعد یہ جلوس ریڈیو سٹیشن کی طرف روانہ ہوا۔ جونہی جلوس آل انڈیا ریڈیو سٹیشن لاہور کے قریب پہنچا۔ خواتین نے دفتر کے اندر گھسنے کی کوشش کی۔ پولیس نے مزاحمت شروع کی۔ بہادر خواتین نے پولیس کا مقابلہ پاکستان زندہ باد کے نعروں سے کیا۔ پولیس نے جلوس کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس چھوڑی گیس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا ایک گولہ جلوس کی قائد بیگم کمال الدین کے قریب آکر گرا۔ جونہی گولہ پھٹا آپ بے ہوش ہو گئیں۔ آپ کے ساتھ کئی دوسری خواتین بھی بے ہوش ہو گئیں۔ مگر اشک آور گیس کے بادلوں میں عورتیں "بن کے رہیگا پاکستان" کے فلک شگاف نعروں سے پولیس کا مقابلہ کرتی رہیں۔ آخر چار میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد جلوس منتشر ہوا۔

بہار کے مسلمان جب ہندوؤں کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنے اور وہاں ہندو مسلم فسادات ہوئے تو سینکڑوں مسلمانوں کو اس تشدد کی آگ کا نشانہ بننا پڑا۔ بیگم کمال الدین نے جگہ جگہ پھر کر ان مظلوم مسلمانوں کے لئے چندے اکٹھے کئے۔

آپ آل انڈیا مسلم لیگ کی ممبر رہیں اور ہزارہ خواتین مسلم لیگ کی صدر رہیں۔ ہزارہ میں آپ نے خواتین مسلم لیگ کی تنظیم کی۔ قیام پاکستان کے وقت جب بھارت نے کشمیریوں کو اپنے ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا تو آپ نے ان زخمی مجاہدین کی دیکھ بھال کے لئے حتی الامکان کوشش کی۔ اپنے شوہر سے دن رات زخمی مجاہدین کو ابتدائی طبی امداد بہم پہنچاتی رہیں۔

پنجاب کی تحریک جیت لینے کے بعد آپ ۲۸ فروری ۱۹۴۷ء کو ہزارہ کا دورہ کرتے ہوئے پشاور روانہ ہوئیں تاکہ پشاور میں تحریک آزادی کو مضبوط کرنے میں عملی حصہ لے سکیں۔ اس سفر میں ان کے ساتھ مسلم لیگ نیشنل گارڈز کے سالار اعلیٰ میاں خورشید انور اور آپ کا بھتیجا ظہور احمد خان بھی تھے۔ پانچ بجے ان کی کار مردان پہنچی۔ مقامی مسلم لیگ کے حلقے نے ایک جلسے کا اہتمام کیا۔ آپ نے اور میاں خورشید انور نے جلسے کو خطاب کیا۔ رات کے وقت آپ نے میاں نصیر الدین صاحب کی کوٹھی پر قیام کیا۔ رات کے تقریباً دو بجے میاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خورشید انور کے وارنٹ گرفتاری جاری ہونے کی اطلاع ملی۔ میاں خورشید انور پولیس کی گرفت سے نکل کر کسی دوسری جگہ چلے گئے۔ بیگم کمال الدین ۲۹ فروری کو صبح راولپنڈی سے روانہ ہوئیں۔ جونہی انھوں نے اٹک کے پل کو پار کیا تو دیکھا کہ میاں خورشید انور وہاں انتظار میں بیٹھے ہیں۔ وہ پہلے ہی کسی بس کے ذریعے وہاں پہنچ چکے تھے۔ میاں صاحب بھی بیگم صاحبہ کی موٹر میں سوار ہو گئے پولیس سے بچتے ہوئے پہلے ان کی موٹر مانکی شریف کی طرف نکل گئی۔ گیارہ بجے مانکی شریف سے ان کی موٹر کار کا رُخ مردان کی طرف ہوا۔ پولیس کی لاری ان کے تعاقب میں تھی۔ جونہی مردان کے قریب پہنچے۔ پولیس کی بھاری جمعیت نے ان کا تعاقب شروع کر دیا۔ بیگم کمال الدین صاحبہ نے موٹر کا رُخ خان سرفراز خان مرحوم کے مکان کی طرف پھیر دیا۔ موٹر تیز رفتاری سے نذری سرفراز کے گھر پہنچی۔ میاں خورشید انور کو اندر چھپا لیا گیا۔ پولیس کی بھاری جمعیت نے ڈپٹی کمشنر کی معیت میں نذری سرفراز کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اب پولیس کا اصرار تھا کہ میاں خورشید انور کو پولیس کے حوالے کیا جائے بیگم کمال الدین سے ڈپٹی کمشنر نے پوچھا کہ میاں خورشید انور کہاں ہے؟ بیگم صاحبہ نے جواب دیا مجھے کچھ علم نہیں ہمت ہے تو ڈھونڈ لو؟ پولیس نے گھر کی تلاشی لینا چاہی۔ بیگم کمال الدین اور نذری سرفراز نے اردگرد کی عورتوں کو جمع کر کے مظاہرہ شروع کرا دیا۔ بیگم سرفراز خان نے پولیس اور ڈپٹی کمشنر کو بارعب انداز میں کہا کہ مکان کے اندر کسی بھی مرد کو تلاشی کے لیے جانے نہیں دیا جائے گا۔ پہلے ہم تمام عورتوں کو گرفتار کر لو۔ اور اس کے بعد مکان کی تلاشی لو۔ مجاہد خواتین کے اس مجاہدانہ عزم نے ڈپٹی کمشنر اور پولیس کو جب انہائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرعوب کر دیا تو ڈپٹی کمشنر نے اپنی انگریز بیوی کو بلا بھیجا اس نے گھر کے اندر جا کر بیگم خورشید کو ڈھونڈا۔ مگر خورشید انور میم صاحبہ کو نہ مل سکے۔ اب خورشید انور کو تو ان مجاہد خواتین نے بچا لیا مگر ڈپٹی کمشنر نے جھٹ بیگم کمال الدین اور ان کے بھتیجے ظہور احمد خان کو ایک نوٹس دیا کہ دو ماہ تک ان کا داخلہ صوبہ سرحد میں بند کیا جاتا ہے۔ بیگم کمال الدین نے ڈپٹی کمشنر سے کہا کہ سرحد میرا ملک ہے میری جائیداد ایبٹ آباد میں ہے میں سرحد کو کیسے چھوڑ سکتی ہوں؟ بیگم کمال الدین کے اصرار کو دیکھ کر ڈپٹی کمشنر نے انہیں کہا کہ وہ میری موٹر میں بیٹھ جائیں تاکہ میں بحفاظت انہیں پشاور پہنچا دوں اور سرحد کے وزیر اعلیٰ سے ملکر اس حکم کو منسوخ کرا یا جائے۔ بیگم صاحبہ کو کیا معلوم تھا کہ ڈپٹی کمشنر ایک کھلا دھوکا دے رہا ہے۔ چنانچہ وہ ڈپٹی کمشنر کی موٹر میں بیٹھ گئیں۔ بجائے پشاور پہنچانے کے انہیں اسسٹنٹ کمشنر مردان کے حوالے کر دیا گیا۔ اسسٹنٹ کمشنر مردان نے ایک دوسرے نوٹس پر ان کے دستخط کرنے کو کہا اس نوٹس میں بھی یہی حکم تھا کہ بیگم کمال الدین ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر صوبہ سرحد سے نکل جائے۔ بیگم کمال الدین نے اب کی بار بھی ڈٹ کر کہا کہ وہ کسی صورت بھی صوبہ سرحد سے نہیں جائے گی۔ اسسٹنٹ کمشنر کے بنگلے میں ڈٹ کر بیٹھ گئیں۔ اسسٹنٹ کمشنر نے ایس۔ پی اور دیگر اعلیٰ حکام سے رابطہ قائم کیا۔ وہ بیگم کمال الدین کے پاس آئے اور سرحد کے کانگرسی وزیر اعلیٰ کا تیسرا نوٹس لائے جس کے ذریعے بیگم کمال الدین کو صوبہ سرحد سے فوراً نکلنے کا حکم دیا گیا تھا۔ آپ نے گرج کر ایس۔ پی کو کہا کہ وہ نہ تو سرحد کے کانگرسی وزیر اعلیٰ کو مانتی ہے اور نہ ہی اس کے حکم کی تعمیل کرنا چاہتی ہے۔ صوبہ سرحد میرا ملک ہے میں اس سے کسی طرح بھی نکلنا نہیں چاہتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حکام نے صورت حال سے وزیر اعلیٰ سرحد کو مطلع کیا۔ آخر وزیر اعلیٰ نے حکام متعلقہ کو کہا کہ بیگم کمال الدین کو زبردستی پولیس کی موٹر میں بٹھا کر ایبٹ آباد پہنچا دیا جائے اور وہاں ان کی کڑی نگرانی رکھی جائے۔ تاکہ یہ پشاور شہر میں داخل نہ ہو سکے۔ کانگریسی وزارت کو خطرہ تھا کہ اگر یہ جادو بیان مجاہدہ پشاور شہر میں داخل ہو گئی تو ان کی وزارت کے ایوانوں کو متزلزل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ پولیس کی نگرانی میں بیگم صاحبہ کو زبردستی ایبٹ آباد پہنچا دیا گیا۔ ادھر کانگریسی وزارت نے ڈپٹی کمشنر ہزارہ کو مطلع کر دیا کہ جونہی بیگم کمال الدین ایبٹ آباد پہنچے اسے ایبٹ آباد سے نکال دیا جائے یا پھر اسے گرفتار کر لیا جائے۔ تاکہ تحریک آزادی میں یہ حصہ نہ لے سکے۔ ایبٹ آباد پہنچکر آپ نے ایک مسجد میں پناہ لی۔ صبح کے وقت ہزاروں افراد ان کے پاس مسجد میں آکر جمع ہو گئے۔ آپ نے لوگوں کے سامنے پرجوش تقریر کی۔ اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ تحریک آزادی کے لئے بڑے سے بڑے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اب ان کے وارنٹ گرفتاری بھی جاری ہو چکے تھے۔ لیکن سرحد کی حکومت کو اچھی طرح علم تھا کہ اگر اس مجاہدہ کو گرفتار کیا گیا تو سرحد کے پٹھان کانگریسی وزارت کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

چنانچہ دوسرے دن بیگم کمال الدین نے ہزارہ کے بے شمار اعوان قبائل کے ساتھ اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ مگر کسی کی ہمت نہ تھی کہ اس مجاہدہ کو گرفتار کرے۔

اس واقعہ نے ایبٹ آباد کے عوام میں ایک نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا کر دیا ہر طرف پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے گونجنے لگے۔ بچے بچے کی زبان پر "لے کے رہیں گے پاکستان" جاری تھا۔ متواتر چار دن تک ایبٹ آباد میں صبح اور شام جلسے ہوتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


رہے جلوس نکلتے رہے۔ آپ ان جلسوں میں تقریریں کرتیں اور جلوسوں کی قیادت کرتی رہیں چار روز کے بعد وہ بھیس بدل کر پشاور کے لئے روانہ ہوئیں۔ آپ پشاور پہنچکر کانگرسی وزارت کے ایوانوں کو لرزانا چاہتی تھیں۔ سی۔ آئی۔ ڈی آپ کے تعاقب میں تھی مگر ان کی حکمت عملی نے سی آئی ڈی کو اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ پشاور پہنچ کر انہوں نے خواتین کے جلسوں میں ولولہ انگیز تقریریں شروع کر دیں عورتوں میں بے پناہ جوش و خروش پیدا ہونے لگا۔ کئی جلوس نکلوائے۔ مسلسل تیرہ دن تک وہ پشاور میں تحریک کو کامیابی سے چلاتی رہیں۔ پشاور میں قیام کے دوران تحریک آگ کے شعلوں کی طرح پھیلنے لگی۔ تو حکومت سرحد نے ایک نوٹس کے ذریعے پشاور میں آپ کے قیام۔ تقریر اور موجودگی پہ پابندی عائد کر دی۔ ادھر سے ہزارہ مسلم لیگ نے آپ کو مطلع کیا کہ آپ کے ہزارے سے جانے کی وجہ سے تحریک میں سستی سی پیدا ہوگئی ہے لہذا آپ جلد ایبٹ آباد آجائیں اس خط کو دیکھتے ہی آپ ایبٹ آباد چلی گئیں۔ وہاں پہنچ کر آپ نے گرد و نواح کے علاقوں میں عورتوں اور مردوں کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کر کے ان میں نئی روح اور نیا جوش پیدا کرنا شروع کر دیا۔ اس اثنا میں ہائی کمان کی ہدایت پر بیگم خورشید انور پشاور آئے تاکہ دیہاتوں میں تحریک سول نافرمانی کو تیز تر کیا جائے۔ خورشید انور جب پشاور پہنچے تو انہیں تحریک آزادی کو کامیابی سے چلانے کے لئے بیگم کمال الدین کی خدمات حاصل کرنا پڑیں۔ چنانچہ انہوں نے ۲ مارچ ۱۹۴۷ء کو بیگم کمال الدین کی طرف خط لکھا کہ "آپ برقع ڈال کر ٹرین پالیسی میں پشاور پہنچیں اور یہاں تنظیم کریں میں انتظار میں ہوں آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یوسف خٹک ۲ مال روڈ پشاور سے بیرا پتہ لیں۔ وہاں پر میرا ایک آدمی رہتا ہے۔ میں شہر سے باہر رہتا ہوں۔ میں یہاں کی تحریک سے خوش نہیں۔ تیزی اور جدت کی ضرورت ہے جس کے لئے آپ کا ہونا نہایت ضروری ہے" یہ خط ملتے ہی بیگم کمال الدین ایک دیہاتی عورت کا بھیس بدل کر پشاور پہنچیں مگر اس دفعہ پولیس ان کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ پولیس انہیں گرفتار کر کے پولیس لاری میں بٹھا کر اٹک کے پار چھوڑ آئی۔ نڈر مجاہدہ تھوڑی دیر سستانے کے بعد پھر ایک بس میں بیٹھ کر پشاور میں آ گئیں۔ جونہی آپ پشاور پہنچیں۔ خواتین میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا۔

پشاور میں تحریک آزادی کو کامیابی کے مرحلے میں داخل کرنے کے بعد آپ پھر ایبٹ آباد پہنچیں کیونکہ انہیں اطلاع مل چکی تھی کہ گورنر سرحد ایبٹ آباد کے دورے پر ہے۔ آپ نے ۲۸ مارچ ۱۹۴۷ء کو ایبٹ آباد پہنچکر عورتوں کا ایک بھاری جلوس ترتیب دیا۔ اس جلوس میں ہزاروں کی تعداد میں مرد اور عورتیں شامل تھیں۔ جلوس ڈپٹی کمشنر کے بنگلے پر پہنچا اور مظاہرہ شروع کر دیا۔ گورنر بنگلے سے باہر نکلا اور بیگم کمال الدین سے ملاقات کرنا چاہی۔ بیگم صاحبہ نے گورنر سے ملاقات کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسلمان ایسی نام نہاد ملاقاتوں پر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے ہمارے مطالبات تسلیم کئے جائیں ہم آزادی حاصل کرنے کے لئے یا تو زندہ رہیں گے یا پھر شہید ہوں گے۔ گورنر کو ایک کاغذ پر اپنے مطالبات لکھ کر دیئے مگر اس سے ملاقات کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

یکم اپریل ۱۹۴۷ء کو ہزارہ کے گاؤں ہری پور اور شیخ البانڈی میں جلسے کئے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلوس نکلوائے ان جلسوں میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے خواتین اور مردوں سے کہا کہ وہ اسلامی فرائض کو اپنائیں اور آزادی کے لئے اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر میدان عمل میں نکل آئیں تاکہ آزادی کی نعمت کو حاصل کر سکیں۔

۲۴ اپریل ۱۹۴۷ء کو ہری پور جا کر سینکڑوں عورتوں کو اکٹھا کر کے ایک بہت بڑا جلوس نکالا۔ اس جلوس کی قیادت آپ خود کر رہی تھیں۔ جلوس ہری پور سنٹرل جیل کے باہر زبردست مظاہرہ کرتے ہوئے پہنچا تو عورتیں زینے لگا کر جیل کی چھت پر چڑھنے لگیں۔ مدافعت کے لئے پولیس نے مشین گنیں جگہ جگہ نصب کر دیں۔ پولیس نے عورتوں کو دھمکی دی کہ وہ ہٹ جائیں ورنہ گولی چلا دی جائے گی۔ بیگم کمال الدین نے مجاہدانہ ولولے سے پولیس کو مخاطب ہو کر کہا۔ "چلاؤ گولی"۔ اگر پاکستان کی خاطر ہماری جان بھی چلی جائے تو ہمیں فخر ہو گا اس کشمکش کے دوران جیل کے اندر سے سیاسی قیدی بھی اپنی کوٹھڑیوں سے نکل کر جیل کی چھت پر چڑھ آئے۔ ان سیاسی اسیروں میں پیر صاحب مانکی شریف کے چھوٹے بھائی خاص کر قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے گرجتے ہوئے شیر کی طرح پولیس اور فوج کو مخاطب ہو کر کہا کہ "پردہ دار خواتین کے سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ ہم تمام قیدی اپنی بہنوں اور ماؤں کی عزت اور ناموس کی حفاظت کی خاطر جیل کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ ان کے اس جرأتمندانہ جذبے اور جوش کو دیکھ کر پولیس اور فوج پیچھے ہٹ گئی۔ عورتیں "پاکستان زندہ باد" کے نعرے لگاتی ہوئیں چھت پر چڑھ گئیں اور جیل کی چھت پر سے یونین جیک کو اتار کر سبز ہلالی پرچم لہرایا۔ فضا پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی تمام عورتوں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیل کے قیدیوں نے پرچم کو سلامی دی۔

اسی طرح ہزارہ میں جگہ جگہ جا کر انھوں نے خواتین کو بیدار کیا ان میں سیاسی اور ملی شعور پیدا کر کے تحریک آزادی کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ صرف ہزارہ میں ہی نہیں بلکہ انھوں نے صوبہ سرحد کے گاؤں گاؤں پھر کر عورتوں کو تحریک آزادی میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کیا۔ پولیس سائے کی طرح ان کے پیچھے رہتی تھی۔ مگر وہ اپنے تدبر اور حکمت عملی سے ہر جگہ کامیاب رہیں۔ پولیس اور سرحد کی حکومت جتنا بھی اس تحریک کو دبانے کی کوشش کرتی تھی اتنا ہی تحریک میں جان پڑتی جاتی تھی۔ ہزاروں کانگری مرد اور عورتیں ان کی مجاہدانہ سرگرمیوں سے متاثر ہو کر مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد ہوئے۔ ۱۲ مئی ۱۹۴۷ء کو جب آپ کوہاٹ میں تحریک آزادی کا جائزہ لینے پہنچیں تو حکومت سرحد نے انہیں ایک نوٹس کے ذریعے حکم دیا کہ وہ فوراً کوہاٹ سے نکل جائیں۔ حکومت کے اس حکم سے تمام شہر میں ایک آگ سی لگ گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں عورتیں اور مرد جمع ہوئے اور انھوں نے حکومت سرحد کے اس حکم کے خلاف احتجاج کیا۔ کوہاٹ کے پولیس سٹیشن کے سامنے زبردست مظاہرہ ہوا۔ ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔ پولیس نے جلوس کے سرکردہ رہنماؤں کو گرفتار کر کے کوہاٹ جیل میں بند کر دیا۔

بیگم کمال الدین کو قید و بند کی صعوبتوں کی دھمکیاں دیکر تحریک آزادی میں حصہ نہ لینے کے احکامات دیئے گئے مگر آپ نے ان دھمکیوں کی مطلق پرواہ نہ کی۔ اور پولیس حکام کے سامنے اپنے ارادے پر [illegible] رہنے کا عزم کیا۔ کوہاٹ پولیس نے آپ کو گرفتار کر کے پولیس لاری میں بٹھا کر [illegible] کے پل کے پار پہنچا دیا۔ نڈر اور بیباک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مجاہدہ تھوڑی دیر سستانے کے بعد پھر پشاور کی طرف روانہ ہوئیں۔ جونہی آپ پشاور پہنچیں پولیس نے دوبارہ آپ کو گرفتار کرکے ایبٹ آباد پہنچا دیا۔ ایبٹ آباد میں جاکر آپ نے عورتوں اور مردوں کا ایک بھاری جلوس ترتیب دیا۔ اور تھانے پر حملہ کرادیا۔ جلوس کی قیادت آپ خود ہی کررہی تھیں۔ تھانے پر حملے کے دوران ایک سپاہی نے آپ کے سینے پر اس زور سے بندوق کا بٹ مارا کہ آپ کئی ہفتوں تک اس چوٹ کے درد میں مبتلا رہیں۔ مگر آپ باوجود سخت چوٹ کھانے کے مسلسل جدوجہد آزادی میں مصروف رہیں۔ انہی دنوں آپ نے ایبٹ آباد کی ضلع کچہری پر حملہ کرنے کے لیئے ایک جلوس کی قیادت کی۔ کچہری کی چھت پر اپنی بھانجی کے لڑکے راجہ انتظار احمد کو چڑھایا جس نے یونین جیک کو تار تار کرکے بکھیر دیا اور اس کی جگہ مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم لہرایا۔

ایبٹ آباد میں تحریک کے پاؤں جمانے کے بعد آپ مردان پہنچیں۔ مردان کی وار کونسل کے ممبر آپ کے مردان پہنچنے پر بہت خوش ہوئے انھوں نے آپ کی خدمت میں یہ عرضداشت پیش کی کہ "مردان کی وار کونسل آپ کی خدمات کو نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ صوبے میں تحریک سول نافرمانی کی کامیابی بلکہ آزادی کی جدوجہد میں حیرت انگیز کامیابی آپ کی رہین منت ہے۔ ہم نے تا حال بہت کوشش کی ہے۔ اس میں زنانہ جلوسوں میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اگر آپ نے مردان جیسے کانگریسی ضلع میں یہ کامیابی حاصل کرلی تو یہ سارے صوبے میں آپ کی بڑی کامیابی ہوگی۔ تاہم ہر طرح کی خدمات کیلئے کمربستہ ہیں اس لئے آپ تین چار روز تک عورتوں کے جلوس کی کامیابی کے لئے مردان ہی میں رہیں"۔ چنانچہ مردان وار کونسل کے اصرار پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ نے چند روز تک مردان میں ٹھہر کر تحریک میں بے پناہ جان ڈالی۔

صوبہ سرحد میں جب زنانہ نیشنل گارڈ کی تنظیم ہوئی تو آپ کو صوبہ سرحد زنانہ نیشنل گارڈ کا کپتان بنایا گیا۔ آپ نے سرحد کے ہر قصبے اور ہر شہر میں زنانہ نیشنل گارڈ کی تنظیم کی۔ پشاور میں اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لیئے آپ نے ایک عرصے تک پشاور میں رہائش اختیار کی۔ لڑکیوں کو نیشنل گارڈ کی تنظیم کے ساتھ ساتھ فرسٹ ایڈ کی تربیت بھی دی۔

پاکستان کے قیام کے بعد جب اپوا کی تحریک شروع ہوئی تو آپ کو اپوا کی سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر بنایا گیا۔ ان کا قابل قدر کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے صوبہ سرحد کی عورتوں کو ووٹ کا حق دلانے میں انتہائی کوشش کی۔ سرحد کی عورتوں کو ووٹ کا حق دینے کے لیئے جب تحقیق کمیٹی پشاور آئی تو آپ نے کمیٹی کے ممبروں کے سامنے لاجواب دلیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ عورتوں کو باپ کی جائیداد میں سے بھی ورثہ ملتا ہے شوہر کی طرف سے حق مہر کے علاوہ شوہر کی جائیداد سے حصہ بھی ملتا ہے۔ لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ عورت کو ووٹ کا حق نہ دیا جائے۔ اس ضمن میں اگر یہ کہا جائے تو حقیقت پر مبنی ہوگا کہ صوبہ سرحد کی عورتوں کو ووٹ دینے کا حق دلانے میں اس مجاہدہ آزادی نے نہایت اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

**اخلاق و عادات**۔ بیگم کمال الدین انتہائی حلیم الطبع اور منکسر المزاج طبیعت کی مالک ہیں۔ آپ جذبۂ ملی اور جذبۂ حب الوطنی سے سرشار ہیں۔ آپ کا شمار ان افراد میں سے ہے جن کی زندگی کا نصب العین دوسروں کی بھلائی اور خدمت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ دنیا میں امن اور خوشحالی کا دارومدار صرف اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات یہ ہے کہ دنیا کے لوگ مکمل انسان بن جائیں۔ ایک مکمل انسان کی صفت یہ ہے کہ وہ بلا لحاظ مذہب وملت دوسروں کے غم کو اپنا غم اور دوسروں کے دکھ سکھ کو اپنا دکھ سکھ سمجھتا رہے۔ اگر یہ جذبہ دنیا کے ہر فرد میں پیدا ہو جائے تو ما و شما کا جھگڑا خود بخود مٹ جائے گا۔ ما و شما کے اس جھگڑے کے مٹتے ہی دنیا کے لڑائی جھگڑے۔ خون ریزیاں۔ کشت و خون۔ فساد اور باہمی تنازعات خود بخود محو ہو جائیں گے اور دنیا حقیقی طور پر جنت کا ایک مکمل نمونہ بن جائے گی"۔

مسلم لیگ سے والہانہ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کئی سیاسی پارٹیوں نے انہیں منصب اور منفعت کا لالچ دیا مگر انھوں نے ہر موقع پر انکار کرتے ہوئے کہا کہ "وہ لوگ جو کسی لالچ کے پھندے میں پھنس کر پارٹی تبدیل کرتے ہیں وہ خود غرض اور اقتدار پرست ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ کسی صورت میں بھی قوم یا ملک کے بہی خواہ نہیں ہوتے"۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر النساء (لیڈی شفیع) اور گیتی آرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# امیر النساء بیگم (لیڈی سر شفیع)

عورتوں کے حقوق آزادی اور تعلیم نسواں کی باتیں کرنا ان دنوں بہت آسان ہے، لیکن ہندوستان میں برطانوی دورِ حکومت میں ان چیزوں کے متعلق زبان کھولنا اپنے اوپر الحاد اور کفر کا فتویٰ صادر کرنے کے مترادف تھا۔ تاہم اس زمانے میں بھی برصغیر نے اقبال کے الفاظ میں ـــ " بعض ایسے صاحب جنوں مردوں اور خواتین کو جنم دیا جنہوں نے نہ صرف معاشرہ میں عورت کو اس کا جائز مقام دلانے کے لئے جدوجہد کی بلکہ اپنی زندگی بھی اس مقصد کے لئے وقف کر دی۔ لیڈی شفیع بھی انہی چند ممتاز ہستیوں میں سے ایک تھیں ۱۲ دسمبر ۱۹۶۰ء کو جب سوگواروں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے اس اکاسی سالہ خاتون کو باغبانپورہ لاہور میں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا تو ان میں سے بہت سرگرم اور جدید لوگ سوچ رہے تھے کہ لیڈی شفیع کے ساتھ برصغیر کی مسلمان خواتین کی صبر آزما جدوجہد کا ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طویل باب ختم ہو گیا ہے۔ ان کی مدد جہد جہالت کے خلاف تھی بعد ان حقوق کے لیئے تھی جو اللہ اور رسول نے تو عورتوں کو عطا کئے ہیں لیکن جن سے زمانے کے نشیب و فراز اور مردوں کی مصلحت کوشیوں کے باعث عورتیں محروم تھیں۔

امیر النساء ۱۸۹ میں باغبانپورہ لاہور کی مشہور میاں فیملی میں پیدا ہوئی تھیں آپ کے والد میاں سلام الدین جو بعد ازاں سیشن جج کے عہدے پر فائز ہوئے بے حد روشن خیال اور تعلیم نسواں کے بڑے حامی تھے آپ کا خیال تھا کہ جب تک برصغیر کی مسلمان عورتیں زیور تعلیم سے آراستہ نہیں ہوتیں اور روایات و رسوم پرستی کے بت توڑے نہیں جاتے اس وقت تک قومی ترقی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انھوں نے اپنی بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی۔ اور انہیں اردو اسلامیات اور فارسی کے علاوہ انگریزی تعلیم بھی دلائی۔ ۱۸۹۴ء میں آپ کی شادی سر محمد شفیع سے ہوئی۔ خیالات کے اعتبار سے وہ بھی اپنی بیگم کے ہنوا تھے چنانچہ انھوں نے نہ صرف اپنی بیگم کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی بلکہ ان کی انگریزی تعلیم کی تکمیل کے لیئے ایک انگریز خاتون کو بطور اتالیق مقرر کر دیا۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں انھوں نے انگریزی زبان پر پورا عبور حاصل کر لیا۔ غرض یہ ماحول تھا جس میں لیڈی شفیع پروان چڑھیں۔ اور کچھ اپنے شفیق باپ کی تربیت کچھ فطری میلان اور بعد ازاں ہمدرد شوہر کی دل جوئی کے باعث انہوں نے بہت جلد مسلم خواتین کے حقوق کی پرجوش علمبردار کی حیثیت حاصل کر لی۔ ابتدا میں انہوں نے خواتین کے رسالے "تہذیب نسواں" میں چند تعلیمی مضامین لکھ کر عورتوں کو مشورہ دیا کہ وہ زیور تعلیم سے آراستہ ہوں۔ ان کے یہ تعلیمی مضامین بہت ہی مقبول ہوئے۔ اس کے بعد کچھ اور روشن خیال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم خواتین کے ساتھ ملکر انھوں نے ۱۹۰۸ء میں انجمن خواتین اسلام کی بنا ڈالی۔ اس انجمن کے زیر اہتمام ہر ہفتہ مسلمان خواتین کے لئے اجتماعات ہوتے تھے۔ جن میں نماز اور تلاوت قرآن کے بعد عورتوں کی دلچسپی سے متعلق موضوعات پر تقریریں ہوتی تھیں۔ مقررین میں ان کے علاوہ مجاہدہ ملت فاطمہ بیگم مرحوم مراد ربابی رشیدہ لطیف پیش پیش ہوتی تھیں۔ جنگِ بلقان کے دنوں میں اسی انجمن کے زیر اہتمام ایک بہت بڑا جلسہ محمڈن ہال میں منعقد ہوا جس میں لیڈی شفیع کی اپیل پر عورتوں نے ترک مجاہدین کیلئے چندہ جمع کیا۔ اور بعض نے تو اپنے زیورات تک اتار کر ترکوں کے لئے دیدیئے۔

۱۹۱۲ء میں جب بیگم بھوپال نے آل انڈیا مسلم لیڈیز کانفرنس قائم کی تاکہ عورتیں اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کریں تو لیڈی شفیع بھی اس سے وابستہ ہو گئیں آپ نے ۱۹۱۸ء میں اس انجمن کا اجلاس لاہور میں منعقد کرایا۔ اس جلسے میں تعداد ازدواج کے خلاف ایک قرارداد منظور کی گئی اور تین سو سے زائد خواتین نے اس عہد نامہ پر دستخط کیے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو کسی پہلے سے شادی شدہ مرد کے عقد میں نہیں دیں گی۔ اسی اجلاس میں مسلم خواتین میں تعلیم عام کرنے کی قرارداد بھی منظور کی گئی اس اجلاس کا ایک قابل ذکر پہلو یہ تھا کہ اس کی صدارت مولانا ابوالکلام آزاد کی بہن آبرو بیگم نے کی جو اپنے زمانے میں برصغیر کی بہترین مسلمان مقرر خاتون تصور کی جاتی تھیں۔

۱۹۱۹ء میں لیڈی شفیع نے پردہ ترک کیا اور عورتوں اور بچوں کی فلاح و بہبود کے کاموں میں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگیں۔ آپ بچپن کی شادی کے متعلق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنے خیالات کے اظہار کے لئے سامدا ہل کمیشن کے روبرو پیش ہوئیں۔ آپ کچھ عرصہ آل انڈیا ویمینز کانفرنس سے بھی وابستہ رہیں۔ لیکن جب اس انجمن نے اپنے اصلاحی نصب العین سے انحراف کرکے سیاست میں دلچسپی لینی شروع کی اور مخلوط انتخابات کے حق میں قرارداد منظور کرانے کی کوشش کی تو لیڈی شفیع نے اس سے قطع تعلق کر لیا۔

۱۹۳۲ء میں آپ کے شوہر سر محمد شفیع انتقال کر گئے اور اس طرح لیڈی شفیع کی بے حد خوشگوار ازدواجی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔ لیکن آپ نے اپنی تنہائی کو معاشرتی ترقی کے لئے اپنی سرگرمیوں کے راستے میں حائل نہ ہونے دیا۔ اور قیام پاکستان کی تحریک میں پورے جوش و خروش سے حصہ لینے لگیں۔ اس تحریک میں آپ اپنی دونوں بیٹیوں بیگم شاہنواز اور بیگم بشیر احمد کو ساتھ لیکر تحریک آزادی کی جد و جہد میں مصروف ہو گئیں۔ ان کی ان دونوں بیٹیوں نے اپنی ماں کے دوش بدوش کام کیا۔ مطالبہ پاکستان کی حمایت میں لاہور میں بیس بیس ہزار مسلمان خواتین کے جلوس نکلے ان جلوسوں میں سے کئی کی قیادت خود لیڈی شفیع نے کی۔ ۱۹۳۷ء میں قائداعظم نے گیارہ صوبوں کی چالیس خواتین پر مشتمل جو مسلم لیگ ویمنز کمیٹی نامزد کی اس میں لیڈی شفیع کی دونوں صاحبزادیوں کو شامل کیا گیا۔ پنجاب میں خواتین مسلم لیگ کی جب تنظیم کی گئی تو ۱۹۳۸ء میں آپ کو پنجاب خواتین مسلم لیگ کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا۔

فروری ۱۹۴۷ء میں جب سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوئی تو لاہور میں سول سیکرٹریٹ کے باہر مظاہرہ کرنے والی خواتین کے جلوس کی قیادت کرنے والوں میں سے ایک لیڈی شفیع بھی تھیں۔ آپ نے اپنی بیٹیوں کو تحریک آزادی کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دی۔ ان کی بیٹیوں نے تحریک آزادی کے دوران قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں۔ مگر یہ بہادر ماں اپنی ان بیٹیوں پر ہمیشہ فخر کرتی رہی۔

۱۹۴۹ء میں پنجاب اسمبلی کے باہر خواتین کے حقوق تسلیم کرانے کے لئے زبردست مظاہرہ کرایا۔ جس کے نتیجے میں شریعت ایکٹ منظور اور نافذ کیا گیا۔

۱۹۵۶ء میں آپ فیملی لاز کمیشن کے روبرو بھی پیش ہوئیں اور عورتوں کے لئے ان حقوق کا مطالبہ کیا جو شریعت نے انہیں عطا کر رکھے ہیں۔

لیڈی شفیع کے کردار کا یہ پہلو سب سے نمایاں ہے کہ وہ اپنی تمام تر روشن خیالی کے باوجود اپنے دینی فرائض سے کبھی غافل نہیں رہیں۔ وہ پانچوں وقت کی نماز گذارتیں۔ فیاضی میں اپنے شوہر سے بھی دو قدم آگے تھیں۔ ان کے در سے کبھی کوئی سوالی خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔ چنانچہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ میاں بیوی اپنی اسی دریا دلی کے سبب کوئی جائیداد پیدا نہیں کر سکے۔ آپ نے ۱۹۵۸ء میں اپنی صاحبزادی بیگم بشیر احمد کے ساتھ عمرہ ادا کیا۔ اور گیارہ روز تک مزار رسولؐ پر حاضری دی آپ انجمن حمایت اسلام کی بھی بہت بڑی سرپرست تھیں۔ اتوار کو بارہ بجے دن کے قریب لیڈی شفیع کے دل پر دورہ پڑا اور پیر کو اڑھائی بجے بعد دوپہر بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۹۵۹ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔ علالت کے اس مختصر عرصہ میں جب بھی آپ کو ہوش آیا۔ آپ حفیظ جالندھری کی مشہور نعت کا یہ شعر نہایت عاجزی کے ساتھ دہرائیں۔

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

آپ کے بچوں میں بیگم شاہنواز اور بیگم بشیر احمد کے علاوہ ایک صاحبزادے
میاں اقبال شفیع شامل ہیں۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں آرا (بیگم شاہنواز)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# جہاں آرا بیگم شاہنواز

پاکستان کی نامور پارلیمنٹرین خاتون جہاں آرا بیگم ۷ / اپریل ۱۸۹۶ء کو باغبانپورہ لاہور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد سر محمد شفیع صف اول کے مسلم لیگی رہنماؤں میں سے تھے۔ جو بہت بڑے قانون دان اور چوٹی کے بیرسٹر تھے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ برطانوی دور حکومت میں چھ سال تک گورنمنٹ آف انڈیا میں وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل میں تعلیم اور قانون کے ممبر رہے۔ ہندوستان میں کئی یونیورسٹیوں کا قیام آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ سر شفیع کے دل میں قومی درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ زمانہ طالب علمی سے ہی مسلمانوں کے اتحاد اور کانگریس سے الگ رہ کر جداگانہ طور پر آزادی کے لئے جدوجہد کے حامی تھے۔ آپ ہی وہ ممتاز [illegible] جنہوں نے لندن میں طالب علمی کے دوران لندن کے مشہور اخبار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لندن آبزرور میں ایک مقالہ لکھ کر مسلمانوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ آزادی حاصل کرنے کے لئے الگ سیاسی جماعت کی تشکیل کی جائے۔ جس کا نام مسلم لیگ ہو۔ انہوں نے لندن میں زمانہ تعلیم کے دوران وہاں کے مسلمانوں کو متحد کر کے انجمن اسلامیہ کی بنیاد ڈالی۔ آپ نے اس انجمن میں صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ تعلیم سے فراغت پانے کے بعد جب وطن واپس آئے تو یہاں آکر علی گڑھ کے سرسید گروپ میں شامل ہو گئے۔

جب مسلم لیگ کی صوبائی برانچیں قائم ہونے لگیں تو سر شفیع اور بیگم شاہنواز کے ماموں جسٹس شاہدین نے اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے پنجاب صوبائی مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی۔ آپ پنجاب صوبائی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری کے عہدے پر فائز رہے۔ ۱۹۱۳ء میں آپ نے لکھنؤ میں مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ پنجاب کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کرنے میں سر محمد شفیع نے انتہائی محنت، جانفشانی اور تدبر سے کام کیا۔ آپ اپنی قومی ہمدردی۔ اخلاقی بلندی۔ غریب پروری اور ملی جذبے کی وجہ سے اتنے ہردلعزیز تھے کہ جب آپ کا ۱۹۳۲ء میں انتقال ہوا تو پنجاب کے لوگ پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہمارے سر سے ہمارے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ ان کی وفات مسلم لیگی حلقوں میں ایک عظیم سانحہ تھی کیونکہ ان کی عمدہ صلاحیتوں، اعلیٰ دماغی قابلیتوں اور بہترین سیاسی تدبر نے مسلم لیگ کو ایک ٹھوس اور نتیجہ خیز بنیادوں پر منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



غازی علم الدین شہید کی لاش دینے سے انگریزوں نے انکار کر دیا تھا تاکہ مسلمان لاش کو دیکھ کر مشتعل نہ ہوں۔ سر شفیع مرحوم نے اپنی ضمانت پر انگریزوں سے لاش حاصل کی۔ جنازے میں کئی لاکھ افراد شامل تھے۔ سر شفیع جلوس کے آگے آگے اشکبار آنکھوں سے جا رہے تھے۔ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے جذبات انتہائی برانگیختہ تھے وہ اس دن ہندوؤں کا نام و نشان مٹا ڈالنے کو تیار تھے مگر سر شفیع مرحوم کا چونکہ پنجاب کے لوگ انتہائی احترام کرتے تھے اس لئے عوام نے نہایت تحمل اور بردباری سے امن کا ثبوت دیا۔

انگریز ہندوؤں کو خوش کرنے کی خاطر ہندوؤں کی مخلوط انتخاب کی تجویز کو مسلمانوں سے منوانا چاہتے تھے۔ سر شفیع کو یہ تجویز ماننے کے لئے بھاری پیش کش کی گئی مگر انھوں نے یہ کہہ کر پیش کش کو ٹھکرا دیا کہ میرا وہ ضمیر جس میں قومی درد ہے کبھی بھی خریدا نہیں جا سکتا۔ سر شفیع کی دور رس نگاہوں۔ ان کے تدبر۔ ان کی قابلیت اور سیاسی بصیرت نے مسلمان قوم کی آڑے وقت میں مدد کی۔ انھوں نے لندن کی گول میز کانفرنسوں میں مسلمان قوم کی بہترین نمائندگی کی۔ اور ہر اس سازش پر پانی پھیر دیتے گئے جو مسلمانوں کو کچلنے اور مسلمانوں کی حق تلفی کے لئے تیار ہوتی رہی۔

جہاں آرا کی والدہ لیڈی سر شفیع نے بھی عورتوں کی بیداری۔ عورتوں کی تعلیم۔ عورتوں کی اصلاح اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے اپنے خرچ سے کئی اداروں کی بنیاد رکھی اور کئی اداروں کی سرپرستی کی۔

جہاں آرا شاہنواز نے اپنے تدبر، بلند اخلاق اور اعلیٰ سیاسی بصیرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رکھنے والے ماں باپ کی آغوش میں پرورش پائی۔ والدین کی چونکہ آپ پہلی بیٹی تھیں اس لئے آپ کو بیٹیوں کی طرح عزیز سمجھ کر نہایت احتیاط سے پرورش کی۔ جہاں آرا کی خوش اخلاقی۔ تدبر۔ فراخدلی۔ سیاسی بصیرت۔ قومی ہمدردی اور خدمت اسلام کا جذبہ آپ کے والدین کی بہترین تربیت کا نتیجہ تھیں اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ یہ سب خصوصیات آپ کو خاندانی طور پہ ورثے میں ملی ہیں۔

جہاں آرا کی تعلیم زیادہ تر اپنے گھر پہ ہوئی۔ ابتدائی طور پہ آپ کو اسلامیات کی تعلیم دی گئی۔ بعد میں آپ کو لاہور کے کوئن میری کالج میں داخل کیا گیا۔ جہاں سے آپ نے انگریزی زبان کی تعلیم حاصل کی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جہاں آراء نے بے مثال قابلیت۔ اعلیٰ تقریری صلاحیت اور سیاسی بصیرت درس اپنے والد محترم سے ہی حاصل کیا۔ سر شفیع مرحوم نے اپنی ہونہار اور ذہین بیٹی کو فن تقریر پہ عبور حاصل کرنے کے لئے مختلف اذکار و آداب ذہن نشین کرائے۔ وہ اپنی ذہین بیٹی کو اکثر یہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ "بیٹی جب تقریر کرو تو یہ یاد رکھو کہ سننے والے گھر جا کر تقریر کو سوچیں اور اس تقریر سے کچھ سیکھ سکیں"

والد محترم کی خصوصی تربیت کا یہ نتیجہ ہے کہ جہاں آرا بلند پایہ مقررہ تھیں آپ کی تقریر میں الفاظ کم اور مواد زیادہ ہوتا ہے۔ یہی بہترین مقررہ کی خوبی ہوتی ہے قدرت نے آپ کو فن تقریر کا اس قدر ملکہ عطا کیا ہے کہ آپ نے بیرونی ممالک میں بھی جا کر اپنی تقریروں کے ذریعے بڑے بڑے انگریز مقرروں۔ مدبروں اور سیاست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہمیشہ خراجِ تحسین حاصل کیا ہے۔

جہاں آرا کو بچپن ہی سے قدرت نے ذہن رسا بخشا تھا۔ ادب کی طرف آپ کا طبعی رجحان تھا۔ چنانچہ نو برس کی عمر میں آپ نے "تہذیب" اور "شریف بی بی" جیسے علمی اور ادبی رسائل میں مضمون لکھنے شروع کئے۔ نظم اور نثر دونوں کو آپ نے اظہار خیالات کا ذریعہ بنایا۔ تعلیم نسواں اور اصلاح رسوم آپ کے پسندیدہ موضوع تھے۔

ابھی آپ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ آپ کے بزرگوں نے باغبانپورہ میں انجمن خواتین اسلام کی بنیاد ڈالی۔ اس انجمن کی صدر آپ کی ممانی بیگم شاہدین منتخب ہوئیں جہاں آرا کو اس انجمن کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اس انجمن کا مقصد اصلاح رسوم اور استیصال توہم پرستی تھا۔ جہاں آرا نے اس انجمن میں نہایت سرگرمی اور شوق سے کام کیا۔ اس انجمن میں کام کرنے کی وجہ سے آپ کو نسوانی زندگی پر غور کرنے کے مواقع اکثر میسر آتے رہے اور آپ اصلاحی کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے لگیں۔ سترہ سال کی عمر میں آپ نے ایک کتاب بعنوان "حسن آرا بیگم" تصنیف کی اس کتاب میں آپ نے صحیح اسلامی تعلیم اور معاشرتی اصلاح کے ہر پہلو پر بہت وقیع خیالات کا اظہار کیا۔ اس وقت ایسی کتاب کی بہت ضرورت تھی۔ اس لئے خواتین کے طبقہ میں اسے غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔ طبقہ نسواں کی خدمت اور بہتری کے لئے آپ کی یہ سب سے پہلی کامیاب کوشش تھی۔

جنگ طرابلس کے خونچکاں واقعات سے کون مسلمان واقف نہیں؟ اس نازک موقع پر آپ نے جذبہ اسلام سے سرشار ہو کر خود بھی مالی مدد دی اور دوسروں سے بھی بہت سا روپیہ جمع کر کے طرابلس کے مجاہدین اور متاثرین کی مدد کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک نسوانی زندگی کا تعلق ہے پہلے تو آپ کی توجہ صرف اصلاحِ رسوم کی طرف تھی لیکن جلد ہی آپ نے جانچ لیا کہ خواتین کی زندگی کے ہر شعبہ میں تنظیم کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس کام کا آغاز آپ نے کوئین میری کالج یعنی اپنے سکول میں ہی "اولڈ گرلز ایسوسی ایشن" کے قیام سے کیا۔ متواتر کئی برس تک آپ اس کی سیکرٹری رہیں اور اس کے رسالہ کی ادارت کے فرائض بھی سرانجام دیتی رہیں۔

تنظیمِ نسواں کے میدان میں قدم رکھتے ہی آپ کے سامنے کئی نئے مسائل آ گئے اور آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ کام غیر معمولی مساعی کے بغیر پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکے گا۔ اس احساس کے ساتھ ہی آپ نے "لیڈیز لیگ آف ہیلپ" میں سرگرمی سے کام شروع کر دیا۔ خواتین میں تنظیم کا شعور پیدا کرنے میں مدد دی اور لیگ کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ لیگ آف ہیلپ کی ممبر رہ کر آپ نے سوشل سرگرمیوں اور سماجی بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۱۲ء میں آپ کی شادی میاں شاہنواز سے ہوئی۔ لاہور پردہ کلب میں آپ نے برسوں کام کیا۔ آپ کلب کی روحِ رواں تھیں۔ اس کلب میں بھی آپ نے عورتوں کی تنظیم میں دل کھول کر حصہ لیا اور اس کو کامیاب بنانے میں انتہائی کوشش کی۔

۱۹۱۴ء میں مرحومہ ہر ہائینس بیگم بھوپال نے مسلم لیڈیز کانفرنس بنائی۔ بیگم شاہدین اور لیڈی شفیع نے اس کے سالانہ اجلاسوں کی صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ جہاں آرا اس کانفرنس کی سرگرم ترین کارکن تھیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں اصلاحِ رسوم پر کئی پمفلٹ لکھ کر شائع کرائے تاکہ مسلمان عورتیں فضول رسموں کو ترک کر کے کفایت شعاری کا جذبہ اپنے اندر پیدا کر سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۷ء میں جب اس کانفرنس کا سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد ہوا تو آپ نے اصلاح رسوم پر شاندار تقریریں کیں۔ اور کئی مفید قرار دادیں پیش کر کے منظور کرائیں۔

جس زمانہ میں میاں سر محمد شفیع مرحوم وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل کے رکن مقرر ہوئے تو ان دنوں لیڈی چیمسفورڈ لیگ معرض وجود میں آئی۔ اس لیگ کا مقصد یہ تھا کہ شیر خوار بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اموات کا انسداد کیا جائے۔ دہلی اور شملہ میں یہ لیگ کام کرتی تھی۔ جہاں آرا نے اس تنظیم میں حصہ لیکر عورتوں کو مفید مشورے دیئے تاکہ وہ ان اسباب کا تدارک کر سکیں جن سے شیر خوار بچوں کی موت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

خالص اسلامی رنگ میں بھی جہاں آرا نے بے مثال خدمت کی ہے۔ پنجاب کے مشہور ادارہ انجمن حمایت اسلام کی تعلیمی کمیٹی اور یتیم خانہ کمیٹی میں بھی آپ نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور ان دونوں کمیٹیوں کی صدر بھی رہ چکی ہیں۔ آپ نے کئی یتیم لڑکیوں کی شادیاں اپنے خرچ پر کرائیں۔ ان کی سہولتوں کا بھی خیال رکھا تاکہ انھیں اپنی یتیمی کا احساس نہ ہونے پائے۔

مانٹیگو چیمسفورڈ سکیم پر مزید غور و خوض کرنے کے لئے ۱۹۲۲ء میں مڈیمن کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا تو خواتین نے اس کمیٹی کے سامنے اپنے مطالبات پیش کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی نے شملہ میں کام کیا جہاں آرا نے اس میں بے حد دلچسپی لی۔ ایک پبلک جلسہ میں مسز اینی بیسنٹ نے تقریر کی۔ جہاں آرا نے بھی وہاں ایک موثر تقریر کی جسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریک سول نافرمانی کے قائدین ۔ پنجاب اسمبلی ہال کے سامنے مسلم لیگ کا پرچم ہاتھوں میں لئے باہر نکلے
تو اسی وقت یونینسٹ حکومت نے ان کو گرفتار کر لیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


سیکرٹری مقرر کیا۔ جہاں آرا پہلی عورت تھیں جنھیں یہ اعزاز حاصل ہوا۔ امپیریل کانفرنس کے موقع پر آپ نے سلطنت برطانیہ کے اکثر نمائندوں سے ملکر تبادلۂ خیالات کیا۔ جس سے آپ کی معلومات میں اور بھی اضافہ ہوا۔ اور آپ کو یہ اندازہ کرنے کا موقع مل گیا کہ اس وقت کن پہلوؤں سے وطن کی خدمت کرنا زیادہ مفید ثابت ہوگا۔

ہندوستان کی سیاسی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے لندن میں گول میز کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ پہلی اور دوسری کانفرنس میں جہاں آرا کو صرف مسلمان عورتوں کی نمائندگی کا شرف حاصل ہوا۔ اور ان دونوں کانفرنسوں میں آپ کے علاوہ اور بھی نمائندہ خواتین موجود تھیں مگر تیسری کانفرنس میں آپ خواتین ہند کی واحد نمائندہ خاتون تھیں جنہوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ خواتین ہند کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دیئے۔

۱۹۳۲ء میں جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی تشکیل ہوئی تو آپ کی قابلیت اور صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو اس کمیٹی کا رکن نامزد کیا گیا۔

یوں تو جہاں آرا نے سینکڑوں نہیں ہزاروں تقریریں خواتین کی بہبودی اور مسلمان قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کی ہیں مگر ان کی وہ یادگار تقریر جو انھوں نے پہلی گول میز کانفرنس میں خواتین ہند کی نمائندہ کی حیثیت سے کی، خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ گول میز کانفرنس کے انعقاد سے پہلے گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے ڈسپیچ میں لکھ بھیجا تھا کہ خواتین ہند کے لئے علیحدہ سیاسی مفاد کا کوئی خاص اہتمام نہ کیا جائے۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا:-

"اس تاریخی اجتماع میں میری دوسری نمائندہ بہنوں کی موجودگی اور میری شرکت اس حقیقت کا بین ثبوت ہے کہ مشرق، جسے افتادہ پا کہا جا رہا ہے، آزادی کے مطالبے اور تحفظ حقوق کے لئے میدان میں نکل آیا ہے۔ آج سے دس سال پیشتر کون یہ خیال کرسکتا تھا کہ ہندوستانی خواتین یہاں آکر مردوں کے دوش بدوش شریک کار ہوں گی۔ لیکن آج نہ صرف ہندو خواتین بلکہ ایک مسلم خاتون بھی جس کا خاندان ہمیشہ پردے کا سخت پابند رہا ہے اپنے بھائیوں کے دوش بدوش کام کر رہی ہے تاکہ ہندوستان کے لئے کوئی موزوں آئین تجویز کیا جائے ـــ حکومت ہند نے ہندوستانی خواتین کے حقوق کو یکسر پس پشت ڈال دیا - کیا وہ یہ سمجھتی ہے کہ ہندوستان کی اس نصف آبادی کو جو ۱۶،۰۰،۰۰،۰۰۰ افراد پر مشتمل ہے نظر انداز کر کے ہندوستان کی بہتری کے لئے کوئی کام کیا جا سکتا ہے؟ حکومت ہند کے ارسال کردہ ڈسپیچ میں مرقوم ہے کہ خواتین ہند کے لئے علیحدہ طور پر کوئی خاص دفعات وضع نہ کی جائیں۔ یہ حقیقت کوتاہ بینی کی دلیل ہے۔ در اصل یہ فقرہ یوں ہونا چاہئے تھا۔ "عورت کو محض عورت ہونے کی وجہ سے کسی حق سے محروم نہیں کیا جائے گا۔" اس تقریر پر ہندوستان کے مشہور اخبار "ٹائمز" نے رائے زنی کرتے ہوئے لکھا:-

"جہاں آرا تقریر کر رہی تھیں اور ہال میں یہ سماں تھا کہ ہر طرف سکوت طاری تھا۔ دنیا کے بہترین مدبروں کے منہ کھلے تھے اور وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیکھ رہے تھے کہ یہ پردہ میں رہنے والی عورت اور اتنی ٹھوس تقریر! آخر جہاں آرا نے تقریر ختم کی۔ مسٹر بیلڈ انڈر وزیر اعظم نے اسی وقت مبارکباد کا رقعہ لکھ کر جہاں آرا تک پہنچایا۔ مسٹر ویجووڈ بین وزیر ہند اپنی کرسی سے اٹھے اور جہاں آرا کے پاس خود جا کر ان کی کامیاب تقریر پر مبارکباد دی۔ ہندوستانی نمائندے بےحد خوش تھے اور اکثر نے اسی وقت مبارکباد کے نوٹ لکھ کر جہاں آرا کو پہنچائے۔" جہاں آرا کی دلولہ انگیز تقریر کا یہ نتیجہ نکلا کہ نئے آئین کے تحت خواتین ہند کو ہندوستان کی صوبجاتی مجالس قانون ساز میں اکتالیس نشستیں۔ مرکزی فیڈرل اسمبلی میں نو نشستیں اور کونسل آف سٹیٹ میں چھ نشستیں دینے کا فیصلہ ہوا۔ خواتین کے لئے نشستیں محفوظ کرانا خاصا مشکل کام تھا۔ اور اس سلسلے میں جہاں آرا کی کامیابی قابلِ تحسین ہے۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے ہندوستان کی خواتین کو چند خاص شرائط کے تحت حق رائے دلانے میں بھی کامیابی حاصل کی۔ مسلم خواتین کو اسمبلیوں میں الگ نشستیں دلانے کے لئے جہاں آرا کو بےشمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر بالآخر آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئیں اور اسمبلیوں میں مسلمان خواتین کے لئے علیحدہ نشستیں مخصوص ہوئیں۔ تیسری گول میز کانفرنس کے موقع پر جہاں آرا کو گلڈ ہال میں تقریر کرنے کے لئے بلایا گیا تو ہندوستان کے مشہور اخبار "سٹیٹسمین" نے لکھا۔

"جہاں آرا شاہنواز پہلی عورت ہیں جنہیں چھ سو سال کے عرصہ میں گلڈ ہال میں جب سے یہ تعمیر ہوا ہے تقریر کرنے کی عزت نصیب ہوئی ہے۔"

۱۹۳۲ء میں انہیں انجمن اقوام (لیگ آف نیشنز) میں بطور علمی معاون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کے بلایا گیا۔ یہاں بھی انھوں نے نہایت قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے اور بڑے بڑے انگریز مدبروں سے اپنی ذہانت اور قابلیت پر خراج تحسین حاصل کیا۔

۱۹۳۵ء میں جہاں آرا کو انجمن اقوام کی مشاورتی کمیٹی میں ہندوستان کی واحد نمائندہ بنا کر بھیجا گیا۔ یہ کمیٹی عورتوں اور بچوں کے لئے تھی اس میں آپ نے کئی تقریریں کیں اور مفید مشورے دیئے۔ اسی سال بین الاقوامی مزدور کانفرنس میں بھی آپ نے نمائندہ ہند کی حیثیت سے شرکت کی۔ مزدور کانفرنس اور اسی قسم کے دیگر موقعوں پر جہاں آرا نے مزدوروں کے حالات سے بخوبی واقفیت پیدا کر لی تھی۔ اور انھیں ان سے خاص دلچسپی رہی۔ چنانچہ انہوں نے ہندوستان کی کئی مزدور تحریکوں میں شریک ہو کر مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کیا۔

بیرونی ممالک کی قوموں کی بیداری کو ملاحظہ کرنے کے بعد جہاں آرا ء مسلمانوں کی غفلت سے بے حد متاثر ہوئیں۔ اور آپ نے سمجھ لیا کہ اگر مسلم خواتین جو مسلم آبادی کا نصف حصہ ہیں بیدار نہ ہوئیں تو مسلمانوں کی حالت کبھی درست نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ ان کی اپنی خدمات بھی زیادہ تسلی بخش نتائج پیدا نہیں کر سکیں گی۔ چنانچہ آپ نے خواتین کو بیدار کرنے کے لئے "مسلم ومنز لیگ" کی بنیاد ڈالی۔ پنجاب کی مسلمان خواتین کی بہت سی امید یں اس تنظیم کے ساتھ وابستہ رہیں۔ آپ نے اس جماعت کے ذریعے مسلمان عورتوں کو بیدار کر کے انھیں اپنے حقوق کے لئے جدو جہد کرنے پر آمادہ کیا۔ آپ پہلی خاتون تھیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جنہیں متفقہ رائے سے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا رکن منتخب کیا گیا۔ آل انڈیا ورکنگ کمیٹی کی پہلی خاتون ممبر بیگم مولانا محمد علی تھیں۔ ان کے بعد آپ خواجہ ناظم الدین کی وفات تک مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی ممبر رہیں۔

۱۹۳۱ء میں انہیں لاہور میونسپل کمیٹی کا رکن نامزد کیا گیا۔ پانچ سال تک آپ نے کمیٹی کی رکنیت کے فرائض انجام دیئے۔ اس دوران میں آپ نے بہت سے مفید کام کیئے۔ لاہور میں تین پردہ باغ آپ ہی کی کوششوں سے قائم ہوئے بچوں کے نئے سنٹر قائم کرانے میں بھی بہت حد تک آپ کی کوششوں کا دخل تھا۔ زنانہ سکولوں کی حالت بہتر بنانے کے لیئے آپ نے انتھک کوششیں کیں۔ جن میں سے اکثر بار آور ثابت ہوئیں۔ مختلف تعلیمی کمیٹیوں میں بھی آپ نے بہت مفید کام کئے ہیں۔ زنانہ سکولوں کے نصاب تعلیم میں اصلاح و ترمیم کے لیئے آپ وقتاً فوقتاً جد و جہد کر کے کامیابی حاصل کرتی رہیں۔

جہاں آرا ہمیشہ کوشاں رہی ہیں کہ لڑکیوں کا نصاب تعلیم جدا بنایا جائے جس میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ مدنظر رکھی جائے کہ بچیاں پڑھ لکھ کر سمجھدار بیٹیاں، فرمانبردار بیویاں اور شفیق مائیں بن سکیں۔ ہوم سائنس کی خاص تعلیم کے لیئے انہوں نے ہر ممکن جد و جہد کی۔ تاکہ عورتیں گھریلو سائنس کی تعلیم سے آشنا ہو کر بہت سی گھریلو دشواریوں اور مشکلات پر قابو پا سکیں۔

آپ نے تمام عمر عورتوں کے حقوق حاصل کرنے کے لیئے کام کیا ہے آپ بچپن ہی سے اس نظریئے کی پابند رہی ہیں کہ جو حقوق اسلام نے عورتوں کو عطا کیئے ہیں ان کی مثال دنیا کے کسی ضابطۂ حیات میں نہیں ملتی۔ اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسی اصول کے تحت انھوں نے ہمیشہ خواتین کے لئے اسلامی شرعی حقوق کا مطالبہ کیا اور کرتی رہیں۔ آپ کو پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ اور فلم سنسر بورڈ کا ممبر بنا یا گیا۔ اور دونوں جگہ آپ نے بہترین کارکردگی کی شایانِ شان کیں۔

۱۹۳۷ء میں آپ سابق پنجاب کی مجلس قانون ساز کی ممبر منتخب ہوئیں اگرچہ اس انتخاب سے قبل ہی انھوں نے اپنا دائرہ کار بہت وسیع کر لیا تھا تاہم وہ یہ محسوس کر رہی تھیں کہ قوم و ملک کے لئے عموماً اور خواتین پنجاب کے لئے خصوصاً وہ اسمبلی میں رہ کر زیادہ مؤثر طریق سے خدمات انجام دے سکتی ہیں۔ چنانچہ اس خیال کے پیشِ نظر جہاں آرا نے سکندر وزارت میں پارلیمنٹری سیکرٹری برائے تعلیم و صحتِ عامہ کا عہدہ قبول کیا۔ اور ۱۹۴۲ء تک اس عہدے پر نہایت جانفشانی اور خلوص سے کام کرتی رہیں۔

۱۹۴۲ء میں آپ نے کینیڈا میں ہونے والی پیسیفک ریلیشنز کانفرنس میں نمائندگی کی۔ کینیڈا جانے سے پہلے آپ نے نیو یارک میں ہیرلڈ ٹریبون فورم میں اور امریکہ میں جگہ جگہ اور پیسیفک ریلیشنز کانفرنس میں آپ نے کانگرسی نمائندے مسٹر کھنہ کے مقابلے میں بڑے زور دار الفاظ میں مسلم لیگ کا نقطۂ نظر پیش کر کے خراجِ تحسین حاصل کیا۔

۱۹۴۰ء میں لاہور میں جب پاکستان کا ریزولیوشن منظور ہوا تو جہاں آرا بھی اس کونسل کے اجلاس میں شریک تھیں۔ ۱۹۴۲ء سے لیکر ۱۹۴۵ء تک آپ حکومتِ ہند کے محکمۂ اطلاعات کی جوائنٹ سیکرٹری رہیں۔ اور اس محکمے کے شعبۂ خواتین کی عنان ان کے ہاتھ میں رہی۔ یہ وہ وقت تھا جب آزادیٔ ہند کی تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تحریکیں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہندوستان کو آزاد کرانے کی سرتوڑ کوشش کر رہی تھیں۔ ہندوستان کی مسلم آبادی قائداعظم کی رہنمائی میں مطالبہ پاکستان پر منظم ہو چکی تھی۔ قیام پاکستان کی تحریک اپنے آخری مراحل میں داخل ہو رہی تھی۔ اور کانگرس نہایت شدومد کے ساتھ اس مطالبے کی تردید میں مصروف تھی اس وقت اس بات کی بڑی ضرورت تھی کہ اطلاعات جیسے اہم محکمے کا کام سرانجام دیتے ہوئے مسلم مفاد کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ چنانچہ آپ نے اپنے عہدے پر فائز رہ کر اپنے دورہ ہندوستان میں ہر جگہ اور ہر مقام پر مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے شاندار کارنامے سرانجام دیئے۔

۱۹۴۶ء میں آپ سابق پنجاب کی مجلس قانون ساز کی دوبارہ ممبر منتخب ہوئیں مگر قائداعظم کے ایما پر آپ نے پنجاب کی مجلس قانون ساز کی ممبری سے مستعفی ہو کر تحریک آزادی میں سرگرمی سے حصہ لینا شروع کیا۔ اسی سال قائداعظم نے مسلم لیگ کا ایک خیرسگالی وفد امریکہ کے دورے پر بھیجنے کا ارادہ ظاہر کیا تو قائداعظم کی نگاہ انتخاب مسٹر ابوالحسن اصفہانی اور جہاں آرا پر پڑی۔ چنانچہ آپ قائداعظم کے حکم پر امریکہ گئیں تاکہ امریکی عوام کے سامنے مسلم لیگ اور اس کے نصب العین کی وضاحت کر کے تحریک پاکستان کے لئے عالمی رائے عامہ کو ہموار کیا جائے۔ آپ نے امریکہ کے اعلیٰ افسروں اور اقوام متحدہ میں مختلف ممالک کے نمائندوں سے تبادلۂ خیالات کیا اور ان کے سامنے نہایت وضاحت کے ساتھ مسلم لیگ کا نقطۂ نظر پیش کیا۔ امریکی اخبارات میں کئی مضمون شائع کرائے تاکہ امریکی عوام مسلم لیگ اور تحریک پاکستان سے روشناس ہو سکیں۔ امریکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے کامیاب دورے کے بعد آپ ۲۴ دسمبر ۱۹۴۶ء کو لاہور پہنچیں۔ جنوری ۱۹۴۷ء کے آخری دنوں میں پنجاب کی یونینسٹ وزارت نے مسلم لیگ کے دفتر کو سیل کرنا چاہا۔ آپ کے کانوں تک جونہی یہ خبر پہنچی آپ بہت سی عورتوں کو ساتھ لے کر مسلم لیگ کے دفتر میں جا پہنچیں اور پولیس کے راستے میں عورتوں کی دیوار بنا کر کھڑی ہو گئیں۔ لیگی زعماء بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ مزاحمت کی بنا پر آپ کو گرفتار کر کے جیل پہنچا دیا گیا۔ آپ کی گرفتاری کے بعد عورتوں میں جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا۔ جلوس نکلنے لگے جلسے ہونے لگے۔ پنجاب گورنمنٹ نے مسلمان خواتین کے جوش کو مٹانے کی مصلحت کی بنا پر چوتھے دن آپ کو رہا کر دیا۔ رہا ہونے کے بعد آپ نے جلسوں میں ولولہ انگیز تقریروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جلوسوں کی قیادت کر کے سرکاری عمارات پر مظاہرے شروع کرائے۔ مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم تھامے ہوئے آپ جلوس کی قیادت کرتیں۔ جوش آزادی میں سرشار خواتین کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر پنجاب کی وزارت کی برطرفی کا مطالبہ کرنے لگا۔ یہ سرگرمیاں دن بدن تیز ہونے لگیں تو یونینسٹ وزارت نے لیگی زعما کو دھڑا دھڑ گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ صوبائی مسلم لیگ کے صدر، نائب صدر اور دیگر ذمہ دار عہدیداروں کو جب پولیس نے گرفتار کر کے جیلوں میں بند کر دیا تو آپ کڑکتی بجلی کی طرح حرکت میں آئیں۔ آپ سیدھی کارپوریشن کے میئر کے پاس گئیں۔ کارپوریشن کے ممبروں کو ساتھ لے کر اسلامیہ کالج کے ہال میں پہنچیں۔ وہاں پُرجوش تقریریں کرتے ہوئے کالج کے پروفیسروں اور طلبا کو اپنے ساتھ لیا۔ جلوس میں افراد کی تعداد بڑھتی گئی۔ راستے میں سینکڑوں عورتیں اور مرد جلوس میں شامل ہونے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرحد کی غیور مائیں، بہنیں، اور بیٹیاں تحریکِ سول نافرمانی کے دوران میدانِ عمل میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ جب جلوس موچی دروازے پہنچا تو اس وقت مردوں اور عورتوں کی تعداد تقریباً اسّی ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ جب آزادی کا یہ پرجوش قافلہ لاہور سیکرٹریٹ میں پہنچا تو پولیس نے لاٹھی چارج کرنا شروع کر دی۔ بیگم شاہنواز سیدھی اندر گئیں۔ گورنر پنجاب اندر بیٹھا ہوا تھا۔ اسے جا کر کہا کہ پولیس پُرامن جلوس پر لاٹھی چارج کر کے ظلم و تشدد کی مثال قائم کر رہی ہے۔ ہمارا جلوس پُرامن ہے ہم صرف اپنے حقوق مانگتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ پُرامن طریقے سے سیکرٹریٹ کے اندر ہمیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جائے۔ اس کے بعد ہمارا جلوس خاموشی کے ساتھ واپس چلا جائے گا۔ گورنر نے پولیس کے حکام کو لاٹھی چارج نہ کرنے کے احکامات صادر کیے۔ بیگم شاہنواز نے سیکرٹریٹ میں جلوس کے تمام افراد کو سکون سے بٹھا کر ولولہ انگیز تقریر کی۔ اس وقت مولانا علم الدین سالک اور علامہ علاؤ الدین صدیقی بھی جلوس میں موجود تھے۔ یوں گھنٹہ تک پُرجوش اور ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے آپ نے اس مطالبہ کو دہرایا کہ مسلمان صرف پاکستان چاہتے ہیں۔ جلسے کے اختتام پر پولیس نے جلوس کی قیادت کرنے والوں کو گرفتار کر لیا۔ ان گرفتار ہونے والوں کی تعداد تقریباً ساٹھ تھی جن میں بیگم شاہنواز۔ بیگم کمال الدین اور دوسرے لیگی زعماء تھے آپ تقریباً ایک ماہ اور چار دن تک جیل میں نظر بند رہیں۔ خضر حکومت کے دم توڑنے پر جب آپ کو رہا کیا گیا تو لاکھوں افراد نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔

پنجاب کی تحریک سول نافرمانی میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنی بیٹی ممتاز تازی کو لیکر صوبہ سرحد کی کانگریسی وزارت کو ختم کرانے کے لئے پشاور پہنچیں۔ پشاور میں کئی دن تک متواتر سرحد کی خواتین کی رہنمائی کی۔ آپ نے پشاور میں اپنی ولولہ انگیز تقریروں کے ذریعے خواتین سرحد میں ایک نیا جوش اور جذبہ پیدا کیا۔ اور آزادی کے حصول کے لئے اپنے مفید مشوروں اور عملی تجربات سے کام لیکران میں ایک نئی زندگی پیدا کی۔ سرحد کے علاوہ آپ نے تحریک پاکستان کے دوران پنجاب کے تمام اضلاع کا دورہ کیا۔ دہلی میں تین سال تک مسلم لیگ کے لئے کام کیا۔ اور ہندوستان کا دورہ کرکے آپ نے مسلمان خواتین کو بیدار کیا۔

۱۹۴۷ء میں آپ کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا ممبر منتخب کیا گیا۔ جب اسمبلی میں تقسیم کار کے لئے مختلف کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی تو آپ کا نام کئی کمیٹیوں میں سرفہرست تھا۔ آپ دستور ساز اسمبلی میں بنیادی حقوق کی کمیٹی کی واحد خاتون ممبر تھیں۔ آپ نے ان مختلف کمیٹیوں میں بطور ممبر اپنی ذہانت، اپنے وسیع تجربے اور اپنی اعلیٰ صلاحیتوں سے اہم کارنامے سرانجام دیئے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ نے بے سہارا مہاجر خواتین کی آبادکاری اور مہاجر خاندانوں کو آرام و آسائش بہم پہنچانے کے لئے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے کئی مہاجر لڑکیوں کی اپنے خرچ پر شادی کرا کران کی زندگی کو پرسکون بنایا۔

پاکستان کے قیام کے بعد پاکستانی خواتین کو ملکی اور قومی تعمیری کاموں میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے جب آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن کی تنظیم کی گئی تو آپ نے اس تنظیم کے قیام میں نمایاں حصہ لیا۔ آپ نے اپنے مفید مشوروں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عملی تجربوں سے اپوا کو ٹھوس بنیادوں پر قائم کرنے میں خاص مدد ملی۔ آپ کی اعلیٰ صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو اپوا کا وائس پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا۔ پاکستان اور چین کے درمیان گہرے دوستانہ مراسم قائم کرنے کے لیے مردوں کے وفد کے علاوہ، جب خواتین کے ایک وفد کو چین بھیجا گیا تو آپ نے اس وفد کی قیادت کے فرائض انجام دیئے۔

۱۹۵۵ء میں آپ مغربی پاکستان کی مجلس قانون ساز کی ممبر منتخب ہوئیں جب تک اسمبلی کے قیام وجود تک آپ اس کی ممبر رہیں۔ شادی بیاہ اور وراثت سے متعلق قوانین وضع کرنے کے لئے حال ہی میں صدر پاکستان نے جو کمیشن مقرر کیا تھا آپ نے اس میں بھی اپنے فرائض بطریق احسن ادا کئے۔ جب حکومت نے زکوٰۃ کمیٹی کی تشکیل کی تو آپ نے دو سال تک چوٹی کے علمائے دین کے ساتھ زکوٰۃ کمیٹی میں کام کیا۔ آپ اسلام کو ایک مکمل ضابطۂ حیات تصور کرتی ہیں۔ آپ نے نہایت غور سے اسلام اور قوانین شرعی کا مطالعہ کیا ہے اور ان کی افادیت کے ہر پہلو سے بخوبی واقف ہیں۔ ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد موجودہ دستور مرتب کرنے کے لئے صدر پاکستان نے جو کمیشن متعین کیا اس میں بھی آپ ایڈوائزر کی حیثیت سے کام کرتی رہیں۔

سماجی برائیوں کے انسداد کے لئے جو کمیشن مقرر ہوا آپ اس کی بھی نامزد ممبر ہیں اور اب تک اس میں کام کر رہی ہیں۔ اس وقت کئی قومی اداروں کی کمیٹیوں پر کام کر رہی ہیں اور ملک و قوم کی خدمت میں آپ نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔

بیگم شاہنواز کے نانا نظام الدین برطانوی دورِ حکومت میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج تھے۔ آپ انجمن حمایت اسلام کے بانیوں میں سے ہیں۔ جہاں آرا کا تمام خاندان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علمی ۔ سیاسی اور قومی خدمت کے لئے مشہور رہے ۔ آپ نے اور آپ کے شوہر میاں شاہنواز نے تقریباً آٹھ لاکھ روپے کی جائیداد مختلف قومی اداروں کو دی ہے ۔ آپ کو اپنے شوہر کی طرف سے جو تین لاکھ روپیہ حق مہر ملا ۔ وہ آپ نے قیام پاکستان کے بعد اپنے ملک کی خدمت کے جذبے کے تحت سرگنگا رام ہسپتال میں نرسنگ ہوسٹل کے قیام کے لئے بطور عطیہ کے دیا ۔ آپ کا ایک لڑکا ڈاکٹر احمد شاہنواز ہے ؎

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیتی آراء (بیگم میاں بشیر احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# گیتی آرا بیگم میاں بشیر احمد

انتہائی منکسر المزاج، خوش خلق و خوش گفتار۔ وضعدار۔ صابر و شاکر۔ علم دوست سادگی پسند۔ صاف گو اور مدبرانہ صلاحیتوں کی مالک۔ تحریک آزادی کی نامور مجاہدہ گیتی آرا بیگم ۱۱ راگست ۱۸۹۹ء کو لاہور کے ایک گاؤں باغبانپورہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ سر شفیع کی بیٹی اور بیگم شاہنواز کی چھوٹی بہن ہیں۔ قرآن مجید اور چند اسلامی کتابیں گھر پر پڑھ لینے کے بعد آپ کو کوئن میری کالج لاہور میں مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل کیا گیا۔ جہاں سے آپ نے نہایت محنت سے ۱۹۱۵ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد نومبر ۱۹۱۷ء میں آپ کی شادی جسٹس شاہدین کے صاحبزادے میاں بشیر احمد سے ہوئی۔ میاں بشیر احمد صاحب آکسفورڈ یونیورسٹی کے ہسٹری کے گریجوایٹ ہیں۔ ولایت ہی سے آپ نے بار ایٹ لا کی ڈگری حاصل کی۔ جب آپ ولایت سے تعلیم ختم کر کے واپس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


وطن آئے تو آپ نے اپنے والد بزرگوار سے کہا کہ میں انگریزوں کی ملازمت کرنا قطعاً پسند نہیں کرتا۔ اور نہ ہی میں وکالت کو اپنا پیشہ بنانا چاہتا ہوں۔ میں بحیثیت ایک جرنلسٹ کے اپنی زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں۔ والد محترم نے آپ کو اپنی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے کی اجازت دیدی۔ قومی خدمت کے جذبے کے تحت آپ کچھ عرصہ اسلامیہ کالج لاہور کے آنریری پروفیسر رہے ۲ رجولائی ۱۹۱۸ءؔ کو جب آپ کے والد بزرگوار جسٹس شاہدین کا انتقال ہوا تو آپ نے ان کی یاد میں مشہور رسالہ "ہمایوں" جاری کیا۔ اس رسالے کے ذریعے میاں بشیر احمد نے ۴۲ سال تک علم و ادب کی اعلیٰ اور معیاری خدمات سرانجام دیں۔ قائداعظم نے جب آپ کو آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا ممبر نامزد کیا تو میاں صاحب قائداعظم کے جان نثار سپاہی کی حیثیت سے بے لوث خدمات سرانجام دیتے رہے۔ قائداعظم کے ہر اشارے پر انھوں نے لبیک کہا۔ مارچ ۱۹۴۰ءؔ کے لاہور ریزولیوشن کے موقع پر آپ استقبالیہ کمیٹی کے سیکرٹری تھے۔ قرارداد پاکستان کا شاندار افتتاح ان کی اس مشہور نظم سے ہوا ؎

ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح ؏ ملت ہے جسم، جاں ہے محمد علی جناح
عمر دراز پائے مسلماں کی ہے دعا ؏ ملت کا ترجماں ہے محمد علی جناح

میاں بشیر احمد بار ایٹ لاء، بلند پایہ ادیب، شاعر، مؤرخ اور سکالر ہیں۔ وہ کئی تحقیقی کتابوں کے مصنف ہیں۔ میاں صاحب نے مینار پاکستان کی کمیٹی میں چھ سال تک کام کیا۔ یادگار پاکستان پر کندہ کی جانے والی قائداعظم کی تقریروں۔ علامہ اقبال کے شعروں کے اقتباسات اور قرآن پاک کی آیات کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


انتخاب میاں صاحب کی کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس مینار پر کندہ کرنے کے لئے مسلمانانِ ہند کی جدوجہد آزادی کی تاریخ بھی آپ نے منتخب کر کے لکھی ہے۔

میاں صاحب ۱۹۴۸ء تک مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ممبر رہے۔ قیام پاکستان کے بعد قائداعظم نے آپ کو ترکی کا سفیر مقرر کیا۔ آپ نے ۱۹۵۲ء تک ترکی میں سفارت کے شاندار فرائض سرانجام دیئے۔ میاں صاحب پنجاب یونیورسٹی کے فیلو اور کئی لٹریری سوسائیٹوں کے صدر اور سرپرست رہ چکے ہیں۔ آپ ہر سال انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسوں میں اپنا بلند پایہ مقالہ پڑھتے ہیں تحریک آزادی کے دوران آپ کا ترانہ ہندوستان بھر کے بچے بچے کی زبان پر جاری رہا۔

حق ہے ہمارا پاکستان     حق پر ہمارا ہے ایمان
آؤ کر دیں آج اعلان     چاہے اپنی جائے جان
لے کے رہیں گے پاکستان
لے کے رہیں گے پاکستان

گیتی آرا بیگم کو خوش قسمتی سے ایسا سہارا مل گیا تھا جو علم و ادب کا خادم سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والا اور قائداعظم کا جاں نثار سپاہی تھا۔ اس رفاقت نے گیتی آرا کے لئے نئی نئی راہیں ہموار کیں۔ گیتی آرا زمانہ طالب علمی سے ہی تقریروں اور تحریروں میں دلچسپی لیتی تھیں۔ ان کے ابتدائی مضامین میں قدرتی مناظر اور نعتیں وغیرہ ہوتی تھیں۔ مگر شادی کے بعد گیتی آرا نے اصلاح معاشرہ اور اصلاح رسوم پر کافی مضامین لکھے۔ جو تہذیب نسواں۔ خاتون اور ہمایوں میں شائع ہوتے رہے۔ آپ کا پورا گھرانہ چونکہ مسلم لیگی تھا اس لئے آپ نے بھی نہایت دلچسپی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے سالفہ تحریک آزادی میں حصہ لینا شروع کیا۔ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاسوں میں شرکت کر کے لیگی زعما کے خیالات اور لائحہ عمل سے مستفید ہوتی رہیں۔

۱۹۳۸ء میں پٹنہ کے اجلاس میں جب آل انڈیا خواتین مسلم لیگ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تو گیتی آرا بھی مرکزی خواتین مسلم لیگ کمیٹی کی ممبر نامزد ہوئیں قائد اعظم نے خواتین کو ہدایت کی کہ وہ اپنے صوبے۔ ضلع اور گاؤں میں جاکر طبقہ نسواں میں سیاسی شعور پیدا کریں۔ نیز مسلمان خواتین کو مسلم لیگ کا دو آنے کا ممبر بنا کر مسلم لیگ کی تحریک کو کامیاب بنائیں۔ چنانچہ ہر نامزد ممبر خاتون نے قائد اعظم کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ان کی جرأت مندانہ قیادت کے زیر سایہ شبانہ روز محنت شروع کر دی تاکہ مسلمان عورتوں کو بھی مردوں کے دوش بدوش تحریک آزادی میں حصہ لینے کے لئے میدان عمل میں لایا جائے۔ گیتی نے بھی نامزد خواتین کی طرح پنجاب میں مسلم لیگ کی تنظیم کا کام شروع کیا۔ انھوں نے گھر گھر جا کر عورتوں تک مسلم لیگ کا پیغام پہنچا کر انہیں نصیحت کی کہ وہ حصول آزادی کے لئے مردوں کے شانہ بشانہ مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد ہوں تاکہ آزادی کی نعمت کو حاصل کر سکیں۔ خواتین مسلم لیگ کے قیام سے پہلے گیتی آرا آل انڈیا ویمنز ایسوسی ایشن کی پنجاب شاخ کی خزانچی کے عہدے پر فائز تھیں۔ پنجاب میں جب خواتین مسلم لیگ کی تنظیم قائم ہوئی تو آپ کو صدر منتخب کیا گیا آپ ۱۹۴۲ء سے جنوری ۱۹۴۷ء تک خواتین مسلم لیگ کی صدارت کے عہدے پر فائز رہ کر نہایت محنت، ہمت استقلال اور جرأت سے خواتین کو بیدار کر کے انہیں مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کیا۔ آپ نے پنجاب کے کئی گاؤں۔ کئی اضلاع اور کئی قصبوں کا دورہ کیا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

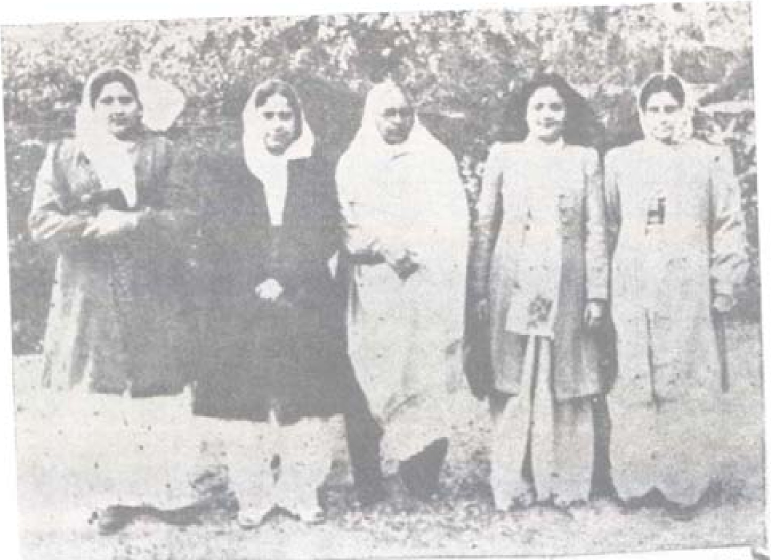

تحریکِ آزادی کے دوران ملتان میں عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنانے کیلئے لاہور سے جانے والا وفد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خواتین کو کہا کہ وہ گھروں کی چار دیواری سے نکل کر آزادی کے لئے جدوجہد کریں وہ پورے شہر میں آپ نوجوان طالبات کی قیادت کرتے ہوئے مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم اٹھائے ہوئے بازاروں اور سرکاری دفتروں میں جا کر مردوں کے کندھوں پہ مسلم لیگ کے بیج اور بلّے لگاتیں اور شہر کے محلے محلے۔ گلی گلی اور کوچہ کوچہ پھر کر عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بناتیں۔ آپ نے پورے پنجاب کا دورہ کر کے شہر شہر عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنایا مسلم لیگ کے لئے فنڈ اکٹھا کیا۔ بیگم عزیزہ نے دس سال تک گیتی آرا کے ساتھ بطور رضاکار کام کیا۔ جن دنوں گیتی آرا گھر گھر پھر کر خواتین کو مسلم لیگ کا ممبر بنانے کی کوشش میں مصروف تھیں ان دنوں بعض دفعہ انہیں ایسے واقعات بھی پیش آئے کہ جونہی انہوں نے کسی عورت کو جا کر مسلم لیگ کا ممبر بننے کے لئے کہا وہ عورت جھٹ بجائے مسلم لیگ کا ممبر بننے کے مسلم لیگ کا مذاق اڑاتی۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ آپ کسی بااثر گھر کی خواتین کے پاس جا کر انہیں گھنٹوں مسلم لیگ کے لائحہ عمل سے آگاہ کرتیں قائد اعظم کا پیغام ان کے کانوں تک پہنچاتیں۔ مگر گیتی کو یہ جواب ملتا کہ "ہم اس پر سوچیں گے" گیتی اس گھر دوبارہ سہ بارہ غرض یہ کہ مسلسل کئی بار جاتیں۔ مگر آخر کار نتیجہ یہ ہوتا کہ بااثر گھرانے کی عورتیں گیتی کو کہتیں کہ ہمارے شوہر ہمارے والد اجازت نہیں دیتے کہ ہم مسلم لیگ کے ممبر بنیں۔ گیتی کو اس قسم کے واقعات کئی دفعہ پیش آئے مگر انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ وہ لگاتار اپنے مقصد کی تکمیل میں مصروف رہیں۔

کانگرس کو اپنے مقصد میں کامیاب کرنے کے لئے برلا۔ ٹاٹا اور دوسرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ہزاروں ساہوکاروں نے اپنی تجوریوں کے منہ کھول رکھے تھے۔ ہندو عورتیں گاندھی جی کے ذرا سے اشارے پر اپنے زیورات تک اتار کر گاندھی جی کے سامنے سونے کے ڈھیر لگا دیتی تھیں۔ مگر مسلم لیگ امیروں کی جماعت نہ تھی۔ ساہوکاروں کی جماعت نہ تھی بلکہ غریب مسلمانوں کی سیاسی جماعت تھی۔ جسے ہندو اور انگریز دونوں کی سیاسی شعبدہ بازیوں کا سامنا تھا۔ صرف چند ایسے افراد تھے جنہیں قدرت نے دولت کی نعمت سے مالا مال کر رکھا تھا۔ ان میں سے بعض کے ضمیروں کو انگریز اور ہندوؤں نے خرید لیا تھا۔ اور معدودے چند جو باقی تھے انھوں نے اپنا تمام اثاثہ مسلم لیگ کی تقویت کے لئے صرف کیا مگر اس محدود امداد سے کسی جماعت کا اپنے نصب العین میں کامیاب ہونا ایک معجزے سے کم نہ تھا۔ کانگریس اپنے کثیر سرمائے سے بعض ضمیروں کو خرید کر انہیں مسلم لیگ کے راستے میں حائل کر رہی تھی۔ اس کے مقابلے میں مسلم لیگ صرف قائداعظم کی مدبرانہ قیادت اور بے مثال سیاسی بصیرت سے ہی اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔ صرف مسلم لیگ میں شمولیت کے موقع پر دو آنے بطور ممبر شپ کے وصول کئے جاتے تھے۔ گیتی آرا۔ بیگم عزیز اور بیگم فاطمہ دن بھر لکڑی کا ایک بکس لیکر مسلم لیگ کی ممبری کے فارم لے کر شہر کے محلوں میں گلیوں میں۔ کوچوں میں جا کر مسلمان خواتین سے درخواست کرتیں کہ وہ مسلم لیگ کی ممبر بنیں۔ گیتی کو اپنی اس تگ و دو میں بہت سی غریب اور متوسط حال مسلمان عورتوں سے سابقہ پڑا جو جھٹ دو آنے دیکر مسلم لیگ کی ممبر بنیں اور چند ایسے انتہائی متمول گھرانوں سے بھی سابقہ پڑا جنہوں نے مسلم لیگ کے لئے دو آنے تک دے کر ممبر بننا محض اس لئے گوارا نہ کیا کہ ان کے یہ دو آنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم لیگ کی تقویت کا باعث نہ بنیں۔

گیتی آرا نے آل انڈیا مسلم لیگ کی ایک فعال ممبر کی حیثیت سے مسلم لیگ کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ آپ انجمن حمایت اسلام کی تعلیمی کمیٹی کی صدر۔ دار الشفقت۔ سوشل ویلفیئر۔ ہاسپٹل ویلفیئر۔ ریڈ کراس اور دوسرے کئی قومی اور سماجی اداروں کی ممبر اور سرپرست کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے چکی ہیں۔ قائد انقلاب نے ملک میں جب بنیادی جمہوریتوں کا نظام رائج کیا تو سنہ ۱۹۶۱ء میں آپ کو لاہور ڈویژنل کونسل کا واحد خاتون رکن منتخب کیا گیا۔

جنوری سنہ ۱۹۴۷ء میں پنجاب میں صوبہ مسلم لیگ کے ماتحت سول نافرمانی کی ایک زبردست تحریک جاری ہوئی۔ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے گیتی آرا نے جلسے کئے۔ جلوسوں کی قیادت کی۔ اپنی ولولہ انگیز تقریروں کے ذریعے خواتین کو آزادی کی اہمیت کا احساس دلایا۔ اور تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے لاہور کے ہر محلے پر جا کر عورتوں کے جلوس نکلوائے۔ جلوسوں کی قیادت کرتے ہوئے کئی دفعہ آپ نے آنسو گیس اور پولیس کے جبر و تشدد کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ پنجاب میں خواتین کی تحریک سول نافرمانی کا نظم و نسق آپ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ کی قیام گاہ پر کئی جلسے ہوئے اور جلوس نکلے۔ آپ نے جلوسوں کی قیادت کرتے ہوئے کبھی وزیروں کی کوٹھیوں پر مظاہرے کئے اور کبھی گورنر کی کوٹھی پر پکٹنگ کر کے یہ مطالبہ کیا کہ مسلمان اپنے لئے ایک الگ ملک مانگتے ہیں جس کا نام پاکستان ہے۔ تحریک کے دوران آپ کے شوہر میاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بشیر احمد کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کی بھانجیوں اور بیٹیوں کو جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند کر کے زد و کوب کیا گیا۔ مگر آپ نے ہمت و استقلال سے ان سب مصائب کا مقابلہ کیا۔ گیتی آرا وہ نامور خاتون ہیں جنہیں قائداعظم کا خاص قرب حاصل رہا۔ انہوں نے بانیٔ پاکستان کی خدمت کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ کیونکہ ان کی قیام گاہ المنظر میں قائداعظم اور تحریک پاکستان کے صفِ اول کے رہنما دُرتے کئی بار بیٹھ کر قوم کی آزادی کے پروگرام بنائے۔ گیتی آرا نے قائداعظم اور لیگی زعما کی خدمت کا بھی شرف حاصل کیا۔ ان کی قیامگاہ "المنظر" وہ خوش نصیب مقام ہے جہاں تحریک پاکستان کے رہنما جمع ہو کر غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے تدبیریں بناتے رہے ان تدبیروں اور مشوروں میں گیتی آرا کو بھی کافی قرب حاصل رہا۔

گیتی آرا نے مہاجروں کے لئے کپڑے۔ برتن۔ رضائیاں۔ لحاف اور دوسری ضروریات زندگی کی چیزیں فراہم کیں۔ آپ نے مہاجروں کی دل کھول کر مدد کی۔ تباہ حال مہاجر بیواؤں کی دستگیری کی اور یتیم اور بے سہارا بچوں کو سہارا دیا۔ مجاہدین کشمیر اور مہاجرین کشمیر کے لئے خود بھی مالی مدد دی اور ادویات۔ کپڑے۔ خوراک وغیرہ کے ٹرک لے کر خود مظفرآباد گئیں۔ اور وہاں فوجی ہسپتال میں کئی دن تک زخمیوں کی دیکھ بھال کی۔ اسی طرح بہار میں جب ہندوؤں نے مسلمانوں پر مظالم توڑے تو آپ نے قائداعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بہار کے مظلومین کی مدد کی۔ پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی جب تباہ حال مہاجرین کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا تو آپ کو مہاجر خواتین ریلیف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا۔ آپ نے اس منصب پر فائز رہ کر مہاجروں کے لئے دن رات کام کیا۔ قیام پاکستان کے بعد جب قائد اعظم نے آپ کے نامور شوہر میاں بشیر احمد کو ترکی کا سفیر مقرر کیا تو گیتی بھی اپنے شوہر کے ساتھ ترکی گئیں۔ ترکی میں قیام کے دوران آپ نے ترکی معاشرت اور ترکی خواتین کی ترقیاتی سکیموں سے پاکستانی خواتین کو آگاہ کرنے کے لئے بلند پایہ مضامین لکھ کر اپنے ملکی اخبارات میں شائع کرائے۔ آپ نے ترکی کے علاوہ یورپ کا کئی دفعہ سفر کیا۔ یورپ کی عورتوں کی ترقی اور ان کے طرز زندگی کا مطالعہ کر کے اخبارات کے ذریعے اپنی پاکستانی بہنوں کو بتایا کہ وہ یورپ کی ترقی یافتہ خواتین کی زندگی سے درس حاصل کریں۔ اور اس طرح اپنے ملک اور اپنی قوم کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہوں۔ ترکی اور یورپ سے واپسی پر آپ نے اپنے ملک کے کئی تعلیمی اداروں، عورتوں کے کلبوں اور عورتوں کی انجمنوں کو بلند پایہ تقریروں کے ذریعے ترکی اور یورپ کی عورتوں کی زندگی اور ان کے ترقیاتی پروگراموں سے روشناس کرایا۔ آپ ادب سے بھی گہرا لگاؤ رکھتی ہیں۔ یورپ اور ترکی کے سفر کے دوران آپ نے سفر نامہ بھی لکھا ہے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت سترہ روزہ جنگ میں آپ نے اپنے گھر پر عورتوں کو شہری دفاع کی تربیت دی۔

گیتی آراء نہایت ہی حساس۔ قوم کی غمخوار اور طبقہ نسواں کی بے حد ہمدرد خاتون ہیں۔ آپ انتہائی سادگی پسند ہیں۔ وہ باوجود اس کے کہ عرصے تک بیرونی ممالک میں رہ چکی ہیں۔ مگر ان کے پاکستانی لباس۔ پاکستانی طرز معاشرت اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وضعداری میں رتی بھر تبدیلی نہیں آئی۔ آپ غیر اسلامی روایات۔ رسم و رواج فیشن پرستی اور مغربی طرزِ زندگی کی سخت مخالف ہیں۔ آپ نہایت صاف گو۔ نڈر اور دلیر خاتون ہیں۔ آپ کے دل میں بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ فضول رسم و رواج کی آپ سخت مخالف ہیں۔ جسٹس شاہ دین مرحوم نے اپنے پورے خاندان کے لئے شادی بیاہ اور دیگر امور کے لئے خالص اسلامی طرز کا ایک دستور العمل تیار کیا تھا۔ خاندان کا جو فرد اس دستور العمل کی خلاف ورزی کرتا اس کا سوشل بائیکاٹ کر دیا جاتا۔ گیتی آرا اسی دستور العمل کی سختی سے پابندی کرتی چلی آ رہی ہیں۔ اسلامی اصولوں کی پابند ہیں۔ زیارت کعبہ کا شرف بھی حاصل کر چکی ہیں۔ بحیثیت ایک وفادار بیوی اور بہترین ماں کے بھی آپ نے اپنے فرائض سے کوتاہی نہیں کی۔ آپ نے سیاسی سماجی اور سوشل ورک کرنے کے ساتھ ساتھ گھریلو ذمہ داریوں اور بچوں کی بہتر تعلیم اور بہتر تربیت کے فرائض کو بھی بخوبی انجام دیا ہے۔ خدا نے آپ کو چار بچے عطا کئے۔ لڑکوں میں اصغر بشیر اور منظر بشیر اور لڑکیوں میں رفعت بشیر اور ثروت ہیں۔ آپ نے ان چاروں بچوں کی تعلیم تربیت اور نگرانی کے فرائض بھی بحیثیت ایک بہترین ماں کے نہایت احسن طریقے سے سرانجام دیئے ہیں۔ آپ کے بیٹوں اور بیٹیوں نے بھی تحریک پاکستان میں اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نہایت سرگرمی سے حصہ لیا۔ آپ کا ہونہار بیٹا اصغر نہایت ہی ذہین تھا۔ وہ انگریزی زبان کا بہترین شاعر تھا۔ آکسفورڈ میں دورانِ تعلیم سنہ ۱۹۴۰ء میں نہاتے ہوئے ڈوب کر فوت ہو گیا۔ گیتی آرا نے اپنے ہونہار بیٹے کے عظیم صدمے کو بڑے صبر اور تحمل سے برداشت کیا اگر کوئی کم ہمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ماں ہوتی تو اصغر جیسے جواں مرگ کے سوگ میں تمام عمر خون کے آنسو بہاتی مگر بیگم آرا کے صبر و تحمل کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے لختِ جگر کی بے وقت موت کو صبر سے برداشت کرتے ہوئے لگاتار قومی اور سماجی سرگرمیوں میں مصروف رہیں۔

منظر بشیر بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ۔ معزز ۔ ادیب اور اسلام کا شیدائی ہے گیتی آرا کی بیٹی رفعت نے پنجاب خواتین نیشنل گارڈ کی سالار رہ کر عورتوں کو عسکری تربیت دی۔ فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ دی۔ عورتوں کو لاٹھی چلانا سکھایا ۔ رفعت نے ممتاز تاذی کے ساتھ مل کر پہلے دہلی میں مسلم لیگ کے لئے کام کیا اور پھر پنجاب میں تحریک پاکستان میں بے پناہ اور مجاہدانہ خدمات سرانجام دیں۔ جب قائداعظم لاہور کے لیگی جلسوں میں کرسی صدارت پر رونق افروز ہوتے تو رفعت اور خان بہادر عبدالعزیز ملک کی بیٹی قائداعظم کے دائیں بائیں ننگی تلواریں لے کر بطور محافظ کھڑی ہوتیں۔ قائداعظم نے تحریک پاکستان میں رفعت کے بے پناہ کردار کو بے حد سراہا۔ چنانچہ رفعت کی شادی کے موقع پر قائداعظم نے رفعت کو لکھا۔

"مجھے افسوس ہے کہ تمہاری شادی میں شریک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ میں دورے پہ جا رہا ہوں۔ تم نے جو حصول پاکستان کے لئے خدمات سرانجام دی ہیں ان کے مطابق میں تمہیں پاکستان کا ایک سپاہی تسلیم کرتا ہوں۔"

رفعت بھی تحریکِ پاکستان میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ ثروت نے بھی نیشنل گارڈ کی ایک سرگرم رضاکار رہ کر تحریکِ پاکستان میں شاندار کام کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گیتی آرا کے زریں اقوال (۱) مغربی تہذیب کی اندھا دھند تقلید اور نقالی سے ہماری نسلیں اسلامی روایات اور اسلامی تہذیب سے دور ہوتی جارہی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ والدین اپنے بچوں کی اس طرح تعلیم و تربیت کریں کہ ان کے بچے خالص اسلامی رنگ میں رنگے جائیں۔

(۲) ہر قوم کی اپنی ثقافت۔ اپنی تہذیب اور اپنا تمدن ہونا چاہیئے جس پر وہ فخر محسوس کرتی ہے۔ جو قوم اپنی تہذیب۔ اپنی ثقافت اور اپنے مخصوص طرزِ معاشرت کو چھوڑ دیتی ہے اس کی قومیت کا بھی بہت جلد خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(۳) آزاد قومیں اپنے وطن اور وطن کے قومی رہنماؤں سے بے پناہ محبت کرتی ہیں جس قوم کے افراد اپنے قومی رہنماؤں کی محبت کا جذبہ دل سے نکال لیتے ہیں ان میں وطن پرستی کا جذبہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔

(۴) پاکستانی ماؤں کی سب سے بڑی قومی اور ملکی خدمت یہ ہے کہ وہ قوم اور ملک کو ایسے افراد مہیا کریں۔ جن کی آنکھوں میں حیا ہو۔ جو سادگی پسند ہوں جو فیشن پرستی سے دور رہیں۔ جو اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ جن کا لباس۔ جن کی نشست و برخاست، جن کا طرزِ زندگی۔ جن کی گفتار و کردار خالص اسلامی اور پاکستانی ہو۔

(۵) وہ لوگ جو شادی بیاہ اور دیگر رسومات پر ہزاروں روپیہ بے کار نمود و نمائش پر خرچ کرتے ہیں۔ اگر وہ یہی روپیہ کسی ملکی یا تعمیری کاموں میں خرچ کریں تو یہ ان کی سب سے بڑی وطن پرستی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم سلمیٰ تصدق حسین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# سلمیٰ محمودہ (بیگم تصدق حسین)

قومی خدمت کے جذبے سے سرشار۔ قائداعظم کی جاں نثار۔ خوش خلق و خوش گفتار۔ بلند ہمت و بلند کردار۔ مصائب و آلام کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والی۔ ہر دکھ سکھ میں دوسروں کے کام آنے والی۔ عزم راسخ۔ یقین محکم اور عمل پیہم کی زندہ مثال۔ بلند پایہ ادیب۔ بہترین مقرر اور خوش بیان خاتون سلمیٰ محمودہ بیگم ہیں۔ جن کی عمدہ کارکردگی اور بہترین صلاحیتوں پہ بانی پاکستان حضرت قائداعظم کو ہمیشہ اعتماد رہا۔ پاکستان کی یہ نامور قلم دوست و علم پرور خاتون ۱۱ اگست [illegible] کو پیدا ہوئیں۔ آپ گوجرانوالہ کے نزدیک گاؤں گکھڑ کے ایک معزز علمی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کے والد جناب میاں فضل الٰہی بیدل شاعر مشرق علامہ اقبال کے ہمعصر اور اردو کے صاحب دیوان شاعر ہیں۔ میاں صاحب لمبے عرصے تک انگریزوں کی رجمنٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں رجمنٹل آفیسر کے عہدے پر اردو زبان کی تدریس پر مامور رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے ۱۹۲۴ء میں لاہور میں فیروز پور روڈ پر آ کر مستقل سکونت اختیار کر لی۔ میاں بتدل علم دوست، علم پرور اور انتہائی سادگی پسند تھے۔ آپ نے ساری عمر کھدر پہنا۔ مختلف مقامات پر انہوں نے تقریباً ۴ مسجدیں تعمیر کرائیں۔ انہوں نے بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کے وظیفے مقرر کر رکھے تھے۔ انہوں نے اپنے دو بیٹوں عبدالعزیز نظامی۔ عبدالرشید اور دو بیٹیوں سلمیٰ اور محمدی بیگم کی خالص اسلامی رنگ میں تعلیم و تربیت کی۔

اگرچہ بتدل صاحب نے زندگی کا اکثر حصہ برٹش گورنمنٹ کے اعلیٰ افسروں کو تعلیم دینے میں گذارا تھا مگر مذہبی لحاظ سے وہ نہایت کٹر قسم کے مسلمان تھے۔ انہوں نے اپنے بچوں کو مذہبی تعلیم سے آراستہ کرنے کے بعد بیٹوں کو تو کالج میں داخل کرا دیا۔ مگر سلمیٰ اور محمدی بیگم کو انہوں نے کسی سکول میں داخل نہ کیا۔ کوئی اسلامی سکول تو تھا نہیں اس لئے وہ مشنری سکولوں میں اپنی بیٹیوں کو تعلیم کے لئے داخل کرنا گوارا نہ کرتے تھے۔ کیونکہ ان دنوں ہر خاص و عام کا یہ خیال تھا کہ مشنری سکولوں میں لڑکیوں کو عیسائیت کی تعلیم دے کر مغربی طرز زندگی پر ان کی تربیت کی جاتی ہے۔ لہٰذا ایک مذہبیت پسند اور خالص اسلامی خیال رکھنے والا شخص یہ کیسے گوارا کر سکتا تھا کہ اس کی بیٹیاں عیسائیوں کے سکولوں میں تعلیم حاصل کر کے مغربی طرز زندگی کو اپنائیں۔ اسی بدظنی سے سلمیٰ اور محمدی بیگم کو سکول کی تعلیم سے محروم ہونا پڑا۔ البتہ میاں صاحب نے اپنی بیٹیوں کی تعلیم کا گھر پر مکمل انتظام کیا۔ عربی۔ فارسی اور اسلامی کتابوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کی تعلیم کا بندوبست کیا۔ محمدی بیگم کی تو چودہ سال کی عمر میں شادی ہو گئی مگر سلمیٰ جو پانچ سال اس سے چھوٹی تھیں وہ لگاتار گھر پہ ہی تعلیم حاصل کرتی گئیں سلمیٰ نے نوشتے پڑھنے میں فارسی کے کئی کلیات۔ گلستاں۔ بوستاں اور اردو کے کئی نامور مصنفین کی تصنیفات پڑھ ڈالیں۔ فارسی اور اردو کے گہرے مطالعے نے سلمیٰ میں مضمون نویسی اور شاعری کا ذوق بھی پیدا کر دیا تھا۔

۱۹۲۱ء میں سلمیٰ کی شادی آزاد شاعری کے بانی پاک و ہند کے مشہور ترقی پسند شاعر اور مشہور قانون دان جناب ڈاکٹر تصدق حسین خالد سے ہوئی۔ سلمیٰ کو تعلیم کا بے حد شوق تھا اس لئے انھوں نے شادی کے بعد گھریلو فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ تعلیم بھی حاصل کرنا شروع کر دی۔ آپ کے شوہر نے اپنی رفیقۂ حیات کے تعلیمی شوق کو پورا کرنے کے لئے گھر پر اتالیق رکھے اور خود بھی تعلیمی منزلیں طے کرانے میں سلمیٰ کی مدد دی۔ شادی کے ایک سال بعد آپ کا ایک لڑکا اسلم ریاض پیدا ہوا۔ اب گھریلو ذمہ داریوں میں بچے کی تعلیم اور تربیت کا بھی اضافہ ہو چکا تھا۔ مگر سلمیٰ کی ہمت اور استقامت قابل تحسین ہے کہ انھوں نے ان سب فرائض کی ادائیگی کے ساتھ اپنے تعلیمی شوق کو پورا کرنے میں بھی کوتاہی نہیں کی۔ چنانچہ ان کے بیٹے اسلم ریاض نے جب چھٹی جماعت کا امتحان پاس کیا تو آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور جب ریاض نے ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا تو آپ نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ادیب عالم۔ ادیب فاضل کے امتحانات بھی نہایت امتیاز کے ساتھ پاس کئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ کا بیٹا آصم ریاض اعلیٰ تعلیم یافتہ اور چوٹی کا بیرسٹر ہے۔
سلمیٰ تعلیم، شعر و شاعری، ادب اور خانہ داری میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ بچپن سے ہی بڑی دلیر اور نڈر واقع ہوئی ہیں۔ ان کے شوہر میاں تصدق حسین قبل از تقسیم ملک کے چیف فاریسٹ سروس آفیسر تھے۔ چنانچہ سلمیٰ نے کئی بار ان کے دوروں کے ساتھ سفر کیا۔ یوپی کے خطرناک جنگلوں میں جا کر ہاتھی پر بیٹھ کر شیر چیتے، ریچھ اور کئی خطرناک جنگلی جانوروں کو اپنی گولی کا نشانہ بنایا۔

ابتداء میں سلمیٰ علمی اور ادبی ماحول میں رہنے کی وجہ سے صرف علمی اور ادبی دلچسپیوں میں مصروف تھیں۔ وہ اکثر مضامین لکھا کرتیں۔ لطیفے، چٹکلے اور افسانے لکھ کر ہندوستان کے مشہور رسالوں میں بھیجتی تھیں۔ مولانا راشد الخیری ان کے نہایت پسندیدہ مصنف تھے۔ آپ نے مولانا سے اپنی عقیدت کا اظہار بارہ سال کی عمر میں ایک نظم لکھ کر کیا جس کا پہلا مصرعہ تھا:

مرحبا اے راشد الخیری فرخندہ صفات

ابتدا میں سلمیٰ کی مصروفیات اور دلچسپیاں صرف علمی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں تک محدود تھیں۔ سیاست سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ صرف کبھی کبھی وہ ریڈیو پر تقریریں نشر کر کے خواتین کو مختلف گھریلو مسائل پر قابو پانے کے لئے مشورے دیتی تھیں۔ آہستہ آہستہ انہوں نے تقریری مباحثوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ انہوں نے اپنے مخصوص تقریری لب و لہجے، زوردار الفاظ اور زورِ بیان، پختگی اور سوز سے خراج تحسین حاصل کیا۔

۱۹۴۳ء میں آپ کے شوہر کے چچا بزرگوار میاں سر فضل حسین نے سلمیٰ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہا کہ "حکومت برطانیہ ہندوستان کے تمام صوبوں کو صوبائی اختیارات دے رہی ہے۔ صوبائی انتخاب ہونے والے ہیں اگر تم چاہو تو اس انتخاب میں حصہ لو"۔ سلمیٰ کو چونکہ سیاست سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے ان کے انکار کرنے پر میاں سر فضل حسین نے اس خاتون کو الیکشن میں حصہ لینے پہ آمادہ کیا جس نے نو سال کے بعد سلمیٰ کے مقابلے میں یونینسٹ حکومت کی نمائندہ بن کر مسلم لیگی امیدوار کا مقابلہ کیا۔

سلمیٰ اپنی بلند اخلاقی۔ علمیت اور ذہانت۔ عقل و فراست اور اعلیٰ کردار کی وجہ سے اپنے حلقۂ احباب۔ اپنے سسرال اور اپنے ہمسائیوں کی نظروں میں عزت اور قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی تھیں۔ لڑکیاں عام طور پر شادی کے بعد اپنے شوہر کو اکسا بہکا کر اپنے ماں باپ سے جدا کر کے الگ رہنے کو ترجیح دیتی ہیں۔ مگر سلمیٰ کا سسرال والوں کے ساتھ بہترین سلوک کا یہ نتیجہ تھا کہ پورے پندرہ سال تک سلمیٰ نے ساس اور سسر کو یہ محسوس تک نہیں ہونے دیا کہ سلمیٰ ان کی بہو ہے یا بیٹی ہے۔

**سیاسی زندگی۔** سلمیٰ کی سیاسی زندگی کا آغاز حقیقی معنوں میں ۱۹۳۸ء سے ہوا جبکہ پنجاب میں خواتین مسلم لیگ کی تنظیم شروع کی گئی۔ سلمیٰ پہلے مسلم لیگ کی ممبر نہیں اور نہ ہی باقاعدہ مسلم لیگ کے جلسوں میں جا کر مسلم لیگی زعماء کے خیالات اور مسلم لیگ کے لائحہ عمل سے واقفیت حاصل کرتی رہیں۔ مسلم لیگ کی تحریک میں شامل ہونے کے بعد جب آپ میں مکمل سیاسی شعور پیدا ہو گیا تو آپ نے بھی اپنی خدمات مسلم لیگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیے تھے وقف کر دیں۔ ۱۹۴۰ء میں آپ کو پنجاب زنانہ مسلم لیگ کا جائنٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ قرارداد پاکستان پیش ہونے کے بعد آپ کو لاہور گرلز نیشنل گارڈ اور سٹوڈنٹس گرلز فیڈریشن کا انچارج مقرر کیا گیا۔ قرارداد پاکستان کے موقع پر آپ نے یو۔پی۔ سی پی۔ سرحد۔ بنگال اور دوسرے حصوں سے آنے والی مہمان خواتین کی میزبانی کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ مہمان خواتین کو اسلامیہ کالج میں ٹھہرایا گیا تھا۔ آپ نے بیگم سر مراتب علی، بیگم گیتی آرا اور بیگم ذوالفقار علی کے ساتھ مل کر نہایت خوش اسلوبی سے یہ فرائض سرانجام دیئے۔ انہی دنوں لاہور میں عورتوں کی رضاکار تنظیم عمل میں آئی۔ آپ نے نہایت مستعدی کے ساتھ خود بھی رضاکارانہ خدمات سرانجام دیں اور اپنے حلقہ اثر کی خواتین۔ سہیلیوں اور عزیز و اقارب کی کئی لڑکیوں کو اس تنظیم میں شامل کیا۔

بیگم فاطمہ۔ بیگم گیتی آرا۔ بیگم مراتب علی اور دیگر سرکردہ خواتین کی معیت میں آپ نے اپنے شب و روز مسلم لیگ کے لئے وقف کر دیے۔ آپ کی انتھک کوششوں۔ تعلیمی قابلیتوں۔ ذہنی صلاحیتوں اور عمدہ کارکردگی کو مسلم لیگی حلقوں میں قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ ۱۹۴۲ء میں آپ کو الہ آباد کے اجلاس میں مسلم لیگ کونسل کا رکن منتخب کیا گیا۔ اب آپ کی جدوجہد کا دائرہ اور بھی وسیع ہو گیا۔ آپ نے سرکردہ رہنما خواتین کے ساتھ مل کر مسلم لیگ کی ایک رضاکار کی حیثیت سے دن رات ایک کر کے پنجاب کے ضلعوں۔ تحصیلوں۔ شہروں۔ قصبوں۔ گلیوں اور کوچوں میں عورتوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


مسلم لیگ کا ممبر بنانا شروع کیا۔ ولولہ انگیز تقریروں۔ اثر پذیر نصیحتوں سے عورتوں کو سمجھانا شروع کیا۔ کہ وہ بقائے زندگی۔ ناموس اسلام اور جذبۂ قومیت سے سرشار ہو کر اپنے گھروں کی چار دیواری سے نکل کر مردوں کے دوش بدوش پوری قوت اور طاقت کے ساتھ غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے مصروف عمل ہوں۔ سلمیٰ کی پُر اثر تقریروں اور دلنشیں نصیحتوں کا عورتوں پہ گہرا اثر ہوتا گیا۔ اور وہ جوق در جوق مسلم لیگ کی ممبر بننے لگیں آپ کی عمدہ کارکردگی کو دیکھ کر آپ کو پنجاب خواتین مسلم لیگ کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ آپ نے اس اہم عہدے پر رہ کر اپنے فرائض نہایت تندہی اور جانفشانی سے سرانجام دیئے۔ لیگی حلقوں میں آپ کی تقریروں کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنی مخصوص تقریروں سے عورتوں اور مردوں کے بھاری بھاری اجتماعوں میں جوش آزادی کی روح پھونکی۔ تحریک پاکستان کی ایک بہترین مقرر اور پرجوش مجاہدہ کی حیثیت سے آپ نے پشاور۔ کراچی۔ لائلپور۔ سیالکوٹ۔ جہلم۔ جالندھر۔ دہلی۔ پٹیالہ۔ بہار۔ میرٹھ۔ لکھنو۔ کلکتہ اور منٹگمری وغیرہ میں بڑے بڑے جلسوں سے خطاب کیا۔ پٹیالہ کے دورے میں آپ کے ساتھ تحریک آزادی کی دو مجاہد خواتین بیگم کریم داد اور بیگم اسحاق بھی تھیں۔ پٹیالہ کے سٹیشن پر جب یہ تینوں نڈر۔ بہادر اور مقرر خواتین پہنچیں تو سٹیشن پر ہزاروں افراد نے آپ کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ سٹیشن سے جلسہ گاہ تک آپ کو تلواروں کے سائے میں پہنچایا گیا۔ جلسہ گاہ میں پٹیالہ کی ہزاروں خواتین اور ہزاروں مرد جمع تھے۔ پاکستان زندہ باد کے نعروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم سلمیٰ تصدق حسین اور مسز روزویلٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شروع کئے گئے تو پنجاب سے سرکردہ خواتین کا ایک وفد بہار کے مسلمانوں کی مدد کو پہنچا۔ اس وفد میں سلمیٰ بھی شامل تھیں۔ سلمیٰ نے بہار کے ایک ایک گاؤں کا دورہ کیا۔ مظلوموں کے دکھ سکھ میں شریک ہوئیں۔ بیماروں کی تیمارداری کی۔ وہ مسلمان بچے جن کے ماں باپ شہید کر دیئے گئے تھے۔ ان کی دستگیری کی۔ وہ مسلمان عورتیں اور لڑکیاں جو ہندوؤں کے انسانیت سوز مظالم سے بے سہارا ہو گئیں تھیں انہیں اپنے ساتھ لاہور لا کر ان کی آبادی۔ ان کے آرام و آسائش اور ان کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن مدد کی۔ ان مظلوم اور ستم رسیدہ خاندانوں میں سے پچاس افراد کی نگرانی۔ آرام۔ خوراک اور ان کی زندگی کی بہتری اور بہبودی کا فرض اپنے ذمے لیا۔ پہلے انہیں اپنی کوٹھی میں رکھا اور پھر ان کی آبادکاری کا موزوں انتظام کیا۔ ان مظلوموں میں سے ایک بوڑھی عورت تھی جس کا شوہر۔ جس کے بچے۔ جس کی جائیداد۔ جس کا اثاثہ ہندوؤں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن چکا تھا۔ اس کی اپنی والدہ کی طرح خدمت کی یہ بوڑھی عورت انتہائی ضعیف اور لاغر تھی۔ سلمیٰ کے دل میں نوع انسانی کی خدمت کا جذبہ اور اپنی قوم کی بہبود کا جوش جنون کی حد تک پہنچ چکا تھا۔ سلمیٰ اس ضعیف عورت کے ہاتھ خود دھلاتیں۔ اپنے ہاتھوں سے نوالے بنا کر اسے کھانا کھلاتیں اسے نہلاتیں۔ خود کپڑے دھو کر اسے پہناتیں غسل کراتیں اور اس کے ہر آرام و آسائش کا خیال رکھتیں۔ سلمیٰ کو بڑھیا دعائیں دیتی ہوئی کہتی ہے سلمیٰ خدا تمہیں سلامت رکھے۔ خدا ہماری قوم میں تم جیسی ہزاروں بیٹیاں پیدا کرے۔ جن کے دل میں قومی درد اور بنی نوع انسان کی خدمت کی تڑپ ہو۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مارچ ۱۹۴۶ء میں پنجاب میں انتخابات ہوئے۔ مسلم لیگ نے آپ کو لاہور شہر کے اندرونی حلقے سے انتخاب میں حصہ لینے کے لئے ٹکٹ دیا۔ آپ یونینسٹ امیدوار کو بھاری ووٹوں سے شکست دے کر اسمبلی کی ممبر منتخب ہوئیں اسمبلی میں لاہور کے شہری حلقے کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ نے کئی تجاویز پیش کر کے ان پر عمل درآمد کرایا۔ خاص کر آپ نے لڑکیوں کے لئے میڈیکل اور طبی تعلیم کے انتظام اور عورتوں کی تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ [illegible] وقف کرنے پر زور دیا۔ ۱۹۴۶ء سے ۱۹۴۷ء تک آپ نے [illegible] طبقہ خواتین کی بہبودی اور بہتری کے لئے نمائندگی کی [illegible] کا اندازہ ان کی ان تقریروں سے کیا جا سکتا ہے جو انہوں نے اس عرصے میں اسمبلی کی ممبر کی حیثیت سے ایوان میں کیں۔ آپ نے اپنی تقریروں میں طبقہ خواتین کی حمایت میں حکومت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ عورتوں کی تعلیم کا مناسب انتظام کیا جائے۔ ان کے حقوق کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ ان کے لئے میڈیکل اور نئے سکول کھولے جائیں۔ تعلیم بالغاں اور نرسنگ کی تربیت کا انتظام کیا جائے۔

۱۹۴۶ء میں ایک طرف تو الیکشن میں بعض صوبوں میں مسلم لیگ کی بھاری کامیابی کو نظر انداز کر کے عبوری حکومت کی وزارتیں قائم کر دی گئیں دوسری طرف گاندھی جی اور کانگریس کی دوسری ہندو نواز مسلم کش شخصیتوں نے دو قوموں کے نظریئے کو نہ ماننے کا اٹل اور آخری فیصلہ کر کے ہندوستان میں صرف ایک قوم کی حیثیت سے برطانوی حکومت سے انتقال اختیارات کی زبردست اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


آخری کوششیں شروع کر دیں۔ تو مسلم لیگ نے پنجاب اور سرحد میں تحریک سول نافرمانی کا عملی قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ تحریک سول نافرمانی کو کامیاب بنانے کے لئے ہزاروں مجاہد عورتیں اور جانثار مرد میدان میں نکل آئے سلمیٰ تصدق حسین نے بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۲۲ جنوری ۱۹۴۷ء کو اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے کے بعد اسمبلی کے مسلم لیگی ممبر جن میں سلمیٰ تصدق حسین بھی تھیں۔ اپنے ہاتھوں میں مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم لئے ہوئے پاکستان زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے اسمبلی ہال کے زینے سے اتر کر ملکہ کے بت کے پاس پہنچے ہی تھے کہ لاہور کے ایک انگریز ڈپٹی کمشنر نے آپ کو اور سات دوسرے مسلم لیگی ایم۔ ایل۔ اے اصحاب کو گرفتار کر کے جیل میں مقید کر دیا۔ اسمبلی کے ممبروں کی گرفتاری کے بعد تحریک میں ایک زبردست جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ روزانہ جلوس نکلتے تھے۔ جلسے ہوتے تھے۔ تحریک آزادی کی مجاہد عورتوں نے جلوسوں کی قیادت کر کے پنجاب کی وزارت کی دیواروں کو منہدم کرنے کے لئے اپنی جدوجہد تیز کر دی۔ تو کئی سرکردہ خواتین کو گرفتار کر کے جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند کر دیا گیا۔ سلمیٰ بھی جیل میں مقید ہو چکی تھیں۔ جیل میں عورتوں کو زدوکوب کیا جانے لگا ان پر طرح طرح کے ظلم ہونے لگے۔ تو باہر سے گیتی آرا ہوم سیکرٹری کے پاس پہنچیں کہ اس ظلم و تشدد کو بند کیا جائے۔ ہوم سیکرٹری نے کہا "تم لوگ اپنے لئے الگ ملک مانگتے ہو۔ مجھ سے کیا مانگنے آئے ہو؟" جب جیل میں خواتین پر طرح طرح کے ظلم و ستم کئے جانے لگے تو سلمیٰ نے دوراندیشی سے کام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لے کر اپنے آپ کو بیمار کر دیا۔ انہوں نے سخت علیل عورت کے سبب کی اہم کردار ادا کر کے جیل سے ایک دن کے لئے باہر جا کر علاج کرانے کی درخواست دی۔ حکام نے بامر مجبوری انہیں سول ہسپتال جا کر علاج کرانے کی اجازت دی۔ سلمیٰ جیل سے سیدھی ریلوے یارڈ کے پاس پہنچیں۔ ان کو دیکھتے ہی ہزاروں مرد اور عورتیں جمع ہو گئیں۔ جلسہ ہوا۔ آپ نے جیل میں عورتوں پر کئے گئے مظالم کی داستانیں جب بیان کیں تو لوگ جوش و خروش میں آ کر پنجاب گورنمنٹ کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے جلوس کی صورت میں موچی دروازے پہنچے۔ سلمیٰ جلوس کے آگے آگے تھیں۔ موچی دروازے جب پہنچیں تو وہاں کئی ہزار لوگ جمع تھے۔ عوام نے سلمیٰ تصدق زندہ باد کے پرجوش نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ جونہی آپ نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے جیل کے حکام کے ظلم و ستم کی داستانیں بیان کیں تو لوگ اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں پہ ہونے والے مظالم کے واقعات سن کر زار زار رونے لگے۔ ہجوم میں انتہائی جوش پیدا ہو گیا۔ دوسرے دن پھر آپ جلوس کی قیادت کرتی ہوئیں جب ایمپریس روڈ سے روانہ ہوئیں تو راستے میں پولیس نے جلوس پر لاٹھی چارج کیا۔ آنسو گیس پھینک کر کئی عورتوں کو بے ہوش کیا۔ اسی دن رات کے گیارہ بجے پولیس نے آ کر آپ کو آپ کے گھر سے گرفتار کر لیا۔ اور چھ ماہ کے لئے جیل میں قید کر دیا۔ آخر جب حق نے فتح پائی تو آپ دوسری سرکردہ خواتین کے ساتھ پاکستان زندہ باد کے نعروں میں رہا کر دی گئیں۔

اگست ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی مشرقی پنجاب لہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہندوستان تقسیم ہوا تو دوسرے حصوں میں مسلمان مہاجرین کی آمد کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ تو آپ نے ریلیف کمیٹی کی ممبر اور جنرل سیکرٹری ہونے کی حیثیت سے بے خانماں اور بے سہارا مسلمانوں کو دوبارہ آباد کرانے۔ انہیں کپڑا کھانا اور رہائش مہیا کرنے میں دن رات کام کیا۔ کئی کیمپوں میں جا کر مہاجروں کی حوصلہ افزائی کی۔ متعدد کیمپوں کا افتتاح کیا۔ مظلوم بچوں اور عورتوں کی دستگیری کی۔

تحریک پاکستان میں آپ کی گرانقدر خدمات کی بنا پر حضرت قائد اعظم نے ۱۹۴۷ء میں اقوام متحدہ میں پاکستان سے جانے والے وفد میں خواتین پاکستان کی نمائندگی کے لئے آپ کو منتخب کیا۔ آپ لاہور سے قائد اعظم کے پاس کراچی پہنچیں۔ وہاں قائد اعظم سے ضروری ہدایات لینے کے بعد آپ ۲ ستمبر ۱۹۴۷ء کو امریکہ چلی گئیں۔ آپ حکومت خداداد پاکستان کی سب سے پہلی خاتون تھیں جو کہ اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے پاکستان کی طرف سے منتخب کی گئیں۔ امریکہ میں آپ نے اقوام متحدہ کی اسمبلی کے اندر اور باہر پاکستان کے تمام اہم مسائل پیش کر کے امریکی عوام اور دوسری قوموں کو پاکستان کی اہمیت کا قائل کیا۔ آپ نے امریکہ میں خواتین کی تمام انجمنوں اور مسلم سوسائٹیوں سے رابطہ پیدا کیا۔ امریکہ کی سیاہ فام عورتوں کی انجمن نے آپ کا نہایت پرجوش خیر مقدم کیا۔ اس انجمن نے پاکستانی مہاجرین کے لئے کمبل اور دوسری اشیاء سلی کے حوالے کیں۔ واپسی پر آپ نے انگلستان میں قیام کر کے اہل انگلستان کو جو پاکستان کو حقارت کی نظروں سے دیکھتے تھے پاکستان کے واقعات اور حالات سے روشناس کرایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مجلس اقوام متحدہ سے واپس آکر جب آپ نے دیکھا کہ پاکستان کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ اغوا شدہ خواتین کی بازیابی کا ہے۔ تو آپ نے اس طرف توجہ کی اور مارچ ۱۹۴۸ء میں آپ کونسل آف سیفٹی میں بطور نمائندہ پاکستان برائے بازیابی اغوا شدہ خواتین مقرر ہو کر تشریف لے گئیں۔ آپ نے ہندوستان کے مختلف مقامات خاص طور پر پٹیالہ وغیرہ کا دورہ کیا۔ اور وہاں کی حکومت کو انسانیت کے نام پر زور دیا کہ وہ اس نیک کام میں زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔ چنانچہ آپ کی کوششوں سے ہزاروں اغوا شدہ خواتین واپس ملیں۔

جب کشمیر کا نازک مسئلہ حکومت اور عوام کے سامنے آیا اور جموں اور کشمیر سے مسلمانوں کے ستم رسیدہ قافلے پاکستان میں آنے شروع ہوئے تو آپ نے کشمیری مہاجرین کے تمام کیمپوں کا معائنہ کیا۔ ان کے لیے کپڑے۔ ادویات، کھانا اور رہائش کا انتظام کیا۔ آپ بنفس نفیس محاذ کشمیر پر تشریف لے گئیں۔ اور محاذ اور فوج کا معائنہ کیا۔ اور وہاں پر خواتین کے طبی دستے روانہ کیے۔ اور راولپنڈی اور دیگر مقامات پر اپنی شعلہ بار تقریروں سے مسلمانوں کو جہاد کشمیر کے لیے آمادہ کیا۔

قیام پاکستان کے بعد جب ۱۹۵۱ء میں آپ پنجاب اسمبلی کی دوبارہ ممبر منتخب ہوئیں تو آپ نے عوامی مسائل کو حل کرنے میں کافی کوشش کی۔ آپ نے شریعت بل پاس کرانے میں پورا زور لگایا۔ تاکہ عورتوں کو بھی ترکہ پدری سے جائیداد کا مناسب شرعی حصہ دلایا جا سکے۔

جب شریعت بل کی تائید میں عورتوں کا ایک جلوس اسمبلی ہال کے باہر جمع ہوا اور پولیس نے غیر مناسب سلوک کیا۔ تو آپ نے اس کے خلاف سخت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


احتجاج کیا اور حکومت نے پولیس کو ہدایت کی کہ وہ آئندہ عورتوں کی راہ میں اس طرح مزاحم نہ ہو۔

"مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس ایوان میں کئی روز سے مہاجرین کے مسئلے پر بالتفصیل بحث کی گئی ہے اور معزز ممبران نے ان کی تمام تکالیف ایوان کے سامنے رکھی ہیں۔ مگر افسوس کہ خواتین کے بدنصیب طبقے کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔ یہ درست ہے کہ ۶۰ لاکھ مہاجرین ہمارے صوبے میں آئے۔ پچاس لاکھ آباد ہو گئے اور دس لاکھ باقی رہ گئے جن کی بحالی کا انتظام ہو رہا ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ کسی نے ایک لاکھ مہاجر بیوہ عورتوں اور لاوارث بچوں کے متعلق تجویز پیش نہیں کی۔ ان کے لئے سوائے ایک آدھ سنٹر کے کوئی سنٹر نہیں ہے۔ یتیم بچے اور بیوہ عورتیں بھیک مانگ رہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ انہیں کام پر لگایا جائے۔ بچوں کے لئے ابتدائی سکول کھولے جائیں۔ عورتوں کے لئے دستکاری سنٹر کھولے جائیں۔ جہاں مہاجر عورتیں کام کریں۔ عورتوں کے لئے روزی کمانے کی سکیم ضرور مرتب ہونی چاہیئے۔"

اس کے علاوہ آپ نے اسمبلی میں تعلیم بالغان۔ نرسنگ کی تعلیم۔ نصاب تعلیم میں تبدیلی۔ خواتین کے لئے اسلامی ادارے قائم کرنے۔ اسلامی نظام تعلیم کو رائج کرنے۔ اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے۔ اورینٹل کالج میں اسلامک اکاڈمی قائم کرنے۔ ائمہ مساجد کی تربیت کرنے اور گاؤں کی مساجد میں مکتب قائم کرنے کے سلسلے میں تقریریں کیں۔ اور ان مطالبات کی پر زور تائید کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۹۵۳ء میں آپ کی صلاحیتوں اور عمدہ کارکردگیوں کی بنا پر آپ کو نائب وزیر محنت بنا دیا گیا۔ آپ نے اس عہدے پر رہ کر مزدوروں کی بھلائی کے لئے کافی کارنامے سرانجام دیئے۔ آٹھ ماہ تک آپ نے نائب وزیر محنت کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی کو احسن طریقے سے سرانجام دیا۔ آپ مزدوروں کے مسائل سے گہری دلچسپی رکھتی تھیں۔ اس لئے جب آپ کو ان کی خدمت کا موقع ملا تو آپ نے شب و روز اس طبقے کی بہبود کے لئے کوشش کی۔ نائب وزیر محنت کے عہدے کا چارج لینے سے قبل آپ نے صوبائی وزیر اعظم سے اصرار کیا کہ وہ تنخواہ کے بغیر اس خدمت کو سرانجام دینے پر تیار ہیں۔ وزیر اعظم نے جواب میں کہا کہ یہ بات اصول کے خلاف ہے چنانچہ آپ نے اس عہدے پر رہ کر جتنی بھی تنخواہ وصول کی۔ وہ سب کی سب ضرورت مندوں۔ حاجتمندوں اور یتیم بچوں اور بیوہ خواتین کی بہبود پر خرچ کرنے کے علاوہ کئی خیراتی اداروں میں بجلی کے پنکھے خرید کر لگوائے۔

قیام پاکستان کے بعد آپ نے پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی ممبر اور پنجاب خواتین نیشنل گارڈ اور سٹوڈنٹس فیڈریشن کے کیپٹن کے عہدوں پر فائز رہ کر شاندار خدمات سرانجام دیں۔ خواتین رضاکار تحریک کے اجراء اور کامیابی میں آپ کی کوششوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کی دس سال تک فیلو رہ کر آپ نے تعلیمی سرگرمیوں اور ترقیاتی پروگراموں میں اہم حصہ لیا۔ آپ مختلف تعلیمی، سماجی اور رفاہی اداروں کی سرپرست اور ممبر رہ چکی ہیں۔ صوبہ پنجاب کی قانون ساز اسمبلی کی اہم رکن رہ کر آپ نے قیدیوں کی اصلاح اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہنشاہِ ایران اور بیگم سلمیٰ تصدق حسین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتری کے لیے جن مفید مشوروں سے مدد دی۔ وہ انجمن حمایت اسلام کی تعمیر زنانہ کالج کمیٹی کی رکن ... انسٹی ٹیوٹ ... کی تعمیر اور اپوا کی بنیادی ممبر ... [illegible] ... کی سرپرست ... [illegible] ... سرپرست ... خدمات سرانجام دے چکی ہیں۔

پاک بھارت سترہ روزہ جنگ کے دوران آپ نے تعمیر سوسائٹی کی طرف سے ۵۰ ہزار روپے کا سامان تیار کرکے دیا۔ خود میرپور جا کر وہاں زخمیوں کے کیمپوں میں خدمات سرانجام دیں۔ خواتین کو فرسٹ ایڈ اور سول ڈیفنس کی ٹریننگ دی تاکہ وقت پڑنے پر وہ بے تکلف ملک کی خدمات سرانجام دے سکیں۔

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہایت سادہ لباس پہنتی ہیں۔ تعلیمی۔ ادبی اور سماجی مشاغل میں دن رات مصروف رہتی ہیں۔ اصول اور ارادے کی بڑی پابند ہیں۔ نماز روزہ اور اسلامی رسوم کی سختی سے پابندی کرتی ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں زیارت کعبہ کے شرف سے بھی مشرف ہو چکی ہیں۔ ان کے دل میں انسانی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ غریبوں۔ حاجتمندوں اور بے کسوں کی دستگیری کر کے دلی خوشی محسوس کرتی ہیں۔ انہوں نے کئی نادار اور غریب طالب علموں کی مدد کر کے انہیں اعلیٰ تعلیم دلائی۔ جو آج بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہ کر ملک و قوم کی خدمت کے ساتھ ساتھ اپنے خاندان کی خوشحالی کا بھی باعث ہیں۔

سلمیٰ ایک بہترین مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ شاعرہ بھی ہیں۔ آپ کے اشعار حقیقت حال کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ آپ زندگی کا فلسفہ ایک انوکھے انداز سے بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں ؎

زندگی شعلۂ بے جاں نذر کردہ جائے ۔۔۔ یاس و حرماں میرا ایماں نذر کردہ جائے
اس رہ زیست میں آئے ہیں شکست مقام ۔۔۔ تیری منزل بگلستاں نذر کردہ جائے

اور تڑپ برق نماست خرامی سے گنبد
زندگی شعلۂ بے جاں نذر کردہ جائے

قدرت نے آپ کو فن تحریر کی نعمتوں سے بھی نوازا ہے۔ آپ کی تحریر سادہ، زود فہم، پُر مطالب اور دلکش ہے آپ کی تصانیف نقیب انقلاب، تعمیر اخلاق اور آپ کے اشعار کا مجموعہ جو "نغمہ" کے نام سے زیر طبع ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتونِ سندھ بیگم زری سرفراز زرنگار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# خاتونِ سرحد زری سرفراز زر نگار

پاکستان کی یہ مایۂ ناز خاتون اور خطۂ پشاور کی عظیم محسنہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۲ء کو سرفراز ہاؤس مردان میں پیدا ہوئیں۔ والدہ نے زرنگار نام رکھا مگر والد پیار سے زری کہتے تھے۔ اس لئے وہ زری سرفراز کے نام سے مشہور رہیں۔ خاندانی زری بہرہ کے نام سے بھی آپ اپنے دائرہ احباب میں مشہور ہیں۔

آپ کے والد نواب بہادر محمد سرفراز خان بہت بڑے سوشل ورکر تھے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ وہ اپنے زمانے میں کرکٹ کے مشہور کھلاڑی تھے وہ پکے مسلم لیگی تھے۔ انہوں نے حصول پاکستان کے لئے قائد اعظم کی زیر ہدایات انتہائی کوشش سے کانگرس کا اثر زائل کرنے کے لئے مالی امداد دیکر مردان میں مسلم لیگ کو مضبوط کیا۔ انہوں نے مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے مردان کے مسلمانوں کو متحد کرنے کی دن رات کوشش کی۔ عوام کے بے حد ہمدرد تھے۔ مردان ریڈ کراس سوسائٹی کے نائب صدر تھے۔ جس کے ذریعے انہوں نے بیماروں کی ہمیشہ مدد کی ہے۔ وہ ہسپتالوں اور خیراتی اداروں میں دل کھول کر مدد کرتے رہے۔ پاکستان کے قیام کے لئے مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی کرتے رہتے تھے ان کے جسم میں ایسا دل تھا جس میں عوام کے لئے درد تھا۔ محبت تھی اور ہمدردی تھی۔ پشاور ریجن کی اس مایہ ناز خاتون کے حالات زندگی قلم بند کرنے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پہلے یہ ضروری ہے کہ ان کی خاندانی وجاہت کو بیان کیا جائے والدہ کی جانب سے ان کا سلسلہ نسب افغانستان کے حکمران امیر دوست محمد خان مرحوم سے ملتا ہے ان کے والد ماجد سردار نواز خان یوسف زئی قبیلہ کی مشہور شاخ [illegible] سے تعلق رکھتے ہیں جو پشتو زبان میں کشران زئی کے نام سے مشہور ہے

آپ کے آباؤ اجداد اپنے وقت کے بہادر سپاہی تھے جن کے بزرگوں میں سے ایک عبد الصمد احمد خان وہ تاریخی شخصیت ہیں جو احمد شاہ درانی کی معیت میں پانی پت کے میدان میں مرہٹوں سے برسر پیکار ہوئے۔ لڑائی میں انہوں نے بے شمار مرہٹوں کے علاوہ مرہٹوں کے سردار کو بھی تہ تیغ کیا۔ احمد شاہ درانی نے ان کی بے پناہ بہادری کی داد دیتے ہوئے مرہٹہ سردار کی زرہ، دستار، تلوار اور جنگی قیدی انعام کے طور پر انہیں عطا کئے تھے۔

والد کے سلسلہ نسب کے لحاظ سے بھی وہ بہت ہی اہم شخصیت ہیں امیر دوست محمد خان کے بعد امیر شیر علی خان [illegible] کو [illegible] سے [illegible] کی [illegible] جب [illegible] پہنچا تو [illegible] دیا [illegible] امیر شیر علی خان [illegible] نہیں [illegible] سازش کا [illegible] قتل ہو گیا تو انہوں نے [illegible] [illegible] بڑے [illegible] چھوڑ دو [illegible] چنانچہ [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] اپنی [illegible] پھر واپس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آخر کار لیفٹیننٹ ... ہماری سرحد پر تعینات ہو گئے۔ یہیں ندی سرفراز کی والدہ محترمہ کوکب سلطانہ پیدا ہوئیں۔ ۱۹۴۱ء میں کوکب سلطانہ کی شادی مردان کے مشہور لیڈر ڈاکٹر خان ... سرفراز ... ہوئی۔ ان سے تین بچے پیدا ہوئے جن میں ایک لڑکی ندی سرفراز اور دو لڑکے خان میر افضل خان اور خان عزیز سرفراز خان پیدا ہوئے۔ خان میر افضل خان پریمیئر شوگر مل مردان کے منیجنگ ڈائریکٹر اور پاکستان ریفائنری کے ڈائریکٹر اور صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں۔ وہ ایک بیدار مغز، محب وطن اور ہمدرد قوم فرد ہیں۔

ندی سرفراز کے دوسرے بھائی خان عزیز سرفراز خان ہیں جو کراچی میں اپنا ذاتی کاروبار کرتے ہیں۔ انہوں نے کیمبرج سے بی۔ اے آنرز کیا۔ ان کی شادی مسلم لیگ کے مشہور لیڈر حاجی عبد اللہ ہارون کی بیٹی سے ہو چکی ہے۔

ندی سرفراز کا خاندان صرف بہادری، جانبازی اور ملکی اور قومی جدوجہد میں ہی مشہور نہیں بلکہ علم و ادب تک بھی اس خاندان کا نام سرفہرست ہے ان کے دادا شاد محمد خان پشتو کے مشہور صاحب دیوان شاعر گزرے ہیں۔

ندی سرفراز کے والدین نے اپنی اس ہونہار بیٹی کو اعلیٰ تربیت دی۔ پرائیویٹ طور پر ابتدائی تعلیم دلا کر سینٹ ... پریزنٹیشن کانونٹ سکول میں داخل کیا جہاں سے آپ نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ آپ کی اعلیٰ تربیت میں آپ کے والدین کے علاوہ آپ کی ہردلعزیز خالہ محترمہ مقیس کا بھی کافی حصہ ہے۔ محترمہ مقیس ہر وقت انہیں یہ نصیحت کیا کرتی تھیں۔

"انسان کی کوئی چیز بھی اس کے کام نہیں آسکتی مال اور دولت سب بے [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زینت ہے انسان کی اصل زینت اس کی اخلاقی خوبیاں ہیں۔ انسان وہ ہے جو مکمل انسانیت کا نمونہ ہو۔ مکمل انسان وہی ہے جو بنی نوع انسان کا ہمدرد اور اپنی قوم کا خیر خواہ ہو جو اپنی ذات کے لئے زندہ نہ ہو بلکہ دوسروں کے لئے زندہ رہے اسی کا نام خدمت خلق ہے۔ جس انسان میں یہ صفات ہوتی ہیں۔ وہ بنی نوع انسان کا حقیقی ہمدرد ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتا ہے دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتا ہے اور اپنے مفاد پر دوسروں کے مفاد کو ترجیح دیتا ہے۔"

خالہ بلقیس کی یہ نصیحتیں بچپن سے زری کے دل پر اس طرح اثر انداز ہوئیں کہ وہ آج تک ان پر عمل پیرا ہیں۔ اور یہی ان کی زندگی کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ ہے وہ دوسروں کے لئے زندہ ہیں۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں چین اور سکھ محسوس کرتی ہیں۔ اپنے آرام اور آسائش کو قربان کر کے عوام کی خدمت کرنے میں لطف محسوس کرتی ہیں۔ قومی بہبودی اور ملکی ترقی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے میں وہ ہمیشہ پیش پیش رہتی ہیں۔

زری سرفراز کے والد کے دل میں قومی ہمدردی کا جو جذبہ موجزن تھا اس کا اثر ان کی ہونہار بیٹی زری پر زیادہ پڑا چنانچہ زری نے مشفق باپ سے سوشل خدمات اور قومی ہمدردی کا سبق سیکھا

۱۹۴۰ء میں لاہور کے منٹو پارک میں مسلمانانِ ہند کا عظیم تاریخی اجتماع ہوا۔ جس میں پاکستان کے قیام کا مطالبہ پیش کیا گیا۔ اس تاریخی اجتماع میں زری سرفراز بھی اپنے والد محترم کے ساتھ موجود تھیں۔ اس وقت ان کی عمر صرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سترہ سال تھی۔ اس تاریخی اجتماع میں کئی مسلم خواتین کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے قائداعظم کی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے دیکھ کر اس خاتون کے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ وہ بھی اپنے ضلعے کی خواتین کو حصول پاکستان کے لئے تیار کرے تاکہ انگریز قوم سے نجات حاصل کرنے اور ایک آزاد مقدس ملک حاصل کرنے کے لئے مردوں کے دوش بدوش مشترکہ جدوجہد کی جائے۔ اس تاریخی اجلاس میں شرکت کے بعد آپ نے مردان آکر سب سے پہلے اپنی سہیلیوں کو اور رشتہ دار خواتین کو مسلم لیگ کی مدد کرنے اور حصول پاکستان کی تحریک میں حصہ لینے پر ابھارا کر انہیں مسلم لیگ کا ممبر بنایا۔

اسی دوران ستمبر ۱۹۴۴ء میں آپ کی شادی آپ کے پھوپھی زاد بھائی خان محمد اعظم سے ہوئی جو کمرزئی کے ایک مشہور خان اور برٹش حکومت میں صوبہ سرحد کے سب سے پہلے ڈپٹی کمشنر خان سعد اللہ خان کے صاحبزادے تھے مگر ایک ہی سال بعد ان کے شوہر فوت ہو گئے۔

شوہر کے انتقال کے بعد وہ باوجود اس کے کہ سوگوار رہیں مگر قومی خدمت کے جذبے نے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے اپنا نصب العین جو اپنی زندگی کے لئے بنا لیا تھا اس پر عمل پیرا رہیں۔ مرحوم شمیم اور یقین بیگم کے ساتھ وہ قومی خدمت کے لئے نئے دلولوں کے ساتھ میدان عمل میں نکل آئیں۔ ۱۹۴۴ء میں وہ علی گڑھ مسلم گرلز فیڈریشن میں شرکت کرنے کے لئے جا رہی تھیں۔ راستے میں وہ لاہور میں ٹھہریں بیگم احمد یار خان دولتانہ کے ہاں دعوت کے موقع پر بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے زری سرفراز کو باقاعدہ طور پر مسلم لیگ کا ووٹ آنے کا ممبر بنایا۔ بیگم اعزاز رسول بیگم شائستہ سہروردی اور بیگم شہنواز نے آپ سے کہا کہ سرحد کی خواتین کو بیدار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے میں مسلم لیگ کی مدد کی [illegible] انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کر سکیں
اور انہوں نے عملی طور پر [illegible] خواتین [illegible] پیش پیش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کو [illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible]
انہیں [illegible] مسلم خواتین کی [illegible] اپنے [illegible]
ایک کرکے عورتوں کی تنظیم شروع کر دی۔

۱۹۴۵ء میں مشہور مسلم لیگی لیڈر [illegible] کی بیوی بیگم [illegible]
دوران دونوں [illegible] مسلم لیگ کی [illegible]
لاہور [illegible] خواتین [illegible]
کو منظم کیا کہ وہ [illegible] کا انتظام کریں [illegible]
[illegible] کا انتظام
کرنا شروع کر دیا۔ اس سے پہلے [illegible] خواتین کا کوئی اجتماع [illegible]
[illegible] کا [illegible] کرنا اور [illegible] کے سلسلے [illegible] کام تھا
[illegible] کے پاس گئیں
[illegible] خواست کی کہ [illegible] خواتین کے خیالات [illegible]
جلسے کے [illegible] بیگم صاحبہ [illegible] گیا مگر [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

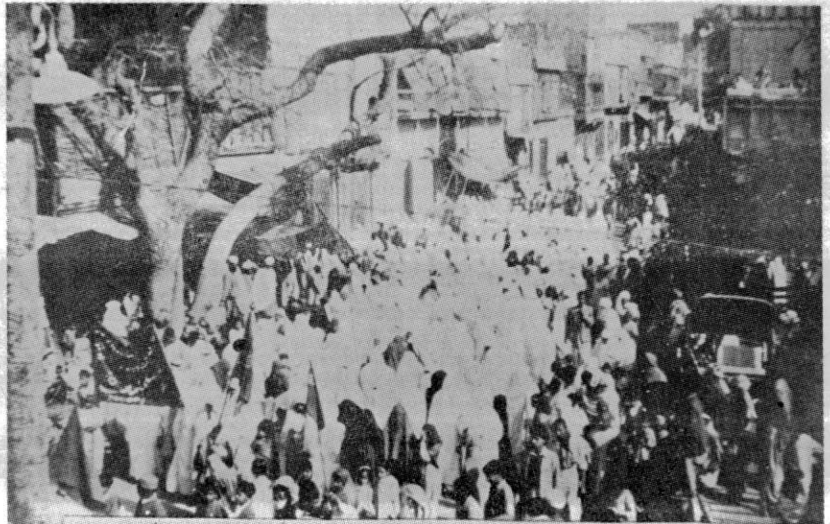

تحریک سول نافرمانی کے دوران صوبہ سرحد کی مجاہد خواتین کرفیو کی خلاف ورزی کر رہی ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کمرے کے ایک حصے کو سٹیج بنایا گیا مہمان خواتین کی آمد پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا جلسہ ہوا مقررہ خواتین پشتو نہیں جانتی تھیں۔ سننے والی عورتیں سب کی سب پشتو بولنے والی تھیں۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے زری سرفراز نے یہ کیا کہ مقررہ خواتین جو تقریریں کرتی تھیں ان کا وہ پشتو میں ترجمہ کرتی جاتی تھیں۔ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ مردان کی تاریخ میں عورتوں کا یہ پہلا سیاسی اجتماع تھا جس میں مردان کی عورتیں اپنے کی کامیابی کے لئے پہلی دفعہ بھرپور شریک ہوئیں۔ جلسے کے خاتمے پر مردان خواتین مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی گئی۔ انتخاب ہوا۔ بیگم زری سرفراز کی والدہ محترمہ کوکب سلطانہ کو صدر، آپ کی بہن بیگم نذیر عبداللہ خان کو خزانچی۔ نعیمہ شہناز کو پراپیگنڈہ سیکرٹری اور آپ کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

۱۹۴۵ء میں اسمبلی کے انتخابات ہوئے عورتوں کو بھی ووٹ کا حق مل چکا تھا۔ ہندو قوم مسلمانوں کو پارہ پارہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی تھی کانگرس نے بے پناہ دولت خرچ کرکے اپنے ایجنٹ پیدا کر لئے تھے۔ جس کی وجہ سے صوبہ سرحد میں کانگرس نے اپنے قدم مضبوطی سے جما لئے تھے۔ خاص کر مردان میں مسلم لیگی امیدوار کا کامیاب ہونا ناممکن تھا۔ مگر زری سرفراز نے گھر گھر جا کر عورتوں کو سمجھایا ہندوؤں کی خطرناک سازش سے انہیں آگاہ کیا اور مسلم لیگ کے امیدوار کو کامیاب بنانے کی اپیل کی الیکشن کے دن انہوں نے خود روپیہ خرچ کرکے موٹروں، بسوں اور ٹرکوں کا انتظام کیا جن میں عورتوں کو سوار کرکے پولنگ سٹیشن تک پہنچایا جاتا تھا۔ ان کی پرخلوص کوششیں رنگ لائیں اور عورتوں کے ووٹوں کی مدد سے مردان میں مسلم لیگی امیدوار کامیاب ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کچھ عرصے کے بعد کامیاب مسلم لیگی امیدوار نے کسی وجہ سے مسلم لیگی نشست سے استعفیٰ دیدیا تو کانگریس نے قائد اعظم کو چیلنج کیا کہ مستعفی امیدوار چونکہ با اثر تھا اس لئے مسلم لیگی ٹکٹ پر کامیاب ہو گیا تھا اب اگر مسلم لیگ واقعی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے تو اپنا امیدوار کامیاب کر کے دکھائے۔

قائد اعظم نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے مردان کی اس نشست کے لیے کانگریس کے مقابلے میں وسط درجے کے ایک آدمی کو ٹکٹ دلایا تاکہ کانگریس کو مسلمانوں کی طاقت کا اندازہ ہو سکے۔ یہ واقعی ایک آزمائشی دور تھا کیونکہ ہندوؤں اور ان کے ایجنٹوں نے اس وقت مردان کے سادہ لوح عوام کو کانگریس کے جادو سے بہت زیادہ متاثر کیا ہوا تھا۔ زری سرفراز کو بخوبی علم ہو چکا تھا کہ مردان میں اکثریت ان سادہ لوح عوام کی ہے جو کانگریس کے جادو سے سحر زدہ ہو چکے ہیں اس لئے یہ کامیابی اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ مردان کی عورتیں ہمت کریں۔ چنانچہ الیکشن شروع ہوا زری سرفراز نے پہلے سے زیادہ اس الیکشن میں مسلم لیگی امیدوار کی مدد کی منتخبہ حلقے کی ہر عورت کو دور دور سے جا کر خود پولنگ سٹیشن تک لائیں ان کی اس بے لوث کوشش اور انتھک محنت کا یہ نتیجہ نکلا کہ جب نتیجہ سنایا گیا تو پہلے با اثر امیدوار نے جو ووٹ حاصل کئے تھے اس سے دوگنے ووٹوں پر مسلم لیگی امیدوار کانگریسی امیدوار کے مقابلے میں کامیاب ہوا۔

اسی الیکشن کے دوران زنانہ مسلم لیگ مردان کا دوبارہ انتخاب عمل میں لایا گیا چونکہ آپ کی والدہ محترمہ ضعیف العمری کی وجہ سے صدارت کے فرائض ادا کرنے سے قاصر تھیں اس لئے انتخاب میں آپ کو مردان خواتین مسلم لیگ کا صدر مقرر کیا گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۹۴۵ء میں بہار میں ہندوؤں نے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ڈھانے شروع کر دیئے ہندوؤں نے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ قائد اعظم نے بہار کے بے گھر، بے مدد مظلوم مسلمانوں، بیواؤں، یتیموں اور زخمیوں کی امداد کے لئے بہار ریلیف فنڈ قائم کیا اور تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ظلم کا شکار ہونے والے ان مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔

اس اپیل پر زری سرفراز نے قائد اعظم کی خدمت میں بہار کے مسلمانوں کی مدد کے لئے دو ہزار سات سو چالیس روپے اپنی طرف سے پیش کئے تاکہ بہار کے مسلمانوں کی امداد ہو سکے۔

قائد اعظم نے بہار کے مظلوموں کی مدد کرنے والی مخیر خاتون کا شکریہ ادا کیا اور اپنے ذاتی خط میں زری سرفراز کو لکھا جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:

"میں آپ کا خط مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۶ء کا پا کر خوش ہوا میری طرف سے سرحد کی خواتین کو میرا مخلصانہ شکریہ پہنچا دیں۔ میں مردان کی خواتین کا بیحد ممنون ہوں کہ وہ حصول پاکستان کے لئے بہت تنگ و دو کر رہی ہیں میں آپ کا اور مسلم خواتین کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے بہار کے مظلوموں کی امداد کے لئے دل کھول کر مدد کی ہے"

آپ کا مخلص ایم اے جناح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بہار کے مظلوموں کی امداد کے لئے آپ نے نقد روپیہ کے علاوہ کمبل اور کپڑے وغیرہ بھی بھجوا کر جہاں تک ہو سکا مدد کی یہ ان کی قومی محبت کا ایک ابتدائی ثبوت تھا
بنگال میں بھی پٹھان خواتین اور بہت سی دوسری خواتین کام کر رہی تھیں۔

۱۰ فروری ۱۹۴۶ء کو مردان میں خواتین کا ایک جلسہ منعقد کر کے بنگال اور بہار کے مظلوموں کے لئے امداد کی اپیل کی۔ اس جلسے سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے عورتوں کو ووٹ ڈالنے کا طریقہ بتایا اور انہیں ذہن نشین کرایا کہ ووٹ قوم کی امانت ہوتی ہے اس کا صحیح استعمال صرف یہی ہے کہ ووٹ ڈالتے وقت قرابت داری کا خیال نہ رکھا جائے حتی کہ انفرادی اثر و رسوخ کو ووٹ ڈالتے وقت ملحوظ نہ رکھا جائے بلکہ ووٹ ڈالتے وقت صرف قومی مفاد کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

بہار کے مظلومین کی امداد اور مردان کی خواتین کو متحد اور بیدار کرنے میں نعیمہ شہناز اور مس سعیدہ اسلم ان کی خاص مددگار تھیں۔ سیاسی تقریریں کرنے کا کام خود ان کے اور نعیمہ شہناز کے سپرد تھا مس سعیدہ اسلم کی تقریریں مذہبی رنگ میں ہوتی تھیں۔

حصول پاکستان کی جدوجہد میں مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے قائد اعظم کی زیر ہدایت زری سرفراز نے مالی قربانیوں سے کبھی بھی دریغ نہیں کیا۔ دن رات انتھک محنت کی اپنے وطن کی آبادی اور قوم کی فلاح و بہبود میں کبھی دریغ نہیں کی۔ الجزائر کی مجاہدہ جمیلہ نے فرانسیسیوں سے برسر پیکار رہ کر وطن کے لئے مالی اور جانی قربانیاں دی ہیں۔ بیگم اس خاتون نے سرحد سے کانگریسی اثر کو مردان سے زائل کرنے، مسلم لیگ کو کامیاب بنانے اور حصول پاکستان کے لئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں وہ اپنے آرام و آسائش کو تج کر کے دن رات صرف اس کام میں مصروف تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ وطن کی آزادی میں تاخیر کی حد کی جائے۔ خائنین کو بے نقاب کیا جائے
اور ہندوؤں کی سازش کو جس طرح بھی ہو ناکام بنا دیا جائے۔

مسلم لیگ نے سول نافرمانی شروع کی۔ پنجاب میں تحریک کے کامیاب ہونے کے بعد صوبہ سرحد میں اس تحریک کا آغاز کرنے کے لیے میجر خورشید انور [illegible] کی ہدایت کے مطابق صوبہ سرحد میں سول نافرمانی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پشاور گئے۔ پولیس ان کا تعاقب کر رہی تھی۔ پولیس سے بچنے اور مردان مسلم لیگ کو سول نافرمانی کی تحریک کامیابی سے چلانے کی ہدایات دینے کے لئے وہ مردان آئے تو پولیس کی ایک بھاری جمعیت انہیں گرفتار کرنے کے لئے ان کے تعاقب میں روانہ ہوئی۔ زری سرفراز نے میجر خورشید انور کو اپنے گھر میں پناہ دی۔ پولیس کی جمعیت نے جو ڈھائی سو مسلح سپاہیوں پر مشتمل تھی زری کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ پولیس کا مطالبہ تھا کہ میجر خورشید انور کو حوالے کر دیا جائے۔ ورنہ گھر کی تلاشی لے کر ہم خود اسے گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ زری سرفراز نے [illegible]

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ڈپٹی کمشنر نے پولیس کو جھنڈا واپس جانے کا حکم دیا"

صوبہ سرحد میں مسلم لیگ نے سول نافرمانی کی جو تحریک شروع کی تھی وہ دن بدن تیز سے تیز تر ہوتی جاتی تھی۔ مردان کے لوگوں میں سول نافرمانی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے زری سرفراز نے اہم کردار ادا کیا۔

اس نازک دور میں تعاون کا یقین دلاتے ہوئے زری سرفراز نے قائداعظم کو لکھا

ہمارے محترم اور عزیز قائداعظم

السلام علیکم مسلم خواتین مردان آپ کی درازی عمر کی دعا کرتی ہیں تاکہ آپ کے زیر سایہ ہمیں خود مختار پاکستان دیکھنا نصیب ہو آمین ثم آمین

ہمارے کھوئے ہوئے وقار اور پامال شدہ حقوق آپ ہی کی رہنمائی میں ہمیں نصیب ہو سکتے ہیں۔

مردان کی مسلم خواتین آپ کے ہر حکم پر دل و جان سے عمل کرنے کو تیار ہیں اور کلی تمنا رکھتی ہیں کہ ہمارے صوبے پر پاکستان کا سبز ہلالی پرچم لہرائے چاہے اس نظارے کو دیکھنے کے لئے ہم کو کتنی بڑی قربانی بھی دینا پڑے اگر ہم پاکستان کے لئے قربان ہو جائیں تو ہماری روحیں اور بہتا ہوا خون سبز ہلالی پرچم کو دیکھ کر بے اختیار پکار اٹھے گا پاکستان زندہ باد۔ قائداعظم زندہ باد"

آپ کی دعاگو۔ زرنگار بنت سرفراز مرحوم

سول نافرمانی کی جب کبھی تحریک کا زور کم ہو جاتا تو زری سرفراز عورتوں کی طرف سے مہندی کی پڑیاں اور چوڑیاں تحفے کے طور پر مردوں کو بھیجتیں اور انہیں غیرت دلاتیں کہ اگر تم تھک گئے ہو یا ہمت ہار چکے ہو تو یہ تحفہ قبول کر کے اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تاکہ تمہاری مائیں بہنیں تمہاری جگہ اس فرض کو پورا کرنے میدان میں نکلیں۔" جو بھی مردوں کی کہ طرح غیرت دلا ہی جاتی۔ تحریک زور پکڑ جاتی۔ حتیٰ کہ اس تحریک نے مردان کے بہت سے لوگوں کو جو کانگرس کے اثر سے متاثر تھے مسلم لیگ سے وابستہ کر کے ان میں زندگی کی ایک نئی روح پیدا کی۔

مسلم لیگ کی تحریک سول نافرمانی کو کامیاب بنانے کے لئے آپ نے نہ صرف مردان میں کام کیا۔ بلکہ پوسٹر اور پمفلٹ چھپا کر سرحد کے ہر گاؤں اور ہر ضلع میں لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کرا کر عوام کو جوش دلایا کہ وہ آزاد ہونے کے لئے اور حصول پاکستان کے لئے بیدار ہوں۔ اور متحد ہو کر اس تحریک کو کامیاب بنا کر انگریزوں اور ہندوؤں پر یہ ثابت کر دیں کہ ہندوستان میں مسلمان قوم کو دنیا کی کوئی طاقت نہ تو کچل سکتی ہے اور نہ ہی اب کوئی طاقت اسے غلام رکھ سکتی ہے مردان کے علاقے میں سول نافرمانی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں یہ پوسٹر چھپوا کر تقسیم کیا۔

"بھائی مردان کے نوجوانو آگے بڑھو۔

آگے بڑھو۔ اخوان شہید۔ آزادی کی جنگ میں کٹ مرو۔ اور پاکستان جیت کے دکھا دو۔ تمہاری ماؤں اور بہنوں کی مقدس دعائیں تمہارے ساتھ ہیں لیکن اگر تم سے کچھ نہ ہو سکے تو تمہاری مائیں بہنیں اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔

"زندہ باد پاکستان"

سول نافرمانی کے دنوں میں سرحد کی خواتین کی طرف سے آپ وار کونسل کی ممبر تھیں آپ کا ہیڈ کوارٹر پشاور تھا اس تحریک کے دوران پشاور اور مردان میں خواتین کے جتھے جلوس بھی نکلے ان میں آپ بھی پیش پیش تھیں گاؤں گاؤں خود جا کر خواتین کو اس تحریک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں حصہ لینے کی ترغیب دی۔ مردان کی تاریخ میں پہلی بار آپ ہی کی رہنمائی میں خواتین [illegible] جلوس نکالے گئے پشاور میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی آمد کے موقع پر پشاور میں خواتین کا ایک عظیم جلوس نکالا گیا۔ آپ نے مردان کی خواتین کو بسوں، موٹروں اور ٹرکوں [illegible] پشاور پہنچا دیا تاکہ جلوس کو کامیاب بنایا جا سکے۔ چنانچہ پشاور میں ایک ہزار خواتین کا جلوس کامیابی کے ساتھ نکلا تھا۔ [illegible] کارنامہ [illegible] دیا۔

سول نافرمانی کی تحریک کامیاب ہوئی تو اس کے بعد سرحد میں کانگرس کی سازش اور ریفرنڈم استصواب رائے کا شوشہ کھڑا کر دیا گیا سرحد کے مسلمانوں کے لئے یہ ایک انتہائی آزمائشی دور تھا۔ اس نازک دور میں سرحد کے وہ لوگ جو قوم کے بہی خواہ اور ہمدرد تھے۔ اگر ہمت نہ کرتے تو یقیناً انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے بعد [illegible] سرحد کے عوام ہندو کانگریس کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غلام بنا دیئے جاتے [illegible] [illegible]

[illegible] ۱۹۴۷ [illegible]

[illegible]

www.KitaboSunnat.com



کردیا۔ کشمیری مجاہدین اس ظلم کے خلاف میدان عمل میں نکلے۔ انہوں نے پاکستانی مسلمانوں سے امداد کی اپیل کی۔ پاکستان کے دیگر علاقوں کے محب وطن اور محب قوم افراد کی طرح زری سرفراز نے بھی اپنے کشمیری بھائیوں، بہنوں اور ماؤں کی آواز پر لبیک کہی۔ انہوں نے اپنے گھر پر سلائی کی مشینیں منگوا کر عورتوں کو اکٹھا کیا ان سے کشمیری مجاہدین کے لئے دن رات کپڑے سلوائے۔ سلے ہوئے کپڑوں کے علاوہ کمبل بستر اور دیگر ضروریات زندگی کا سامان کافی مقدار میں اکٹھا کر کے خود لے جا کر جنرل طارق مرحوم کے حوالے کیا۔ جو کشمیری مجاہدین کی کمان کر رہے تھے۔ کشمیری مجاہدین اور مہاجرین کی امداد کے ساتھ ساتھ بھارت سے آنے والے مہاجرین کے لئے خود بھی ہزاروں روپیہ دیا۔ اور مردان کی خواتین سے کپڑے بستر، کمبل اور دیگر ضروریات زندگی کی چیزیں جمع کر کے مہاجرین کو بہم پہنچائیں۔ مہاجر خواتین کی خود جا کر کیمپوں میں حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔ بیمار خواتین اور بچوں کو علاج معالجے کے لئے گرانقدر رقم دیکر ان کی مدد کی۔

انہوں نے کشمیر کی طرف فوری توجہ دلانے کے لئے مردان کی خواتین کا ایک جلسہ منعقد کرا کر اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ کشمیر کے قضیے کو سلجھانے میں تاخیر نہ کرے۔

کشمیری مجاہدین اور بھارت سے آنے والے مہاجروں کی امداد کے علاوہ انہوں نے باقاعدہ طور پر ملک کی دیگر خواتین ریلیف کمیٹیوں اور کشمیر ریلیف کمیٹیوں میں اپنی جیب سے خود تیس ہزار روپیہ نقد دیا۔ اور کئی ہزار روپے لوگوں سے چندہ اکٹھا کر کے ملکی اور قومی مدد میں حصہ لیا۔

پاکستان کے قیام کے بعد قائداعظم پشاور تشریف لائے تو گورنمنٹ ہاؤس میں خواتین کے ایک نمائندہ وفد میں آپ نے قائداعظم سے مطالبہ کیا کہ سرحد کی خواتین کو پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسمبلی دستور ساز میں آپ جیسی نمائندگی دی جائے۔ قائداعظم نے فرمایا۔ آپ کی قربانیاں اور بے لوث خدمات اس چیز کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ کو آئین ساز اسمبلی میں نمائندگی دی جائے۔ محترمہ فاطمہ جناح سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ پشاور میں ڈگری کالج کے قیام کی منظوری دلائی جائے۔ تاکہ اس خطے کی طالبات تعلیمی زیور سے آراستہ ہو سکیں۔ یہ دونوں مطالبات تسلیم کیے گئے ان مطالبات کے تسلیم کیے جانے پر سرحد کی خواتین اور عوام نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔

۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۰ء تک آپ سرحد خواتین مسلم لیگ کی صدر رہیں۔ اس کے علاوہ آپ مغربی پاکستان مسلم لیگ ایڈہاک کمیٹی میں خواتین کے شعبے میں سیکرٹری اور خزانچی کے عہدے پر بھی فائز رہیں اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ سرحد کی آئین ساز اسمبلی میں خواتین کو نمائندگی دلانے اور فرنٹیئر زنانہ کالج پشاور کے قیام میں آپ کی کوششوں کا بہت بڑا دخل ہے۔

۱۹۵۲ء کے انتخاب میں سرحد کی خواتین کے اصرار پر آپ کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دیا گیا۔ انتخاب میں بلا مقابلہ کامیاب ہوئیں۔

اسمبلی کی ممبر بننے کے لئے نہ تو انہیں اپنی شہرت کی ضرورت تھی۔ اور نہ ہی انہوں نے کسی طمع یا لالچ کی بنا پر انتخاب میں حصہ لیا بلکہ علاقے کے عوام اور خواتین کی یہ تمنا تھی کہ یہ نامور خاتون اسمبلی میں جا کر علاقے کی بہبود اور خواتین کی بہتری کے لئے کوئی نمایاں کام سرانجام دے سکے۔ اس عوامی خدمت کے جذبے نے انہیں مجبور کیا کہ وہ اسمبلی میں پہنچ کر اپنے ملک اور اپنی قوم کی حتی الامکان خدمت کریں۔ چنانچہ انتخاب میں بلا مقابلہ کامیاب ہونے کے بعد اسمبلی میں انہوں نے جس طرح عوامی نمائندگی کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ واقعی ایک یادگار نمائندگی ہے۔

اسمبلی میں عوامی نمائندگی کرتے ہوئے آپ نے زنانہ ہسپتال ڈسپنسریاں اور شفاخانے کھلوانے کے لئے حکومت سے مطالبہ کیا آپ ہی کی کوششوں سے مردان میں زنانہ ہسپتال ہری پور ہزارہ اور چارسدہ میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کی شاندار عمارتیں تعمیر ہوئیں گرلز ہائی سکول کو شاندار عمارت میں تبدیل کرنے میں آپ نے اپنی جیب سے روپیہ خرچ کیا۔ خواتین کو ورثہ دیئے بغیر انتقالات کا اندراج ہو جاتا تھا جس سے عورتیں اپنے حقوق سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتی تھیں آپ نے صوبائی اسمبلی میں ریزولیشن پیش کیا کہ جب تک خواتین کو ورثہ نہ ملے اس وقت تک انتقالات درج نہ کئے جائیں کیونکہ اس طرح عورتوں کو حصہ نہیں دیا جاتا اور وہ بیچاری ساری عمر کے لئے اپنے حق سے محروم ہو جاتی ہیں۔ گورنمنٹ نے اس مطالبے کو منظور کر کے بعد میں اسے قانونی شکل دی۔

اسی طرح سرحد کے سکولوں میں امیروں کے بچے نہایت عمدہ پوشاک پہن کر سکول آتے تھے جس سے غریب بچوں میں احساس کمتری پیدا ہوتا تھا آپ نے اسمبلی میں مطالبہ پیش کیا کہ سکول کے تمام طلباء کے لئے ایک یونیفارم مقرر کی جائے تاکہ طلباء غریبی اور امیری کے احساس کو اپنے دل سے نکال سکیں اور غریب طلباء احساس کمتری کا شکار ہونے سے بچ سکیں۔ کیونکہ احساس کمتری ایک ایسی چیز ہے جو طالب علم کی ذہنی قوت اور نشوونما میں بہت بڑی رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔" ان کے اس مطالبے کو وزیر تعلیم نے منظور کیا۔ سکولوں کے طلباء اور طالبات کے لئے ایک ہی یونیفارم مقرر کی گئی اس طرح قوم کے نونہالوں کو احساس کمتری کا شکار ہونے سے بچایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ نے بچوں کی اخلاقی بلندی کے لئے صوبائی اسمبلی میں یہ مطالبہ پیش کیا کہ ۱۶ سال سے کم عمر کے بچوں پر پابندی عائد کی جائے کہ وہ سینما نہ دیکھیں۔ کیونکہ اس طرح سینما بینی سے چھوٹی عمر کے بچے مجلسے اس لئے کہ وہ فلم سے اخلاقی سبق سیکھیں اخلاقی گراوٹ کے مرتکب ہونے جا رہے ہیں" اسی طرح مارچ ۱۹۵۲ء میں آپ نے سرحد اسمبلی میں مطالبہ کیا کہ سرحد کی خواتین کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے ان کے لئے مزید تعلیمی ادارے کھولے جائیں دستکاری کی تربیت کے لئے دستکاری سنٹر قائم کئے جائیں تاکہ ہماری گھریلو مصنوعات ترقی کرے۔

سرحد اسمبلی میں یہ بھی مطالبہ پیش کیا کہ سرحدی خواتین کا صرف ایک لیڈی ریڈنگ زنانہ ہسپتال ہے جس کی وجہ سے بیمار خواتین کو بہت دقت ہوتی ہے ایمبولینس کا خاطر خواہ انتظام نہیں۔ سرحد کی تمام خواتین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر جگہ زنانہ ہسپتال اور سنٹر قائم کئے جائیں۔ تقسیم وراثت میں عورتوں سے انصاف نہیں کیا جاتا حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلے میں عورتوں کو پورا حق دلائے۔"

آپ کے یہ مطالبات منظور کر لئے گئے یہی نہیں بلکہ اسمبلی میں عوامی نمائندگی کرتے ہوئے جیل کی قیدی عورتوں کا بھی انہیں احساس رہا۔ چنانچہ انہوں نے اسمبلی میں یہ مطالبہ بھی حکومت کے سامنے پیش کیا کہ جیل میں قیدی عورتوں کے لئے اس قسم کی اصلاحات نافذ کی جائیں کہ وہ قید سے رہائی پانے کے بعد معاشرے کا مفید فرد ثابت ہو سکیں۔

صرف یہی نہیں کہ اسمبلی میں ہی وہ اپنے فرض کو پورا کرتی رہیں۔ بلکہ اسمبلی سے باہر وہ جلسوں کے ذریعے عورتوں کا معیار زندگی بلند کرنے اور بچوں کی صحیح تربیت کرنے پر ہمیشہ زور دیتی ہیں۔ عورتوں کو حقوق دلانے میں جدوجہد کرتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹ مارچ ۱۹۵۲ء کو اپوا کی سالانہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا "اسلام نے عورتوں کو حقوق دینے میں مگر ان حقوق کو پامال کر دیا گیا ہے عورتوں کو اپنے حقوق کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔ جو لوگ اسلام کا نام لیتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اسلامی اصول کو بھی اپنائیں اسلام نے عورت کے حقوق پامال کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دی ہے ایک طرف تو مسلمانی کا دم بھرا جا رہا ہے اور دوسری طرف عورتوں کے حقوق کی لگاتار پامالی ہو رہی ہے۔"

مویشی بے دریغ ذبح ہوتے تھے۔ مویشیوں کے خاتمے کے خطرے کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے اسمبلی میں مطالبہ پیش کیا۔ کہ ہفتے میں ایک بار مویشیوں کو ذبح نہ کرنے کی پابندی عائد کی جائے۔ تاکہ مویشیوں کی بقا کا انتظام ہو سکے۔ اس مطالبے کو حکومت نے منظور کیا اگر اس قسم کی دور اندیشی سے کام نہ لیا جاتا تو یقیناً مویشیوں کی بقا کا کوئی خاطر خواہ سد باب نہ ہو سکتا۔

آپ کے دل میں جذبہ جہاد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے وہ قرار دادوں کی قائل نہیں بلکہ خود عملی خاتون ہیں۔ اس لئے عمل کی قائل ہیں انہوں نے دسمبر ۱۹۵۲ء میں صوبہ سرحد مسلم لیگ کنونشن میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ "خواتین مسلم لیگ مسئلہ کشمیر میں ہر قسم کی امداد دینے کے لئے مردوں سے پیچھے نہیں رہے گی۔ اور اگر ضرورت پڑی تو خواتین مردوں کے دوش بدوش جنگ میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے نصیح و بلیغ تقریر کرتے ہوئے کہا!

"آزادی کے لئے مال و زر جان اور ہر ایک عزیز ترین چیز کی قربانی دینی ضروری ہوتی ہے مسئلہ کشمیر، قرار دادیں پاس کرنے سے حل نہیں ہو سکتا۔ ہمت کیجئے اور یقین رکھیئے کہ آج کی خواتین ان بہادر اور قابل احترام بہنوں سے پیچھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں رہیں گی جنہوں نے بد اخلاقی کے دور میں مردوں کے دوش بدوش جنگوں میں حصہ لیا تھا۔"

وحدت مغربی پاکستان کے بعد آپ ۱۹۵۵ء میں مغربی پاکستان اسمبلی کی ممبر چنی گئیں۔ آپ نے مغربی پاکستان اسمبلی میں یہ مطالبہ پیش کیا کہ خواتین کو مقدموں کے سلسلے میں عام عدالتوں میں جانا پڑتا ہے حالانکہ مستورات کو چاہیئے کہ خواتین کے لئے الگ عدالتیں ہوں جہاں خواتین ہی مجسٹریٹ ہوں۔ اسی طرح خاندانی تنازعات میں ... الگ عدالتیں قائم کی جائیں۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ مطالبہ کیا کہ ملک میں پرائیویٹ ادارے ... ذریعہ اور دھوکے سے عوام کو لوٹ رہی ہیں اس لئے ان کمپنیوں کو فوراً بند کر دیا جائے۔

۱۹۵۸ء کے شروع میں پشاور ڈویژن میں ٹی بی ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا تو آپ کو صدر منتخب کیا گیا۔ اس عہدے پر آپ اب تک فائز ہیں۔ ٹی بی کی خطرناک بیماری سے عوام کو بچانے کے لئے بہت زیادہ جدوجہد کر رہی ہیں۔ انہوں نے پشاور ڈویژن میں جگہ جگہ ٹی بی کلینک قائم کرنے میں اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ خرچ کیا ان کی کوششوں سے تقریباً کئی لاکھ روپے ٹی بی فنڈ میں جمع ہوئے۔ ڈویژن کے مختلف علاقوں تحصیلوں اور ضلعوں میں خود جا کر ٹی بی ایسوسی ایشن کی شاخیں قائم کیں۔

پارٹی وفاداری اور بے لوث خدمات کا اس سے زیادہ کیا ثبوت مل سکتا ہے۔ کہ وحدت مغربی پاکستان میں انہیں اس شرط پر بڑے سے بڑے عہدے کی پیشکش کی گئی کہ وہ پارٹی بدل دیں مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور کہا کہ مجھے کسی عہدے کی ضرورت نہ پہلے رہی ہے اور نہ اب ہے۔ میں جو کچھ کر رہی ہوں ملک اور قوم کی بھلائی کی خاطر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی ہی ہوں کسی عہدے یا کسی لالچ کی خاطر نہیں۔

انقلاب ۱۹۵۸ء کے بعد انقلابی رہنما نے قومی بہبود کی خاطر جب زرعی اصلاحات نافذ کیں تو بلا چون و چرا کر سکے کہ وہ خود بہت بڑے لینڈ لارڈ کی بیٹی اور صاحب جائیداد ہیں مگر انہوں نے قومی بھلائی کی خاطر زرعی اصلاحات کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے ریڈیو پاکستان پشاور سے کئی بار اصلاحی تقاریر نشر کر کے عوام کو اہم ملکی مسائل کے حل کی طرف توجہ دلائی۔

پاکستان نیشنل سوشل ویلفیئر کونسل کی آپ ممبر اور پیپلز سوشل ویلفیئر کونسل کی نائب صدر اور ممبر ہیں۔ پاکستان نیشنل ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو صدر اور انجمن خواتین کی صوبائی شاخ کی صدر کے عہدے پر فائز رہ کر آپ نے شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔

مسلم لیگ سے انہیں دلی انس ہے ۔۔۔ جماعت مسلمانوں کی شیرازہ بندی کے لئے بہترین ۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آزاد ۔۔۔ سے ۱۹۶۲ء کو قومی اسمبلی کے انتخاب میں وہ بھاری ووٹوں سے دوبارہ کامیاب ہوئیں۔

## سیر و سیاحت

بیگم سرفراز صرف قومی بہبود اور ملکی خیر خواہ ہی نہیں بلکہ تعلیمی میدان میں وہ ایک تعلیم یافتہ شاعرہ، ادبی میدان میں شاعرہ، تقریر کے فن میں مقرر، سیاست میں مخلص لیڈر اور بے لوث سیاستدان، محنت اور ہمت کے میدان میں باعمل اور باہمت، جود و سخا کے میدان میں بے مثال مخیر خاتون ہونے کے علاوہ بہترین سیاح بھی ہیں۔ انہوں نے بہت سے غیر ممالک کی سیاحت کی۔ یہ سیاحت محض تفریحاً نہیں بلکہ محض اس لئے کی ہے تاکہ بیرونی ترقی یافتہ ممالک میں جا کر عوام کے معیار زندگی اور وہاں کی خواتین کی سماجی اور معاشرتی بیداری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو دیکھ کر ایسے طریقے اختیار کئے جائیں۔ تاکہ اپنے ملک کو بھی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا کیا جاسکے۔

۱۹۴۵ء میں انہوں نے مڈل ایسٹ کا سفر کیا عراق۔ بصرہ، بغداد اور نجف اشرف میں جاکر مسلمان خواتین کی سماجی زندگی کا مطالعہ کیا۔ اسی سال فریضۂ حج بھی ادا کیا۔ اور مقدس مقامات کی زیارت بھی کی۔

۱۹۵۲ء میں ایران، اصفہان، شیراز، مشہد اور تہران گئیں۔ ایرانی خواتین نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ اور ایرانی اخبارات نے ان کے انٹرویو شائع کئے۔

۱۹۵۴ء میں انہوں نے روم۔ فلورنس۔ میلان۔ وینس۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ بلجیئم۔ پیرس۔ اور لندن کا سفر کیا۔ اس سفر میں انہوں نے ان ممالک میں ہسپتال ہیلتھ سنٹر اور میٹرنٹی ہسپتالوں کی کارکردگی کو دیکھا۔ عورتوں کی انجمنوں کو دیکھا اور یہ معلوم کیا کہ ترقی یافتہ ممالک میں عورتیں کس طرح اپنے ملک اور قوم کے لئے جدوجہد کرتی ہیں

۱۹۵۹ء میں افغانستان گئیں تاکہ وہاں کے صحت کے ادارے اور عورتوں کے تعلیمی اداروں کے نظام کو دیکھ سکیں۔

۱۹۶۰ء میں لندن۔ ڈنمارک۔ سویڈن۔ ناروے، پیرس۔ جنیوا۔ ساؤتھ فرانس اور بیروت گئیں ان ممالک میں ٹی بی کلینک سنٹر اور ہسپتال دیکھے تاکہ اپنے ملک میں بھی موذی ٹی بی کی خطرناک بیماری پر قابو پانے کے لئے مؤثر اقدام کئے جاسکیں ان تمام سفروں کے دوران انہوں نے سفرنامہ بھی لکھا ہے "جو صبح کہیں شام کہیں" کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔

**اخلاق و عادات**:۔ بیگم سرفراز بہت ہی سنجیدہ اور متین خاتون ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ایک عملی خاتون ہیں قوم اور ملک کے لیے بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتیں غریبوں کی ہمدرد مریضوں کی تیمار دار اور یتیموں اور بیواؤں کی سہارا ہیں دوسری جنگ عظیم میں جب قحط پڑا تو انہوں نے گرد و نواح کے تمام غربا میں اپنا غلہ مفت تقسیم کیا۔ خیراتی اور تعلیمی اداروں کی جی بھر کر مدد کرتی ہیں۔ ان میں تصنع کا نام تک نہیں باوجود اس کے کہ خدا کا دیا ہوا ان کے پاس بہت کچھ ہے۔ مگر انتہائی سادہ زندگی بسر کرتی ہیں فضول رسم و رواج کی وہ بے حد مخالف ہیں۔ سادگی کو بہت پسند کرتی ہیں وہ بہت بڑی مہمان نواز اور فیاض ہیں وہ جو کام بھی کرتی ہیں بے لوث اور بے غرض کرتی ہیں۔ محتاجوں کی حاجت روائی کرنے میں وہ دلی خوشی محسوس کرتی ہیں۔

پاکستان کی سالمیت، اپنے وطن عزیز سے وفاداری اور قومی یکجہتی پر ایمان رکھتی ہیں وہ مشرقی تہذیب اور تمدن کی حامی ہیں۔ قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرتی ہیں اسلامی اور مذہبی لحاظ سے وہ ایک باعمل خاتون ہیں۔ قرآن مجید کے بتائے ہوئے اصولوں پر خود عمل بھی کرتی ہیں۔ اور دوسروں کو عمل کرنے کی ترغیب بھی دیتی رہتی ہیں۔

علم و ادب سے انہیں گہری دلچسپی ہے پنجاب یونیورسٹی سے انہوں نے پشتو اور اردو میں امتیازی نمبروں سے آنرز کے امتحان پاس کیے ہیں۔

شعر و شاعری سے بھی انہیں گہرا لگاؤ ہے پشتو میں شعر بھی کہتی ہیں علم تاریخ اور علم جغرافیہ ان کے پسندیدہ مضمون ہیں نیشنل جغرافیکل سوسائٹی کی وہ باقاعدہ ممبر ہیں جس کا صدر دفتر واشنگٹن میں ہے۔ ٹکٹ اور سکے جمع کرنا اور فوٹو گرافی ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ آپ کے پاس نایاب سکوں اور ٹکٹوں کا کافی ذخیرہ ہے۔ روزمرہ کی ڈائری لکھنے کا بھی بے حد شوق رکھتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے گھر میں ہر قسم کی ادویات کا ذخیرہ موجود رہتا ہے۔ غریب اور نادار مریض جو روپیہ پیسہ خرچ کر کے اپنا علاج نہیں کرا سکتے انہیں مفت طبی امداد بہم پہنچانے کے علاوہ مفت دوائیں بھی دیتی ہیں۔

امور خانہ داری میں بھی مہارت رکھتی ہیں عمدہ اور جدید قسم کے کھانے [illegible] کافی ماہر ہیں اس کے علاوہ وہ سینا پرونا اور کڑھائی [illegible] الہی [illegible] کی زبان پشتو ہے۔ مگر اردو فارسی اور انگریزی کی بہت [illegible] ان کی تقریریں اکثر اردو زبان میں ہوتی ہیں۔ نہایت سنجیدگی [illegible] سے گفتگو کرتی ہیں انتہائی متحمل اور منکسر المزاج ہیں [illegible] نہیں آنے دیتیں وہ ایک پاکیزہ اور سادہ [illegible] بہترین قرینے اور عمدہ سلیقے کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ

"میں نے اپنی ساری زندگی میں ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ میں اپنے ہموطنوں کی کسی نہ کسی طریقے کوئی خدمت کر سکوں یہی میری زندگی کا سب سے بڑا نصب العین ہے۔ میں جب اپنی قوم کے لئے انفرادی طور پہ یا اجتماعی طور پہ کوئی بھی خدمت کرتی ہوں یا مدد کرتی ہوں تو مجھے دلی خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے کیونکہ میری ماں نے مجھے وطن سے محبت کرنا سکھایا ہے۔ اور وطن کے ساتھ محبت کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہوتا ہے کہ قوم کی خدمت کی جائے اور قوم کی بہبودی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کی جائے۔ اور ہر لحاظ سے قومی پسماندگی کو دور کر کے قوم کو بام عروج پہنچایا جائے میرے نزدیک یہی ملکی خدمت ہے اس لئے میں قومی کارکن کی حیثیت سے ہمیشہ مالی اور اخلاقی طور پر قومی اور سماجی بہبودی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر دلچسپی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتی ہوں۔ آپ کہتی ہیں :

"ایک ہماری مائیں تھیں جنہوں نے ہمیں وطن اور قوم سے محبت کرنا سکھائی اور ہمارے ذہنوں کی اس طرح تربیت کی کہ ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ قومی اور ملکی خدمت کے لئے وقف ہے۔ ہماری ماؤں نے ہمیں آخر تک اس مقصدیت سے ہمیشہ روشناس رکھنے کی کوشش کی لیکن آج کل کی ماؤں کو اپنی غیر مقصدیت میں گم دیکھ کر مجھے انتہائی تعجب ہوتا ہے۔ اور میں سوچتی ہوں کہ جب ان کی اپنی یہ حالت ہے تو پھر ان کی نسل کی تربیت کس طرح صحیح خطوط پر کی جا سکتی ہے کہ وہ ہمارے عزیز وطن کے لئے اچھے شہری پیدا کریں گی۔ آج کی یہ مائیں جو دن رات اپنی آسائش کی مصروفیات میں گم ہیں یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتیں کہ جس سرزمین پر ہم رہتے، آرام اور سکون سے رہتے ہیں آج ان کی بدولت ہے ہم زندگی کا لطف اٹھا رہے ہیں اس کو ترقی دینا اور اس کی حفاظت کرنا ہمارا بھی فرض ہے۔"

اپنے ملک کی مغرب زدہ عورتوں کے متعلق ان کا خیال ہے کہ محض مغربی فیشن کی دلدادہ عورتیں اپنی تہذیب سے کوسوں دور ہٹ کر اپنے مقام کو خود کھو رہی ہیں مغربی تہذیب کی اندھا دھند تقلید کرنے والی عورتیں شوقین تو اس بات کی ہیں کہ وہ موڈرن کہلائیں۔ لیکن ماڈرن بن جانے کے بعد انہیں ملتا کیا ہے؟ میرے خیال میں جو کچھ انہیں ملتا ہے وہ یہی ہے کہ :

- ان کے بچے غلط راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔
- وہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت نہیں کر سکتیں۔
- وہ اپنے نسوانی وقار اور عظمت کو کھو دیتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



• جب وہ ماڈرن بن کر بازاروں میں گھومتی ہیں تو معاشرے کے ہر فرد کی انگلی ان پر اٹھتی ہے۔

اس قسم کی عورتیں ملک اور قوم کی کوئی خدمت سرانجام نہیں دے سکتیں۔

**زریں اقوال** عورت کو چاہیئے کہ وہ ایسا لباس زیب تن کرے جو اس کی عمر کے تقاضے کے مطابق ہو وہ لباس جو عورت کو اس کی پاکدامنی عفت اور حیا کی منزل سے گرانے کا باعث ہو کبھی بھی استعمال نہیں کرنا چاہیئے

★ گھر میں جو لباس بھی عورت استعمال کرے کر سکتی ہے مگر بر سر عام اس قسم کا لباس جو اسے برہنہ کرے یا جس کے استعمال سے لوگ اس پر انگلیاں اٹھائیں استعمال نہ کرے عورت کو ہمیشہ اپنی عزت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ جو عورتیں لباس کے معاملے میں حیا کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتی ہیں۔ وہ درحقیقت طبقۂ نسواں کے لیئے باعث ننگ ہیں۔

★ عورت کو اپنے اندر اس قسم کی اخلاقی خوبیاں پیدا کرنا چاہئیں۔ جس سے معاشرہ اسے عزت اور احترام کی نظروں سے دیکھے۔

★ اکثر بری رسمیں اور بہت سے غیر مفید رواج عورتوں ہی کے پیدا کردہ ہیں عورتوں کو چاہیئے کہ وہ قومی اور ملکی بھلائی اور اپنے گھر کی خوشحالی کی خاطر قبیح رسموں اور فضول رواجوں کو معاشرے سے دور کرنے کی کوشش کریں۔ اگر عورتیں اس طرف توجہ دیں تو معاشرہ یقیناً بری رسموں سے پاک و صاف ہو جائے گا۔

★ عورت کا سب سے بڑا سوشل کام یہ ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کرے کہ اس کے بچے ملک کے مفید اور با اخلاق شہری ثابت ہو سکیں۔

★ تعلیم یافتہ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ سماجی بھلائی اور قومی خدمت کے جذبے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


فرصت اپنے گردونواح کی ناخواندہ عورتوں کو روزانہ تھوڑا سا وقت دے کر ان کی تعلیمی کمی کو پورا کریں۔ اگر ہر تعلیم یافتہ عورت ایک ایک گھنٹہ بھی تعلیم بالغان کے سلسلے میں صرف کرے۔ تو ملک کی تعلیمی پسماندگی کو بہت حد تک دور کیا جا سکتا ہے

★ قول اور فعل میں تضاد رکھنے والے لوگ کبھی بھی کامیاب زندگی نہیں بسر کر سکتے اور نہ ہی وہ کوئی اہم کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں۔

★ ہر انسان دوسرے انسان کا اگر ہمدرد بن جائے تو دنیا سے کشت و خون، چور بازاری اور رشوت خوری کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

★ دوسروں کے مفاد پر اپنے مفاد کو ترجیح دینے والے ملک اور قوم کے بدترین دشمن ہوتے ہیں۔

★ بہترین لیڈر اور مخلص رہنما وہ ہوتا ہے جو عوام کی رہنمائی کرتے ہوئے کسی طمع یا لالچ کی امید نہ رکھے۔

★ اپنے دل کو اطمینان، سکھ اور چین پہنچانے کے لئے دوسروں کے دکھ درد میں ان کی مدد کی جائے۔

★ تعلیم سے مراد اخلاقی خوبیاں پیدا کرنا ہے۔

★ عورت کی سوسائٹی اس کا گھر ہے۔

★ فیشن گھر کی اقتصادی بدحالی کا باعث بن جاتا ہے۔

★ وہی عورتیں زیادہ تر فیشن کی دلدادہ ہوتی ہیں جو اپنے مذہب اور اپنی تہذیب سے ناآشنا ہوتی ہیں۔

★ جو عورت اپنے مذہب سے واقفیت یا لگاؤ رکھتی ہو اس کا اخلاقی معیار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بلند ہوتا ہے۔

☆ قومی اور ملکی ترقی میں عورت کو مرد کے ساتھ ساتھ جدوجہد کرنا چاہیئے۔ جو لوگ قوم کے نصف حصے کو پیچھے رکھتے ہیں وہ ملک اور قوم کے بدترین دشمن ہوتے ہیں۔

آپ پشاور یونیورسٹی کی فیلو اور کئی سماجی اداروں کی ممبر اور سرپرست ہیں۔ قومی اسمبلی میں کئی سٹینڈنگ کمیٹیوں کی اہم رکن رہ کر بھی شاندار فرائض سرانجام دے چکی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقبال بانو (بیگم حسین ملک)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اقبال بانو (بیگم حسین ملک)

تحریک پاکستان کی یہ نامور مجاہد خاتون جو بیگم حسین ملک کے نام سے مشہور ہیں۔ ۹ دسمبر ۱۹۱۹ء کو لاہور میں پیدا ہوئیں۔ آپ مملکت خداداد پاکستان کے تیسرے گورنر جنرل غلام محمد کی بیٹی ہیں

جناب غلام محمد صاحب برصغیر کے ایک مانے ہوئے ماہر مالیات تھے۔ آپ نے ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۴ء تک حکومت ہند میں محکمہ رسل و رسائل کے فنانشل ایڈوائزر اور دوسری جنگ عظیم کے دوران محکمہ سپلائی کے ایڈیشنل سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۴۲ء میں جناب غلام محمد صاحب کی خدمات نظام دکن نے بطور وزیر خزانہ حاصل کیں۔ آپ نے وزیر خزانہ رہ کر دکن کی ریاست کو اپنی صلاحیتوں سے اہم فائدہ پہنچایا۔ ۱۹۴۶ء میں آپ کو ٹاٹا کے لوہے اور فولاد کا ڈائریکٹر بنایا گیا۔ ۱۹۴۶ء میں آپ کو حکومت برطانیہ نے سی۔ آئی۔ ای کا خطاب دیا لیکن آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے تاریخی فیصلے پر لبیک کہتے ہوئے آپ نے خطاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واپس کردیا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ کو وزیر خزانہ بنایا گیا۔ سٹرلنگ بقایاجات کے تصفیئے کے لئے آپ کو کلکتہ میں پاکستان کا نمائندہ بنا کر بھیجا گیا۔ جناب غلام محمد صاحب نے پاکستان کی اقتصادی، سماجی اور صنعتی ترقی کے لئے ایک جامع چھ سالہ منصوبہ بنایا تھا جو پاکستان میں اپنی نوعیت کی پہلی منظم اور باقاعدہ جدوجہد تھی اسی منصوبے کے تحت انڈسٹریل فنانس کارپوریشن۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان نیشنل بنک آف پاکستان۔ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔ ہاؤس بلڈنگ کارپوریشن۔ پٹ سن اور کپاس کے بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ خواجہ ناظم الدین کے بعد آپ پاکستان کے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۵۵ء میں علالت کی وجہ سے اس عہدے سے مستعفی ہوئے۔

آپ کی بیٹی اقبال بانو نے کوئن میری سکول دہلی، کانونٹ سکول شملہ اور کوئن میری کالج لاہور میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد لاہور میں وومن کالج میں داخل ہوئیں۔ اور امتیاز کے ساتھ فلاسفی، انگریزی اور تاریخ میں ڈگری حاصل کی۔ آپ زمانہ طالب علمی میں کالج کے مباحثوں، کھیل کے مقابلوں اور ڈراموں میں باقاعدہ حصہ لیتی رہیں۔ دہلی کے نصرت کلب میں ڈرامے ترتیب دے کر آپ نے بہت سے غریبوں کی مدد کی۔ غریبوں کی مدد کرنے کا جذبہ ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

نومبر ۱۹۳۶ء میں ان کی شادی مسلم لیگ کے سرگرم کارکن حسین ملک سے ہوئی جو ان دنوں آل انڈیا مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری کے عہدے پر فائز تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ خواتین مسلم لیگ کی ابھی بنیاد نہیں پڑی تھی مسلمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


عورتیں اور مرد مشترکہ طور پر مسلم لیگ کی تنظیم میں مصروف تھے۔ ممتاز شہنواز خواتین میں مسلم لیگ کا پروپیگنڈا کرنے میں مصروف تھیں۔ وہ دھڑا دھڑ مسلمان عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنا رہی تھیں۔ مگر شروع شروع میں یہ حالت تھی کہ نئی دہلی میں جو خواتین رہتی تھیں وہ سب حکومت برطانیہ کے افسروں یا ملازمین کی بیویاں تھیں ان میں سوائے بیگم شائستہ اکرام اللہ، بیگم قیصرہ انور علی یا بیگم احمد شاہ بخاری کے کسی کو رکھتی بھی اعلانیہ مسلم لیگ میں شامل ہونے کو تیار نہ تھیں۔ خود بیگم حسین ملک اپنی دوستوں کو مسلم لیگ کمیٹی میں شامل ہونے پر بہت آمادہ کرتی تھیں مگر وہ اعلانیہ حصہ لینے سے ڈرتی تھیں۔

اقبال بانو کے والد بھی حکومت برطانیہ کے ملازم تھے اور ایک اہم ذمہ دار عہدے پر فائز تھے۔ اس لئے وہ اعلانیہ مسلم لیگ میں حصہ نہیں لے سکتی تھیں البتہ وہ اُن دعوتوں، جلسوں اور تقریبات میں ضرور شریک ہوتی تھیں جس میں مسلم لیگ کی تنظیم کے پروگرام بنائے جاتے تھے۔ ۱۹۴۲ء میں شادی کے بعد ان کی زندگی میں اہم تبدیلی پیدا ہو گئی۔ ان کے شوہر مسلم لیگ کے ایک سرگرم رکن تھے۔ اس رفاقت نے اقبال بانو کو یہ موقع دیا کہ وہ ایک مسلم لیگی شوہر کی بیوی ہونے کی حیثیت سے مسلم لیگ کی تنظیم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اب انھوں نے اعلانیہ مسلم لیگ کمیٹی میں شامل ہو کر ایک ادنیٰ رضاکار کی حیثیت سے پہلے کام شروع کیا اور پھر خواتین مسلم لیگ کے اہم عہدوں پر رہ کر بھی شاندار فرائض سرانجام دیئے۔

دہلی کے شہر میں تو خواتین مسلم لیگ کی کمیٹیاں قائم ہو چکی تھیں مگر شہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے اردگرد گاؤں اور دیہاتوں میں مسلم لیگ کی تنظیم کی طرف کسی نے توجہ نہیں دی تھی۔ لہٰذا ۱۹۴۶ء میں بیگم حسین ملک نے یہ طے کیا کہ شہر کے اندر تو تقریباً ہر محلے کے قریب محلوں اور خواتین مسلم لیگ کی کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں لہٰذا اب دیہاتوں میں بھی گاؤں کی دیہاتی عورتوں میں بھی تنظیم کی جائے۔ چنانچہ آپ نے دیہاتوں اور گاؤں کا دورہ شروع کر دیا۔ ہر روز پیدل ایک نہ ایک گاؤں میں چلی جاتیں۔ جاتے وقت اپنے ساتھ کپڑے دھونے کا صابن، آنکھ دکھنے کی دوائیں، پھوڑے پھنسی کی مرہم اور دیہاتی بچوں کے لئے مٹھائیاں تھیلوں میں بھر کر ساتھ لے جاتیں تاکہ دیہاتیوں میں مسلم لیگ کی تنظیم کے ساتھ ساتھ غریبوں، ناداروں اور مریضوں کی خدمت بھی سر انجام دی جائے۔

جونہی آپ کسی گاؤں میں پہنچتیں غریب اور نادار لوگ ان کے گرد اکٹھے ہو جاتے۔ وہ ان غریبوں کا دکھ سکھ معلوم کرتیں۔ اور پھر ہر ایک کو ضرورت کے مطابق جو کچھ ساتھ لائی ہوتیں۔ ان میں تقسیم کرتیں۔ گاؤں اور دیہات کی عورتوں کو اپنی قریب برادری سے اپنی طرف راغب کرنے کے بعد عورتوں کو مسلم لیگ کی اہمیت اور حصول پاکستان کی افادیت کو سمجھاتے ہوئے ان سے کہتیں کہ وہ مسلم لیگ کی ممبر بنیں۔ دیہاتوں کی عورتیں ان کی نصیحت آموز باتوں کو سنتے ہی رکنیت کے فارم پر اپنی خوشی سے انگوٹھا لگا کر مسلم لیگ کا ممبر بنتیں۔ بعض غریب عورتیں انہیں کہتیں کہ ان کے پاس ممبر شپ کے لئے دو آنے نہیں ہیں۔ بیگم حسین ملک فارم تو ان سے پُر کروا لیتیں مگر پیسے اپنی جیب سے مسلم لیگ کے فنڈ میں جمع کرواتیں۔

۱۹۴۵ء میں آپ کی ملاقات پہلی بار قائد اعظم اور فاطمہ جناح سے ہوئی جبکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قائد اعظم سیسل ہوٹل شملہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور غلام محمد صاحب نے ایک دوست کی حیثیت سے ان دونوں کو کھانے پر مدعو کیا تھا۔ اس کے بعد جب بھی قائد اعظم شملہ جاتے ایک دن غلام محمد صاحب کے ہاں ان کی دعوت ہوتی۔ بیگم اقبال حسین ملک بھی ان کے ہمراہ ان دعوتوں میں شریک ہوتیں۔

۱۹۳۸ء میں جب پٹنہ میں مسلم لیگ کے اجلاس میں کل ہند مسلم لیگ خواتین سب کمیٹی نامزد کی گئی تو اس میں بیگم حسین ملک کا نام بھی شامل تھا اور اس کمیٹی کی پہلی میٹنگ دہلی میں بیگم نصیر الدین ہاشمی کی کوٹھی پر ہوئی جس میں کہ بیگم مولانا محمد علی صدر، بیگم اعزاز رسول سیکرٹری اور بیگم حسین ملک کو جوائنٹ سیکرٹری چنا گیا۔ اسی کمیٹی کی صدر بعد کو لیڈی عبداللہ نامزد ہوئیں۔

۱۹۴۰ء میں لاہور کے اس مشہور اجلاس میں جس میں کہ قرارداد پاکستان منظور کی گئی۔ بیگم اقبال حسین ملک نے شرکت کی۔ ۱۹۳۹ء میں جب صوبہ دہلی مسلم لیگ خواتین کمیٹی قائم ہوئی پہلے تو اس کی صدر بھی بیگم مولانا محمد علی کو ہی چنا گیا۔ نائب صدر بیگم رضا اللہ اور جنرل سیکرٹری بیگم اقبال حسین ملک تھیں۔ کچھ دنوں کے بعد اس کمیٹی کی صدر بیگم رضا اللہ بھی رہیں۔ ۱۹۴۲ء میں اقبال ملک دہلی مسلم لیگ خواتین سب کمیٹی کی صدر منتخب ہوگئیں۔ جبکہ بیگم رضا اللہ اور الحسن آرا بیگم نائب صدر اور بیگم نصیرہ انور علی خزانچی تھیں۔

۱۹۴۵ء میں بہار میں ہندو مسلم فساد برپا ہوگیا۔ تو ہزاروں مسلمان بے خانماں برباد ہوگئے۔ صوبہ دہلی خواتین مسلم لیگ نے بہار فنڈ جمع کیا اور سربمہر ڈبے تمام خواتین کو دیئے گئے تاکہ وہ فنڈ جمع کریں۔ بیگم اقبال حسین ملک نے سب سے زیادہ رقم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جمع کی۔ دس ہزار ایک سو دس روپے کی رقم لے کر سات جنوری ۱۹۴۶ء کو قائد اعظم کی خدمت میں وفد حاضر ہوا۔ اس وفد کی قائد بیگم حسین ملک تھیں۔ قائد اعظم کے پاس اس وقت سر سیتھک لارنس اور سر سٹیفورڈ کرپس بیٹھے تھے۔ قائد اعظم نے خواتین کو ان سے یہ کہہ کر متعارف کرایا کہ دیکھئے میری قوم کی عورتیں اس طرح قوم کی خدمت کر رہی ہیں۔"

۱۹۴۶ء میں دہلی شہر میں مسلم لیگ کے تمام لیڈر رہتے تھے۔ بیگم حسین ملک نے دہلی کے مشہور ریسٹوران نیڈوز میں قائد اعظم کو ایک عصرانہ دیا۔ اس عصرانہ میں ملک کے مشہور مسلمان رہنما اور ہر صوبے کے سربر آوردہ لیڈر جمع تھے۔ ان خواتین کو بھی مدعو کیا گیا تھا جو ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے مسلم لیگ کی رکن کی حیثیت سے آئی ہوئی تھیں۔ بیگم حسین ملک نے دوران گفتگو کہا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ "ایک ایسا خواتین کا جلسہ کریں جس میں آپ دہلی کی خواتین سے خطاب فرمائیں۔" قائد اعظم نے بہت خوشی سے اس اجلاس میں آنے کا وعدہ کر لیا۔ جلد ہی اس جلسے کا انتظام کیا گیا۔ قائد اعظم محترمہ فاطمہ جناح کی معیت میں عربک کالج کی عمارت میں تشریف لائے جہاں ہزاروں عورتوں کا اجتماع تھا جو اپنے محبوب قائد کی ایک جھلک دیکھنے کو بیتاب تھیں۔ ڈائس پر بیگم حسین ملک قائد اعظم کے برابر بیٹھی تھیں مسلم لیگ زندہ باد۔ قائد اعظم زندہ باد کے نعروں میں قائد اعظم نے اردو میں تقریر کی۔ اور خواتین کو کہا کہ وہ مسلم لیگ کو مضبوط بنائیں تاکہ ہم سب متحدہ کوششوں سے پاکستان حاصل کر سکیں۔

۱۹۴۶ء میں گڑھ مکتیشر میں بہت زبردست ہندو مسلم فساد برپا ہوا۔ اس وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فساد زدہ علاقے میں پڑے ہوئے مردے بھی جانتے ہوئے پڑے تھے۔ جب بیگم احمد شاہ بخاری اور بیگم نسیم حسین اور نورالصباح کو ساتھ لیکر روانہ ہوئیں جب گڑھ مکتیشر پہنچیں تو پولیس نے گاڑی جس پہ مسلم لیگ کا فلیگ لہرا رہا تھا روک لی اور کہا کہ ہم گاڑی کی تلاشی لیں گے مبادا آپ لوگوں کے پاس ہتھیار پوشیدہ ہوں۔ گاڑی کے انجن تک کی تلاشی لی گئی۔ جب کچھ نہ ملا تو اندر جانے کی اجازت دیدی۔ وہاں انہیں بچاس عورتیں ایسی ملیں جن کی چھاتیاں کاٹ ڈالی گئی تھیں۔ سینکڑوں جوان مرد زخموں سے چور تھے مسلمانوں کے تمام گھر مسمار ہو چکے تھے۔ گھروں کے سامان جلا دیے گئے تھے۔ بیگم حسین ملک نے یہ تمام حالات دیکھنے کے بعد واپس آ کر مسلم لیگ آفس میں ساری رپورٹ پیش کی تو انتظام کیا گیا کہ کسی نہ کسی طرح زخمیوں اور عورتوں کو نکال کر دہلی لایا جائے۔ اسی دوران میں الور اور بھرت پور میں ہندو مسلم فساد ہو گیا اور وہاں کے لوگ بھی بھاگ کر دہلی آنا شروع ہو گئے۔ بیگم حسین ملک نورالصباح بیگم کو ساتھ لیکر دن بھر کیمپوں میں ہی رہتیں۔ مسلمان ڈاکٹروں سے دوائیں لاتیں۔ کھانے کے لئے رسد کا انتظام کرتیں۔ رسد کی دہلی کے افسران سے اجازت حاصل کرتیں۔ آٹا۔ دال۔ چاول اور شکر کے بورے لا کر رضا کاروں کو دیتیں جتنی عورتوں نے فرسٹ ایڈ کی سند لی تھی سب کو مقرر کر دیا گیا کہ وہ جا جا کر زخمیوں کی مرہم پٹی کریں۔

انہی دنوں عید آ گئی بیگم حسین ملک نے چندہ جمع کیا اور جامع مسجد کے مسلمان پارچہ فروشوں سے اپیل کی کہ وہ سستا کپڑا فراہم کر دیں۔ دوسرے دن پورے کیمپ کی عورتوں اور بچوں کو کپڑا تقسیم کیا گیا۔ غرضیکہ بیگم حسین ملک تحریک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


پاکستان کے لئے صبح سے شام تک کام کرتی تھیں۔ رات کو ہر دوسرے تیسرے روز ان کی کوٹھی پر مسلم لیگ کے چند نامور زعما کھانے پر مدعو ہوتے تھے۔ دوران طعام آپس میں مشورے ہوتے تھے۔ وہاں بہت سی معلومات سیاست کے متعلق حاصل ہو جاتی تھیں۔

فروری ۱۹۴۷ء میں جب خضر وزارت کے خلاف لاہور میں سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوئی اور وہاں کی بہت سی خواتین لاہور جیل میں بند کردی گئیں تو ۸ فروری کو بیگم اقبال حسین ملک لاہور کے لئے روانہ ہوئیں۔ مرحوم غلام محمد صاحب بیگم اقبال حسین ملک کے والد نے جو ان کو ٹرین پر سوار کرانے سٹیشن پر آئے تھے کہا میں اپنی بیٹی کو مبارکباد دے رہا ہوں کہ وہ گرفتار ہونے کے لئے جلدی ہی ہے۔ لاہور میں وہ جلال ملک صاحب کے گھر ٹھہریں۔ ان کے گھر کی خواتین سہمی ہوئی تھیں کہ یہ قصہ سنا رہی تھیں کہ بیگم وقار النساء نون کو پولیس والوں نے بس میں بٹھا کر لاہور سے بیس میل دور جنگل میں چھوڑ دیا۔ فون کر کے انہوں نے بیگم بشیر احمد سے پروگرام معلوم کیا۔ اور اس جگہ پہنچیں جہاں سے جلوس روانہ ہونا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ ہزاروں عورتیں جمع ہیں۔ شہر کے علاوہ بے شمار عورتیں مضافات سے اس جلوس میں شرکت کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ لاہور کی خواتین کا قاعدہ تھا کہ اگر کسی دوسرے صوبے کی خواتین ان کی مدد کے لئے پہنچتیں تو وہ اس روز جلوس کی قیادت مہمان خواتین کے سپرد کر دیتیں۔ اور خود پیچھے رہتیں تمام پنجاب کی سرکردہ خواتین جیلوں میں بند تھیں چنانچہ اس روز کا جلوس [illegible] بیگم اقبال حسین ملک کی قیادت میں روانہ ہوا۔ اس جلوس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پندرہ بیس ہزار خواتین تھیں۔ چند لڑکے پانی کی بالٹیاں لئے ہمراہ تھے اور وہ بھیگے ہوئے رومال ہاتھ میں دبائے ہوئے تھیں۔ تاکہ آنسو گیس سے آنکھوں کو بچا سکیں۔ جلوس گورنر ہاؤس پہنچا مسلم لیگ کے پرچم ہوا میں لہرا رہے تھے۔ اور عورتوں کے فلک شگاف نعروں کی گونج سے فضا میں لرزش پیدا ہو چکی تھی۔ کہ ایک رضاکار کو جو انہیں راستہ بتا رہا تھا پولیس والوں نے خوب پیٹنا شروع کر دیا۔ اور ایک دس بارہ سال کے بچے کو جو پانی کی بالٹی لئے ساتھ چل رہا تھا انگریز ڈپٹی کمشنر نے جو جلوس کی روک تھام کے لئے خود آ چکا تھا اتنا زدو کوب کیا کہ اس کا ہنٹر ٹوٹ گیا۔ لڑکے کا کان پھٹ گیا۔ خون میں لت پت لڑکا بیہوش ہو کر گر پڑا۔ بچے کو موٹر میں ڈالکر فرسٹ ایڈ کے لئے لیجایا گیا۔ ادھر پولیس نے آنسو گیس پھینک کر جلوس کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ ان دونوں واقعات سے عورتوں کا یہ جلوس کافی برہم ہو چکا تھا۔ ہر عورت سرفروشی کو تیار تھی۔ خضر وزارت کے خلاف نفرت کا جذبہ کافی پیدا ہو چکا تھا۔ اس لئے جلوس نے سیکرٹریٹ کی طرف رخ کیا۔ اور کسی نہ کسی طرح لوہے کے پھاٹک تک پہنچ گیا۔ بیگم حسین ملک اور نور الصباح برابر جا رہی تھیں۔ پرچم ان کے ہاتھ میں تھا جو وہ باری باری تھام رہی تھیں۔ جیسے ہی وہ پھاٹک پر پہنچیں پولیس آ گئی اور عورتوں پر لاٹھی چارج کرتے ہوئے آنسو گیس چھوڑنا شروع کر دی مگر عورتیں جب کسی حال میں منتشر نہیں ہوئیں تو انھوں نے آگے بڑھ کر بیس پچیس عورتوں کو جو لوہے کے گیٹ کو پکڑے کھڑی تھیں اور نعرے لگا لگا کر دروازہ کھلوانے کی کوشش کر رہی تھیں گرفتار کر لیا۔ ان میں بیگم حسین ملک بھی تھیں۔ سب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گرفتار شدہ عورتوں کو پولیس والے لاٹھیوں کے سائے میں لے کر چلے کچھ دور جا کر بولے "آپ سب عورتیں بس میں سوار ہو جائیں"۔ لیکن انارکلی تھانے تک سب عورتیں پیدل ہی گئیں جہاں ایک رات تھانے میں رکھ کر انہیں چھوڑ دیا گیا۔ اور وہ دونوں فوراً گیارہ تاریخ کے جلوس کی قیادت کرنے کے لئے مقررہ جگہ پر دوبارہ پہنچیں۔

آج بھی جلوس اتنا ہی بڑا تھا۔ جلوس نے مردانہ جیل، زنانہ جیل اور ٹاؤن ہال پر مظاہرہ کیا۔ ۱۲ر فروری کو انھوں نے جمخانہ کلب پر اور بیرق (وزیر) کی کوٹھی پر مظاہرہ کیا۔ غدار قوم اور قوم فروش کے نعرے لگاتے ہوئے جلوس منتشر ہو گیا۔

۱۲ر فروری ۱۹۴۷ء کے اخبار ڈان کے پہلے صفحہ پر بیگم حسین ملک کا بیان شائع ہوا۔ جنگ، انجام اور منشور نے لاہور کے جلوسوں کو نمایاں حیثیت دی۔

۱۴ر فروری کو نصرت کلب دہلی میں عورتوں کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں بے شمار خواتین نے اپنے نام پیش کر دیئے کہ وہ لاہور جا کر گرفتار ہونے کے لئے تیار ہیں۔

ستمبر ۱۹۴۷ء میں بیگم صاحبہ کراچی آگئیں۔ ان کی دہلی کی کوٹھی لوٹ لی گئی اور وہ بمشکل پاکستان پہنچیں۔ کراچی آتے ہی انہوں نے لیڈیز کیمپ فار ریفیوجیز میں کام کرنا شروع کر دیا۔ ۱۹۴۸ء میں دس خواتین نے ایک ایک ہزار کی رقم دیکر پاکستان کاٹیج انڈسٹریز قائم کی ان میں بیگم حسین ملک بھی تھیں بیگم لیاقت علی خان اس کی صدر تھیں۔ فروری ۱۹۴۹ء میں ادارہ قائم ہوئی تو ان کو پہلی میٹنگ ہی میں جوائنٹ سیکرٹری چن لیا گیا۔ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں نیویارک میں کاٹیج انڈسٹریز کا میلہ لگایا گیا۔ تو بیگم صاحبہ پاکستان کی نمائندے کی حیثیت سے شریک ہوئیں ۱۹۵۱ء میں اپوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جانب سے یو این نان گورنمنٹل آرگنائزیشن کی کانفرنس میں ہندوستان گئیں ۱۹۵۲ء میں اپوا کی شاخیں قائم کرنے کے لئے پورے پاکستان کا دورہ کیا۔ ۱۹۵۳ء میں پوری دنیا کا دورہ کیا اور کینیڈا کی کانفرنس میں شریک ہوئیں امریکہ اور جاپان میں ہوم اکنامکس کا طریقہ کار دیکھ کر تجربہ حاصل کیا۔ ۱۹۵۴ء میں ہوم اکنامکس کالج کراچی کی صدر ہو کر ۱۹۵۶ء تک کام کیا۔

۱۹۵۴ء میں ڈیموکریٹک ویمن فیڈریشن کی کانفرنس میں شرکت کے لئے چین گئیں۔ وہاں کے شہروں میں سنکیانگ، شنگھائی، ہین چاؤ اور کینٹان کا دورہ کیا۔

۱۹۵۵ء میں اپوا کی وائس پریذیڈنٹ ہو گئیں۔ اس عہدے پر ۱۹۵۸ء تک رہیں

۱۹۵۶ء میں اپوا کے زیر انتظام پین پیسیفک اینڈ ساؤتھ ایسٹ ایشیا ویمنز ایسوسی ایشن کی شاخ قائم کی۔

۱۹۵۸ء میں ایسوسی ایشن کی کانفرنس میں جاپان اور ۱۹۵۹ء میں سنگاپور گئیں۔

۱۹۶۱ء میں اسی آرگنائزیشن کی میٹنگ آسٹریلیا میں ہوئی جس میں چار نائب صدر منتخب ہونا تھے۔ جن میں سے بیگم صاحبہ کو فرسٹ وائس پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔

۱۹۵۵ء میں ٹی۔ بی ایسوسی ایشن کی صدر منتخب ہوئیں اور ۱۹۶۰ء تک اسی عہدے پر رہیں۔ آپ انتہائی غریب پرور اور فیاض ہیں۔ غریب اور بے سہارا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لڑکیوں اور بیواؤں کی مدد اور خدمت کرنے میں ہمیشہ خوشی محسوس کرتی ہیں۔ نہایت سنجیدہ اور نرم طبیعت کی مالک ہیں۔ آپ نے خیراتی اداروں کی ہمیشہ دل کھول کر مدد کی ہے۔ آپ نے کئی سماجی اور سوشل اداروں سے وابستہ رہ کر قومی اور ملکی خدمات سرانجام دی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم شمس النہار محمود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# بیگم شمس النہار محمود

مشرقی پاکستان کی یہ نامور خاتون ۱۹۰۸ء میں نواکھالی کے مقام پر پیدا ہوئیں۔ آپ نے بچپن کا کافی عرصہ چاٹگام میں گذارا اور یہیں تعلیم کی ابتدا ہوئی ۱۹۲۶ء میں آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آپ نے کلکتہ کے ڈائسن کالج سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا اور مزید تعلیم کے لیے ایم۔ اے میں داخلہ لیا اور نمایاں طور پر کامیابی حاصل کی۔ حصول علم سے فارغ ہونے کے بعد آپ کی شادی ڈاکٹر محمود ڈپٹی سول سرجن مشرقی بنگال سے ہوئی آپ کا خاندان اپنے علاقے میں نہایت معزز اور صاحب اثر شمار کیا جاتا ہے۔ آپ کی والدہ کے دادا خان بہادر عبدالعزیز بلند پایہ ماہر تعلیم تھے اور آپ کے بڑے بھائی حبیب اللہ بہار مشرقی پاکستان کی کابینہ کے ممبر تھے۔ آپ مشرقی پاکستان کی پہلی چند مسلمان گریجوایٹ خاتون میں سے ایک تھیں۔ آپ اپنی تعلیمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زندگی میں نہایت ذہین اور بیدار مغز تھیں۔ سماجی بہبود کے کاموں میں آپ کو انتہائی دلچسپی تھی۔ ادب کے ساتھ بھی آپ کو گہرا لگاؤ تھا۔ چنانچہ اسی جذبہ کے تحت آپ نے اپنے بھائی حبیب اللہ بہار کے اشتراک عمل سے ایک ماہوار مجلہ کا اجراء کیا۔ اس ماہنامے میں بنگال کے اسلامی معاشرے کے مختلف مسائل کی ترجمانی کی جاتی تھی آپ نے تعلیمی مسائل، نفسیات اور سماجی مسائل پر کئی کتابیں لکھیں۔ ان کی ایک کتاب "بچوں کی نفسیات" کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ چنانچہ رابندر ناتھ ٹیگور، سرعزیز الحق اور دوسرے طبقہ پایہ ادیبوں ماہرین نفسیات اور دانشوران قوم نے اس کتاب کے لکھنے پر آپ کو ہدیہ تحسین پیش کیا۔ آپ نے خواتین کے مسائل حل کرنے اور انہیں تعلیمی اور سماجی لحاظ سے ترقی یافتہ بنانے میں عملی طور پر جدوجہد کی۔ آپ نے کل ہند خواتین کی تحریکوں کے ساتھ مختلف حیثیت سے متعلق رہ کر خواتین کی خدمات سرانجام دیں۔ آپ آل انڈیا ویمنز کانفرنس کی کلکتہ شاخ کی سیکرٹری اور آل انڈیا ویمنز کانفرنس کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کی رکن تھیں۔ آپ نے ان کمیٹیوں میں نہایت تندہی اور جانفشانی سے کام کرتے ہوئے خواتین میں سماجی اور سیاسی شعور کو بلند کرنے کی انتھک کوشش کی۔ چنانچہ آپ کی زیر قیادت ہی بنگال کی خواتین نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے تحت خواتین کو حق رائے دہندگی دلانے کے لئے منظم جدوجہد کی۔ جب یہ مسئلہ انڈین ڈی لیمیٹیشن کمیٹی کے سامنے پیش ہوا جس کے چیئرمین سر لاری ہیمنڈ اور اراکین مسٹر جسٹس دین محمد اور مسٹر جسٹس سپادادُن تھے تو آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کمیٹی کے سامنے پیش ہو کر خواتین کے اس اہم مسئلے کو نہایت دانشمندی کے ساتھ پیش کیا جس سے نہ صرف حاضرین بلکہ جج صاحبان بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ خواتین کے مسائل کے ساتھ انتہائی شغف اور بنگال میں مسلم خواتین کے حقوق کی ترجمان ہونے کی حیثیت سے آپ نے ۱۹۳۶ء میں انٹرنیشنل ویمنز کانفرنس میں خواتین کی نمائندگی کی۔ اور بنگال کی مسلم خواتین کے مسائل کو ایسے دانشمندانہ انداز میں پیش کیا کہ حاضرین جلسہ ان کے تدبر اور فراست کے دل سے معترف ہو گئے۔ آپ نے تحریک پاکستان کی جدوجہد میں نہایت گرمجوشی، ولولے اور عزم کے ساتھ حصہ لیا۔ بنگال کے طول و عرض میں پھر کر خواتین کو پاکستان کے نقطۂ نظر سے پوری طرح واقفیت بہم پہنچائی۔ اور ان پر واضح کیا کہ مسلمانان ہند کی بقا اور استحکام کا راز پاکستان کے قیام میں مضمر ہے۔ چنانچہ آپ کی انتھک کوششوں سے بنگال کی مسلم خواتین میں بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور وہ ہمہ تن محو ہو کر قیام پاکستان کی کوششوں میں پورے جوش و خروش کے ساتھ منہمک ہو گئیں۔ آپ نے کافی عرصہ تک کلکتہ کی لیڈی برجوان کالج میں پروفیسری کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ خواتین کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ خواتین کے تعلیمی مسائل کے ساتھ اس غیر معمولی دلچسپی اور انہماک کی وجہ سے آپ کو ویمنز ایجوکیشنل پراونشل ایڈوائزری بورڈ کا ممبر منتخب کیا گیا۔ جس میں رہ کر آپ نے خواتین کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے مفید تجاویز پیش کیں۔ آپ پراونشل بورڈ آف فلم سنسرز کی بھی رکن رہ چکی ہیں۔ جس میں آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنے معیار کے مطابق تعلیمی شعور سے دیگر طلبہ کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی۔ آپ اپنی بے پناہ دانش و حکمت اور تعلیمی مسائل پر گہرے تدبر و بصیرت کی بنا پر گورنمنٹ کے ہائی سکول ٹیچرز ٹریننگ سکول اور کالج کی انتظامیہ مجلس کی بھی رکن رہیں اور اپنے بے پناہ تجربات کی بنا پر تعلیمی اداروں کو اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ آپ نے پراونشل لٹریری کانفرنس کی صدارت کے فرائض بھی سرانجام دے کر ادب کی بے پناہ خدمت کی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد حکومت نے آپ کے تعلیمی تجربات اور خداداد ذہانت سے ملک کو فائدہ پہنچانے کے لئے پاکستان ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن اور پاکستان نیشنل کمیشن فار یونیسکو کا ممبر منتخب کیا۔ آپ نے ان اداروں میں نہایت انہماک اور قومی جذبے کے تحت انتہائی دانشمندی اور تدبر کے ساتھ تعلیمی مسائل کو سلجھانے کی کوشش کی۔ آپ کی ہمہ گیر شخصیت، بے پناہ سیاسی شعور اور سماجی بہبود کے ساتھ گہرے انس کی وجہ سے آپ کو آل پاکستان اور پراونشل مسلم لیگ کونسل کا بھی ممبر منتخب کیا گیا۔ آپ نے اس عرصے میں مسلم خواتین کی سیاسی سوجھ بوجھ کو اجاگر کرتے نیز تعلیمی اور سماجی بہبود کے مسائل کو حل کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کی سماجی اور قومی سرگرمیوں کا دائرہ عمل اور بھی وسیع ہو گیا ہے آپ کو ریڈیو پاکستان ڈھاکہ کی ایڈوائزری کمیٹی، پراونشل بورڈ آف سنسرز اور پراونشل ایڈوائزری کونسل آف انڈسٹریز کا ممبر منتخب کیا گیا۔ یہ آپ کی خداداد قابلیت تھی جس کی وجہ سے آپ نے ان مختلف النوع اداروں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنی بےپناہ قابلیت کے مطابق خدمات سرانجام دے کر عوام سے داد تحسین حاصل کی۔

تمام پاکستان کے بموجب مستقل رہائش کے تحت مہاجرین کی آمد شروع ہوئی لیکن جب ملک میں مسلسل دو سالوں میں لاکھوں کی تعداد میں تباہ حال مسلمان مہاجرین آنے شروع ہوئے۔ تو ان کو کپڑے، ادویات، رہائش اور خوراک مہیا کرنے کے لئے ریڈکراس سوسائٹی، سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن اور گورنر ریلیف فنڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ آپ کے درمند اور حساس دل میں ان بے گھر اور دکھی انسانوں کے لئے بے پناہ جذبہ تھا۔ آپ پورے خلوص کے ساتھ ان قومی اداروں میں شامل ہوئیں۔ گھر گھر پھر کر مصیبت زدہ مہاجرین کے لئے چندہ، کپڑے، ادویات اور خوراک کی چیزیں مہیا کیں اور ان میں بانٹیں۔

آپ ریڈکراس کی ایگزیکٹو کمیٹی اور سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کی ممبر، نیز مشرقی پاکستان کی اپوا کی وائس پریذیڈنٹ کے فرائض بھی سرانجام دے چکی ہیں۔

آپ ایڈن کالج فار ویمن، گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف آرٹ اور صدیقہ پریپریٹری سکول ڈھاکہ کی مجلس عاملہ کی ممبر رہ کر ان اداروں کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے فرائض بھی سرانجام دے چکی ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں آپ کو زندگی کے مختلف شعبوں میں بے مثال خدمات سرانجام دینے کے عوض برطانوی حکومت نے بھی M.B.E کا خطاب عطا کیا تھا۔ آپ نے اپنی زندگی قوم اور ملک کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لئے وقف کرکے خواتین کے لئے ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ مشرقی پاکستان میں تحریک مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کے لئے آپ نے جو مجاہدانہ خدمت سرانجام دی ہے۔ وہ تاریخ پاکستان کا ایک سنہری باب ہے۔ مشرقی پاکستان میں خواتین مسلم لیگ کی جگہ جگہ اضلاعی۔ صوبائی اور علاقائی کمیٹیاں قائم کرکے آپ نے مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کو بہت تقویت پہنچائی۔ آپ نے مشرقی پاکستان کی خواتین کو رضاکارانہ خدمات سرانجام دینے اور ملکی اور قومی تعمیر میں حصہ لینے پر آمادہ کیا۔ یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج مشرقی پاکستان میں بے شمار خواتین قومی اور ملکی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# وقار النساء نون نشانِ امتیاز

بلحاظ مذہب وملت بنی نوع انسان کی بہترین خدمتگار۔ بلند اخلاق اور پاکستان کی زبردست سماجی کارکن خاتون بیگم وقار النساء نون نشانِ امتیاز ۱۹۴۵ء میں سر فیروز خان نون کے ساتھ اس وقت رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں جبکہ نون صاحب دہلی میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ایک رکن تھے ۱۹۴۶ء میں ملک فیروز خان نون قائد اعظم کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے مستعفی ہوکر لاہور میں آکر مسلم لیگ کے انتخابات کی تیاریوں اور کامیابیوں کے لئے مصروف ہوگئے۔ بیگم نون نے بھی اپنے بیدار مغز۔ فرض شناس اور قوم پرست شوہر کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے اپنی تمام کوششیں تحریک پاکستان کے لئے وقف کردیں۔ یہ وہ وقت تھا جب کہ لاہور کی خواتین حصول آزادی کے لئے میدانِ عمل میں نکل چکی تھیں۔ وقار النساء نے بھی جدوجہد آزادی کے سلسلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں خواتین کے ساتھ ملکر نہایت گرم جوشی، تندہی اور خلوص سے کام کیا۔ اپنی اعلیٰ صلاحیتوں اور اپنے وسیع تجربے سے خواتین کے سیاسی شعور کو بیدار کرنے اور جدوجہد آزادی کے لئے خواتین میں جوش اور ولولہ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ پنجاب میں لیگ ہائی کمان کے حکم کے ماتحت جب تحریک سول نافرمانی کا آغاز ہوا تو خواتین نے جلسے کرنے شروع کئے۔ گرفتاریوں کے خلاف مظاہرے اور دفعہ ۱۴۴ کو توڑتے ہوئے جب عورتوں کے جلوس نکلنے لگے۔ تو وقار النساء نون بھی نہایت دلیری، ہمت اور جرأت کے ساتھ ان جلسوں اور جلوسوں میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ انہوں نے تحریک پاکستان کے دوران آنسو گیس لاٹھی چارج، پولیس کے جبر و تشدد اور حکومت کے عتاب کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ آپ نے تحریک کے دوران خواتین مسلم لیگ کی سرگرم رکن کی حیثیت سے اپنے قیمتی مشوروں اور اپنی مفید اسکیموں سے خواتین مسلم لیگ کی اہم خدمات سرانجام دیں۔

۲۸ جنوری ۱۹۴۷ء کو مشن روڈ لاہور پر خواتین مسلم لیگ کے دفتر میں ایک اہم اجلاس ہوا۔ جلسے کے اختتام پر عورتوں کا ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔ تحریک آزادی کا یہ سیلاب گورنمنٹ ہاؤس کی طرف جا رہا تھا تاکہ گورنمنٹ ہاؤس پر مظاہرہ کر کے اعلیٰ حکام کو یہ بتایا جائے کہ مسلمان قوم پاکستان کے حصول کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے میدان عمل میں نکل چکی ہے۔ وقار النساء نون کی شخصیت جلوس میں نمایاں تھی جلوس کی ہر خاتون کی زبان پر تھا۔

چاہے جائے اپنی جان ٭ لے کے رہیں گے پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جونہی یہ جلوس چیئرنگ کراس کے پاس پہنچا پولیس نے ہر طرف سے آکر جلوس کو گھیر لیا۔ خواتین نے بے پناہ جوش کے ساتھ پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے۔ جلوس نے پولیس کے گھیرے کو توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی پولیس نے انتہائی مزاحمت کرکے جلوس کی سرکردہ خواتین کو گرفتار کرکے جلوس کو منتشر کیا۔ ان خواتین میں وقار النساء نون ہی تھیں جنہیں گرفتار کرکے چھ ماہ کیلئے قید کردیا گیا تھا۔

قیام پاکستان کے بعد سرحد پار سے لاکھوں کی تعداد میں مہاجر پاکستان میں سیلاب کی طرح آنے لگے۔ ابتدائی ایام میں دیگر مشکلات کے باوجود مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ قومی اہمیت کا حامل تھا۔ جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مسلمانانِ پاکستان نے عوامی تنظیموں کی شکل میں مہاجرین کی آبادکاری کی مہم میں حکومت کا ہاتھ بٹایا۔ ۱۹۴۸ء میں جب بیگم لیاقت علی خان کی مساعی جمیلہ سے اپوا کی بنیاد رکھی گئی تو بیگم نون اس انتہائی اہم قومی کام میں اُن کی دست راست تھیں۔ آپ کے دل میں شروع ہی سے ملکی خدمات کا بے پناہ جذبہ موجزن تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء کے ابتداء سے ہی آپ نے دہلی میں ریڈ کراس کی تنظیم کے لئے نہایت گرم جوشی سے خدمات سرانجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے ان سرگرمیوں کو تیز تر کردیا۔ ملک فیروز خان نون جب مشرقی پاکستان میں بحیثیت گورنر تعینات تھے تو بیگم نون نے وہاں پہ بھی قومی سرگرمیوں کو نہایت مستعدی اور خلوص کے ساتھ جاری رکھا۔ آپ نے مشرقی پاکستان میں قیام کے دوران اپوا۔ ریڈ کراس اور گرل گائیڈ کی تحریکوں کو نہ صرف منظم کیا بلکہ ان کی سرگرمیوں میں زندگی کی نئی روح پھونک دی ۱۹۵۲ء میں آپ کے شوہر جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزیر اعلیٰ پنجاب کے عہدہ پر فائز ہو کر لاہور تشریف لائے تو لاہور آپ کی انتھک اور پُر خلوص سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ ۱۹۵۳ء میں آپ اپنی شاندار قومی خدمات کی بنا پر ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کے صدر کے عہدوں پر فائز کی گئیں۔ آپ اپنی حسن کارکردگی، خلوص، پرجوش جدوجہد اور قومی خدمت میں انتہائی سرگرمی کی وجہ سے وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے وقت سے لیکر اب تک مغربی پاکستان کی ریڈ کراس سوسائٹی کی صدر رہیں۔ آپ نے اس طویل عرصہ صدارت میں اپنے فرائض منصبی اس خوش اسلوبی ذہانت اور قومی جذبے کے تحت سرانجام دیئے ہیں کہ ملک کا ہر فرد ان کی اعلیٰ قومی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

۱۹۵۴ء میں ٹورنٹو کے مقام پر انٹرنیشنل کانفرنس آف سوشل ورک کا اجلاس پہلی دفعہ منعقد ہوا جس میں پاکستان کی نمائندگی کے فرائض بیگم نون نے ہی سرانجام دیئے اور متعدد اجلاس میں شمولیت کرکے قومی خدمات سے متعلق پاکستانی خواتین کے نقطۂ نظر کی وضاحت نہایت قابلیت اور دانشمندی سے کی۔ جس سے مندوبین عالم بہت زیادہ متاثر ہوئے۔

آپ نے ۱۹۵۵ء میں پاکستان کانفرنس آف سوشل ورک کی بنیاد رکھی اور اس وقت سے اب تک اس ادارے کی نہایت فعال اور سرگرم رکن ہیں اور قومی خدمات کے مختلف شعبوں میں خواتین کی بہترین رہنمائی کر رہی ہیں۔ آپ نے ترقی پذیر ممالک کی سوشل ورک تنظیموں کی اعلیٰ کارکردگی کا مطالعہ کرنے کے لئے امریکہ اور جاپان کے ممالک کا وسیع دورہ کیا۔ اور ان ممالک کے سوشل اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سماجی کاموں کی منصوبہ بندی، رضاکارانہ خدمات کے مختلف شعبوں کی کارکردگی اور ریڈکراس کی تنظیم کا گہرا مطالعہ کرکے اپنی وسیع معلومات اور تجربات کی بنا پر ملک میں سوشل ورک کے کام کو انتہائی مفید اور عظیم بنیادوں پر استوار کرکے خواتین میں زندگی کی لہر پیدا کردی ہے۔

اکتوبر ۱۹۵۲ء میں جاپان کے شہر کیوٹو کے مقام پر پیسیفک ریلیشنز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بیگم وقارالنساء نون نے پاکستان کی نمائندگی کی۔ ۱۹۵۶ء سے ۱۹۵۸ء تک کے عرصہ میں جبکہ آپ کے شوہر وزارتِ خارجہ اور وزارتِ عظمیٰ کے عہدوں پر متمکن رہے۔ آپ نے چین، ایران اور ترکی کے سرکاری دورے کئے ۱۹۵۷ء میں دہلی کے مقام پر انٹرنیشنل ریڈکراس کے اجلاس میں آپ نے پاکستانی وفد کی قیادت کی۔

بیگم نون کی انتھک کوششوں کی وجہ سے پاکستان فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔ اس مسئلہ کے ساتھ انتہائی رغبت کی وجہ سے آپ نے انٹرنیشنل پیرنٹہوڈ فیڈریشن کے اجلاس منعقدہ نئی دہلی ۱۹۵۹ء اور سنگاپور ۱۹۶۲ء میں پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی۔ آپ نے ریڈکراس اور چائلڈ ہیلتھ سنٹرز میں فیملی پلاننگ کے منصوبوں کا اجراکیا۔ اور اس کی افادیت اور ملکی معیشت میں دوررس نتائج کی اہمیت سے عوام کو روشناس کرایا۔

۱۹۶۰ء میں بیگم نون حکومت روس کی ریڈکراس اور ہلال احمر کی سوسائٹیوں کی دعوت پر روس تشریف لے گئیں۔ ان سوسائٹیوں کی کارکردگی کا گہرا مطالعہ کرکے ان کے مسائل سے کماحقہٗ واقفیت حاصل کی۔ اور اپنے ملکی مسائل پر سیر حاصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



متعدد کرکے ان کے تجربات سے استفادہ کیا۔ آپ باقاعدگی کے ساتھ لیگ آف ریڈ کراس سوسائٹیز۔ انٹرنیشنل ریڈ کراس اور انٹرنیشنل کانفرنس آف سوشل ویلفیئر کے اجتماعات میں شریک ہوتی رہیں۔ اس ضمن میں آپ یورپ اور جنوب مشرقی ایشیا کے بیشتر ممالک میں وسیع دورے کر چکی ہیں۔

بیگم نون کو خواتین کی تعلیمی ترقی کے ساتھ بھی گہری دلچسپی ہے۔ تعلیمی مسائل سے دلچسپی کے اسی بے پناہ جذبہ کے تحت آپ نے مشرقی پاکستان (سابقہ) ڈھاکہ میں طالبات کے لئے ایک بڑے سکول کی بنیاد ڈالی ... مغربی پاکستان میں راولپنڈی کے مقام پر طالبات کے لئے ... سکول کی ... جذبہ علم پروری کا عملی ثبوت مہیا کیا۔ موخرالذکر سکول ان کی کوششوں کے طفیل اب ڈگری کالج کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

۱۹۶۱ء میں حکومت نے آپ کی حسن کارکردگی سے متاثر ہو کر آپ کو مغربی پاکستان کی سوشل ویلفیئر کونسل کا صدر منتخب کیا۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء تک آپ نے اس عہدہ پر نہایت تندہی اور جانفشانی سے اپنی خداداد صلاحیتوں کا ثبوت پیش کیا۔

۱۹۵۸ء میں جب آپ برسلز کے مقام پر ریڈ کراس کی میٹنگ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئیں تو آپ کو حسن کارکردگی اور انسان دوستی کے بے پناہ جذبے کی بنا پر "کاونٹ برنیڈوٹ" کا طلائی تمغہ دیا گیا۔

۲۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے آپ کی عظیم قومی خدمات کے صلے میں سب سے بڑا سول اعزاز "نشان امتیاز" عطا کیا۔

بیگم نون اس وقت نہ صرف مغربی پاکستان کی ریڈ کراس سوسائٹی کی صدر ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغربی پاکستان چائلڈ ویلفیئر کونسل اور مغربی پاکستان گرل گائیڈز ایسوسی ایشن کی بھی عہدیدار ہیں۔ محترمہ ... پاکستان کانفرنس آف سوشل ورک کی رکن بھی ہیں۔ اتنے اہم ترین قومی اداروں کی سربراہی کا شرف اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ آپ میں قدرت نے قائدانہ صلاحیتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہیں اور آپ نہ صرف دل و جان سے پاکستانی خواتین کے گوناگوں مسائل کو حل کرنے کی تڑپ رکھتی ہیں بلکہ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے اپنی جان وقف کر چکی ہیں۔

موسیقی، مصوری، فنون لطیفہ اور پہاڑوں پر ٹریکنگ آپ کے پسندیدہ مشاغل ہیں۔

اخلاق و عادات:۔

بیگم وقار النساء نون کے دل میں بنی نوع انسان کی خدمت کا بے پناہ جذبہ ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا کہ آپ نے بنی نوع انسان کی خدمت میں اپنی زندگی کو مکمل طور پر وقف کر رکھا ہے۔

آپ انتہائی ملنسار اور خوش خلق خاتون ہیں۔ آپ نے اپنی کوششوں سے کئی تعلیمی ادارے قائم کرائے ہیں۔ پاکستانی خواتین کی بہبود میں آپ خاص کر دلچسپی لیتی ہیں۔

آپ سیاست سے الگ رہ کر قوم اور ملک کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتی ہیں۔ آپ کے دل میں کبھی بھی نہ تو کسی منصب کا لالچ رہا ہے اور نہ ہی کسی منصب کی خاطر آپ نے جدوجہد کی ہے۔

لیڈی گرلز کی تنظیم اور اس کے مختلف شعبوں میں آپ نے مختلف ادوار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں بے لوث اور انتھک خدمت اور محنت کی ہے۔ آپ اس تنظیم کی ترقی کے لئے دن رات کوشاں رہتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ممتاز جہاں (ممتازی)

تحریک آزادی کی وہ نوجوان اور پرجوش مجاہدہ جس کی تقریریں بلا کا جادو۔ جس کی شاعری میں بے پناہ سوز۔ جس کی تحریروں میں لاجواب زور اور جس کی طبیعت میں بے پناہ ملکی اور قومی جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ ممتاز جہاں تھی جسے ماں باپ پیار سے نازی کہہ کر پکارتے تھے۔

ممتاز سر محمد شفیع کی نواسی، شاہنواز اور جہاں آرا کی پہلی بیٹی تھیں جو لاہور میں ۴ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو اپنے نانا کی کوٹھی اقبال منزل میں پیدا ہوئیں۔ ممتاز کا گھرانہ علم و فن کا گہوارہ تھا۔ ممتاز کی ماں مجسمہ سیاست اور ان کے والد اپنے زمانے کے مانے ہوئے مدبر اور سیاست دان تھے۔ ممتاز نے ایسی گود میں پرورش پائی۔ جو شاذ و نادر ہی کسی کو میسر آتی ہے۔ سیاسی لگاؤ اور سیاسی بصیرت اسے ماں کی طرف سے ورثے میں ملی۔ علم و ادب سے لگاؤ اسے اپنے نانا اور دادا والے ورثے میں ملا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہدہ اور بے مثال مقرر ماں تھیں جنہیں بے پناہ ملی اور قومی جوش ورثہ میں ملا۔ ممتاز نے ایسی ماں کا دودھ پیا تھا جو فن تقریر میں بے مثال خاتون تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ممتاز نوعمری کے زمانے سے ہی تقریری مقابلوں میں ہمیشہ اول آتی رہیں۔ ممتاز کے فن تقریر نے ممتاز کو ایک خوبصورت سانچے میں ڈھال دیا تھا۔ قدرت نے ان کو تمام حسب و نسب کی خوبیوں کے ساتھ ساتھ ممتاز کو حسن صورت کا خداداد ... انہیں موسیقی سے بھی بے حد لگاؤ تھا۔ کیونکہ وہ ایک انگریزی ... پڑھ رہی تھیں ... طور پر موسیقی سے ... عظمت تعلیم کی اہمیت ... جذبہ ... والدین کی بہترین تربیت کا نتیجہ تھی۔ ہوش سنبھالتے ہی ... گئے پہلے اپنی پیاری اور ہونہار بیٹی کو گھر پہ اسلامی تعلیم دلائی۔ قرآن مجید اور اسلامی مذہبی کتابیں پڑھانے کے بعد آپ کو لاہور کے کوئن میری کالج میں مروجہ تعلیم کے لئے داخل کیا گیا۔

ممتاز بچپن سے ہی بڑی ذہین اور سنجیدہ طبیعت کی مالک تھیں کالج میں تعلیم کے دوران ذہانت۔ قابلیت اور تعلیمی امتیاز کی وجہ سے اپنی کلاس کی طالبات اور کالج کی استانیوں کی نظروں میں اعلیٰ مقام رکھتی تھیں سکول اور کالج کی تعلیم کے دوران وہ اکثر مباحثوں میں حصہ لیتی رہیں۔ وہ بچپن سے ہی اعلیٰ درجے کی مقرر اور بہترین ادیب تھیں۔ دوران تعلیم اس وقت کے بہترین اردو رسالوں اور انگریزی جریدوں نے ممتاز کی غزلیں اور مضامین شائع کیے۔ ممتاز کے مضامین اور ان کی غزلوں کو اخبارات رسائل اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جریدوں میں خاص مقام دیا جاتا تھا۔ اردو ادب کے ساتھ ساتھ انہیں انگریزی شعر و شاعری سے بھی لگاؤ تھا۔ انگریزی شاعری میں وہ مشہور انگریز پروفیسر ای۔ سی۔ ڈکنسن سے اصلاح لیتی رہیں۔ پروفیسر ڈکنسن نو عمر ممتاز کی انگریزی شاعری سے بے حد متاثر تھے۔

عربی زبان سے بھی انہیں خاص لگاؤ تھا۔ انہوں نے عربی زبان میں قابلیت حاصل کرنے کے لئے پنجاب یونیورسٹی کے مشہور عربی دان پروفیسر ملا دیا جو نجیب آبادی سے استفادہ کیا۔ موسیقی اور ڈرامہ نویسی ممتاز کے فارغ وقت کے بہترین اور پسندیدہ مشاغل تھے۔

۱۹۲۸ء میں ممتاز نے پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ ۱۹۳۰ء میں جب آپ کے نانا سر محمد شفیع اور آپ کی والدہ بیگم شاہنواز لندن کی گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے گئے تو آپ کی عمر اس وقت اٹھارہ سال کی تھی آپ بھی اپنے نانا اور امی کے ساتھ انگلینڈ گئیں۔ لندن میں آپ کی ادبی ذہانت۔ قابلیت اور تقریر و تحریر کی خوبیوں کی وجہ سے بڑے بڑے تعلیمی اور ادبی اداروں میں آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا ادبی سرگرمیاں رکھنے والے اداروں نے آپ کی بہت زیادہ آؤ بھگت کی۔ لندن کے قیام کے دوران ان کی ایک مشہور انگریزی نظم ان کے فوٹو کے ساتھ بڑے بڑے اخباروں نے شائع کی۔ اس نظم کی اشاعت نے آپ کو لندن کے تمام علمی اور ادبی اداروں میں مشہور کیا۔ ہر طرف سے اس نو عمر شاعرہ اور بے مثال مقررہ کو خراج تحسین پیش کیا جانے لگا۔ ادبی اداروں نے انہیں خصوصی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دعوتوں میں مدعو کیا۔ خاص تقریبات منعقد کیں۔ ان تقریبات میں ممتاز سے خاص طور پر استدعا کی جاتی کہ وہ اپنے کلام سے اہل لندن کو نوازیں۔ ممتاز نے ہر تقریب میں اپنے بلند پایہ اشعار اور فصیح و بلیغ تقریروں سے بڑے بڑے شاعروں۔ ادیبوں اور مدبروں سے خراج تحسین حاصل کیا۔ اسی دوران اس نوعمر شاعرہ کی علمی شہرت کا چرچا اخبارات کے ذریعے جب جارج برنارڈ شاہ تک پہنچا تو اس نے اس بے مثال شاعرہ کو ملاقات کی دعوت دی۔ جارج برنارڈ شاہ ممتاز کی شخصیت، علمیت اور ذہانت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس انگریز مفکر نے ممتاز کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا:۔

"YOU ARA A DIABOLICALY CLEVER GIRL. YOU WONT, COME TO A GOOD END."

لندن سے واپسی کے وقت وہاں کے کئی تعلیمی اداروں اور ادبی مرکزوں نے آپ کو الوداع کہا۔ وطن واپس آکر آپ نئی دہلی کے لیڈی ارون کالج میں داخل ہوئیں تاکہ مزید تعلیم حاصل کر سکیں۔ اس کالج میں تعلیم کے دوران آپ نے ادبی اور تحریری حلقوں اور تقریروں میں خاص شہرت حاصل کی۔ انھوں نے اکثر مباحثوں میں اول آکر امتیازی انعامات اور سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔ تقریری مقابلوں کے علاوہ ٹینس اور دوسرے تعلیمی مشاغل میں بھی ہمیشہ انعامات حاصل کرتی رہی۔ ۱۹۳۵ء میں انھوں نے لیڈی ارون کالج سے سوم اکنامکس اور ڈومسٹک اکنامکس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتحان میں اوّل آکر شاندار ریکارڈ قائم کیا۔

کالج کی تعلیم سے فراغت پانے کے بعد ممتازنے باقاعدگی سے ادبی اور تحریری میدان میں قدم رکھا۔ انگریزی حکمرانوں نے ہر صوبے میں اپنی مرضی اور اپنے مخصوص انداز پر مشتمل نصاب تعلیم رائج کر رکھا تھا۔ ممتاز کو کالج کی تعلیم کے دوران اس ناقص نظام کی خامیوں کا بخوبی علم ہو چکا تھا۔ چنانچہ انھوں نے سب سے پہلے یہ ملکی خدمت سرانجام دی کہ وقت کی ضرورت اور اپنے ملک کے مخصوص ماحول کے مطابق نصاب تعلیم کی کتابیں لکھ کر حکومت کے سامنے پیش کیں تاکہ ان کتابوں سے ملک کے طلبا اور طالبات مستفید ہو سکیں۔ انھوں نے لڑکیوں کے لئے گھریلو سائنس کی کتاب لکھی جو گلاب سنگھ اینڈ سنز نے شائع کی۔ انگریزی زبان میں بھی بچوں کے لئے ایک معیاری سیٹ لکھا۔ ان کی نصابی کتابیں عرصے تک بہار اور دلی یونیورسٹی کے کورس میں شامل رہیں۔

آپ کے دل میں قدرت نے قومی اور ملکی ہمدردی کا جذبہ ودیعت میں عطا کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے تعلیمی نصاب کی ترتیب کے ساتھ ساتھ عورتوں کی فلاح وبہبود کی طرف بھی کوشش شروع کی۔ ان کی کوششوں سے سب سے پہلے امرتسر کے فیکٹری ایریا میں عورتوں کی فلاح وبہبود کے سنٹر قائم ہوئے۔ آپ نے کئی تعلیم یافتہ عورتوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ عورتوں کی بہتری کے لئے آگے بڑھیں۔ اور وہ مستورات جو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں ان کی خدمت کر کے اپنا ملکی اور قومی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرض ادا کریں۔ ممتاز کی یہ کوششیں بار آور ثابت ہوئیں۔ ممتاز کو فن تقریر پر پورا عبور حاصل تھا۔ اور یہ حالکہ قدرت نے انہیں خاص عطیے کے طور پر دیا تھا۔ لاہور اور امرتسر میں ممتاز ایک مقررہ کی حیثیت سے اس قدر مشہور ہو گئیں کہ وہ جہاں بھی تقریر کرتیں ہزاروں مرد اور عورتیں ان کی تقریر سننے کے لیے دور دراز گاؤں اور قصبوں سے جلسوں میں شریک ہوتے۔ اسی دوران جبکہ وہ امرتسر اور لاہور میں عورتوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کر رہی تھیں تو انہوں نے ایک عوامی مقررہ کی حیثیت سے لاہور اور امرتسر میں بے حد مقبولیت اور شہرت حاصل کی۔ پبلک جلسوں میں خصوصی دعوت ناموں کے ذریعے آپ کو مدعو کیا جانے لگا۔ جب بھی وہ عوامی جلسے میں تقریر کرتی تو سامعین پر ایک سکتہ سا طاری ہو جاتا۔ ممتاز کی تقریروں میں جوش زیادہ اور لفاظی کم تھی۔ ان کی تقریر سے سامعین اس طرح متاثر ہوتے کہ ان کے دلوں اور ان کے جسموں میں ایک نئے جوش اور نئی زندگی کی لہر دوڑ جاتی۔ ممتاز جس جلسے میں شریک ہوتیں لوگ دور دور سے اس جوشیلی مجاہدہ کی تقریر سننے کے لئے آتے۔ جلسوں میں ممتاز کی تقریر خاص کر آخر میں رکھی جاتی تاکہ لوگ جو ممتاز کی تقریر سننے کے لئے آئے ہیں زیادہ جلسہ گاہ میں آخر وقت تک دوسرے مقررین کے خیالات بھی سن سکیں۔ جونہی ممتاز تقریر کرنے سٹیج پر آتیں جلسہ گاہ میں عوام پر جوش نعروں اور تالیوں سے ان کا استقبال کرتے۔

لاہور اور امرتسر کے ہر قصبے، ہر گاؤں اور ہر ضلع میں آپ کے فن تقریر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اور ممتاز کی جوشیلی اور نثر رجعیت کے چرچے لگے رہتے تھے۔ بڑے بڑے مقررین اور شاعر ممتاز کی قابلیت اور فن خطابت سے انتہائی متاثر تھے ممتاز صرف اردو زبان ہی میں تقریر کرنے پر عبور نہیں رکھتی تھیں بلکہ پنجابی اور انگریزی زبان میں بھی وہ نہایت فصیح و بلیغ تقریر کر لیتی تھیں۔ وہ ہر مجمع میں ماحول کے مطابق تقریر کر کے مجمع کو متاثر کرنے میں ماہر تھیں۔

۱۹۳۶ء میں ممتاز یورپ بھی گئیں تاکہ یورپ کی عورتوں کے اصلاحی اداروں اور رفاہی سنٹروں کا معائنہ کر کے اپنے ملک کی عورتوں کی اپنی اصولوں پر خدمت کر سکیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ تحریک آزادی میں قائد اعظم ایک نئی زندگی اور ایک نئی روح پھونک رہے تھے یورپ بھر کا دورہ کرنے کے بعد ممتاز واپس آ کر مسلم لیگ کی ممبر بن گئیں ممتاز کا حلقہ اثر اور رسوخ بہت وسیع تھا۔ چنانچہ جونہی ممتاز مسلم لیگ کی ممبر بنیں سینکڑوں عورتیں جن میں ممتاز کی سہیلیاں اور ممتاز کی واقف عورتیں تھیں فوراً آپ کے ساتھ مسلم لیگ میں شامل ہو گئیں۔ ممتاز کی مسلم لیگ میں شمولیت سے دہلی میں عورتوں کی دنیا میں مسلم لیگ کے چرچے ہونے لگے۔ آپ چونکہ ایک جذباتی۔ جوشیلی اور عملی خاتون تھیں اس لئے جس کام میں ہاتھ ڈالتی تھیں اس کام کی تکمیل کے لئے آپ اس مقولے پر عمل پیرا تھیں کہ

"یا اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ یا مٹ جاؤ۔"

ممتاز زندگی بھر اسی اصول پر عمل پیرا رہیں۔ وہ اس قدر بہادر۔ نڈر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے خوف۔ باوقار۔ سنجیدہ مزاج اور بارعب شخصیت کی مالک تھیں کہ بڑی بوڑھی عورتیں بھی ممتاز کی ان خوبیوں کی وجہ سے ان کا حد سے زیادہ احترام کرتی تھیں۔

حضرت قائد اعظم نے اس جوشیلی اور بے باک منفرد خاتون کو پرانی دہلی میں مسلم لیگ کے لیے کام کرنے کی ہدایت کی۔ قائد اعظم کی ہدایت پر ممتاز نے اپنا مرکز دہلی بنا لیا۔ تاکہ وہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ ممتاز چاہتی تھیں کہ دہلی جو کانگریس اور آل انڈیا وومنز کانفرنس کا مرکز ہے وہاں مسلم لیگ کو کامیاب بنایا جائے۔ چنانچہ ممتاز شاہنواز تین سال تک اس لگن سے دہلی میں لگی رہیں اس عرصے میں انھوں نے تقریروں کے ذریعے۔ بحث و مباحثے کے ذریعے ان سینکڑوں عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنایا جو آل انڈیا وومنز ایسوسی ایشن سے وابستہ تھیں یا کانگریسی اثرات پرانی دہلی کے گھروں پر چھایا ہوا تھا آپ نے مسلمان عورتوں کو سمجھایا کہ مسلم قوم کی بہتری اور زندگی کا دارومدار اسی میں ہے کہ سب مل کر قائد اعظم کے ہاتھوں کو مضبوط کریں تاکہ مسلمان اپنے لیے ایک الگ اسلامی ریاست حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ دہلی میں تین سالہ عرصے کے دوران آپ نے دن رات ایک کر کے مسلم لیگ کا پیغام ہر گھر پہنچایا۔ انھوں نے کئی نوجوان لڑکیوں کو اپنے ساتھ ملا کر مسلم لیگ کی تنظیم کا کام کیا۔ اور آخر ان کی کوششوں سے دہلی میں زنانہ مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہلی میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد ممتاز ۱۹۴۵ء میں لاہور چلی آئیں تاکہ لاہور میں مسلم لیگ کی تحریک کو کامیاب بنانے میں مدد دے سکیں۔ لاہور میں آکر انہوں نے بحیثیت سیاسی کارکن کے اپنا کام شروع کیا۔ یہاں ان کی والدہ بیگم شاہنواز۔ بیگم گیتی آرا۔ ناصرہ صدیقی۔ فاطمہ بیگم اور کئی دوسری خواتین مصروف عمل تھیں۔ ممتاز نے دلجمعی سے لاہور آ کو اپنی خالہ بیگم بشیر احمد کی پوری مدد کرنا شروع کر دی جو لاہور کی زنانہ مسلم لیگ کی صدر تھیں۔

۱۹۴۶ء میں بہار میں جب ہندو مسلم فسادات شروع ہوئے تو ممتاز نے بہار کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کے لیے ریلیف کا کام کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۴۷ء میں پنجاب کی یونینسٹ حکومت نے جب مسلم لیگ کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لیے ایک خاص سازش کے تحت آزادی کے متوالوں کے جوش آزادی کو قید و بند کی صعوبتوں سے ٹھنڈا کرنا چاہا تو ممتاز نے اپنی صلاحیتوں اور جذبہ آزادی سے اپنی تقریروں کے ذریعے پنجاب کی خواتین میں بے پناہ جوش پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ رہنما خواتین کے اس گروپ میں شامل تھیں جو تحریک آزادی کو کامیابی سے چلا رہی تھیں۔ تحریک سول نافرمانی کے دوران آپ کو گرفتار کر کے جیل میں بند کر دیا گیا۔ جیل میں قید کے دوران ایک دن ممتاز نے جیل کی چھت پر چڑھنے کے لیے دوسری قیدی خاتون سے مدد لے کر جیل کی چارپائیوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


زینہ بنایا اور جیل کی چھت پر چڑھنے میں کامیاب ہو گئیں۔ یونین جیک کو اتار کر اسے تار تار کر کے فضا میں بکھیر دیا گیا اور اس کی جگہ سبز ہلالی پرچم جیل کی چھت پر لہرایا۔ جونہی ہلالی پرچم فضا میں لہرانے لگا تمام مسلمان قیدی عورتوں نے پاکستان زندہ باد کے نعرے لگانا شروع کئے۔ جیل کی فضا نعروں سے گونجنے لگی۔ سپرنٹنڈنٹ جیل مسز کرتار سنگھ نے ممتاز سمیت جھنڈا لہرانے والی مجاہد خواتین پر ڈنڈے برسانا شروع کیئے۔ ممتاز کو گھسیٹ کر مارتے ہوئے کمرے میں بند کر دیا گیا۔ ممتاز بے ہوش ہو گئیں۔ انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ایک تنگ و تاریک کمرے میں بند کر کے کو مقفل کر دیا گیا۔ یونینسٹ وزارت کا جب خاتمہ ہوا تو اس وقت آپ کو رہا کر دیا گیا۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد آپ کی والدہ آپ کو لیکر صوبہ سرحد کی خواتین کی مدد کو پشاور پہنچیں۔ پشاور کی کانگرسی وزارت کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لیئے ممتاز نے اپنی جوشیلی تقریروں سے سرحد کی خواتین میں آزادی کی ایک نئی لہر دوڑا دی۔ ممتاز نے تحریک سول نافرمانی کے دوران صوبہ سرحد میں آکر پشاور کے کئی جلوسوں کی قیادت بھی کی۔ انھوں نے پشاور کے کئی جلسوں میں ولولہ انگیز تقریریں کر کے سرحد کے عوام سے خراج تحسین حاصل کیا۔ سرحد کی کانگرسی وزارت نے انہیں گرفتار کرنے کی کوشش کی مگر وہ بھیس بدل بدل کر پولیس کو ہمیشہ دھوکے میں رکھتی رہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممتاز نے پنجاب خواتین نیشنل گارڈ کی تنظیم میں بھی اہم رول ادا کیا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے اپنی خالہ زاد بہن رفعت کا ہاتھ بٹا کر خواتین نیشنل گارڈ کی تنظیم اور پریڈ سکھانے کے علاوہ خواتین کو ابتدائی طبی امداد سے واقفیت بہم پہنچائی تاکہ وقت پڑنے پر وہ اپنی قوم کی خدمت کر سکیں۔

قیام پاکستان کے بعد جب بھارت سے بے بس اور بے کس لٹے ہوئے مہاجرین کا سلسلہ شروع ہوا تو ممتاز کی قومی ہمدردی کے جوش نے ان مہاجرین کی امداد کے لئے دن رات ایک کرکے عورتوں کی ایک رضاکار جماعت کی تنظیم کی تاکہ وہ ان تباہ حال مہاجرین کی بے لوث امداد کر سکیں ممتاز کی قومی ہمدردی کا یہ حال تھا کہ انہوں نے کئی کئی دن تک خود فاقے کئے۔ انہیں کھانا کھانے تک کی بھی فرصت نہیں ملتی تھی۔ وہ ہر کیمپ میں جاکر پورا پورا دن اور پوری پوری رات بے بس اور بے سہارا مہاجر خواتین کی مدد کرتی رہیں۔ بیمار اور بوڑھی عورتوں کو پانی پلاتیں۔ کھانا کھلاتیں اور ان کے آرام میں خود آرام اور خوشی محسوس کرتیں۔ ممتاز آزادی کی متوالی تھیں یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی آزادی کے پرستاروں نے آزادی کے لئے دوڑ دھوپ کی ممتاز وہیں جا موجود ہوئیں ۱۹۴۷ء میں جب ہندوستانی فوجوں نے کشمیر پر فاصبانہ قبضہ کرنے کے لئے کشمیر میں اپنی فوجیں داخل کیں تو اس وقت ممتاز سری نگر پہنچی ہوئی تھیں تاکہ کشمیر کے باشندوں کو حصول آزادی کی جدوجہد میں مدد دی جائے۔ سری نگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


پر جب بھارتی ہوائی جہازوں نے بارہ موہ کے مقام پر بم برسائے تو ممتاز کئی عورتوں کو بحفاظت وہاں سے نکال لانے میں کامیاب ہوئیں وہ نہایت مستعد اور تجربہ کار تھیں۔ انھوں نے سری نگر میں کئی زخمیوں کی مرہم پٹی کی اور انہیں ابتدائی طبی امداد بہم پہنچائی۔

ممتاز نے بڑی محنت اور جانفشانی سے انگریزی میں ایک معرکتہ الآرا کتاب لکھی جس کا نام THE HEART DIVIDED ہے اس کتاب میں انھوں نے وہ دلائل اور حقائق واضح کیے ہیں جن کی بنا پر ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ اسلامی ریاست پاکستان معرض وجود میں آئی۔ اس کتاب میں انھوں نے تحریک آزادی کے ۱۹۴۲ تا ۱۹۴۷ کے واقعات تاریخی نقطۂ نظر سے واضح کیے ہیں۔ وہ اپنی یونیورسٹی اور کتاب کو امریکہ میں شائع کرانا چاہتی تھیں۔ اسی مقصد کو لیکر وہ اپنے وطن سے پان امریکن ایرویز لائنز کے جہاز ایمپرس آف دی سکائی میں سوار ہو کر جا رہی تھیں کہ راستے میں ان کے جہاز کو سٹین کے قریب فضائی حادثہ پیش آیا۔ اور وہ اس جہان فانی سے رخصت ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہماری ظاہر بین آنکھوں سے دور ہو گئیں یہ حادثہ ۱۵ اپریل ۱۹۴۸ء کو پیش آیا۔ اس حادثہ کی اطلاع جونہی پاکستانی خواتین اور اہل پاکستان تک پہنچی سب کی آنکھیں ممتاز کے سوگ میں اشکبار رہو گئیں۔ ممتاز نے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ انہیں ہمیشہ زندہ و تابندہ رکھیں گے۔ کیونکہ اچھے کارنامے ہی انسان کو بقائے دوام بخشتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ممتاز جمال

صوبہ سرحد کی نامور مجاہدہ۔ تحریکِ آزادی کی جانباز خاتون ممتاز جمال ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو پشاور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد خان تاج محمد خان فوجی ٹھیکیدار تھے۔ ممتاز ابھی کم عمر ہی تھیں کہ باپ کا شفیق سایہ ان کے سر سے اٹھ گیا۔ ممتاز کی بلند ہمت اور حوصلہ مند ماں نے اپنے تین بیٹوں طلا محمد۔ فدا محمد۔ صالح محمد اور چار بیٹیوں سردار جمال۔ بادشاہ جمال۔ منور جمال اور ممتاز جمال کی تعلیم و تربیت کے فرائض نہایت احسن طریقے سے سرانجام دیئے۔ بیگم تاج محمد شمعِ آزادی کی وہ متوالی خاتون تھیں کہ جب مسلم لیگ کی تحریک آزادی کا دور شروع ہوا تو آپ اپنی چاروں بیٹیوں سمیت تحریک آزادی میں حصہ لینے کے لئے میدانِ عمل میں نکل آئیں۔ آپ اپنی لڑکیوں کی حفاظت کے فرائض بھی سرانجام دیتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رہیں اور ساتھ ساتھ ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتی رہیں تاکہ وہ تحریک آزادی میں جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیکر قائد اعظم کے ہاتھوں کو مضبوط کر کے قوم کو آزادی کی نعمت سے ہمکنار کرنے میں مدد دیں۔ ممتاز جمال نے پشاور کے لیڈی گرفتھ ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ سکول اور کالج میں وہ شہرت انگریزی۔ اردو اور حساب کے مضامین میں ہمیشہ اول آتی رہیں۔ سکول اور کالج میں ہونے والے مباحثوں اور ڈراموں کی روح رواں تھیں۔ آپ نے ڈراموں اور تقریری مقابلوں میں ہمیشہ اول انعامات حاصل کئے۔ کھیلوں میں بیڈمنٹن اور فٹ بال آپ کے پسندیدہ کھیل تھے ان کھیلوں کے مقابلوں میں بھی انہوں نے ہمیشہ کپ اور انعامات حاصل کئے۔

ممتاز جمال کو تاریخ اسلام کے مطالعے کا بہت شوق تھا۔ اس تاریخی مطالعے کے ساتھ ساتھ ہر اس اخبار اور میگزین کا شوق سے مطالعہ کرتی تھیں جس میں ہندوستانی مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد کا ذکر ہوتا۔ اس مطالعے کے شوق نے ۱۹۳۰ء کی تحریک سول نافرمانی۔ ۱۹۳۵ء کے عام ہندوستانی انتخابات۔ ۱۹۳۹ء کے گورنر راج۔ ۱۹۴۰ء کی قرارداد پاکستان سے اس قدر متاثر کیا کہ ان کے دل میں کانگرس کے خلاف نفرت کی آگ بھڑک رہی تھی قائداعظم سے آپ کو بے پناہ انس تھا۔ جب ۱۹۴۵ء میں قائداعظم پشاور تشریف لائے۔ قائداعظم کے ساتھ نواب ممدوٹ۔ میاں افتخار الدین اور سردار عبدالرب نشتر مرحوم بھی تھے تو ممتاز جمال مع اپنی بہنوں کے نذیر بیگم اور سردار حیدر کے ہمراہ قائداعظم سے ملاقات کے لئے ان کی جائے قیام پہنچیں۔ تحریک پاکستان کے رہنما نے پشاور میں ڈاکٹر حسن خان کے ہاں قیام کیا۔ حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم تاج محمد خان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائداعظم نے ان سب خواتین کو شرفِ ملاقات بخشا۔ دورانِ گفتگو قائداعظم نے ان سب خواتین سے کہا کہ "آپ سرحد کی تمام خواتین کو مسلم لیگ کا ممبر بنائیں اور صبر و تحمل سے کام لیجئے۔ کانگریسی عزائم کا مقابلہ کرنے کے لیے عورتوں کو بیدار کیجئے۔ اس وقت یہی قومی خدمت ہے اس خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیجئے۔"

قائداعظم کی ان نصیحتوں کا ان تمام خواتین پر گہرا اثر ہوا۔ ہر ایک نے تہیہ کر لیا کہ جہاں تک ہو سکا وہ قائداعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مسلم لیگ کے ممبر بنانے کی کوشش کرے گی۔ ممتاز جمال اور ان کی سب بہنوں نے اپنے اپنے حلقہ اثر و رسوخ میں مسلم لیگ اور قائداعظم کا پیغام پہنچانا شروع کیا۔ مگر مشکل یہ تھی کہ صوبہ سرحد میں کسی خاتون کو میدان سیاست میں نکل کر کھلے بندوں کام کرنا انتہائی کٹھن کام تھا۔ اس کٹھن کام میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے ایک رہنما خاتون کی ضرورت تھی۔ آخر تحریک آزادی کی مشہور مجاہدہ۔ پنجاب کی مشہور رغازیہ فاطمہ بیگم پشاور آئیں اور انھوں نے نذیر نیاز۔ ممتاز جمال، سردار جمال، منور جمال، بادشاہ جمال اور سردار حیدر جیسی جواں ہمت مجاہد لڑکیوں کو میدان سیاست میں لانے کے لیے خواتین مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی۔ ممتاز جمال کو سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ بیگم تاج محمد نے اپنی چاروں لڑکیوں کو فاطمہ بیگم کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کو ان چاروں بیٹیوں کو مسلم لیگ کے لیے کام کرنے کے لیے وقف کرتی ہوں۔ صوبہ سرحد کے ماحول اور کانگریسی دباؤ کے پیش نظر میں بھی بطور محافظ کے اپنی بچیوں کی نگرانی کے فرائض سرانجام دوں گی

www.KitaboSunnat.com



خدا کرے کہ یہ مدد کوششیں بار آور ثابت ہوں"۔ زنانہ مسلم لیگ کی بنیاد قائم ہوئی۔ بڑی بوڑھی عورتوں کو سرپرستی کے طور پر صدر اور نائب صدر بنایا گیا۔ پُر جوش بلند ہمت اور کارکن لڑکیوں کو سیکرٹری۔ پروپیگنڈا سیکرٹری اور اہم عہدے سپرد کئے گئے تاکہ وہ مسلم لیگ کے لئے عملی جدوجہد کر سکیں۔

فعال اور کارکن جواں ہمت لڑکیوں نے صوبہ سرحد کے ہر ضلع میں جاکر زنانہ مسلم لیگ کی شاخیں قائم کرائیں۔ ان کی کوششوں سے خواتین مسلم لیگ کے جلسے ہونے لگے۔ اور آزادی کے حصول کے لئے جدوجہد کے جامع پروگرام بننے لگے۔ لیگ ہائی کمان نے جب صوبہ سرحد میں تحریک سول نافرمانی کے احکامات جاری کئے تو ممتاز جمال اور ان کی سب بہنوں نے اپنی والدہ کی معیت میں تحریک سول نافرمانی میں سرگرم حصہ لیا۔

پشاور میں زنانہ مسلم لیگ کی پروپیگنڈا سیکرٹری اور جنرل سیکرٹری کے عہدے پر رہ کر آپ نے اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۴۶ء میں صوبہ سرحد میں سرخ پوش تحریک عروج پر تھی۔ یہ تحریک کانگرس کی ایک شاخ کے طور پر صوبہ سرحد میں قائم تھی۔ ایک طرف کانگرس تھی دوسری طرف محلے محلے میں سرخ پوشوں کا زور تھا۔ ان نامساعد حالات میں خواتین کا پردے سے نکل کر سیاست میں حصہ لینا ایک بھاری مشکل کام تھا۔ باوجود ان تمام دشواریوں کے سرحد کی خواتین ہمت و استقلال کا دامن تھام کر قائداعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے "لے کے رہیں گے پاکستان" "بن کے رہے گا پاکستان" کے فلک شگاف نعرے لگاتی ہوئیں پشاور کی گلی گلی۔ کوچہ کوچہ اور ضلع بہ ضلع آزادی حاصل کرنے کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اور سرحد سے کانگرسی طاقت کی بنیادوں کو مٹانے کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی لگا دیتے ہیں سرگرم عمل ہو گئیں۔ ممتاز جمال ادران کی بہنیں بھی اسی قافلے کی اہم رکن تھیں۔ جنہوں نے صوبہ سرحد میں ہائی کمانڈ کی طرف سے سول نافرمانی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مسلم لیگ کے نصب العین کے حصول کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ کانگرسی وزارت کے ایوانوں کو خاک میں ملانے کے لئے سرحد کی خواتین نے وزیراعظم کی کوٹھی پر حملہ کیا۔ ریلوے سٹیشن۔ پولیس سٹیشن۔ ہائی کورٹ۔ سول سیکرٹریٹ غرضیکہ ہر دفتر اور سرکاری عمارت پر جا کر مظاہرے کر کے یہ ظاہر کیا کہ صوبہ سرحد میں کانگرسی سازش کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا نہ ہی کانگرس کو اپنے عزائم میں کامیابی حاصل ہونے دی جائے گی۔

کانگرسی وزارت نے کرنیوا نافذ کیا۔ ملٹری کو متحرک کیا۔ پولیس کو جبر و تشدد کے لئے آرڈر دیا۔ ٹرینوں کے نیچے خواتین کو کچل کر ان کے جذبہ آزادی کو مٹانا چاہا۔ مگر صوبہ سرحد کی نڈر اور بے باک خواتین نہ تو پولیس کے تشدد سے مرعوب ہوئیں نہ ملٹری کی طاقت سے گھبرائیں۔ نہ قید و بند کی صعوبتوں کو دل میں جگہ دی۔ وہ مسلسل کرنیوآرڈر کی خلاف ورزی کرتی ہوئیں۔ دفعہ ۱۴۴ کو توڑتی ہوئیں جلسے جلوس کرتی رہیں۔ سرحد کے کانگرسیوں سے اپیلیں کرتی رہیں کہ وہ اپنے دل میں ملی جذبہ پیدا کر کے مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد ہو جائیں۔

ممتاز جمال کانگرسیوں کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنیں۔ انہیں سرکاری عمارات پر مظاہرے کراتے۔ خواتین میں جوش آزادی پیدا کرتے اور کانگرسی اثر کو مٹانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی کوشش میں پولیس نے سخت زدوکوب کیا۔ جسم پر آنے والی شدید چوٹیں آج بھی ان کے جذبۂ عمل اور جذبۂ آزادی کی غمازی کر رہی ہیں۔ ایک دفعہ آپ آنسو گیس کے گولوں سے شدید زخمی ہوئیں۔ آپ کانگرسیوں کے ظلم و تشدد کو خندہ پیشانی سے سہتے ہوئے مصائب و آلام کا ڈٹ کر مقابلہ کرتی ہوئیں آزادی کی جدوجہد میں مصروف عمل رہیں۔ سرحد میں خواتین نیشنل گارڈ کی تنظیم میں بھی آپ نے اہم کردار ادا کیا۔ آپ دن بھر جلسے جلوسوں کے ذریعے تحریک آزادی کو تقویت پہنچاتیں اور شام ہونے کے بعد خفیہ وائرلیس کے ذریعے شمع آزادی کے پروانوں کو اپنے تازہ ترین واقعات۔ حالات اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل سے آگاہ کرتیں۔ خفیہ ریڈیو آزاد پاکستان کے ذریعے جب آپ قومی پروگرام نشر کرتیں تو پولیس اس مقام کو گھیرے میں لینے کی کوشش کرتی جہاں سے یہ آواز آ رہی ہوتی۔ مگر آپ نے پولیس کو کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ آپ کی تینوں بہنیں مختلف فرائض سرانجام دینے میں مصروف رہتیں آپ کے بھائی طلا محمد خان پولیس میں اہم عہدے پر تھے۔ سرحد کی حکومت کو جب یہ معلوم ہوا کہ طلا محمد خان کی تمام بہنیں مع اپنی والدہ کے تحریک آزادی میں سرگرمی سے حصہ لے رہی ہیں تو حکومت نے طلا محمد خان کو وارننگ دی کہ وہ اپنی بہنوں اور والدہ کو تحریک میں حصہ لینے سے باز رکھے مگر مجاہد ماں کے مجاہد بیٹے اور مجاہد بہنوں کے مجاہد بھائی نے اپنی ملازمت کی پرواہ کئے بغیر حکومت کے نوٹسوں کا یہ جواب دیا کہ ماں اور بہنیں خود مختار ہیں میں ان کے ذاتی معاملے میں نہ تو دخل دینے کا مجاز ہوں اور نہ ہی انہیں تحریک آزادی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ لینے سے باز رکھ سکتا ہوں۔ حکومت سرحد طلا محمد خان کے اس دو ٹوک اور مدلل جواب سے اور تو کچھ نہ کر سکی۔ البتہ انہیں دور دراز علاقوں میں تکلیف دینے کی خاطر کئی دفعہ تبدیل کرتی رہی تاکہ طلا محمد کو ذہنی کوفت اور پریشانی میں مبتلا کیا جائے۔

تحریک آزادی کے دوران لارڈ مونٹ بیٹن جب پشاور گئے تو آپ اس وفد کی ایک خاص رکن تھیں جس نے سرحد کی خواتین کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے لارڈ مونٹ بیٹن سے مل کر اپنے مطالبات پیش کئے۔ ان مطالبات میں ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ سرحد کی کانگرسی وزارت کو ختم کر دیا جائے۔ جس دن لارڈ مونٹ بیٹن پشاور آئے اس دن پشاور کے شاہی باغ میں عورتوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جمع تھا۔ ہر عورت اپنے ہاتھ میں سبز ہلالی جھنڈی اٹھائے ہوئے تھی۔ فضا پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی صوبہ کی کانگرسی وزارت نے ہر چند کوشش کی کہ خواتین اکٹھی ہو کر اپنا مطمع نظر مونٹ بیٹن پر واضح نہ کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے کانگرس نے خواتین پر گولی چلانے کا منصوبہ بھی بنا رکھا تھا۔ اس دن ممتاز جمال بھی عورتوں کی قیادت کرنے والی خواتین میں شامل تھیں۔ وہ اپنے سینے پر گولی کھانے کے لئے تیار کھڑی تھیں۔ اس دن ہر عورت نے ماں۔ بہن اور بیٹی کے روپ میں حصول آزادی کے لئے وہ کارہائے نمایاں کئے جو تاریخ آزادی میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ آپ کے شوہر کشمیر کے محاذ پر کشمیریوں کو حق خود ارادی دلانے کے لئے سرگرم عمل تھے۔ ممتاز نے ایبٹ آباد میں جدوجہد کا مرکز قائم کر لیا۔ تاکہ کشمیری زخمی مجاہدین کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جو ایبٹ آباد کے ہسپتالوں میں پہنچائے جا رہے تھے ان کی تیمارداری کے فرائض سرانجام دیں۔ قبائلی شہیدوں کی لاشوں کو ان کے ورثا تک پہنچانے کا کام بھی آپ کے سپرد تھا۔ اسلحہ، سمجھیار اور امداد کی نگرانی کے فرائض بھی آپ سرانجام دے رہی تھیں۔ کشمیر میں جہاد کی یہ داستان اپنے شباب پر تھی کہ آپ کے شوہر — بیدا نور کی مجاہدانہ داستان کشن گنگا کے پل سے شروع ہو کر سری نگر کے ہوائی اڈے پر جا کر ختم ہو گئی۔ اس شیر دل مجاہد کے خون کے قطرے آج بھی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں "کشمیر کشمیریوں کا ہے" اس شہید کی روح آج بھی پکار پکار کر کہہ رہی ہے "اٹھو ان فضاؤں پر تکبیر کے نعرے بلند کرو جہاں بھارت کا جنونی بھوت مسلط ہے" خورشید انور گولیوں کی بوچھاڑ میں دشمن کو تہ تیغ کرنے کا عزم کر چکا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے جب بھی اسے احتیاط برتنے کو کہا اس نے جواب میں کہا "جو گولی خورشید کے جسم کے لئے ہے اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ خورشید انور کا کردار انس کی عظیم مجاہدانہ عظمت کا آئینہ دار تھا۔ خورشید نے تحریک آزادی میں بھی بے مثال اور انتھک کردار ادا کیا۔ اس نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر قائد اعظم کے ہر حکم اور ہر ارشاد کی تعمیل کی۔ قوم کے اس بہادر سپوت نے دشمن کے سامنے ہتھیار ڈالنے سے موت کو ترجیح دی۔ آخر اکتوبر ۱۹۵۰ء میں خورشید کو موت کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ خورشید آج دنیا میں نہیں مگر اس کا نام ہمیشہ زندہ رہیگا۔

سنہ ۱۹۵۱ء میں جب صوبہ سرحد میں عام انتخابات ہوئے تو ممتاز پشاور کے حلقے سے صوبائی اسمبلی کی رکن منتخب ہوئیں۔ سرحد اسمبلی کی ممبر کی حیثیت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے خواتین سرحد کی بہبودی کے لئے جو کارنامے کئے وہ قابل تعریف ہیں۔ آپ نے ۱۹۵۶ء تک مسلسل یونیورسٹی سنیٹ کی ممبر رہ کر اپنے قیمتی مشورہ سے یونیورسٹی کو فائدہ پہنچایا۔ خواتین کو تعلیمی میدان میں تعلیمی حقوق دلانے اور تعلیم میں حائل ہونے والی دشواریوں کو دور کرنے کے لئے آپ برابر جدوجہد کرتی رہیں۔ وحدتِ مغربی پاکستان کے قیام کے بعد آپ بلا مقابلہ مغربی پاکستان اسمبلی کی ممبر منتخب ہوئیں۔ آپ کی سیاسی بصیرت، ذاتی تجربے اور عمدہ کارکردگی کی وجہ سے آپ کو مغربی پاکستان کا ڈپٹی وزیر صحت مقرر کیا گیا۔ آپ نے اس منصب پر رہ کر نہایت احسن طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ وہ خواتین جنہوں نے تحریک آزادی میں کارہائے نمایاں سر انجام دئیے ہیں۔ زندگی میں سکون اور اطمینان حاصل کر سکیں۔

۱۹۵۸ء میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان عوام کو اقتدار پرستوں سے نجات دلانے اور ملک کو ترقی سے ہمکنار کرنے کی خاطر انقلاب لائے۔ ملک میں بنیادی جمہوریتوں کا نظام رائج ہوا۔ جب قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات عمل میں لائے گئے تو ممتاز جمال راولپنڈی سے بلا مقابلہ مغربی پاکستان اسمبلی کی ممبر منتخب ہوئیں۔ قائدِ انقلاب نے جب مسلم لیگ میں جان ڈالنے کے لئے اسے از سر نو منظم کیا تو ممتاز جمال کو راولپنڈی کی خواتین مسلم لیگ کا کنوینر مقرر کیا گیا۔ ۱۹۶۵ء میں آپ نے ملک بھر میں تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے اور خاص کر بنیادی تعلیم پر زور دیتے ہوئے یہ قرارداد پیش کی کہ ملک میں زیادہ سے زیادہ فنی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے فنی سکول کھولے جائیں۔ تاکہ ادارہ یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیس سال تک کی عمر کو پہنچنے تک ایک طالب علم اس قابل ہو سکے کہ وہ خود اپنے ٹرانسسٹر، ریڈیو، بیٹری، سائیکل اور دیگر چھوٹی چھوٹی اشیا بنا سکے۔ تاکہ اس طریقے سے ایک تو ملک فنی لحاظ سے ترقی کرے اور دوسرے طلباء کے ماں باپ کو بھی اپنے بچوں کی فنی تعلیم سے پرسکون ذریعہ معاش مہیا ہو سکے۔

اسمبلی کی ممبر رہ کر انہوں نے طبقہ خواتین کے علاوہ ملکی عوام کی بہتری اور بہبودی کے لئے بھی اہم خدمات سر انجام دیں۔ انھوں نے ۱۹۶۶ء میں اسمبلی میں حکومت کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ بیرونی ممالک کی طرح پاکستان کے بے گھر افراد کی رہائش کے لئے ایک جامع سکیم تیار کی جائے جس کے تحت ملک کے ہر فرد کو رہائشی سہولیات میسر آسکیں۔ ۱۹۶۷ء میں آپ نے حکومت کی سماجی سرگرمیوں کی تعریف کرتے ہوئے انسداد گداگری کے لئے پرزور سفارش کی۔ اور حکومت پر زور دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ مخلص اور قومی کارکنوں کی حوصلہ افزائی کے امکانات کا جائزہ لیکر انہیں موقع دیا جائے کہ وہ قوم اور ملک کی خدمت کرنے کے لئے آگے بڑھیں تاکہ نمائشی نعرے لگانے والوں اور ان میں امتیاز قائم ہو سکے۔

ممتاز جمال نے مغربی پاکستان اسمبلی میں سماجی بہبود کی سٹینڈنگ کمیٹی کی چیئرمین کی حیثیت سے بھی اہم فرائض سر انجام دیئے۔ آپ بنات پاکستان بزم ثقافت امداد ادارہ تعمیر اخلاق کی چیئرمین ہونے کے علاوہ کئی قومی امدادی سماجی اداروں کی سرپرست اور ممبر رہ کر بھی اہم خدمات سر انجام دے چکی ہیں۔ ستمبر ۱۹۶۵ء میں جب ہندوستان نے پاکستان کی غیور قوم کو للکارا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم بادشاہ جمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممتازہ ایک بار پھر میدان عمل میں کود پڑیں۔ انہوں نے خواتین جہاد کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے خواتین کو ایک پلیٹ فارم پہ جمع کیا۔ جلسے کئے لوگوں کو جہاد کی اہمیت کا احساس دلایا۔ ریڈیو کے ذریعے۔ پبلک جلسوں کے ذریعے انہوں نے لوگوں سے اپیلیں کیں کہ وہ کفر اور اسلام کی جنگ میں جذبۂ جہاد کے تحت شامل ہو کر اپنے ملک کا دفاع کریں۔ تاکہ بھارت کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملایا جا سکے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ قائد انقلاب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی قیادت میں پاکستان کے تحفظ اور دفاع کے لئے فولادی دیوار کی طرح متحد ہو جائیں تاکہ بھارت کو معلوم ہو سکے کہ اس نے کس قوم کو للکارا ہے۔

ممتازہ جمال کئی دفعہ بیرونی ممالک میں اپنے ملک کی نمائندگی کر چکی ہیں دنیا کے اکثر حصوں میں سیاحت کر کے انہوں نے بیرونی ممالک میں جا کر عورتوں کی انجمنوں۔ ان کی کارکردگیوں اور سرگرمیوں کو دیکھا تاکہ اپنے ملک اور قوم کی جدید اصولوں اور تقاضوں کے مطابق خدمت کر سکیں۔

آپ ادب سے گہرا شغف رکھتی ہیں۔ آپ کے مشاغل مطالعہ کتب، باغبانی اور سیر و سیاحت ہیں۔ آپ کو انگریزی۔ اردو۔ پنجابی پشتو اور فارسی زبانوں پر کافی عبور حاصل ہے۔ میجر خورشید انور مرحوم سے ان کے دو بیٹے ہیں جن کی تعلیم و تربیت میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ بحیثیت ماں کے انہوں نے نہایت احسن طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ امور خانہ داری میں بھی آپ کو کافی مہارت ہے۔ آپ بلند اخلاق۔ فیاض اور مہمان نواز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتون ہیں۔

**بادشاہ جمال** ۔ تحریک آزادی کی یہ سرگرم کارکن بادشاہ جمال ۱۹۲۱ء میں پشاور میں پیدا ہوئیں۔ پشاور کے لیڈی گرفتھ ہائی سکول سے تعلیم حاصل کی۔ ایف۔ اے کرنے کے بعد جے اے وی کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد مانٹی سوری طریقہ تعلیم میں تربیت حاصل کی۔ ڈرائنگ میں خصوصی دلچسپی رکھنے کی وجہ سے انگلینڈ سے مائل ڈرائنگ کا امتحان پاس کیا۔ دوران تعلیم ہی سے مسلم لیگ کے ساتھ وابستہ ہوگئیں۔ جے۔ اے وی کرنے کے بعد پشاور کے الزبتھ ہائی سکول میں تدریسی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہوئیں۔ مسلم لیگ کی سرگرم کارکن ہونے کی وجہ سے آپ کو معطل کر دیا گیا۔ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ الزبتھ سکول کی لڑکیوں میں رہ کر مختلف طریقوں سے انہیں مسلم لیگ کی اہمیت کا احساس دلایا جائے۔ زنانہ مسلم لیگ کی سیکرٹری شپ سے استعفیٰ دیکر درپردہ اپنی جدوجہد شروع کر دی۔ آپ کی جگہ فاطمہ جمال کو سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ بادشاہ جمال ایک طرف تو الزبتھ سکول کی استانی بن کر طالبات میں مختلف طریقوں سے مسلم لیگ کا پروپیگنڈہ کرتیں۔ انہیں مسلم لیگ کا ممبر بنانے میں مصروف رہیں اور دوسری طرف فعال کرداروں میں شامل ہو کر صوبہ سرحد کے مختلف مقامات پر جا کر عورتوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے متحد کرنے میں مصروف رہیں۔ بہادر لطیف فنڈ اور قائداعظم ریلیف فنڈ کے لئے گھر گھر جا کر چندے جمع کئے۔ مہاجرین کی آباد کاری میں بطور رضاکار دن رات خدمات سرانجام دیں۔ تحریک سول نافرمانی کی کامیابی کے بعد جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ریفرنڈم ہو تو اس میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ پاکستان کے قیام کے بعد ان کی شادی سیمز شاہ علی ہمدانی سے ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے ملازمت ترک کر دی اور اب پشاور کے ایک بہترین ماڈل سکول میں نرسری انچارج کی حیثیت سے قوم کے بچوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔

**سردار جمال:**۔ یہ بھی ممتاز کی بہن ہیں۔ انھوں نے اپنی والدہ اور بہن کے ساتھ تحریک آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ریفرنڈم کے دوران آپ پولنگ اسٹیشنوں پر جا کر عورتوں کو گھروں سے نکال کر ووٹ ڈالنے کے لیے لائیں تاکہ سرحد کی کانگرسی وزارت کو مسلم لیگ کی طاقت کا اندازہ ہو سکے۔ اور انگریزوں کو معلوم ہو سکے کہ سرحد کے لوگ صرف پاکستان چاہتے ہیں۔ جلسے جلوسوں میں ان کا کام زیادہ تر نعرے لگانا ہوتا تھا۔ جونہی وہ اپنی گرجدار اور پر رعب آواز سے "لے کے رہیں گے" کا پرجوش نعرہ لگاتیں تو فضا میں پاکستان کی زبردست گونج پیدا ہو جاتی۔

**منور جمال:**۔ ممتاز جمال کی اس مجاہد بہن کو مسلم لیگ اور قائداعظم سے جو انس تھا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب پشاور میں تحریک سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوئی تو منور جمال کی گود میں سوا سال کی لڑکی تھی۔ منور جمال کو آزادی کی تحریک سے جو دلچسپی تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ دن بھر جلسے جلوسوں میں شریک رہ کر اپنے جذبۂ آزادی کا ثبوت دیتیں۔ معصوم بچی نے ماں کی عدم توجہی کے سبب بلک بلک کر جان دی۔ ماں کی ممتا نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنی بچی کی موت کی مطلق پرواہ نہ کی اور وہ مسلسل جذبۂ آزادی کی تڑپ اپنے دل میں لیئے تحریکِ آزادی میں مصروفِ عمل رہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپا نثار فاطمہ ([illegible])

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# زاہدہ بیگم خلیق الزماں

شعلہ بیاں مقرر، خوش بیان شاعر، مریضوں کی تیمار دار، غریبوں کی غمگسار، قوم پرست، صاحب قلم و صاحب تدبیر اور تحریک آزادی کی نڈر اور بلند ہمت مجاہدہ جو زاہدہ خلیق الزماں کے نام سے مشہور ہیں ۱۲ جولائی ۱۹۱۵ء کو لکھنؤ کے ایک معزز اور علمی و ادبی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد کا نام ارتضاء خان اور چچا مصطفیٰ خان لکھنؤ میں عطاری کی مشہور فرم "اصغر علی محمد علی" کے مالک تھے۔

زاہدہ کا پورا خاندان علم پرور اور علم دوست تھا ان کے گھر پر اکثر علمی اور ادبی محفلوں کا انعقاد ہوا کرتا تھا۔ کبھی مشاعرے منعقد ہوتے اور کبھی ادبی نشستیں ہوتیں۔ اسی فضا میں زاہدہ نے تربیت اور پرورش پائی۔ ہوش سنبھالا تو انہیں مخصوص گھریلو ماحول کے مطابق پہلے گھر پر تعلیم دی گئی بعد میں لکھنؤ کے ایک گرلز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سکول میں داخل کرو دیا گیا۔ زاہدہ نے نہایت محنت اور جانفشانی سے تعلیمی منزلیں طے کیں۔ خاص ادبی ماحول میں تربیت پانے کی وجہ سے علم و ادب اور شعر و شاعری سے آپ کو بچپن سے ہی لگاؤ تھا۔ ان کے اشعار میں فانی بدایونی کا رنگ نمایاں ہے۔ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء کو ان کی شادی مسلم لیگ کے مشہور لیڈر چوہدری خلیق الزمان سے ہوئی۔ چوہدری صاحب کو بھی ادب اور شعر و شاعری سے خاصا لگاؤ تھا۔ اس لئے شادی کے بعد زاہدہ نے ادب کے میدان میں بہت کچھ لکھا۔ ان کے مضامین اور کلام ہندوستان کے مشہور اخباروں اور جرائد میں شائع ہوتا رہا۔ شعر و شاعری اور ادب سے اس حد تک لگاؤ اور ذوق تھا کہ ان کے گھر پر شعر و شاعری کی محفلیں جب جمتیں تو وہ ان محفلوں میں اپنا کلام پیش کر کے داد تحسین حاصل کرتیں۔ زاہدہ نہ صرف ایک بہترین شاعر اور ادیب تھیں بلکہ وہ ادیبوں اور شاعروں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کا بھی باعث رہیں۔ آزادی کی تڑپ تو ان کے دل میں زمانہ طالب علمی سے ہی موجزن تھی مگر شادی کے بعد انہوں نے عملی طور پر تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ وہ خواتین جنہوں نے تحریک آزادی میں عورتوں میں بیداری کی روح پھونکنے کی کوشش کی ان میں زاہدہ خلیق الزمان کا بھی ایک بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کے شوہر چوہدری خلیق الزمان ان لیڈروں میں سے تھے جنہوں نے قائداعظم کے ہاتھوں کو مضبوط بنانے میں دل و جان سے کوشش کی۔ زاہدہ خلیق الزمان نے شادی کے بعد اپنے شوہر کے ساتھ ساتھ مسلم لیگ کی تنظیم میں مسلسل جدوجہد کی۔ سنہ ۱۹۳۸ء میں پٹنہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کا جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخی اجلاس ہوا۔ اس میں زاہدہ بھی موجود تھیں۔ اس تاریخی اجلاس میں مسلم خواتین کو بیدار کر کے انہیں مسلم لیگ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی جس کی شاخیں پورے برصغیر میں کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔ زاہدہ کو یو۔پی کی خواتین کمیٹی کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ وہ یو۔پی مسلم لیگ کونسل کی رکن بھی تھیں۔ ان عہدوں پر رہ کر انہوں نے اپنی شاعرانہ صلاحیتوں، ادیبانہ قابلیت اور سیاسی شعور سے یو۔پی کی عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنانے میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ جلسوں میں ان کی شعلہ بیان تقریریں سن کر عورتیں دیوانہ وار تحریک آزادی میں شامل ہوتی گئیں۔ ان کی جادو بیان تقریریں جہاں عورتوں کو متاثر کرتیں وہاں ان افراد کے دلوں پر بھی بجلی بن کر گر گئیں جو مسلم لیگ کے راستے میں دیوار بن کر حائل ہو رہے تھے۔ ان کا کلام ان مسلمانوں کو عبرت اور نصیحت کا پیغام دیتا رہا جو مسلمان ہو کر مسلم لیگ کی مخالفت کرتے رہے۔ ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۷ء تک آپ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کی ممبر رہیں۔

قیام پاکستان کے بعد اکتوبر ۱۹۴۷ء میں ان کا خاندان ہجرت کر کے پاکستان میں آ کر کراچی میں مستقل طور پر آباد ہو گیا۔ کراچی میں آ کر بھی زاہدہ نے اپنی علمی و ادبی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سیاسی سرگرمیاں بھی جاری رکھیں۔ آزادی کی نعمت تو مل چکی تھی۔ اب انہوں نے پاکستانی عورتوں کی فلاح و بہبود پر سرگرمی سے توجہ دینا شروع کر دی۔ ان کی سیاسی سرگرمیوں ملکی فلاح اور خواتین کی بہبودی کے جذبے کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں سندھ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا رکن منتخب کیا گیا۔ اس عہدے پر رہ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انھوں نے مقدور بھر اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ سیاسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ انھوں نے اہم سوشل سرگرمیوں میں حصہ لیکر پاکستانی خواتین کی بہبود کے لئے انتھک کوششیں کیں۔ خواتین کی مختلف کمیٹیوں میں اپنی تدبیروں اور مفید مشوروں سے عورتوں کی رہنمائی کی۔ تعمیر پاکستان میں حصہ لیتے ہوئے آپ نے اپنی خدمات وقف کر دیں۔ اور بہت جلد عوامی مقبولیت حاصل کی۔ آل پاکستان وومن ایسوسی ایشن کے قیام اور ترقی میں آپ نے اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۵۳ء میں ان کے شوہر چوہدری خلیق الزمان مشرقی پاکستان کے گورنر مقرر ہوئے تو بیگم صاحبہ بھی ان کے ساتھ مشرقی پاکستان تشریف لے گئیں۔ انھوں نے ڈھاکہ میں ڈھائی سالہ قیام کے دوران تعلیمی اور سماجی کاموں کی تنظیم میں اہم حصہ لیا۔ مشرقی پاکستان کے ہسپتالوں میں نرسوں کی کمی کو دیکھ کر انھوں نے مشرقی پاکستان کی مسلمان لڑکیوں کو ہر ممکن طریقے سے نرسنگ کے پیشے کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی۔ مسلمان لڑکیاں نرسنگ کے پیشے کو اختیار کرنے سے ہچکچاتی تھیں۔ زاہدہ نے ایک گورنر کی بیوی ہونے کے باوجود مسلمان لڑکیوں کو عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے خود نرسنگ کا پیشہ اختیار کرکے ہسپتالوں میں کام کرنا شروع کیا۔ ان کے اس عملی نمونے کا یہ اثر ہوا کہ سینکڑوں لڑکیوں نے نرسنگ کے پیشے کو اختیار کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ ان لڑکیوں کو نرسنگ کی تربیت دی گئی اور بہت جلد مشرقی پاکستان کے ہسپتالوں سے نرسنگ کی کمی کو پورا کر دیا گیا۔ بیگم زاہدہ جب مشرقی پاکستان کی مسلمان لڑکیوں کو نرسنگ کی طرف راغب کر رہی تھیں تو ان دنوں وہ مفتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیں دو بار نرسنگ کی وردی پہن کر کسی بڑے ہسپتال میں جاکر مردانہ وارڈ میں مریضوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ اس انفرادی تحریک کا بہت اچھا اثر ہوا۔ نرسنگ کے عملی نمونے میں ان کا اگرچہ مسلمان لڑکیوں کو نرسنگ کی طرف راغب کرنے کا جذبہ بھی کارفرما تھا مگر اس سے بڑھ کر ان میں وہ جذبہ زیادہ کارفرما تھا جو ان کے دل میں انسانی ہمدردی کے طور پر موجزن تھا۔ جس کے تحت آپ ہسپتالوں میں نرسوں کی کمی کا احساس کرتے ہوئے اپنا وقت ہسپتالوں میں مریضوں کی دیکھ بھال میں صرف کرتی رہیں۔

ڈھاکہ میں قیام کے دوران انھوں نے مشرقی پاکستان کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بھی نہایت دلچسپی سے کام کیا۔ سٹیفورڈ ہسپتال کے غرباء کے فنڈ کی سرپرست ہونے کی وجہ سے آپ نے اپنا قیمتی وقت اور سرمایہ خرچ کیا۔ ڈھاکہ سے جب وہ کراچی واپس چلی آئیں تو یہاں آکر انھوں نے پھر سماجی کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ ان کی سماجی خدمات اور بے لوث سوشل کاموں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب میں کراچی میں اپنے حلقے سے بلامقابلہ ممبر منتخب ہوئیں۔ اس کے بعد پھر کراچی کے حلقہ خواتین سے بلا مقابلہ صوبائی اسمبلی کی رکن منتخب ہوئیں۔

زاہدہ زیادہ تر ان اداروں سے منسلک رہیں جو قومی فلاح و بہبود کے ادارے ہیں انہوں نے ریڈ کراس۔ اپوا اور گرل گائیڈز کی سرگرم کارکن کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ بھارت نے جب پاکستان پر بزدلانہ حملہ کرکے بے پناہ شہریوں اور ان کی املاک کو بموں کا نشانہ بنایا تو بیگم زاہدہ کراچی کی اس امدادی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کمیٹی کی سربراہ بحیثیت جواں متاثرین اور مجاہدین کی امداد کے لئے کراچی میں قائم کی
گئی تھی کراچی کے پسماندہ علاقوں کی بہبودی کے لئے انھوں نے بڑھ چڑھ
کر حصہ لیا - مہاجرین کی آبادکاری اور انہیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے میں
انہوں نے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں - ان کی کوششوں سے آل پاکستان
سوشل ورکرز لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا - اس تنظیم کی آپ ہی روح رواں
رہی ہیں - بنی نوع انسان کی ہمدردی کا جذبہ ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا
ہوا ہے وہ بلا لحاظ مذہب و ملت نوع انسان کی خدمت کرنے میں ہمیشہ
خوشی محسوس کرتی رہی ہیں - امریکہ نے جب ویٹ نام کے شہریوں پر مسلسل بمباری
کرنا شروع کر دی تو امریکی مردم کش پالیسی کے خلاف لاہور کے شہریوں نے
جلوس کی صورت میں ایک عظیم مظاہرہ کیا - بیگم زاہدہ اس جلوس کے قائدین
میں شامل تھیں - غرض یہ کہ پاکستان کی یہ نامور خاتون بحیثیت تحریک آزادی کی
مجاہدہ - مہاجرین کی ہمدردی - بے کسوں کی دستگیری اور بنی نوع انسان کی
خدمت کے جذبے سے سرشار دن رات قومی اور ملکی بھلائی کے کاموں میں
مصروف عمل رہی ہیں - ستمبر ۱۹۶۶ء میں مغربی پاکستان کی وزارت صحت کا
قلمدان ان کے سپرد کیا گیا - انھوں نے وزیر صحت کے فرائض منصبی ادا کرنے
کے ساتھ ساتھ سماجی اور سوشل کاموں میں بھی لگاتار حصہ لیا - وہ ایک بلند پایہ
شاعرہ ہیں - ان کی غزلیں دلآویز - پرکیف اور لطافت آمیز ہیں - تغزل آپ کا
خاص موضوع ہے -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم شیریں وہاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# شیریں وہاب

پاکستان کی ہونہار خاتون ۳ مارچ ۱۹۱۹ء کو پشاور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد خان بہادر قاضی میر احمد خان صوبہ سرحد کی معزز ہستیوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ والدین نے اپنی ہونہار بچی کا نام انجم آرا رکھا مگر بعد میں شیریں کے نام سے مشہور ہوئیں۔ پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید مکمل ختم کرنے کے بعد فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد والدین نے اپنی ہونہار بچی سات سالہ شیریں کو کوئین میری کالج لاہور میں داخل کرا دیا کوئین میری کالج ان دنوں نوابوں، رئیسوں، مہاراجوں اور انگریزوں کے بچوں کے لئے مخصوص تھا۔ ہر کہ ومہ کو وہاں داخل نہیں کیا جاتا تھا۔ داخلے کے وقت شیریں کا انٹرویو ہوا۔ اور اپنی خداداد قابلیت، لیاقت اور ذہانت کی وجہ سے کالج میں داخل کر لی گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سات سال تک والدین سے دور رہ کر تعلیم کی تکمیل میں کوشاں رہیں بورڈنگ ہاؤس میں داخل رہیں اور دن رات اپنی پڑھائی کی طرف متوجہ رہیں۔ گرمیوں میں یہ کالج بجائے لاہور کے ڈلہوزی منتقل ہو جاتا تھا۔ چنانچہ آپ گرمیوں میں باقاعدگی سے ہر سال ڈلہوزی چلی جاتیں۔ تعلیم کی پیاس نے شیریں کو مسافرت کے دکھ تکلیف اور والدین سے دوری کو قطعاً محسوس نہیں ہونے دیا۔

تعلیم کے دوران کالج کے مباحثوں میں باقاعدہ حصہ لیتی رہیں۔ کئی دفعہ تقریری مقابلوں میں انعامات حاصل کئے۔ باوجود اس کے کہ مادری زبان پشتو تھی اور ذریعہ تعلیم انگریزی تھا مگر اردو اخبارات اور کتابوں کے مطالعہ کی وجہ سے شیریں کو اردو زبان پر کافی عبور حاصل ہو چکا تھا۔ ٹینس، بیڈ منٹن، ہاکی اور دوسرے کئی کھیلوں میں بھی کافی دلچسپی لیتی رہیں۔

میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کا تعلیمی سلسلہ منقطع ہو گیا اپریل ۱۹۴۳ء میں آپ کی شادی پشاور کے مشہور ایڈووکیٹ قاضی عبدالوہاب سے ہوئی آپ کی ساس کا نام بھی انجم آراء تھا اس لئے خسر کے کہنے پر آپ نے اپنا نام شیریں وہاب رکھ لیا۔ تاکہ ساس اور بہو کے ناموں میں فرق ہو سکے۔

آپ کی والدہ محترمہ بیگم امتہ الرؤف جو لیڈی میر احمد کے نام سے مشہور تھیں صوبہ سرحد کی مشہور سوشل اور سیاسی کارکن تھیں۔ شیریں نے شادی کے بعد سماجی کاموں میں حصہ لینا شروع کیا۔ شیریں کی کارکردگی کو دیکھ کر صوبہ سرحد کے گورنر سر الیف گرفتھ کی بیوی نے انہیں مجبور کیا کہ وہ گرل گائیڈ ایسوسی ایشن میں کام کریں۔ چنانچہ آپ نے اس کام میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ آپ کی دلچسپی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابلیت اور ذہانت کو دیکھ کر آپ کو ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا۔ مسلسل دس سال تک آپ نے یہ کام نہایت جانفشانی سے سرانجام دیا۔ لاہور میں گرل گائیڈ کانفرنس منعقد ہوئی تو آپ نے صوبہ سرحد کی نمائندگی کی۔

۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی تو اس وقت صوبہ سرحد کے گورنر لارڈ کننگھم تھے۔ ان کی بیوی نے شیریں کو مجبور کیا کہ وہ جنگ عظیم میں اپنے ملک کے سپاہیوں اور فوجیوں کی مدد کے لئے کام کریں۔ چنانچہ دو گھنٹے روزانہ گورنمنٹ ہاؤس جا کر محاذِ جنگ میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کے لئے پٹیاں اور امدادی سامان بھجوانے کے لئے انتظام کرتیں۔ یہ کام عورتوں کی ایک تنظیم کے ماتحت ہو رہا تھا جس کا نام "فیملی ورک پارٹی" تھا۔ جنگ کے خاتمے کے بعد جب ہندوستان میں آل انڈیا وومن ایسوسی ایشن کی بنیاد پڑی تو پشاور کی عورتوں کو بھی ملکی آزادی میں حصہ لینے کے لئے متحد کرنے کی خاطر اس ایسوسی ایشن کی برانچ کھولی گئی۔ اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے کسی عورت کو جرأت نہ ہوتی تھی کہ وہ تحریک میں کھلم کھلا حصہ لے مگر شیریں نے اس ماں کی آغوش میں پرورش پائی تھی جس نے جہادِ آزادی میں حصہ لینے کے لئے صوبہ سرحد میں مردوں سے بھی پہلے سبقت کی تھی۔ اس لئے شیریں نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا۔ متواتر سات سال تک آپ اس تحریک کی صوبہ سرحد میں جنرل سیکرٹری رہیں۔ اسی تحریک کے دوران آپ کو بیگم محمد علی، سروجنی نائیڈو، مسز برج لال نہرو، مسز آصف علی، مسز پنڈت اور مسز مہر چند کھنہ جیسی خواتین کے ساتھ ملکی کام کرنے کا موقع ملا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ نے صوبہ سرحد میں عورتوں کو بیدار کرنے کی خاطر ۱۹۳۵ء میں ایبٹ آباد کے مقام پر آل انڈیا ویمن ایسوسی ایشن کی ایک شاندار کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جس میں تمام ہندوستان کی سرکردہ سوشل اور سیاسی خواتین نے حصہ لیا۔ اس کانفرنس کا اہتمام شیریں وہاب نے خود کرایا تھا تاکہ اس خطے کی عورتیں دوسری عورتوں کو دیکھ کر بیدار ہوں، اور اپنے حقوق کے تحفظ کی خاطر اپنے پاؤں پر خود کھڑی ہو سکیں۔

مسلم لیگ کی تنظیم نے جب مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا کہ ہندو قوم مسلمان قوم کے مفاد کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے تو مسلمان خواتین میں بھی بیداری کی لہر پیدا ہوئی اور ہر جگہ مسلم لیگ کی بنیاد پڑنے لگی۔ صوبہ سرحد میں خواتین مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی گئی تو بیگم شیریں وہاب نے جنرل سیکرٹری کے فرائض سنبھالتے ہوئے خواتین کو مسلم لیگ کا ممبر بنانا شروع کر دیا۔ اُن دنوں ہندو صوبہ سرحد پر چھائے ہوئے تھے۔ کانگرس کی تجوریوں کے منہ کھلے ہوئے تھے ہر طرف گاندھی کے چیلوں اور کانگرسی ایجنٹوں کا زور تھا۔ مسلم لیگ کا نام لینے سے بھی لوگ ڈرتے تھے مگر شیریں نے اس زمانے میں نہایت جرأت سے کام لیکر خواتین مسلم لیگ کی جنرل سکرٹری ہونے کی حیثیت سے وہ شاندار کارنامہ سرانجام دیا جو ہمیشہ یاد رہے گا۔ آپ نے پشاور میں گھر گھر جا کر عورتوں کو مسلم لیگ کا پیغام پہنچایا اور ممبر بنایا۔ صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کے دوران شیریں وہاب نے خواتین کے احتجاجی جلسوں کا انتظام کرایا۔ جلوس نکلوائے۔ گاڑیاں رکوائیں۔ غرضیکہ اس قسم کی تحریک شروع کی کہ عورتوں کی دیکھا دیکھی مردوں نے بھی جوش آزادی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انگریزوں اور ہندوؤں دونوں پر ثابت کر دیا کہ صوبہ سرحد کے عوام پاکستان میں شمولیت کے حامی ہیں نہ کہ بھارت میں۔ اس وقت صوبہ سرحد میں کانگرسی وزارت تھی۔ اس حکومت کے خلاف کام کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا۔ کانگرسی حکومت نے پولیس کو ہدایات دے دی تھیں کہ مسلم لیگ یا پاکستان کے نام لینے والوں کو کچل کے رکھ دیا جائے۔

بیگم صاحبہ نے پشاور اور گرد و نواح میں مختلف مقامات پر جلسے کرائے۔ خود تقریریں کیں۔ عورتوں کو بیدار کیا اور انہیں کہا کہ اپنے گھروں میں اپنے بھائیوں خاوندوں اور رشتہ داروں کو مجبور کریں کہ وہ کانگریس کے جال میں نہ پھنسیں اور ریفرنڈم میں صوبہ سرحد کو پاکستان میں شامل ہونے کی رائے دیں تاکہ صوبہ سرحد ہندوؤں کی غلامی سے چھٹکارا پاسکے۔

ہندوؤں کی سازش اور کانگرسی زر خرید مسلمانوں کے ارادوں کو بھانپ کر بیگم صاحبہ نے یہ طے کیا کہ مردوں کے جلسوں میں تقریریں کر کے مردوں کو غیرت دلائی جائے کہ وہ کیوں اپنے ضمیر کو فروخت کر کے ہندوؤں کی چالوں میں آ رہے ہیں۔ چنانچہ چوک یادگار میں ایک بھاری مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے کہا "آپ مردوں کو یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ سرحد کی عورتیں ریفرنڈم میں کانگرسی اشاروں پر صوبہ سرحد کو بھارت میں کبھی بھی شامل نہ ہونے دیں گی۔ ہم عورتیں اپنی جان پر کھیل کر اس صوبے کی خاک کو ہندوؤں کے قدموں سے محفوظ رکھیں گی۔" پشاور جو صوبائی دار الحکومت تھا اس میں حکومت کے کارندوں کو سرحد کے مسلمانوں کے جذبات کا اندازہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لگانے کے لئے سرحد کی عورتوں نے بیش بہا قربانیاں دی ہیں۔

تقسیم ملک کے وقت مہاجرین کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا تو ان بے گھر اور بے در مسلمانوں کی مدد کے لئے پشاور میں عورتوں کی "رضاکار سروس" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ شیریں وہاب پشاور میں اس تنظیم کی روح رواں تھیں آپ نے کپڑے، دوائیں اور ضروریاتِ زندگی کی دوسری چیزوں کو گھر گھر جا کر اکٹھا کیا۔ مشرقی پاکستان میں سیلاب آیا تو آپ نے قومی اور ملکی جذبے کے تحت کثیر رقم چندے کی صورت میں اکٹھی کر کے سیلاب فنڈ میں دی۔ قیام پاکستان سے قبل بہار ریلیف فنڈ میں بھی اسی طرح کافی روپیہ اکٹھا کر کے بہار کے مظلوم مسلمانوں کی مالی مدد کی۔

قیام پاکستان کے بعد خواتین مسلم لیگ کی جگہ "اپوا" کی تحریک میں شیریں وہاب نے کراچی کانفرنس میں پشاور کی عورتوں کی نمائندگی کی۔ چنانچہ آپ نے پشاور آ کر "اپوا" کی تحریک کا آغاز کیا۔ اپوا کے قواعد وضوابط کی رو سے انتخاب عمل میں لایا گیا تو آپ کو اپوا کی پشاور برانچ کا جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ تو سال تک آپ جنرل سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ بیگم رعنا لیاقت علی نے آپ کو اپوا کی سب جیکٹ کمیٹی کا ممبر نامزد کیا۔ آپ نے نہایت تندہی سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ کراچی اور ڈھاکہ میں اپوا کی کانفرنسوں میں شرکت کر کے اپنے وطن کی عورتوں کی نمائندگی کی۔ اپوا کی ایگزیکٹو کمیٹی نے دو دفعہ آپ کو باہر کے حلقوں میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے نامزد کیا مگر گھریلو مجبوریوں کی وجہ سے آپ باہر نہ جا سکیں۔ پشاور صدر میں چرخہ سنٹر کا قیام آپ کا اور بیگم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا اللہ کا زریں کارنامہ ہے۔ پشاور کے دارالنسواں میں سلیچ سنٹر کھولنے میں خود بھی مالی امداد کی اور دوسری خواتین سے چندہ اکٹھا کر کے ڈسپنسری قائم کی۔ دوائیں مہیا کیں جہاں غریب اور نادار عورتوں کا مفت علاج معالجہ کیا جاتا ہے ۱۹۵۸ء تک اس سلیچ سنٹر کے تمام انتظامات آپ کی تحویل میں رہے۔ آپ نے دارالنسواں میں دو پرائمری سکول قائم کرائے۔ جو چھ سال تک آپ کی کوششوں سے چلتے رہے۔ جب ان سکولوں کے اخراجات بڑھ گئے تو محکمہ تعلیم پشاور کو کہا گیا کہ یہ سکول اپنی تحویل میں لے لے۔ چنانچہ آج کل یہ دونوں سکول محکمہ تعلیمات پشاور ریجن کی نگرانی میں نہایت عمدگی سے چل رہے ہیں

قیام پاکستان کے بعد جب اقتدار پرستوں نے مسلم لیگ کو گھر کی لونڈی بنا دیا تھا تو شیریں نے سیاسی زندگی سے وابستگی ترک کر دی۔ البتہ عورتوں کی بہبودی اور فلاح کے لیے دل و جان سے کوشاں رہیں۔ آج تک وہ اپوا تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں مگر سیاسی معجزوں نے انہیں وہ مقام نہ دیا جس کی وہ مستحق تھیں ؎

نیرنگیٔ سیاستِ دوراں کو دیکھیے
منزل انہیں ملی ہے کہ جو ہمسفر نہ تھے

اگرچہ شیریں کا زیادہ وقت سماجی کاموں میں حصہ لینے اور اپنے خطے کی عورتوں کی فلاح و بہبودی میں گذرا مگر بحیثیت بیوی اور بحیثیت ماں کے انہوں نے اپنے فرائض سے کبھی غفلت نہیں برتی۔ ملکی خدمت میں ماں کا حصہ جو ہو سکتا ہے اس سے وہ غافل نہیں رہیں ان کے تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں جو سب کے سب اچھی تربیت کا نمونہ ہیں۔ بڑے بیٹے کا نام عبدالقیوم ہے جو پشاور یونیورسٹی سے بی ایس سی کے امتحان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں اوّل آیا۔ بعد میں اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلینڈ بھیجا گیا جہاں سے امتیازی حیثیت کے ساتھ اکاؤنٹنسی کا امتحان پاس کر کے اپنے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ دوسرا بیٹا ہمایوں ہے جس نے کیمسٹری میں بی ایس سی کا امتحان پاس کیا پھر ایل ایل بی کا امتحان دوسرے نمبر پر پاس کیا اور اس کے بعد ایم اے اکنامکس کیا۔ تیسرا بیٹا ہارون ہے جو اپنی ماں کی اعلیٰ تربیت کا ایک مکمل نمونہ ہے۔ بڑی بیٹی کا نام نسیمہ قاسمی ہے جس نے امتیازی حیثیت سے انگریزی میں ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا اور اب فرنٹیئر کالج فار ویمن میں لیکچرار ہے۔ دوسری بیٹی روح افزا ہے جس نے میڈیکل کالج سے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی۔ تیسری بیٹی بیرہ در سلطان ہے۔ تمام بچے نماز روزے کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ قرآن مجید اور اسلامی تعلیمات سے سب بچے روشناس ہیں۔

**اخلاق و عادات**۔ اگرچہ نسوانی دنیا میں ایک عجیب تغیر رونما ہو چکا ہے مگر زمانے کے اس تغیر نے سیٹر بیگم کی اسلام دوستی میں ذرا بھر فرق نہیں آنے دیا۔ بچپن سے لے کر اس وقت تک وہ نماز روزے اور دیگر ارکان اسلام کی شدید پابند ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے بچے ماں کی تربیت کا بہترین نمونہ ہیں۔ امور خانہ داری میں وہ ایک عورت کے تمام فرائض سرانجام دیتی ہیں۔ گھر کی سجاوٹ، صفائی، کھانا پکانا، سینا پرونا، کاڑھنا، بننا۔ اس کے علاوہ پودوں کی پرورش، مرغیوں کا پالنا اور گھر کی نگرانی اور نگہداشت ان کے محبوب مشغلے ہیں۔ باحوصلہ اور پرہمت خاتون ہیں۔ قومی یا ملکی خدمت کر کے صلہ حاصل کرنے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ وہ عورت اور مرد کو دوش بدوش قومی اور ملکی کاموں میں حصہ لینے کی قائل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیصرۂ ہند جنّت خاتون بیگم عبدالرشید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## تبصرۂ ہند

# جنت خاتون (بیگم عبدالرشید)

پاکستان کی ایک نامور مجاہدہ اور علی گڑھ عہد میں انہوں نے ایک
معزز گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے آباؤ اجداد کشمیر کے ایک معزز خاندان
سے متعلق رکھتے تھے۔ ڈوگروں کے ظلم و ستم سے تنگ آکر وہ امرتسر میں آکر آباد
ہو گئے۔ آپ کے والد صاحب محمد اکبر خان لاہور میں تجارتی کاروبار کرتے تھے۔ اس لئے
وہ امرتسر سے ترکِ سکونت کر کے مستقل طور پر لاہور میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ ان کے چھ
بچے تھے جن میں سے پانچ بچے فوت ہو گئے۔ صرف جنت باقی رہیں۔ اکلوتی جنت
ناز و نعم میں پرورش پا رہی تھیں کہ تین سال کی عمر میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ جنت
کی والدہ بڑی صوم و صلوٰۃ کی پابند اور شاکر خاتون تھیں۔ انہیں مستورات کی تعلیم اور فارسی زبان پر عبور تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبور حاصل تھا۔ وہ نہایت نیک دل۔ نیک سیرت۔ علم دوست اور علم پرور خاتون تھیں
انھوں نے اپنی اکلوتی بیٹی کی تعلیم و تربیت کی طرف پوری توجہ صرف کی۔ جنت نے جب
ہوش سنبھالا تو نیک سیرت ماں نے اپنی ہونہار بچی کو پہلے گھر پر خود ہی قرآن مجید پڑھایا
پھر چند اسلامی کتابیں پڑھائیں۔ جب جنت میں لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو گئی تو شفیق
ماں نے اپنی بچی کو لاہور کے وکٹوریا گرلز ہائی سکول میں داخل کیا۔ تاکہ جنت تعلیمی زیور سے آراستہ
ہو سکے۔ جنت نے ایسی ماں کی گود میں پرورش پائی تھی جو اسلامی طرز زندگی کا ایک مکمل نمونہ
تھیں۔ نیک ماں کی ہونہار بیٹی بچپن سے ہی نہایت خوش اخلاق اور نیک کردار تھیں۔
تعلیم کی طرف خاص توجہ دیتی تھیں۔ نہایت شوق سے پڑھتی تھیں۔ چنانچہ جنت نے اپنے
اچھے اخلاق اور عمدہ قابلیت سے بہت جلد سکول میں ممتاز حیثیت حاصل کر لی۔ وہ اپنی
محنت کی بدولت ہر امتحان میں امتیازی حیثیت سے کامیاب ہوتی رہیں۔ سکول کی تمام استانیاں
اور ہیڈ مسٹرس جنت کی ہونہاری اور قابلیت سے بہت زیادہ متاثر تھیں۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ
وہ دستکاری کی طرف بھی خاص توجہ دیتی تھیں۔ اپنی قابلیت، شرافت اور ہونہاری کی وجہ
سے وہ ہمیشہ کلاس کی مانیٹر رہیں۔ بعض دفعہ جب کوئی استانی کلاس میں نہ ہوتی تو جنت کلاس
کی طالبات کو پڑھائی میں مصروف رکھتیں تاکہ ان کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔ سکول میں جلسے ہوتے
تو جنت ان جلسوں میں باقاعدہ تقریریں کرتیں۔ کلاس میں اگر کوئی غریب لڑکی ہوتی۔ تو
جنت اس لڑکی کی ہر ممکن مدد کرتی۔ جنت کی ہمدرد ماں نے جنت کو انسانی ہمدردی کی جو
تربیت دی تھی اس تربیت کا اثر جنت کے رگ و ریشے میں سمایا ہوا تھا۔ طالب علمی کے
زمانے میں جنت نے سکول کی ہم کلاس طالبات کے ساتھ بھی اپنی خصوصی تربیت کا اثر دکھایا
یہی وجہ تھی کہ سکول کی تمام طالبات جنت کی انتہائی قدر کرتی تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن دنوں جنت وکٹوریہ گرلز ہائی سکول میں تعلیم حاصل کر رہی تھیں ان دنوں مسلمان عورتوں کی نہ تو کوئی باقاعدہ انجمن تھی اور نہ ہی کوئی سوسائٹی تھی۔ مسلمان عورتیں تعلیمی فقدان اور سیاسی شعور نہ رکھنے کی وجہ سے محض اپنے گھروں کی چار دیواری میں مقید زندگی بسر کر رہی تھیں۔ ان کے مقابلے میں ہندوستان کی ہندو اور سکھ عورتیں طبقہ نسواں کی بہتری اور عورتوں کے حقوق کی بحالی کے لئے جدوجہد میں مصروف تھیں۔ پنجاب کے گورنر کی اہلیہ لیڈی گلانسی اور چند اعلیٰ حکام کی بیگمات مل کر ریڈکراس سوسائٹی میں سرگرمی سے حصہ لے رہی تھیں۔ گورنمنٹ کی سرپرستی میں ایک خاص سوسائٹی قائم تھی جو لیگ آف ہیلپ کے نام سے مشہور تھی۔ یہ سوسائٹی بھی محض سرکاری مفاد کی خاطر عمل میں لائی گئی تھی۔ اس سوسائٹی میں عورتوں کو ملکی خدمات سرانجام دینے کی تربیت دی جاتی تھی۔ اس سوسائٹی میں چند باثر خواتین شامل تھیں جن میں اکثر مشنری سکولوں کی استانیاں اور اعلیٰ افسروں کی بیگمات تھیں۔ اس سوسائٹی کا جلسہ اکثر گورنمنٹ ہاؤس میں ہوا کرتا تھا۔ جنت خاتون بھی اپنی استانیوں کے ساتھ اس جلسے میں شریک ہوتی تھیں۔ بعد میں وہ باقاعدہ اس سوسائٹی کی ممبر بن گئیں تاکہ وہ اس سوسائٹی میں شامل ہو کر باقاعدہ قومی خدمت کی تربیت حاصل کر سکیں۔ ابھی وہ دسویں جماعت میں زیر تعلیم تھیں کہ ان کی شادی ہندوپاک کے مشہور صحافی اور عالم دین جناب مولوی محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار لاہور کے صاحبزادے جناب عبدالرشید سے ہو گئی۔ اب وہ بجائے جنت خاتون کے بیگم عبدالرشید کے نام سے جانی پہچانی جانے لگیں۔

شادی کے بندھن میں بندھنے کے باوجود گھریلو فرائض اور ذمہ داریوں کو نباہنے کے ساتھ ساتھ وہ برابر تعلیم سے بھی دلچسپی لیتی رہیں۔ گھر پر فارسی اور اردو ادب کا مطالعہ شروع کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیا۔ تھامپسن کے نامور مصنفوں کی کتابیں ان کے زیر مطالعہ رہتیں۔ علم و فن کی لگاتار تشنگی رہیں۔ شادی کے بعد وہ بچوں کی ماں بننے کے باوجود انھوں نے علم و فن سیکھنے کی تگ و دو جاری رکھی۔ وہ اس مقصد کے لئے علم و فن نہیں سیکھ رہی تھیں کہ وہ کوئی ملازمت حاصل کر سکیں یا وہ اپنے علم و فن کو ذریعہ معاش بنا سکیں بلکہ ان کے دل میں علم و فن کی ایک لگن تھی۔ وہ شیخ سعدی کے اس نظریہ کی پابند تھیں کہ ؎

پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

تعلیمی پیاس بجھانے کے لئے جنت۔ اپنا اکثر وقت اپنے شوہر کے کتب خانے میں صرف کرتیں۔ جونہی وہ گھریلو کام کاج سے فارغ ہو جاتیں وہ اس کتب خانے میں جا کر بیٹھ جاتیں۔ اپنے پسندیدہ موضوع کی کتابیں لے کر گھنٹوں مطالعہ میں مصروف رہتیں۔ مگر ان کی دستکاری کے شوق کی تکمیل اس کتب خانے میں نہ ہو سکتی تھی۔ ان کی بچی خدا تو کچھ سیانی ہو گئی تھی مگر عابد ابھی ماں کی گود میں تھا۔ آنکھ ابھی دو ماہ کی تھی۔ ایک دن وہ عابد کو گود میں اٹھائے لاہور کے انڈسٹریل سکول میں گئیں۔ ان کی سہیلیاں ان کے ساتھ تھیں۔ انڈسٹریل سکول میں جا کر وہاں کئی گھنٹے تک دستکاری کے کام کا جائزہ لیتی رہیں۔ اس سکول کی ہیڈ مسٹریس کی بہن وکٹوریہ گرلز ہائی سکول میں جنت کی استانی رہ چکی تھیں جس کی وجہ سے دستکاری سکول کی ہیڈ مسٹریس کو بھی جنت کی قابلیت، سمجھداری اور علم و فن کے ذوق و شوق کا بخوبی علم تھا۔ ہیڈ مسٹریس نے جنت سے کہا کہ وہ دستکاری کے شوق کو پورا کرنے کے لئے سکول میں داخل ہو جائیں۔ جنت نے کہا دو بچوں کی ماں ہوں۔ گھریلو فرائض بھی سرانجام دینے پڑتے ہیں۔ چھوٹا بچہ گود میں ہے ان حالات میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کس طرح اپنے شوق کی تکمیل کروں؟ساس نے جونہی جنت کے فنی شوق کو دیکھا، تو دستکاری کا عزم لے لیا۔ اور جنت کو نیکہ گھر سے لے آئیں۔ اور آکر اپنے بیٹے عبدالرشید کو کہا کہ جنت کو دستکاری کا شوق ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم اسے دستکاری کے سکول میں داخل ہونے کی اجازت دیدو۔ عابد کو میں گھر میں سنبھالے رکھوں گی اور عابد کو یہ اپنے ساتھ لے جایا کرے گی۔ کیونکہ ہیڈ مسٹریس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بچے کے لئے ایک کمرے اور جھولے کا مناسب انتظام کر دیا کرے گی۔ عبدالرشید بھی اپنی بیگم کے فنی اور علمی شوق کی وجہ سے ان کا بہت قدر کرتے تھے۔ انہوں نے اجازت دیدی۔

بیگم عبدالرشید انڈسٹریل ہوم سکول میں داخل ہو گئیں۔ وہ عابد کو گود میں اٹھا کر روزانہ سکول جایا کرتیں۔ عابد کو ساتھ کے کمرے میں ایک جھولے میں ڈال دیتیں اور خود دستکاری کے کام میں تربیت حاصل کرتیں۔ وہ ایک طرف تو اپنے ننھے عابد کا خیال رکھتیں اور دوسری طرف اپنے شوق کے مطابق دستکاری کے کام میں مصروف رہتیں۔ عابد جو ابھی ماں تک نہ کر سکتی تھی۔ گھر پر دادا دادی کے پاس ہی رہتی۔ صنعتی سکول کا کورس دو سال کا تھا ایک طرف بچوں کی پرورش اور نگہداشت۔ دوسری طرف گھریلو فرائض کی ذمہ داری، تیسری طرف دو سال کا صنعتی کورس۔ بہرحال جنت کے مصمم ارادے اور عزم راسخ میں ذرہ بھر بھی کمی پیدا نہ ہوئی۔ وہ بیک وقت بچوں کی بہتر تربیت میں بھی مصروف رہیں اور اپنے فنی شوق کی تکمیل میں بھی کوشاں رہیں۔ یہاں تک کہ انھوں نے دستکاری کے دو سالہ کورس کو محنت اور توجہ سے امتیازی حیثیت سے پاس کر کے ڈپلوما حاصل کر لیا۔

۱۹۳۲ء میں ان کے بزرگ خسر مولوی محبوب عالم صاحب فوت ہو گئے تو ان کے بعد آپ اپنے شوہر کے ساتھ بمبئی چلی گئیں۔ اور ایک عرصے تک عورتوں کے ایک مشہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جریدے خاتون کی ایڈیٹری کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ بمبئی میں یہ پہلا پرچہ تھا۔ جو مسلمان خواتین کی بیداری اور مسلم لیگ کے پروپیگنڈے کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ اس پرچے کی سرپرست بیگم فاطمہ تھیں۔ بیگم فاطمہ اپنی بھاوج کو ساتھ لے کر بمبئی کے ایک قصبہ میں گئیں۔ بیسیوں جگہوں اور جگہ جگہ جا کر عورتوں کو کہا کہ اپنے حقوق کی بحالی اور تحفظ کے لئے میدانِ عمل میں نکلیں۔ بیگم عبدالرشید ایک طرف تو اپنے پرچے "خاتون" کے ذریعے عملی طور پر مسلم لیگ کا پروپیگنڈہ کرتی رہیں۔ اور دوسری طرف گھر گھر جا کر عورتوں کو سمجھایا کہ ہندو اور سکھ عورتیں مردوں کے دوش بدوش آزادی کی جدوجہد میں مصروف ہیں اس لئے مسلمان عورتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد ہو کر مردوں کے دوش بدوش عملی طور پر حصہ لیں۔ تاکہ کانگریس کے خطرناک عزائم کا مقابلہ کیا جا سکے۔ بمبئی میں "خاتون" کی کامیابی کے بعد یہ پرچہ لاہور سے شائع ہونے لگا۔ تو بیگم عبدالرشید بھی لاہور چلی آئیں اور یہاں آ کر اس پرچے کی ادارت کے فرائض سرانجام دینے لگیں۔

اب بیگم عبدالرشید نے قلمی اور تقریری جہاد کو چھوڑ کر عملی طور پر تحریکِ آزادی میں حصہ لینا شروع کیا۔ قائداعظم نے مسلم لیگ کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی تھی مسلم لیگ کو منظم کرنے کے لئے اور تحریکِ آزادی کو پنجاب کے گوشے گوشے میں مقبولِ عام بنانے کے لئے کارکن مردوں اور عورتوں کی ضرورت تھی۔ مولوی محبوب عالم کا گھرانہ تمام کا تمام کٹر مذہب پرست اور مسلم لیگی تھا۔ اس لئے اس گھرانے کے ہر مرد اور ہر عورت نے مسلم لیگ کے ممبر بنانے کی تحریک شروع کر دی۔ مردانہ مسلم لیگ کی برانچیں تو ہر جگہ قائم ہو چکی تھیں۔ مگر عورتوں میں مسلم لیگ کے پروپیگنڈے کے لئے کوئی منظم تحریک ابھی تک لاہور میں وجود میں نہ آئی تھی۔ ہندو عورتیں پوری تندہی کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدھی سادھی مسلمان عورتوں کو کانگریس کا ہمنوا بنانے کی کوشش میں مصروف تھیں۔ ان حالات کو دیکھ کر لاہور کی چند سرکردہ مسلمان عورتیں موچی دروازے کے باہر برکت علی محمڈن ہال میں جمع ہوئیں۔ ان خواتین میں بیگم عبدالرشید۔ بیگم قلندر علی۔ بیگم شاہنواز اور گیتی آراء شامل تھیں ان سب نے اپنے اپنے حلقۂ اثر کی کئی عورتوں کو بھی گھروں سے بلا کر شریک محفل کیا۔ صرف بات چیت کے ذریعہ ان خواتین نے مل کر یہ پروگرام بنایا کہ ہندو عورتیں کانگریس کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہیں۔ وہ سیدھی سادھی مسلمان عورتوں کو بھی ان کے گھروں میں جا کر کانگریس کے اثر میں جکڑ رہی ہیں اس لئے مسلمان عورتوں کو بھی اپنے فرض کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور قائداعظم کی رہنمائی میں مسلم لیگ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔" چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر عورت اپنے اپنے حلقۂ اثر میں ہر مسلمان عورت کو مسلم لیگ کا ممبر بنانے کی کوشش کرے۔ تاکہ آزادی کی نعمت کے حصول کے لئے ہر ممکن تدبیر پر عمل کر کے قائداعظم کے ہاتھوں کو مضبوط کیا جا سکے۔"

سرکردہ خواتین نے پروگرام تو بنا لیا تھا مگر ایک عرصے تک اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا کیونکہ مسلمان عورتوں کو گھروں سے نکال کر آزادی کے لئے جدوجہد میں حصہ لینے کے لئے ایک طرف شرعی پابندیاں حائل تھیں اور دوسری طرف انگریزوں اور ان کے برسر اقتدار حاکموں کا خوف راستے میں حائل تھا۔ لہٰذا ایک عرصے تک عورتوں میں ایک جمود سا طاری رہا۔ آخر مسلم لیگ کی مشہور مجاہدہ فاطمہ بیگم بمبئی سے لاہور چلی آئیں تاکہ اس جمود کو توڑا جا سکے۔ پاکستان ایک خواب تھا اس کی تعبیر پر یقین اور ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے فاطمہ بیگم نے اپنی بھانجی بیگم عبدالرشید کو اپنے ساتھ لیا۔ اور لاہور کی گلی گلی۔ کوچہ کوچہ۔ قصبہ قصبہ اور گاؤں گاؤں پہنچیں۔ بیگم عبدالرشید نے نہ دن دیکھا نہ رات۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلسل تحریکِ آزادی کی ایک سرگرم کارکن کی حیثیت سے کام کرنے لگیں۔ جہاں بھی کہیں مسلم لیگ کا جلسہ ہوتا، بیگم رشید عورتوں کو گھروں سے نکال کر جلسہ گاہ میں لے جاتیں تاکہ وہ مسلم لیگ کے پیغام کو سن کر سمجھ سکیں۔ جو عورتیں جلسوں میں حاضر نہ ہو سکتیں ان کے گھروں میں جا کر انھیں تمام مسئلہ سمجھا آتیں۔ صبح سے شام تک ان کا یہی معمول بن گیا تھا۔ لاہور کے مختلف محلوں اور قصبوں میں مسلم لیگ کا پیغام پہنچانے کے بعد وہ فاطمہ بیگم کی زیرِ قیادت پسرور، جالندھر، امرتسر، لدھیانہ، کرنال، رہتک اور دوسرے علاقوں میں بھی جاتیں۔ ہر جگہ جا کر عورتوں کے جلسے کئے۔ اس تگ و دو میں انھیں حکومت سے بھی خطرہ تھا۔ پہلے ہندو اور خود ان حکام کی گرفت اور جبر و تشدد کا بھی خدشہ تھا۔ مگر اس بیباک مجاہدہ نے کبھی بھی ڈر کو اپنے دل میں جگہ نہ پانے دی۔ انھوں نے ہر جگہ جا کر مسلمان عورتوں کو یقین دلایا کہ وہ ماضی کی شاندار روایات کو زندہ و تابندہ رکھنے کے لئے غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے مسلم لیگ کا ساتھ دیں۔

ابھی مسلم لیگ کی ابتدائی تگ و دو شروع تھی کہ دوسری جنگِ عظیم کا آغاز ہو گیا۔ انگریزوں نے جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہندوستان کے باشندوں کی امداد حاصل کرنا چاہی۔ انھوں نے آزادی کا وعدہ کر کے ہندوستانی باشندوں سے جنگ میں مالی اور جانی مدد کی اپیل کی۔ آزادی حاصل کرنے کے لئے محکوموں نے حاکموں کے وعدہ پر یقین اور اعتماد کیا۔ تاکہ کسی نہ کسی طرح غلامی کی زنجیریں توڑی جا سکیں۔ چنانچہ ہندوستان کے ہر حصہ کے ہزاروں افراد فوج میں بھرتی ہو کر محاذِ جنگ پر پہنچے ادھر محاذِ جنگ پر خدمات سرانجام دینے والوں کے لئے امدادی سامان۔ کپڑے، خوراک اور ادویات وغیرہ کی بھی ترسیل ہونے لگی۔ لاہور میں ایک جماعت ورکنگ پارٹی قائم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا گیا۔ جس میں ہزارہا افراد کو گرم کپڑے بننے، وردیاں بنانے، بٹن لگانے، لحاف درست کرنے، زخمیوں کے لئے پٹیاں تیار کرنے کے کام پر لگا دیا گیا۔ پنجاب کے گورنر کی بیوی لیڈی گلانسی ریڈ کراس کے ذریعے امدادی سامان مہیا کرنے میں مصروف تھیں۔ وہ ایسی باوقار رضاکار عورتوں کی تلاش میں تھیں جو جنگ کے موقع پر اپنے شوہروں سے یا اپنے گھروں سے جنگ میں شریک فوجیوں کی مدد کر سکیں۔ بیگم عبدالرشید ریڈ کراس کی ممبر تھیں۔ انہوں نے لیڈی گلانسی کو مشورہ دیا کہ وہ کٹ پیس سنٹروں میں جو ہزارہا افراد کام میں مصروف ہیں۔ انہیں محاذ پر بھیجا جائے اور یہ کام جو وہ سرانجام دے رہے ہیں انڈسٹریل سنٹروں میں عورتوں کے سپرد کر دیا جائے۔ اس مفید مشورے کو لیڈی گلانسی نے گورنمنٹ ہاؤس کے ایک اجلاس میں گورنر اور اعلیٰ حکام کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ بغیر کسی بحث کے اس مشورے کو دانشمندانہ تجویز قرار دیتے ہوئے قبول کر لیا گیا۔ لیڈی گلانسی اور اعلیٰ حکام نے بیگم رشید کو ان تمام سنٹروں کا نگران مقرر کر دیا۔ انہوں نے نہایت دیانتداری اور فرض شناسی سے ان تمام فرائض کو سرانجام دیا جو ان کے سپرد کئے گئے تھے۔

بیگم رشید انگریز گورنر کی بیوی کو اپنی عمدہ کارکردگی سے یہ ذہن نشین کرانا چاہتی تھیں کہ مسلمان عورتیں بھی مسلمان مردوں کی طرح آزادی کی خاطر اپنے فرائض کو سرانجام دینے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتیں۔ چنانچہ وہ لگاتار بے لوث خدمات سرانجام دیتی رہیں۔

بلا لحاظ مذہب و ملت بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کے صلے میں برطانوی حکومت نے انہیں ۱۹۴۵ء میں "قیصرۂ ہند" کا خطاب اور براونز میڈل عطا کیا۔ بیگم رشید کے مشوروں سے گورنمنٹ ہاؤس میں مینا بازار منعقد کیا گیا۔ اسی طرح دوسرا مینا بازار جہانگیر کے مقبرہ پر لگایا گیا۔ ان مینا بازاروں سے حکومت کو ہزاروں روپے کی امدادی رقوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حاصل ہوئیں۔ اس لحاظ سے اگر یہ کہا جائے تو بالکل حقیقت ہے کہ ہمارے ہاں مینا بازار کے انعقاد کا سہرا بھی بیگم عبدالرشید کے سر ہے۔

جنگ ختم ہوئی تو مسلمانوں نے اپنی قربانیوں اور خدمتوں کے صلے میں انگریزوں پر زور دیا کہ وہ اپنے وعدہ کو ایفا کرتے ہوئے ہمیں آزادی دیں۔ اب کانگرس ایک مخصوص نظریے کے تحت مشترکہ آزادی کا مطالبہ کر رہی تھی۔ وہ ہندوستان کی تقسیم کی مخالف تھی۔ کانگرس کی دوراندیش گھناؤنی اور خطرناک سازش یہ تھی کہ وہ ان مسلمانوں کو جنہوں نے صدیوں تک ہندوستان پر حکومت کی۔ اب انہیں انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانے کے بعد ہندوؤں کا محکوم اور مغلوب بنا دیا جائے۔ قائداعظم ہندوؤں کے اس نظریے کو بھانپ چکے تھے۔ اس لئے انھوں نے مسلم لیگ کی منظم تحریک کے ذریعے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے یہ مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کو ایک الگ سٹیٹ دی جائے جس کا نام پاکستان ہو۔ پاکستان کے حصول کے لئے مسلمان مردوں اور عورتوں نے مشترکہ جدوجہد شروع کر دی۔ بیگم عبدالرشید نے رضاکارانہ طور پر بغیر کسی زنانہ مسلم لیگ کے عہدے پر فائز رہنے کے ایک ادنیٰ رضاکار کی حیثیت سے دن دیکھا نہ رات۔ دیوانہ وار مسلم لیگ کے لئے کام شروع کر دیا۔ عبدالرشید صاحب بھی اخبار کے ذریعے مسلم لیگ کا پروپیگنڈا کرتے رہے۔ ابھی یہ تحریک اپنے شباب پر تھی کہ ان کے شوہر عبدالرشید خان ۱۹۳۶ء میں بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ جنت خاتون بیوہ ہو گئیں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے سر سے شفیق باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ بیگم عبدالرشید پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ایک طرف گھر کا سہاگ اجڑ گیا۔ چھوٹے چھوٹے بچے جو زیر تعلیم تھے وہ بے سہارا ہو گئے۔ دوسری طرف وہ بلند مقصد تھا جس کے لئے بیگم رشید نے اپنی زندگی وقف کر رکھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھی وہ مقصد تحریک آزادی پاکستان میں عملی جدوجہد کا تھا۔ اب بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم و تربیت اور گھر کی تمام ذمہ داریوں کا بوجھ ان کے سر آن پڑا۔ ان حالات میں بیگم عبدالرشید جیسی مجاہدہ نے عزم راسخ، یقین محکم اور عمل پیہم کا وہ ثبوت پیش کیا جو طبقۂ خواتین کے لئے یقیناً مشعل راہ ہے۔

انگریزوں نے خضر وزارت کو مسلم لیگ کی تحریک آزادی میں ایک فولادی دیوار بنا کر حائل کر دیا تھا۔ اس فولادی دیوار کو پاش پاش کر کے آزادی کے حصول کے لیے جہاں ہمارے مرد مجاہدوں نے عظیم قائد کے ایما پر سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی وہاں بیگم عبدالرشید جیسی مجاہد خواتین نے بھی وہ کارنامے انجام دیئے جو تاریخ تحریک پاکستان کا ایک سنہرا باب ہیں۔

بیگم رشید نے اپنے تمام بچوں کو جو زیر تعلیم تھے مسلم لیگ کی تحریک میں کام کرنے کی تلقین کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی بیٹی عذرا زنانہ جلسوں میں اپنی شعلہ نوا تقریروں کے ذریعے عورتوں کے جذبات کو ابھار کر انگریزوں کی قائم کردہ خضر وزارت کی فولادی دیوار کو پاش پاش کرنے پر جوش دلاتی رہیں۔ عذرا کی تقریریں انتہائی جوشیلی ہوا کرتی تھیں مجاہداں کی اس مجاہد بیٹی نے تحریک آزادی کے میدان گول باغ کے جلسے میں قائداعظم کی صدارت میں ہونے والے جلسے میں انگریزی زبان میں شعلہ بیان تقریر کے ذریعے چوٹی کے لیڈروں سے خراج تحسین حاصل کیا۔ ان کے جوشیلے اور حوالمردیئے عابد نے اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر تحریک آزادی کے مظاہروں کے دوران پولیس کے جبر و تشدد، سنگینوں اور بندوقوں کی گولیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سیکرٹریٹ کے دروازے کے سامنے جا کر لیٹ کر کہا کہ "ہم مسلمان یا آزادی حاصل کریں گے یا مر جائیں گے"۔ عابد کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ساتھ کئی دوسرے طالب علموں نے بھی یہی منظر ہیرو کیا۔ گھنٹوں تک تڑ تڑ لیکن پولیس نے تماشا کے آنسو گیس پھینک کر ان سب نوجوانوں کو بے ہوش کیا۔ غرض یہ کہ بیگم عبدالرشید نے اپنے بچوں سمیت تحریک آزادی کے دوران شاندار و دلیرانہ خدمات سرانجام دیں۔ وہ بعد اپنے بچوں سے تحریک کے دوران کارگزاریوں کے واقعات کو سن کر انہیں شاباش دیتیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتیں کہ نصرت کے مقابلہ پر سینہ سپر ہو جانا ہی دراصل ایک مومن کی نشانی ہے۔ بزدل لوگ زندہ نہیں کہلاتے وہ جیتے جی مردہ ہوتے ہیں۔ اس لئے بزدلی کے خیال کو بھی ان کے نزدیک کبھی دل میں نہ لانا۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ تو بے کس مہاجروں کے قافلوں کے قافلے لاہور آنے لگے۔ ان کی آبادکاری اور انہیں ضروری آسائشیں مہیا کرنے کے لئے حکومت نے اہم انتظامات کئے۔ ان مہاجروں میں تعداد ایسی عورتوں کی بھی تھی جو لاوارث تھیں اور بے سہارا عورتیں تھیں جو آبادکاری کی سہولیات اور دوسری آسائشیں حاصل کرنے کے لئے افسران اعلیٰ تک رسائی حاصل نہیں کر سکتی تھیں۔ ان عورتوں میں بعض ان معزز گھرانوں کی خواتین تھیں جو عدالتوں اور کچہریوں کے حاکموں کے سامنے حاضر ہونا معیوب سمجھتی تھیں مگر وہ اب مجبور تھیں بے بس تھیں۔ بے سہارا تھیں۔ اب انہیں عدالتوں اور کچہریوں میں جانا ضروری ہوتا تھا کیونکہ ڈپٹی کمشنر لاہور کے ذمے یہ کام سپرد تھا کہ وہ اس قسم کے بے سہارا تارکین وطن کی درخواستوں پر فوری عمل درآمد کریں۔ تاکہ ان کے مصائب کا ازالہ ہو سکے۔ یہ دکھی اور بے سہارا خواتین مردوں کے سامنے آنے سے ہچکچاتی تھیں اس لئے لاہور کچہری میں حکومت نے شعبہ خواتین کا ایک سنٹر کھول دیا۔ اور مسلم لیگ اور سوشل ورکر کی رکن بیگم عبدالرشید کو شعبہ خواتین کا انچارج مقرر کیا گیا۔ چنانچہ لاہور کی ضلع کچہری میں انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


نے انہیں کھولا۔ تاکہ مہاجر مستورات بے باکانہ طور پر ان کے پاس آئیں اور حکومت کی مراعات سے فائدہ اٹھا کر اپنی تکلیفوں سے نجات حاصل کر سکیں۔ بیگم عبدالرشید نے تقریباً ڈھائی سال تک نہایت تندہی اور جانفشانی سے اس فرض کو انجام دیا۔ تقریباً بیس ہزار عورتوں کو انہوں نے ہنر سکھایا اور انہیں دوبارہ زندگی کی مسرتوں سے ہمکنار ہونے میں مدد دی۔ مہاجرین میں تقسیم ہونے کے لئے کپڑے۔ برتن۔ لحاف اور دوسرا گھریلو سامان انہی کے پاس پہنچایا جاتا تھا۔ اور انہوں نے منصفانہ طریقے سے ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق پہنچانے کا انتظام بھی سنبھالا۔ بیوہ اور بے سہارا خواتین کو انہوں نے سلائی کی مشینیں مہیا کیں۔ تاکہ وہ سخت محنت کر کے روزی کما کر اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال سکیں۔

مہاجرین کی آبادکاری کا کام ابھی جاری تھا کہ ہندوستان نے غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ کشمیری مہاجرین کا غول کی صورت میں ڈوگروں کے ظلم و ستم کا شکار ہو کر پاکستان میں پناہ لینے لگے۔ مجاہدین کشمیر نے جب اپنے پاکستانی بھائیوں کو پکارا تو کشمیری بھائیوں کی آواز پر پاکستانی مردوں نے لبیک کہا۔ ماں بہنوں بہادر اور جانباز عورتوں نے بھی مجاہدانہ طور پر حصہ لے کر یہ ثابت کیا ہے کہ عورت جب مصمم ارادہ کر کے میدان عمل میں نکلتی ہے تو وہ توپوں اور بموں کی گھن گرج کو ایک معمولی کھیل سمجھتی ہے۔ بیگم عبدالرشید نے کشمیر کے مجاہدین، مہاجرین اور زخمیوں کی امداد کے لئے سات ٹرک ابتدائی طبی سامان، ادویات، کمبل، لحاف اور کھانے پینے کی اشیاء سے بھر کر ہندری کے محاذ پر پہنچایا۔ وہاں مہاجرین اور مجاہدین میں یہ سامان تقسیم کیا۔ زخمیوں کو طبی امداد کا سامان بھی پہنچایا۔ نیز کشمیری مہاجرین کو جو ڈوگروں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن کر پیدل پاکستان آ رہے تھے۔ انہیں گاڑیوں میں بٹھا کر منزل مقصود پر پہنچایا۔ اسی طرح مختلف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سامان اکٹھا کر کے زخمیوں اور تباہ حال مہاجرین کے لئے ایبٹ آباد کے ہسپتالوں اور کیمپوں میں پانچ ٹرک بھر کر خود لے گئیں ۔ نامور ماں کے ہونہار بچے اپنی تعلیم میں مصروف تھے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد خالد اور عذرا ڈاکٹری کے پہلے سال میں زیر تعلیم تھے ۔ اب عابد بھی کالج میں زیر تعلیم تھا ۔ تیسرا بچہ امجد ابھی سکول میں تھا ۔ ان سب بچوں کے تعلیمی اخراجات کا بوجھ اب ناقابل برداشت ہو چکا تھا ۔ بیگم رشید نے اپنے بچوں کو تعلیمی زیور سے آراستہ کرنے کے لئے پہلے تو زیور فروخت کیا ۔ پھر گھر کا اثاثہ تک فروخت کر کے بچوں کی تعلیم پر صرف کیا ۔ اس کے بعد جب کوئی اور ذریعہ نظر نہ آیا تو بیگم رشید نے سوچا کہ اب قومی فرض جو کچھ ہو سکا میں ادا کر چکی ہوں ۔ لہٰذا اب میں اس اہم فرض کو بھی پورا کروں کیونکہ بحیثیت ایک ماں کے میرا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ میں اپنی قوم اور اپنے ملک کے لئے بہترین افراد مہیا کروں ۔ جو میرے ملک اور میری قوم کے کام آسکیں ۔ چنانچہ اس آڑے وقت میں انہیں دستکاری میں حاصل کرنے والی تربیت اور سرٹیفکیٹ کام آئے ۔ دستکاری سے انہیں بے حد انس تھا چنانچہ بمبئی کے زمانہ قیام میں بھی جبکہ وہ اخبار "خاتون" کی ایڈیٹری کے فرائض بھی سرانجام دے رہی تھیں اس کے ساتھ ساتھ وہ بمبئی کے سیوا سدن انڈسٹریل سکول میں بھی تربیت حاصل کر کے دستکاری کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکی تھیں ۔ دستکاری کے ان مختلف سرٹیفکیٹوں اور دستکاری میں اعلیٰ تربیت کی وجہ سے انہوں نے ملازمت کے لئے درخواست دی چنانچہ ان کی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں لاہور کے گورنمنٹ انڈسٹریل سکول میں بطور ہیڈ مسٹریس مقرر کیا گیا ۔ ۱۹۵۸ء تک وہ اسی سکول میں بطور ہیڈ مسٹریس رہ کر اپنے بچوں کی تعلیمی مشکلات کو حل کرتی رہیں ۔ آخر خدا نے ان کی محنتوں کا انہیں صلہ عطا کیا ۔ ان کا بیٹا خالد خدا اسے جنت نصیب کرے ۔ ولایت سے ایم ۔ بی ۔ بی ایس کی ڈگری لے کر وطن واپس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا۔ مگر صرف پانچ ماہ کے بعد ۲۲ سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ اس کے دو لڑکے سعد بن خالد اور بلال بن خالد ہیں۔

خالد کی وفات بیگم عبدالرشید کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ تھی مگر انھوں نے صبر و استقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور خدا کے حضور میں شاکر و صابر رہ کر دعا گو رہیں کہ "خدایا تیری امانت تھی تو نے لے لی۔ مجھے صبر عطا کر"۔

ان کی بیٹی عذرا ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ ان کی شادی کرنل عطاء اللہ قریشی سے ہو چکی ہے۔ عذرا چار سال تک امریکہ میں زیر تعلیم رہیں۔ یہ پاکستان کی وہ واحد خاتون ہیں جنہوں نے اناٹومی ڈیپارٹمنٹ میں غیر ممالک سے ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ عذرا کی بے مثال قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکن گورنمنٹ نے انہیں چار ہزار روپے ماہوار پر امریکہ میں ملازمت کی پیشکش کی۔ مگر اس وطن پرست بیٹی نے غیر ملک کو اپنی تعلیمی قابلیتوں سے مستفید کرنے سے اپنے ملک کی خدمت کرنے کو ترجیح دی۔ وہ وطن واپس آکر بطور پروفیسر آف میڈیسن کے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ عذرا باوجود اس کے کہ کافی عرصے تک امریکہ میں زیر تعلیم رہیں مگر وہ ماڈرن دور کی بے حد پابند ہیں۔ عمرہ بھی کر چکی ہیں۔ حج کی نیت بھی کئے ہوئے ہیں وہ غیر ملکی طرز معاشرت سے سخت متنفر ہیں۔ وہ ملکی معاشرت کو اپنانا باعث فخر سمجھتی ہیں۔ مجاہد ماں کی مجاہد بیٹی کے دل میں بے مثال جذبہ ہے۔ پاک بھارت سترہ روزہ جنگ کے دوران وہ لاہور محاذ کے قریب سی۔ ایم۔ ایچ میں زخمی مجاہدوں کی مرہم پٹی کرنے میں مصروف رہیں۔ وہ ہر روز صبح سویرے توپوں اور بندوقوں کی گھن گرج میں ہسپتال چلی جاتیں اور شام کو اپنے فرض کی ادائیگی کے بعد گھر آکر خوشی محسوس کرتیں کہ اس نے اپنے مجاہد بھائیوں کی مرہم پٹی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عذرا کی خدمات بالکل امتیازی تھیں۔ اس کی یہ بے لوث خدمت وطن پرستی اور حب ملت کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

عذرا کے بعد بیگم عبدالرشید کے بیٹے عابد رشید ہیں۔ یہ لفٹیننٹ کرنل ہیں۔ انہوں نے بھی امریکہ میں ڈاکٹری کی تربیت حاصل کی ہے۔ وہ اس وقت افواج پاکستان میں اعلیٰ عہدے پر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے ساجد رشید ہیں انہوں نے انگلینڈ میں تین سال، امریکہ میں دو سال تک اور کچھ عرصہ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں پولیس ٹیکنیک کی تربیت حاصل کی ہے۔ آپ اس وقت یونیورسٹی پولیس میں ایک اہم کلیدی عہدے پر فائز ہیں۔

بیگم عبدالرشید ایک مجاہد خاتون ہیں۔ ان کی سادہ گفتگو، شگفتہ مزاجی اور بارعب و باوقار چہرہ باوجود پیرانہ سالی کے نورانی شعاعوں سے منور ہے۔ اسلام سے انہیں والہانہ محبت ہے۔ ان کے گھر میں ہر کام کا آغاز اسلامی رسوم کے تحت ہوتا ہے۔ عربی، فارسی اور اردو پر کافی عبور حاصل ہے۔ ان زبانوں سے لگاؤ کی وجہ سے انہوں نے شادی کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ادیب عالم، مولوی عالم اور منشی فاضل کے امتحانات دیئے۔ شعر و شاعری کا بھی ذوق ہے اور ادب سے کافی لگاؤ ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ "میں مشکلات اور مصائب کو دیکھ کر گھبراتی نہیں مگر میرا تمام بہنوں اور بچیوں کو یہ مشورہ ہے کہ وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ہر مصیبت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ نیز آزادی ہمیں مل چکی ہے۔ اب ایک ماں کی سب سے بڑی قومی اور ملکی خدمت یہی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔"

بیگم عبدالرشید کو مذہب سے گہرا لگاؤ ہے۔ انہوں نے اپنے مکان میں ایک کمرہ مخصوص اس لئے وقف کر رکھا ہے کہ محلہ کی عورتیں وہاں آکر قرآن مجید اور قرآن کی تفسیر پڑھ سکیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین سے واقفیت حاصل کر سکیں۔ باوجود اس کے کہ ان کے تمام بچے۔ پوتے۔ پوتیاں اور گھر کے دوسرے افراد موجودہ مروجہ تعلیم میں اعلیٰ تربیت یافتہ ہیں مگر وہ سب کے سب اسلامی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ آپ کہتی ہیں کہ زمانہ کی رفتار کے ساتھ ساتھ بچوں کو مروجہ تمام علوم سیکھنے چاہئیں۔ تاکہ وہ مخصوص ماحول کے مطابق معاشرے میں ترقی کر سکیں۔ مگر اس مروجہ تعلیم اور مخصوص ماحول کے ساتھ مطابقت کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہم مسلمان ہو کر اپنے بچوں کو اپنے مذہب سے بیگانہ رہنے دیں۔ مذہب سے بیگانگی کے رجحان نے ہمارے معاشرے میں ہزاروں برائیاں پیدا کر دی ہیں اور ان برائیوں کا سب سے بڑا سبب صرف وہ والدین ہیں جو اپنے بچوں کو مذہب سے بیگانہ رکھ رہے ہیں۔ والدین بچوں کو عملی طور پر زندگی بسر کرنے اور ماحول میں مطابقت پیدا کرنے میں خود نمونہ بن کر دکھاتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ ہماری موجودہ نسل کے بگڑنے کے ذمہ دار صرف وہ والدین ہیں۔ جو مذہب سے بیگانگیت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ یہی والدین دراصل اپنے بچوں کی ہر جائز اور ناجائز خواہشات کی تکمیل کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہماری نسلیں بگڑ رہی ہیں۔ آپ کے دل میں اسلامی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ انھوں نے لاہور شہر میں تین سنٹر کھول رکھے ہیں تاکہ عورتیں ان سنٹروں میں قرآن مجید پڑھیں اور قرآن کی تفسیر سے واقفیت حاصل کر سکیں۔ ایک سنٹر تو انھوں نے خود اپنے گھر میں کھول رکھا ہے۔ دوسرا سنٹر سمن آباد میں۔ اور تیسرا سنٹر کرشن نگر میں ہے۔ ان سنٹروں کے کھولنے سے ان کا یہ مقصد ہے کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تعلیمات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے روشناس کرایا جاسکے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں مغربی روش کو چھوڑ کر خالص اسلامی طرز معاشرت اختیار کر سکیں۔ وہ بہت بڑی مخیر خاتون ہیں۔ غریبوں کے دکھ سکھ میں برابر کی شریک ہوتی ہیں اور حتی الامکان ان کی مالی اعانت کر کے دلی مسرت اور سرور حاصل کرتی ہیں۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرحد کے سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگی پرچم لہرانے والی مجاہدہ نذیر نیاز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# صوبہ سرحد کے سیکرٹریٹ پر سبز ہلالی پرچم لہرانے والی

## مجاہد خاتون

# نذیر نیاز

---

وہ خاتون جو صوبہ سرحد میں خواتین کو تحریک آزادی کے لیے بیدار کرنے کا اہم ذریعہ ثابت ہوئی وہ نذیر نیاز تھی جس نے لاہور کی مشہور مسلم لیگی مجاہدہ اور عالم باعمل خاتون فاطمہ بیگم سے درسِ حریت سیکھا۔ اور پھر فاطمہ بیگم ہی کے نقشِ قدم پر چل کر صوبہ سرحد کی نوجوان لڑکیوں کو اپنے ساتھ ملا کر آزادی کی جدوجہد میں شاندار کارنامے سرانجام دیئے۔ نذیر نیاز کے والد جناب نیاز الدین ایک معزز کشمیری خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو کشمیر میں بارہ مولا کے نزدیک ایک گاؤں گلگام میں رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ چند صدیاں پہلے کشمیر میں جب خوفناک قحط پڑا تو کشمیر کے کئی خاندان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکِ سکونت کر کے ہندوستان کے مختلف شہروں میں منتقل ہو گئے تھے۔ نیاز الدین کے آبا و اجداد بھی اسی دور میں سیالکوٹ میں مستقل طور پر آ کر آباد ہو گئے تھے۔ اس خاندان کے اکثر افراد علم و فضل میں خاصی شہرت رکھتے تھے۔

نیاز الدین صاحب اور ان کے بھائی تمام کے تمام اگرچہ تجارت پیشہ ہیں مگر ان کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم بہتر تربیت اور عمدہ قابلیت دیکھ کر اس خاندان کی علم دوستی کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ نیاز الدین کو خدا نے چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں عطا کیں۔ لڑکوں میں عبد الواحد۔ سعید اختر۔ ڈاکٹر منظور احمد اور خالد رشید ہیں لڑکیوں کے نام رشیدہ ظفر۔ نذیر نیاز۔ شمیم اقبال۔ نسیم جاوید اور رفیعہ بٹ ہیں وہ والدین قوم کے لئے باعثِ فخر ہوتے ہیں جو قوم کو اچھے افراد مہیا کریں۔ وہ مائیں اور وہ باپ قابلِ فخر ہیں جو اپنے بچوں کی اس طرح اعلیٰ تربیت کریں کہ ان کے بچے معاشرے کا بہترین فرد ثابت ہو کر ملک اور قوم کے کام آ سکیں۔ نیاز الدین اور ان کی اہلیہ نے اپنے تمام بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ان کے تمام بچے اعلیٰ تعلیمیافتہ اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ ان کا بڑا لڑکا عبد الواحد تاجر ہے۔ تین بیٹے سعید اختر، منظور احمد اور خالد رشید افواج پاکستان میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ لڑکیوں میں شمیم ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے۔ نسیم اور رشیدہ بھی تعلیم کے ساتھ ساتھ انتہائی سلیقہ شعار ہیں۔ رفیعہ بٹ ملک کی وہ نامور افسانہ نگار ہے جس کے اصلاحی اور دلچسپ افسانوں نے اسے شہرت دوام عطا کی ہوئی ہے۔ اس کے مشہور افسانے ناہید۔ نائلہ۔ انیلہ۔ شبو۔ عاصفہ اور دوستی کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان افسانوں کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کہ افسانہ چھپتے ہی فلمساز کمپنیاں ان کے بہترین افسانے کو فلمانے کے لئے دوڑ دھوپ شروع کر دیتی ہیں۔ رضیہ بٹ اپنے افسانوں کے ذریعے اردو ادب کی خدمت کے علاوہ اپنے اصلاحی افسانوں کے ذریعے معاشرے کی اصلاح بھی کر رہی ہیں۔ انہوں نے تحریک آزادی کے ابتدائی دنوں میں ایک کارکن کی حیثیت سے بھی اہم کام کیا ہے

نذیر نیاز ۲۱ نومبر ۱۹۲۰ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد سیالکوٹ سے بسلسلہ تجارت راولپنڈی چلے آئے۔ یہاں نذیر نے پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد والد کے ساتھ ۱۹۳۳ء میں پشاور چلی آئیں۔ نیاز الدین صاحب نے پشاور ہی مستقل سکونت اختیار کر لی تو نذیر کو لیڈی گرفتھ ہائی سکول میں داخل کیا گیا۔ وہ بچپن ہی سے ذہین تھیں۔ اس لئے مڈل کا جب امتحان ہوا تو صوبہ سرحد میں اوّل آکر وظیفہ اور انعام حاصل کیا۔ ان کے ماں باپ کو اپنے ذہین اور محنتی بچوں کی کامیابی پر ہمیشہ بھروسہ رہتا تھا۔ امتحان کے دنوں میں ان کے والدین یہ نہیں سوچتے تھے کہ ہمارے بچے پاس ہوں گے یا نہیں بلکہ وہ اپنے ذہین اور محنتی بچوں کے متعلق اکثر یہ سوچا کرتے تھے کہ ہمارے بچے امتحان میں فسٹ آئیں گے یا سیکنڈ۔ چنانچہ مڈل کے بعد میٹرک کا امتحان ہوا تو ہونہار نیاز یونیورسٹی بھر میں اوّل آئیں۔ اس کے بعد ایف۔ اے بھی امتیازی حیثیت سے پاس کرنے کے بعد لاہور میں جناح اسلامیہ کالج میں داخل ہو گئیں۔ اس کالج کی پرنسپل بیگم فاطمہ تھیں جو تعلیم کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کو تحریک آزادی کے لئے خاص طور پر تربیت دے رہی تھیں۔ نذیر نے اس کالج سے بی۔ اے کرنے کے بعد لاہور کے لیڈی میکلیگن کالج سے ۱۹۴۳ء میں بی ٹی کا امتحان پاس کیا۔ اس امتحان میں بھی میرٹ سکالرشپ حاصل کیا۔ بی ٹی کرنے کے بعد پشاور میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آکر لیڈی گرفتھ ہائی سکول میں پہلے اسسٹنٹ ٹیچر کی حیثیت سے ملازم ہوئیں بعد میں اسی سکول میں وائس پرنسپل بنیں اور پھر اسی سکول کی پرنسپل مقرر ہوئیں۔ مارچ ۱۹۳۶ء میں ان کی شادی ملک محمد خان سے ہوئی جو پولیس میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔

اس وقت وہ اہم تدریسی فرائض کے علاوہ پشاور ریجن گرل گائیڈ ایسوسی ایشن کی جنرل سیکرٹری اور آل پاکستان گرلز گائیڈ کونسل کی سرگرم کارکن کے فرائض بھی سرانجام دے رہی ہیں۔ اپوا کی پشاور برانچ کی سیکرٹری اور فیملی پلاننگ میں کافی عرصے تک بطور سیکرٹری کے شاندار خدمات بھی سرانجام دے چکی ہیں۔ ۱۹۵۶ء میں کولمبو پلان کے تحت حکومت نے انہیں آسٹریلیا بھیجا۔ جہاں سے آپ نے سمعی اور بصری طریقہ تعلیم کی تربیت حاصل کی۔ اس ایک سالہ تربیت کے دوران آپ نے آسٹریلیا میں کئی قومی بہبود کے اداروں اور تعلیمی سنٹروں کا بغور مطالعہ کیا۔ تاکہ اپنے ملک میں ان اداروں کی بنیاد پر خدمت کی جاسکے۔ ۱۹۶۱ء میں حکومت نے آپ کو امریکہ کے نظام تعلیم کو سمجھنے کے لئے شکاگو یونیورسٹی بھیجا۔ چھ ماہ تک شکاگو یونیورسٹی میں زیر تربیت رہیں۔ اس دوران آپ نے امریکی نظام تعلیم سے مکمل واقفیت حاصل کی۔ جابجا تعلیمی درسگاہوں میں جاکر طریقہ تعلیم کو دیکھا تاکہ اپنے ملک کے افراد کو جدید طریقہ تعلیم کے ذریعے جدید ترین اصولوں کے مطابق تعلیمی زیور سے آراستہ کیا جاسکے۔ نذیر نے بیرونی ممالک میں جاکر جس طریقہ تعلیم کو دیکھا۔ واپس آکر انہی جدید اصولوں اور جدید تقاضوں کے مطابق لیڈی گرفتھ ہائی سکول کی طالبات کو مستفید کرنے کے علاوہ اپنے قیمتی مشوروں اور کوششوں سے ملک کے کئی تدریسی اداروں اور عورتوں کی بہبود کی کئی انجمنوں کو مستفید کیا۔ علمی قابلیت۔ اعلیٰ صلاحیت اور انتھک تدریسی خدمات کے صلے میں ۱۹۶۷ء میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں آؤٹ سٹینڈنگ ٹیچر زایوارڈ عطا کیا گیا۔ پاکستان کی یہ واحد خاتون ہیں جنہیں ملک کا سب سے پہلا یہ اعزازی ایوارڈ ملا۔ اس ایوارڈ میں تین ہزار روپیہ نقد انعام کے علاوہ سونے کا تمغہ اور کچھ دوسری مراعات بھی شامل تھیں۔

اخلاق وعادات: نذیرا انتہائی رحم دل، ملنسار اور خوش خلق ہیں۔ وہ باوجود ذمہ دارانہ تدریسی فرائض سرانجام دینے کے اور ایک اعلیٰ افسر کی بیوی ہونے کے گھر کے کام کاج میں بھی مسلسل مصروف رہتی ہیں۔ کھانے پکانے اور گھر کے سلیقے میں ماہر ہونے کے علاوہ گھر کا تمام کام خود کرنے میں خوشی محسوس کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ اگر میں ایک اچھی ماہر تعلیم نہ ہوتی تو اچھی باورچن ضرور ہوتی وہ تدریسی فرائض اور دوسری سوشل خدمات سرانجام دینے کے بعد اکثر وقت باورچی خانے میں کھانا پکانے اور گھر کے دوسرے کام کاج میں صرف کرتی ہیں وہ حد درجہ رحم دل ہیں۔ طالبات کے دکھ درد میں برابر کی شریک ہیں۔ سکول کی تمام طالبات ان کی ماں کی طرح عزت کرتی ہیں۔ نذیرہ کہتی ہیں کہ ایک اچھا استاد اور استانی وہی ہے جو شاگردوں کو اپنی اولاد کی طرح سمجھ کر تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت میں بھی مسلسل کوشش کرے۔ تاکہ وہ قوم کے بہترین افراد ثابت ہوسکیں۔ اگر اس قسم کا خیال استاد اور استانیاں اپنے دل میں پیدا کرلیں تو یقیناً تعلیمی معیار ایک حد تک بلند ہوسکتا ہے۔ کیونکہ تعلیم کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ طلبا اور طالبات کو زندگی بسر کرنے کے طور طریقے سکھائے جائیں۔ انہیں حوادثات زمانہ سے مقابلہ کرنے کے مختلف طریقے سکھا کر ان میں خود اعتمادی اور محنت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اور انہیں ایسی تربیت دی جائے کہ وہ قوم اور ملک کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باعث فخر ہو سکیں۔ نذیر کہتی ہیں کہ معلمی کا پیشہ ایسا پیشہ ہے جس سے قوم اور ملک کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی جا سکتی ہے۔ نذیر نیاز میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ انتہائی سادگی پسند ہیں۔ کبر و نخوت اور نمود و نمائش سے انہیں بے حد نفرت ہے۔ وہ طالبات کو اکثر یہ ذہن نشین کراتی رہتی ہیں کہ اچھا انسان وہ ہے جو اچھی سیرت اور اچھے کردار کا مالک ہو۔ تکبر اور غرور یا ظاہری نمود و نمائش وہی لوگ کرتے ہیں جو حسن سیرت اور حسن کردار سے عاری ہوتے ہیں۔

**تحریک آزادی میں جد و جہد:** نذیر نیاز طالب علمی کے زمانے ہی سے سکول کی ڈبیٹنگ سوسائٹیوں کے مباحثوں اور تقریروں میں حصہ لیتی رہیں۔ سکول میں اکثر مباحثے ہوتے تو نذیر تقریری مقابلوں میں ہمیشہ اول آئیں۔ ان کی تقریر کا لب و لہجہ اور تلفظ کی مناسب ادائیگی تقریر میں جان ڈال دیتی اور سننے والے ان کی تقریروں سے بہت ہی متاثر ہوتے۔

پشاور میں ایف۔ اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد نیاز الدین صاحب نے اپنی ہونہار بیٹی کو کسی زنانہ ڈگری کالج میں داخل کرنا چاہا۔ تاکہ وہ مزید تعلیم حاصل کر سکے۔ چونکہ ان دنوں پشاور میں کوئی بھی زنانہ ڈگری کالج نہ تھا۔ لہذا نیاز الدین صاحب نے نذیر کے کوائف لکھ کر داخلے کے لئے لاہور کے زنانہ ڈگری کالج میں بذریعہ ڈاک درخواست بھیجی۔ خوش قسمتی سے یہ خط ملتان روڈ کے ایک ایسے زنانہ کالج میں جا پہنچا۔ جہاں کی پرنسپل تحریک آزادی کی مجاہدہ پنجاب کی مشہور مسلم لیگی سیاستدان بیگم فاطمہ تھیں۔ فاطمہ بیگم نے جونہی نذیر کے تعلیمی کوائف دیکھے تو نیاز الدین صاحب کو خط لکھا کہ آپ نذیر کو میرے کالج میں جو جناح اسلامیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کالج کے نام سے مشہور ہے داخل کرا دیں۔ تاکہ آپ کی ہونہار بچی تعلیمی مراحل طے کرنے کے ساتھ ساتھ سوشل سروس کی تربیت اور تحریک آزادی میں حصّہ لینے کی تربیت حاصل کر کے قوم اور ملک کے کام آسکے۔ نیاز الدین صاحب نے فاطمہ بیگم کی اس رائے سے اتفاق کر کے اسی کالج میں اپنی بچی کو داخل کرا لیا۔ نذیر لاہور چلی گئیں۔ فاطمہ بیگم نے دُور دراز کی رہنے والی طالبات کے لئے کالج کے ساتھ ہی ہوسٹل کا انتظام کر رکھا تھا۔ کئی قوم پرست مسلمانوں کی بچیاں اس ہوسٹل میں رہ کر تعلیمی تربیت کے ساتھ ساتھ فاطمہ بیگم سے تحریک آزادی کی جدوجہد کی تربیت حاصل کر رہی تھیں۔ جناح اسلامیہ کالج حقیقت میں ایک ایسا ادارہ تھا جس کا قیام ہی محض اسی لئے عمل میں لایا گیا تھا کہ طالبات میں آزادی کے جذبے کی تربیت کو پروان چڑھایا جا سکے۔ بانیٔ پاکستان اس کالج کے اغراض و مقاصد اور اس کی کارکردگی سے بخوبی واقف تھے۔

نذیر نیاز نے اس کالج میں داخل ہو کر بہت جلد اپنی قابلیت کے جوہر دکھائے ان کی قابلیت، ہونہاری، تقریری اور تحریری خوبیوں نے فاطمہ بیگم کو بہت زیادہ متاثر کر دیا تھا۔ چنانچہ ان خوبیوں کی وجہ سے بہت ہی تھوڑے عرصے میں نذیر نیاز فاطمہ بیگم کی خاص معتمد بن گئیں۔ لاہور میں جہاں بھی مسلم لیگ کا جلسہ ہوتا فاطمہ بیگم نذیر نیاز کی معیت میں طالبات کے گروپ مسلم لیگی زعماء کی تقریریں سننے اور مسلم لیگ کے پیغام سے روشناس ہونے کے لئے جلسہ گاہ میں بھیجتیں۔ نذیر نیاز نواب بہادر یار جنگ کی تقریروں سے بہت زیادہ متاثر ہوئیں۔ ان کی تقریروں کے مخصوص اثر نے نذیر کی زندگی میں بھی ایک خاص انقلاب پیدا کر دیا تھا نذیر کو لیگی زعماء کی تقریروں نے اور زیادہ حریت پسند اور جوشیلا بنا دیا تھا۔ اب نذیر کالج کے جلسوں میں نہایت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جوشیلی تقریریں کر کے کالج کی طالبات کے جذبہ حریت کو بیدار کرنے لگیں۔ ان مخصوص انداز کی حریت پسند تقریروں اور ان کے موثر تقریری لب و لہجہ نے تقریری میدان میں انہیں ایک خاص مقام پر پہنچا دیا تھا۔ فاطمہ بیگم نے مارچ ۱۹۴۰ء میں قائد اعظم کو اپنے کالج میں مدعو کیا۔ تاکہ وہ ان طالبات کی کارکردگیوں اور ان کی تعلیمی قابلیتوں اور اس تربیت کا جائزہ لے سکیں جو اس کالج میں انہیں دی جا رہی ہے۔

قائداعظم جب ملتان روڈ کے جناح اسلامیہ کالج میں آئے تو ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کالج کی طالبات کے علاوہ ہزاروں دوسری عورتیں بھی شامل تھیں۔ اس اہم اجتماع کے لئے فاطمہ بیگم نے نذیر نیاز کو استقبالیہ تقریر کرنے اور کالج کی طرف سے رہنمائے قوم کو سپاسنامہ پیش کرنے کے لئے منتخب کیا۔ قائداعظم کے ساتھ کئی دوسرے مسلم لیگی زعما تھے۔ نذیر کی تقریر اور اس کے مسلم لیگ کے لئے جذبات سن کر قائداعظم سمیت تمام زعما بہت ہی متاثر ہوئے۔ تالیاں بجا بجا کر نذیر کی تقریر کے ہر فقرے اور ہر جذبے کی داد دی جاتی تھی۔ نذیر کو یہ بھی فخر حاصل ہے کہ وہ لاہور کے اس تاریخی اجلاس میں رضاکار کارکن کی حیثیت سے شامل تھیں۔ جس میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی تھی۔

نذیر کے والدین بھی خوش تھے کہ ان کی بچی کو ایک ایسی آغوش مل گئی جہاں سے وہ تعلیمی زیور سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ مجاہدانہ سرگرمیوں کی تربیت حاصل کر رہی ہے۔ نذیر نے ۱۹۴۲ء میں فاطمہ بیگم کے کالج سے بی۔ اے کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کر کے لیڈی میکلیگن کالج میں داخل ہوئیں اور وہاں سے بی ٹی کا امتحان دے کر میرٹ سکالرشپ حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ پشاور آ کر لیڈی گرفتھ ہائی سکول میں بطور اسسٹنٹ ٹیچر ملازم ہو گئیں۔ اسی ملازمت کے دوران نذیر نے تحریک جدوجہد آزادی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ شاندار خدمات سرانجام دیں جو صوبہ سرحد کی تحریک آزادی میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔

نذیرہ جب تعلیم کی تکمیل کے بعد پشاور آگئیں تو ان دنوں یہاں تحریک آزادی کی شدید جدوجہد جاری تھی۔ صوبہ سرحد میں کانگرس کی تحریک زوروں پر تھی۔ کانگرس کو شکست دینے کے لئے اور صوبہ سرحد کے گاؤں گاؤں میں مسلم لیگ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مخلص کارکنوں کی ضرورت تھی۔ مردوں میں تو کئی کارکن اور لیڈر میدان عمل میں آچکے تھے۔ مگر یہاں کی عورتوں کو اس جدوجہد میں شامل کرنے کے لئے باقاعدہ تحریک کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ صوبہ سرحد میں پٹھانوں کی اکثریت اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو گھر سے نکل کر کسی بھی تحریک میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اور دوسری طرف یہ علاقہ قدیم روایات کا بہت زیادہ پابند تھا۔ اس لئے کسی عورت کا گھر سے باہر نکلنا ایک بہت بڑی دشواری تھی۔ نذیرہ اپنی تعلیم و تربیت مکمل کرنے کے بعد جب پشاور روانہ ہوئیں تو فاطمہ بیگم نے نذیرہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ پشاور جا کر عورتوں کو تحریک آزادی میں حصہ لینے پر آمادہ کریں۔ نذیرہ نے یہاں آکر مسلم لیگ کے لئے کنویسنگ تو شروع کر دی مگر اس کا دائرہ صرف اپنی سہیلیوں اور ان کے گھروں کی چاردیواری تک محدود تھا کیونکہ عورتوں کو گھروں سے باہر نکالنے کے لئے ایک زبردست تحریک کی ضرورت تھی جس کے لئے فضا ہموار نہیں تھی۔ نذیرہ نے فاطمہ بیگم کو اپنے راستے میں حائل تمام دشواریوں سے مطلع کیا۔ اس کے بعد تحریک آزادی کی نڈر اور بے باک مجاہد خاتون فاطمہ بیگم صوبہ سرحد کی عورتوں کو بیدار کرنے اور سرحد کے گاؤں گاؤں میں مسلم لیگ کا پیغام پہنچانے کے لئے نذیرہ کی امداد کو ۱۹۴۳ء میں پشاور پہنچیں۔ یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آکر وہ نذیر کے پاس ٹھہریں۔ نذیر نے پہلے سے فضا ہموار کر رکھی تھی۔ ان کی سہیلیاں بھی ایسی تھیں جن کے دلوں میں قومی ہمدردی تھی۔ مسلم لیگ کے لئے بے پناہ محبت تھی۔ اور قائداعظم کے حکم پر اپنی جان کی قربانی بھی پیش کرنے کے لئے تیار تھیں۔

فاطمہ بیگم کے آنے پر نذیر نے اپنی ان سہیلیوں کو مدعو کیا جن میں ممتاز جمال۔ سرزار جمال۔ بادشاہ جمال۔ سردار جیدر۔ فہمیدہ رؤف، فہمیدہ شریعت خاص کر قابلِ ذکر ہیں۔ نذیر کے گھر میں مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے سرحد کی عورتوں کو بیدار کرنے کا پروگرام طے ہوا۔ اس پروگرام کے تحت پشاور کی چند با اثر اور عمر رسیدہ خواتین کو مجبور کیا گیا کہ وہ اس جد و جہد میں نوجوان سرگرم کارکن لڑکیوں کی سرپرستی کے لئے آمادہ ہوں تاکہ یہ کارکن لڑکیاں بلا کسی خوف و خطر کے سرحد کی عورتوں کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کر کے تحریک آزادی کے لئے جد و جہد کر سکیں۔ چنانچہ فاطمہ بیگم نے چند ایسی خواتین منتخب کیں جو با اثر تھیں۔ ان عمر رسیدہ خواتین میں بیگم عبدالواحد۔ بیگم شریف حسین۔ بیگم ثناء اللہ۔ بیگم مفتی۔ بیگم غلام حسین۔ بیگم نیتر محمد۔ بیگم فدا علی اور بیگم فضل کریم تھیں۔

تحریک آزادی کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ ضروری تھا کہ سرحد میں خواتین مسلم لیگ کا باقاعدہ قیام عمل میں لایا جائے۔ چنانچہ فاطمہ بیگم اپنے کارکن گروپ کو ساتھ لے کر سرحد کے وزیر اعظم سردار اورنگ زیب کے پاس گئیں اور ان سے درخواست کی کہ وہ اپنی بیگم کو اجازت دیں کہ وہ میدانِ عمل میں نکل کر کارکن لڑکیوں کی سرپرستی کریں تاکہ یہ فعال گروپ بے باکانہ طور پر بے دھڑک کام کر سکے۔ سردار اورنگ زیب خان نے فاطمہ بیگم کے کہنے پر اپنی بیگم کو جد و جہد آزادی میں حصہ لینے کی اجازت دیدی اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد طے شدہ پروگرام کے تحت جلسہ ہوا جس میں زنانہ مسلم لیگ کی تشکیل کی گئی۔ بیگم اورنگ زیب کو صدر بنا کر ایک منظم طریقے سے تحریک آزادی کی جد وجہد میں حصہ لینے کے لئے صوبہ سرحد کی خواتین کو میدان عمل میں نکال کر مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کی تگ و دو شروع کر دی گئی۔ زنانہ مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کے لئے ایک سرگرم سیکرٹری کی ضرورت تھی لہٰذا برائے نام ایک سیکرٹری کا انتخاب عمل میں لایا گیا مگر سیکرٹری کا کام دربردہ نذیر کے سپرد کر دیا گیا۔ کیونکہ وہ ملازم تھیں اس لئے بحیثیت ملازم کے کھلم کھلا کام نہیں کر سکتی تھیں کیونکہ ایک طرف انگریز سرکار کی نوکری تھی۔ اور دوسری طرف مقابلے میں کانگرس جماعت تھی جو ذرہ ذرہ سی بات میں مسلم لیگ کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی تھی۔ کانگرسی ایسی آزادی چاہتے تھے جس کے کرتا دھرتا ہندو ہوں۔ اور مسلمان ان کے اشاروں پر زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوں۔ اس کے مقابلے میں مسلم لیگ ایسی آزادی کے لئے کوشاں تھی جس میں مسلمانوں کے لئے الگ ریاست کا مطالبہ تھا۔ تاکہ مسلمان ہندوؤں کی بالادستی سے آزاد رہ کر آزادی کی نعمت سے لطف اندوز ہو سکیں۔ صوبہ سرحد کے کئی با اثر افراد کانگرس میں رہ کر کانگرسی نظریے کے تحت اپنی جد وجہد میں مصروف تھے۔ اس لئے ایک ملازم کا مسلم لیگی نظریات کی کھلم کھلا تبلیغ کرنا انتہائی مشکل اور کٹھن کام تھا۔ نذیر نیاز نے ان خطرناک حالات میں انتہائی تدبر سے کام کیا۔ بطور ٹیچر وہ لیڈی گرفتھ گرلز سکول کی طالبات کو دربردہ مسلم لیگ کا ہمنوا بنانے میں مصروف ہو گئیں۔ جب سکول سے فارغ ہو کر گھر پہنچتیں تو کارکن گروپ کو ساتھ لے کر گھر گھر جا کر مسلم لیگ کا پیغام پہنچاتیں۔ فاطمہ بیگم کئی دنوں تک پشاور میں رہ کر تحریک آزادی میں عورتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو حصہ لینے کے کام کی نگرانی کرتی رہیں۔ آہستہ آہستہ ان کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ پشاور کی عورتوں کا ایک متحدہ محاذ بن گیا۔ یہ محاذ خواتین مسلم لیگ کا تھا۔ کئی عورتیں سرگرمی سے اس میں حصہ لینے لگیں۔ مسلم لیگ ہائی کمانڈ کی ہدایات پر عمل ہونے لگا۔ جب مسلم لیگ ہائی کمان نے تحریک سول نافرمانی کے آغاز کا حکم دیا تو اس وقت یہ حالت تھی کہ پشاور کی عورتوں نے اپنے معصوم بچوں کو خدا کے بھروسے پر اپنے گھروں پر چھوڑ کر اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ تحریک سول نافرمانی کے دور میں سرحد میں کانگرسی وزارت برسر اقتدار تھی۔ جو قدم قدم پہ مسلم لیگیوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم کر کے ان کے جذبات آزادی کو کچلنے کی کوشش میں مصروف تھی۔ ان حالات میں ایک ملازم کے لئے تو انتہائی آزمائش کا دور تھا۔ نذیرہ نے اپنی ملازمت کی پرواہ کئے بغیر تقریروں کے ذریعے عورتوں میں جدوجہد آزادی کی روح پھونکنے کی سرگرم کوشش شروع کر دی۔ ایک عرصے تک نہ تو انگریز سرکار کو اور نہ کانگرسی وزارت کو ان کی سیاسی سرگرمیوں کا علم ہو سکا۔ کیونکہ وہ جب بھی تقریر کرتیں سفید برقع اوڑھ کر رقیہ بیگم کے نام سے تقریریں کرتیں۔ ان کی شعلہ بیان تقریریں عوام پر جادو کا اثر کرتیں۔ اخبارات نے رقیہ بیگم کی شعلہ نوا تقریروں کو شائع کرنا شروع کر دیا۔ حکومت نے اس جادو بیان مقررہ رقیہ بیگم کے لئے سی آئی ڈی کا جال بچھا دیا مگر کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ رقیہ بیگم کون ہے کہاں رہتی ہے اور کس کی بیٹی ہے؟ آل انڈیا خواتین مسلم لیگ کی رہنما عورتیں اس نامور مقررہ کی تقریریں شوق سے اخبارات کے ذریعے پڑھتیں۔ جب ان خواتین میں سے کوئی خاتون پشاور آتی تو رقیہ بیگم کو تلاش کرتی۔ جب خطیبہ طور پر نذیرہ کو ان کے سامنے پیش کیا جاتا تو وہ اس شعلہ بیان مسلم لیگی مجاہدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کو مل کر انتہائی مسرت ہوتی۔

تحریک سول نافرمانی کے زمانے میں پشاور کی عورتیں نذیر کی تقریریں سن کر آزادی کے لئے دیوانہ وار اپنی جانی قربانی کے لئے آمادہ ہو جاتیں۔ ۶ اپریل ۱۹۴۷ء کو خواتین کا ایک بھاری جلسہ لیڈی گرنفتھ سکول میں ہوا۔ جلسے کے بعد ایک بھاری جلوس ترتیب دیا گیا۔ یہ جلوس پولیس کے گھیروں کو توڑتا ہوا سول سیکرٹریٹ تک جا پہنچا۔ جلوس سیکرٹریٹ کے باہر جا کر مظاہرہ کرنے لگا۔ نذیر نیاز۔ سردار حیدر اور حسن آرا سیکرٹریٹ کی عمارت کا جائزہ لینے لگیں۔ کیونکہ ان کا پروگرام تھا کہ سول سیکرٹریٹ پشاور کی چھت پر لہرانے والے یونین جیک کو اتار کر سبز ہلالی پرچم لہرایا جائے۔ نذیر نے سیکرٹریٹ کے ایک مسلمان چپراسی کو کہا کہ کہیں سے زینہ پیدا کر دو۔ چپراسی زینہ لیکر آیا۔ نذیر۔ سردار حیدر اور حسن آرا نے ایک جگہ زینہ لگا کر سیکرٹریٹ کے اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ صوبہ سرحد کا ہوم سیکرٹری اندر سے گھور گھور کر انہیں دیکھ رہا تھا جونہی اس نے ان بہادر عورتوں کو اوپر چڑھنے کی کوشش کرتے دیکھا تو گرج کر بولا۔ تم اوپر کیا کرنے جا رہی ہو؟ نذیر نے کہا ہم اوپر سبز ہلالی پرچم لہرانا چاہتے ہیں۔ ہوم سیکرٹری نے غصے میں برہم ہو کر کہا۔ یونین جیک کو اتار کر ہلالی پرچم کون لہرا سکتا ہے؟ نذیر نے کہا ہم مسلمان عورتیں لہرائیں گی۔ جو اپنی قوم کے لئے کٹ مرنے کو اپنی جان ہتھیلیوں پر رکھ کر آئی ہیں۔ ہوم سیکرٹری نے یہ جواب سن کر کھڑکی بند کر دی۔ تینوں بہادر عورتیں اوپر چڑھ گئیں۔ چھت پر جھنڈا ایک ایسی جگہ لہرا رہا تھا جو چھت کے اوپر ایک دوسرے چبوترے پر تھا۔ اس چبوترے پر چڑھنا انتہائی مشکل کام تھا۔ نیچے گرنے کا خطرہ تھا۔ سردار حیدر نے نذیر کو سہارا دیکر اوپر چڑھایا۔ نذیر نے گرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرنے کا خوف بزدلوں پر ڈالتے ہوئے یونین جیک کو اتار کر نیچے پھینک دیا اور اس کی جگہ سبز ہلالی پرچم فضا میں لہرانے لگا۔ فضا مسلم لیگ زندہ باد۔ قائد اعظم زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ جب یہ جلوس کامیاب مظاہرہ کرنے کے بعد واپس آ کر اپنی جائے بود وباش پر منتشر ہوا تو نذیر بھی اپنے گھر پہنچیں۔ وہاں جا کر دیکھا کہ ایک چپراسی ایک آرڈر لے کر کھڑا ہے۔ نذیر نے چپراسی سے کاغذ لیا۔ اس میں درج تھا۔

" حکومت کے خلاف سرگرمی اور مسلم لیگ کی حمایت میں تمہیں اپنی ملازمت سے معطل کیا جاتا ہے۔"

نذیر نے اپنی ملازمت کی برطرفی کے حکم کو ہنستے ہوئے قبول کیا۔ اور کہا کہ شکر ہے مجھے کھل کر میدان عمل میں آنے کا موقع ملا ہے۔ اب نذیر نے کارکن گروپ کے ساتھ صوبہ سرحد کے گاؤں گاؤں میں جا کر مسلم لیگ کا پیغام پہنچانے کا عزم کر لیا ادھر اسی دوران کانگرس نے ریفرنڈم کا ڈھونگ رچا لیا۔ اب یہ بات اور بھی ضروری تھی کہ کانگرس کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے صوبہ سرحد کی عورتوں کو بیدار کیا جائے تاکہ وہ مردوں کے دوش بدوش صوبہ سرحد کو آزاد کرانے میں عملی جدوجہد میں حصہ لے کر کانگرسی عزائم کو خاک میں ملا سکیں۔ چنانچہ نذیر کوہاٹ۔ بنوں۔ ڈیرہ اور مردان کے ہر گاؤں اور ہر قصبے میں پہنچیں۔ ان کے ساتھ کارکن خواتین کا گروپ تھا۔ نذیر نے ان تمام مقامات پر بھاری جلسوں سے خطاب کیا۔ ان علاقوں میں عورتیں کم ہوتی تھیں اور مردوں کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔ نذیر کی شعلہ نوا تقریروں سے فضا پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔ ان علاقوں میں بعض جگہوں پر نذیر نے کئی کئی میل دور تک پیدل سفر کیا۔ مگر راستے کی صعوبتیں اور دوسری تکلیفیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذیر کے عزم کو متزلزل نہ کر سکیں۔ اس کے بعد ریفرنڈم ہوا تو کئی پولنگ اسٹیشنوں پہ بطور ایجنٹ کے کام کیا۔ نذیر کی یہ جدوجہد ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء تک مسلسل ایک ہی رفتار سے جاری رہی۔ جب پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا تو اس کے بعد مہاجرین کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ دوسری طرف بھارت نے کشمیر پہ بھی غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ پشاور میں مہاجرین کی آبادکاری کے لئے نذیر نے کئی تباہ حال خاندانوں کو آباد کرنے میں مدد دی۔ انہیں رہائشی سہولیات بہم پہنچانے کے علاوہ ضروریات زندگی کا سامان دے کر ان کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کی۔ کشمیری مہاجرین اور مجاہدین کے لئے چندہ جمع کرنے اور محاذ پر سامان بھیجنے کے لئے نذیر نے دن رات ایک کر کے کام کیا۔ پاکستان کے قیام کے بعد انہیں لیڈی گرفتھ ہائی سکول میں دوبارہ اپنی پوسٹ پر تقرری کے احکام ملے۔ اس وقت سے آج تک وہ اسی سکول میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ لمبے عرصے تک ایک ہی سکول میں ان کا قیام اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے اس سکول کی حالت کو جس سکول کی پرنسپل ایک انگریز عورت ہوا کرتی تھی نہایت مستعدی سے سنوارنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اس سکول کے شاندار نتائج اور طالبات کی سوشل سرگرمیاں اور قومی اور ملکی بہبود میں حصہ نذیر کی تربیت اور بے لوث خدمت کا نتیجہ ہے۔

نذیر نیاز باوجود ان تمام تعلیمی، تدریسی اور دیگر اہم فرائض کے سرانجام دینے کے گھریلو فرائض اور ذمہ داریوں کو بھی احسن طریقے سے سرانجام دے رہی ہیں۔ گھر کی دیکھ بھال، بچوں کی تعلیم و تربیت امورِ خانہ داری سینا، پرونا، کاڑھنا۔ غرض یہ کہ ہر کام میں وہ مصروف نظر آتی ہیں۔ ان کے بچے ہو بہو اپنی ماں کی بہترین تربیت کا عمدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نمونہ ہیں۔ تمام کے تمام بچے نہایت خوش خلق باخلاق اور مؤدب ہیں۔ بڑی بیٹی نگہت اعلیٰ تعلیم کے مدارج طے کر چکی ہے۔ چھوٹی لڑکی کا نام ہما ہے۔ دو بیٹے حسنین اور سبطین نہایت سادہ مزاج اور ہونہار ہیں۔ نذیر نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کافی کوشش کی ہے تاکہ یہ بچے قوم اور ملک کے لئے بہتر فرد ثابت ہوں۔ انہوں نے مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو اسلامی طرز معاشرت کے طور طریقوں سے بھی روشناس کرانے میں کوتاہی نہیں کی۔ کیونکہ ان کے نزدیک وہ والدین صحیح طور پر اپنے فرائض سرانجام نہیں دیتے جو اپنے بچوں کو اسلامی طرز معاشرت سے دور رکھتے ہیں۔ کیونکہ مذہب سے لاتعلقی ہی انسان کو انسانیت کے درجے سے گرا رہی ہے۔ جس سے ہزاروں برائیاں جنم لے رہی ہیں۔

نذیر نیازی نے اگرچہ یورپ کے بعض ممالک میں بھی کچھ عرصہ گزارا ہے مگر وہ مغربی طرز معاشرت سے اپنے پاکستانی اور خاص کر اسلامی طرز معاشرت کی بے حد دلدادہ ہیں۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ممتاز حمید

مسلم لیگ اور قائد اعظم سے بے پناہ اور والہانہ محبت کے جذبے کی مثال اگر تاریخ تحریک پاکستان میں خواتین کی جدوجہد کے متعلق مستقبل کے مؤرخ دیکھنا چاہیں تو اس کی ایک مثال صوبہ سرحد کی ایک نامور بیٹی ممتاز حمید ہے۔ جون ۱۹۱۳ء میں پشاور کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئی۔ ممتاز ابھی تین سال کی بھی نہ تھی کہ اس کے والد میاں عبدالمجید صاحب فوت ہو گئے۔ چھ بھائیوں نے اپنی اکلوتی بہن کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ۱۶ سال کی عمر تک ممتاز نے اردو۔ اسلامیات اور فارسی میں کافی دسترس حاصل کر لی تھی۔ ؟ مورخین کی تصنیفات اس کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ تاریخ اسلام سے گہرا شغف تھا۔ اسلامی فاتحین کے کارناموں سے بہت زیادہ متاثر تھی۔ اسلامی تعلیمات اور اسلامی تاریخ کے گہرے مطالعے نے ممتاز کو کٹر قدم پرست بنا دیا تھا۔ قرآنی مطالعے نے اسے اس عقیدے کا انتہائی پابند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


بتا دیا تھا کہ

"مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنا دست نہ بنائیں ورنہ وہ سخت گھاٹے میں رہیں گے۔"

چنانچہ اسی نظریہ کے تحت وہ ان مسلمانوں سے انتہائی بدظن تھی جو کانگرس کے ساتھ مل کر وطن کی آزادی کی جدوجہد میں مصروف تھے۔ وہ مسلم لیگ کو ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت سمجھتی تھی۔ اس لئے وہ مسلم لیگ کی جدوجہد سے متاثر تھی۔ اور قائداعظم کو مسلمانوں کا نجات دہندہ تصور کرتی تھی۔ چنانچہ پشاور میں مسلم لیگ کے جب جلسے ہوتے تو اس میں شریک ہو کر مسلم لیگ کے لائحہ عمل سے واقف ہونے کی کوشش کرتی۔

پشاور میں زنانہ مسلم لیگ کی جب تنظیم ہوئی تو وہ جھٹ مسلم لیگ میں باقاعدہ شامل ہو کر عملی طور پر حصہ لینے لگی۔ باوجود اس کے کہ اس کے قریبی رشتہ دار باثر کانگرسی تھے۔ مگر اپنی نڈر اور بے باک طبیعت اور ایک بے لوث خدمت کے جذبے کے تحت اس نے کبھی بھی کسی ڈر یا خوف کو اپنے دل میں جگہ نہ ہونے دی۔ رشتہ داروں نے جب دیکھا کہ ممتاز مجید کھلم کھلا مسلم لیگ کے لئے عملی جدوجہد میں مصروف ہوگئی ہے تو انھوں نے ممتاز مجید کا سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ کچھ عرصے کے بعد سرحد میں کانگرسی وزارت برسراقتدار آگئی۔ اس وزارت کے دوران سرحد میں زنانہ مسلم لیگ نے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیا۔ کانگرس نے بھی کانگرسی وزارت کے بل بوتے پر صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کو شکست دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانا شروع کر دیا۔ اس وزارت میں ممتاز مجید کے ماموں وزیر تعلیم تھے جو خان عبدالغفار خان کے داماد بھی تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر خان صاحب مرحوم سرحد کے وزیر اعظم تھے۔ ان دونوں سیاسی نظریات کی جنگ تھی۔ سرحد کے جو مسلمان کانگریس میں تھے ان کے اور مسلم لیگ کے درمیان زبردست سیاسی خلیج حائل تھی۔ ان حالات میں ممتاز مجید کو مسلم لیگ سے والہانہ محبت اور قائداعظم کے نظریات سے جو انس تھا اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ممتاز مجید نے اپنے حقیقی رشتہ داروں کی طرف سے سوشل بائیکاٹ کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کی بلکہ اعلانیہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر مسلم لیگ کے ممبر بنانے اور مسلم لیگ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہمہ تن مصروف عمل ہو گئیں۔ پشاور میں کوہاٹی دروازے کے اندر ان کے گھر مجید لاج کے ساتھ متصل ان کے ماموں کا گھر ہے۔ ممتاز نے بے خوف و خطر مجید لاج کو زنانہ مسلم لیگ کے دفتر کے لئے وقف کر کے مسلم لیگ کے لئے جدوجہد کا ایک مرکز قائم کر دیا۔ مجید لاج میں جلسے ہونے لگے۔ جلوس نکالے جانے لگے اور پاکستان زندہ باد۔ مسلم لیگ زندہ باد کے نعرے بلند ہونے لگے۔ یہی نہیں بلکہ ممتاز مجید نے کانگریسی نظریات رکھنے والے گھروں میں بے باکانہ طور پر جا کر عورتوں کو کہا کہ انجام کار کی فکر کرتے ہوئے مسلم لیگ میں شامل ہو جاؤ۔ تاکہ آزادی کی نعمتوں سے مستفید ہو سکو۔ تمام کنبے نے ممتاز مجید کے خلاف متحدہ محاذ بنا لیا تھا مگر اس بے لوث مسلم لیگی مجاہدہ نے اپنا جہاد جاری رکھا اور مسلم لیگ کے لئے تمام کنبے کو چھوڑ کر بلکہ تنہا رہ گئی۔ اس نے اپنے کنبے کی جگہ مسلم لیگ کو اپنا کنبہ سمجھ لیا۔ اور اسی کنبے کی کامیابی کے لئے دن رات محنت کر کے اپنے دل میں لافانی خوشی محسوس کرتی رہی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صوبہ سرحد کے چپے چپے کے لوگ یہ جانتے تھے کہ ممتاز مجید صوبہ سرحد کے وزیر تعلیم کی بھانجی ہے لہٰذا ممتاز مجید نے اس رشتے کی آڑ میں کانگرسی اثر دور کرنے کے لئے صوبہ سرحد کا دورہ کیا۔ وہ جہاں بھی جاتی وزیر تعلیم کی بھانجی ہونے کی حیثیت سے کانگرسی خیال رکھنے والوں کی بیویوں اور لڑکیوں کا جمگھٹا لگ جاتا۔ ممتاز انہیں مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے متحد ہو کر آزادی کی تحریک میں حصہ لینے اور کانگرسی عزائم کو شکست دینے کی تلقین کرتی۔ ممتاز نے اس طریقے سے سرحد کی ہزاروں عورتوں تک مسلم لیگ کا پیغام پہنچایا۔ ان گھرانوں میں جہاں کانگرسی وزارت اور کانگرسی نظریات کا اثر تھا بلا خوف جا کر مسلم لیگ کے نظریات کی تبلیغ کرنا انتہائی جرأت کا کام تھا ممتاز نے جس جرأت سے یہ فرض ادا کیا وہ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی تحریک کی کامیابی میں ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔

ممتاز نے عملی جدوجہد کے ساتھ ساتھ مالی لحاظ سے بھی خواتین میں مسلم لیگ کو مقبول بنانے میں کافی حصہ لیا۔ تحریک سول نافرمانی کے دور میں ممتاز جلوسوں میں شامل ہو کر کانگرس وزارت مردہ باد کے نعرے لگا کر کانگرسی ایوانوں کو ہلا دیتی جہاں خود اس کے رشتہ دار وزارت کی کرسیوں پر متمکن تھے۔ پشاور میں خواتین مسلم لیگ کی سرگرم رکن ہونے کے علاوہ ایک عرصے تک خزانچی کے فرائض بھی انجام دیئے مسلم لیگ زنانہ نیشنل گارڈ کی رضاکار کی حیثیت سے بھی کچھ عرصہ کام کیا۔ بہار ریلیف فنڈ اور قائد اعظم ریلیف فنڈ کے لئے گھر گھر جا کر چندے جمع کئے۔ صوبہ سرحد کی کانگرس وزارت بھی اپنی کامیابی کے لئے وزارتی طاقت کے ذریعے اپنے لئے کامیابی کی فضا ہموار کر رہی تھی۔ جب کانگرس نے اپنے زعم میں اپنے لئے کامیابی کی امید دیکھی تو صوبہ سرحد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


میں ریفرینڈم کی خطرناک سازش کا آخری حربہ اختیار کیا گیا۔ مگر صوبہ سرحد کی مجاہد ماؤں اور بیٹیوں کے جہادِ آزادی نے جب کانگریس کو یقین دلا دیا کہ ریفرنڈم میں بھی کامیابی ناممکن ہے تو کانگریس نے پولنگ کے وقت بظاہر اگرچہ ریفرنڈم کا بائیکاٹ کر دیا تھا مگر پھر بھی ہر پولنگ اسٹیشن پر کانگرسی عورتوں کو بطور ایجنٹ بٹھا دیا تھا کہ ہڑبونگ پیدا ہو اور مسلم لیگی ووٹ کم پڑ سکیں۔ ممتاز مجید اور حالات کو بھانپ کر پشاور کے ان گاؤں میں جہاں کانگرسیوں کا زیادہ زور تھا پولنگ کے دنوں میں پولنگ اسٹیشنوں پر پہنچیں تاکہ شر پسند عورتیں ایک وزیر کی بھابی کو دیکھ کر کوئی شرارت نہ کر سکیں۔ مگر پھر بھی دو پولنگ اسٹیشنوں پر کانگرسی عورتوں نے شدید جھگڑا کیا۔ مگر اس نے اپنی جدوجہد میں ذرہ بھر فرق نہ آنے دیا۔ جب پاکستان کا قیام عمل میں آچکا تو ممتاز نے ان لوگوں کو جو مسلم لیگ سے سیاسی اختلاف رکھتے تھے کہا۔

"مسلم لیگ کی جدوجہد آپ سب کے لئے آزادی کی نعمت لائی ہے۔ یہی ہم مسلم لیگیوں کا مطمع نظر تھا۔ اب اس نعمت سے آپ اور ہم سب مستفید ہوں گے۔ آزادی کی یہ نعمت تمہیں بھی مبارک ہو۔"

قیام پاکستان کے بعد مہاجر تباہ حال عورتیں اور بے خانماں افراد کا قافلہ جب پشاور پہنچا تو ممتاز نے کئی مہاجر خاندانوں کی آباد کاری میں ان کے لئے ضروریات زندگی مہیا کرنے میں دل کھول کر مدد کی۔

جب آزادی کی نعمت مل چکی تو قائداعظم مرحوم کے بعد مسلم لیگ پر اقتدار پرستوں نے قبضہ جما لیا۔ پرے جمنے شروع ہو گئے۔ ذاتی مفاد کو قومی اور ملکی مفاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


پر ترجیح دی جانے لگی۔ تو ممتاز مجید نے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ کیونکہ ممتاز مجید کے نزدیک وہ افراد قوم اور ملک کے صحیح رہنما نہیں جو قومی خدمت کے پردے میں لالچ۔ طمع اور ذاتی منفعت کی امید رکھیں۔ انہی حالات نے مسلم لیگ کو بے جان کر دیا تھا جسے آجکل دوبارہ جاندار بنایا جا رہا ہے۔ اور آج مسلم لیگ کی باگ ڈور ان افراد کے ہاتھ میں ہے جو حقیقی معنوں میں قوم اور ملک کے لئے بے لوث خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مسلم لیگ سے انہیں ذاتی انس ہے کیونکہ اسی کے ذریعے آزادی کی نعمت حاصل کی گئی ہے۔

ممتاز کی زندگی زیادہ تر اپنے ماموں غازی عبدالرحمٰن شہید سے متاثر رہے غازی موصوف تحریک خلافت کے جانباز سپاہی تھے۔ دنیائے عیسائیت نے جب ترکی کو مٹانا چاہا تو ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنے ترک بھائیوں کی مدد کے لئے اپنی جانی قربانیاں پیش کیں۔ ڈاکٹر انصاری مرحوم نے ہندوستانی رضاکاروں کا ایک وفد ترکوں کی امداد کے لئے مرتب کیا جس میں طبی رضاکار۔ مجاہد اور دیگر افراد شامل تھے۔ علی گڑھ کے طالب علموں نے بھی ترکوں کی مدد کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ہندوستان کے نامور عالم۔ مؤرخ اور تحریک آزادی کے جانباز مجاہد مولانا محمد علی اس وفد کی ترتیب کے نگران تھے۔ جب مولانا نے دیکھا کہ علی گڑھ کے سینکڑوں طلباء اپنے ترک بھائیوں کی مدد کو تیار ہیں۔ تو انہوں نے طلباء کو کہا کہ وہ اپنے اپنے سرپرستوں سے اجازت طلب کریں۔ غازی عبدالرحمٰن نے بھی اپنے والد جناب غلام صمدانی صاحب نقشبندی سے اجازت حاصل کرنے کے لئے خط لکھا مگر غلام صمدانی صاحب نے کسی مصلحت کی بنا پر غازی عبدالرحمٰن کو تعلیم ترک کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکی جانے کی اجازت نہ دی۔ ان حالات کے تحت مولانا محمد علی نے انہیں وفد میں شامل ہو کر جانے سے روکنا چاہا مگر مجاہد حسن کے رگ و ریشے میں ترک بھائیوں کی امداد کے لئے بے انتہا تڑپ تھی اپنے ارادے سے باز نہ آیا۔ اور مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ ہر صورت میں ترکی جا کر حتی المقدور ترک بھائیوں کی خدمت سرانجام دے گا۔ وہ جب یونانی بھیڑیوں کے ظلم، ترک بچوں اور عورتوں پر کئے گئے جبر و تشدد کی بھیانک خبریں سنتا تو اس کا خون جوش مارنے لگتا۔ ترک مصیبت زدگان کے غم میں غازی عبدالرحمٰن نے کھانا پینا تک ترک کر دیا۔ وہ یونانی بھیڑیوں سے اپنے ترک بھائیوں کو نجات دلانے کے لئے ترکی تو جا رہے تھے مگر ان کے پاس زادِ راہ نہ تھا۔ کیونکہ جن جن طلباء کو والدین نے اجازت دے دی تھی انہیں والدین کی طرف سے زادِ راہ بھی مل چکا تھا۔ اس صورت میں غازی عبدالرحمٰن نے اپنی کتابیں۔ اپنے ذاتی استعمال کے کپڑے اور دیگر سامان نیلام کیا۔ اس مردِ مجاہد کے جذبے کو دیکھ کر کئی مسلمان ان کی ہر ممکن مدد کرنے پر تیار ہو گئے۔ مگر وہ کسی سے مدد یا قرض لے کر جہاد کے لئے جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ جب انہوں نے اپنا ذاتی سامان ترکی جانے کے لئے زادِ راہ مہیا کرنے کے لئے نیلام کیا تو ان کے اس جذبے کی قدر کرتے ہوئے ان کی ایک ایک قمیص سو سو روپے میں لوگوں نے خریدی۔ اس نیلامی کے ذریعے ان کے پاس کافی روپیہ جمع ہو گیا۔ وہ رضاکاروں کے وفد میں ترکی روانہ ہو گئے ترکی جا کر انہوں نے طبی خدمات کے علاوہ سپاہیانہ خدمات سرانجام دیں۔ ترک فوج کے ساتھ شامل ہو کر یونانی دردندوں کو شکست دینے میں ترک مجاہدوں کی مدد کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ہر محاذ پر کامیابی حاصل کی۔ انور پاشا اور رؤف پاشا اور دوسرے لیڈران کی بے مثال جرأت اور شاندار کارناموں سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ جنگ کے خاتمے پر ان کی مجاہدانہ خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومتِ ترکی نے انہیں پہلے افغانستان میں سفیر بنا کر بھیجا اور بعد میں انہیں جرمنی کا سفیر مقرر کیا گیا۔ آخر ۱۹۲۵ء میں وہ شہید ہو گئے۔ ان کا شایانِ شان مزار ترکی میں تعمیر کیا گیا۔ ممتاز بھی اپنے ماموں کے نقشِ قدم پر اپنے دل میں اخوت، جرأت اور قوم پرستی کا بے مثال جذبہ رکھتی ہیں۔

ممتاز مجید کو مذکورہ اوصاف کے علاوہ قدرت نے ایک بہت بڑا پیدائشی وصف عطا کیا ہے۔ یہ وصف ان کی ادبی سرگرمیوں کا ہے۔ وہ ایک اعلیٰ پایہ کی ادیب ہیں۔ ہمارے تاریخی ادیب کسی یونیورسٹی کے گریجویٹ نہیں تھے ادیبانہ صلاحیتیں قدرت نے انہیں بطور نعمت کے عطا کی ہیں۔ ممتاز مجید بھی کسی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل نہیں۔ نہ ہی ان کے پاس کوئی اعلیٰ علمی ڈگری ہے مگر ان کی ادبی صلاحیتیں فائق ترین ہیں۔ ایک معیاری ادب میں جو خوبیاں ہونی چاہئیں وہ سب ان کی نثر میں پائی جاتی ہیں۔ اردو، فارسی پر انہیں پورا عبور حاصل ہے۔ تاریخ اسلام اور اصلاحِ معاشرہ ان کا بہترین موضوع ہے۔ ممتاز مجید کا شمار ان ادیبوں میں سے ہے۔ جن کی ادبی صلاحیتیں قوم اور ملک کی اصلاح اور بہبودی کے لئے وقف ہیں۔ وہ قوم کو بے لوث خدمت کا سبق دیتی ہیں۔ ماؤں کو اپنی اولاد کی بہترین تربیت دے کر انہیں ملک کا بہترین شہری بنانے کی تلقین کرتی ہیں۔ وہ قوم کی بیٹیوں کو ایسی تعلیم حاصل کرنے کی رغبت دلاتی ہیں۔ جو ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


لئے اور ان کے بچوں کے لئے اور ان کے گھر کے لئے باعثِ زینت ہو۔ وہ ملک کے نوجوانوں کو خودداری، غیرت و حمیت کا احساس دلاتی ہیں۔

ممتاز نے ہر اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے جو آج کے زمانے میں قوم اور ملک کے لئے شمع راہ کا کام دے۔ وہ ہر موضوع کے لئے مناسب زبان کا استعمال کرتی ہیں جو انہی کی ایک خاص خصوصیت ہے۔

ممتاز کا سلجھا ہوا انداز تحریر ایک انوکھی طرز کا حامل ہے۔ خشک سے خشک مضمون کو بھی وہ اس طرح چاشنی دیتی ہیں کہ پڑھنے والا انتہائی لطف اندوز ہوتا ہے ممتاز کا طرز تحریر عالمانہ ہے۔ ان کی تحریر میں علما کی متانت اور سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ ان کے مضامین میں خلوص اور حقیقت ہے۔ جچے تلے فقرے اور ان فقروں کے ایک ایک لفظ سے صداقت اور حقیقت ٹپکتی ہے۔ ان کے مضامین کثرت بیشتر قومی فلاح اور بہبود سے متعلق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریر میں قومی درد، اخوت اور صداقت پائی جاتی ہے۔ ان کے مضامین کا مجموعہ زیر طبع ہے۔ جو اردو ادب میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔ ان کے اصلاحی مضامین میں سے چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں تاکہ قارئین مستفید ہو سکیں۔

## مستقل مزاج

جس شخص سے آپ مشورہ لینا چاہیں تو یاد رکھیں کہ اگر وہ مستقل مزاج نہیں تو اس کی رائے اور مشورہ آپ کے لئے کبھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ غیر مستقل مزاج جب خود اپنے خیال پر چند گھنٹوں سے زیادہ کاربند نہیں رہتا تو اس کا مشورہ دوسروں کے لئے کوئی خاطر خواہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نتیجہ برآمد نہیں کر سکتا۔"

## امداد باہمی

"انسان دنیا میں اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ اچھا کھائے اچھا پہنے اور اپنے رہنے کے لئے عمدہ مکان بنائے اور مکان کو قیمتی ساز و سامان سے آراستہ کرے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو محض تن پروری کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ اس کی پیدائش کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر حالت میں دوسروں کے کام آتا رہے۔"

## تعلیم و تربیت

تعلیم و تربیت دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ اگر تعلیم ضروری ہے تو تربیت لازم ترین ہے۔ تعلیم سے اس وقت تک خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک کہ عمدہ تربیت نہ ہو۔ تعلیم کی ذمہ داری اساتذہ پر عائد ہوتی ہے مگر اس سے پہلے تربیت کی ذمہ داری ماؤں پر عائد ہوتی ہے اگر اچھی تربیت ہو گی تو تعلیم سے بھی فائدہ ہو گا اگر تربیت ناقص ہو گی تو تعلیم کا بھی کوئی اثر نہیں ہو گا۔ بہتر تربیت تعلیمی اثرات کو قبول کرتی ہے۔ جب تعلیم و تربیت دونوں بہتر ہوں گے تو ان دونوں کا نتیجہ ہر صورت میں بہتر اخلاق اور مکمل انسانیت ہو گا۔"

## موجودہ تعلیم اور عورت۔

موجودہ زمانے میں تعلیم کا مقصد بس یہی رہ گیا ہے کہ بھاری بھاری تنخواہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے۔ ایم اے۔ پی ایچ ڈی وغیرہ وغیرہ قسم کے سرٹیفکیٹ بھی دلہن کے ساتھ لے جانا ایک لازمی امر ہو گیا ہے۔ خواہ دلہن بذاتِ خود سگھڑ ہو یا پھوہڑ۔ یا پھر اس کی تعلیم محض اس طوطے کی طرح ہو جو فر فر سب کچھ زبانی رٹ لے مگر نہ تو وہ خود یہ جانتا ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور نہ ہی زبانی رٹتے ہوئے جملوں سے اس نے کوئی ذاتی اصلاح کی ہو۔ افسوس کہ وہ تعلیم جس کا مقصد گرد و پیش کے حالات سے باخبر ہونا۔ زندگی کے طور طریقے اور یا معاشرتی آداب کا سیکھنا یا کائنات کی ماہیت کو سمجھ کر اس سے مفید نتائج حاصل کر کے فائدے حاصل کرنا تھا وہ محض رواج بن کر رہ گئی ہے۔"

وائے بر حالِ ما: عورتوں کے سامانِ آرائش کے متعلق ایک مضمون میں نصیحت آموز پیرائے میں کہتی ہیں۔

"کاش کہ عورت ظاہری آرائش کی بجائے باطنی آرائش کی متمنی ہو۔ کاش کہ عورت اپنے دل میں یہ احساس پیدا کر سکے کہ جتنی کوشش وہ ظاہری آرائش کے لئے کرتی ہے اتنی کوشش وہ باطنی آرائش کے لئے کر سکے کاش کہ وہ مردوں کو یہ کہنے کا موقع نہ دے کہ عورت کا دل تو ایک سینٹ کی شیشی۔ پوڈر کی ڈبیہ اور لپ سٹک سے خوش کیا جا سکتا ہے ایسے حقارت آمیز الفاظ سن کر بھی عورت کو یہ احساس پیدا نہیں ہوتا۔ کاش کہ عورت یہ احساس اپنے دل میں پیدا کر سکے کہ اس کی گود میں ایسے افراد پرورش پائیں جو قوم اور ملک کے لئے باعثِ فخر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ہوں۔ ایسی ہستیاں پرورش پائیں جو ملک کی نامور ہستیوں میں شمار ہوں۔"

"مردوں نے عورتوں کے حقوق نہیں چھینے اور نہ ہی عورتوں کے حقوق ضبط کئے ہیں بلکہ عورتوں نے جہالت اور غفلت سے اپنے حقوق خود تلف کئے ہیں۔" تعلیم کے اصل مقصد کے متعلق فرماتی ہیں۔

"موجودہ دور میں لڑکیاں تعلیم کے اصل مقصد سے کہیں دور پیچھے چلی گئی ہیں، آج کل کم فہم لڑکیوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تعلیم کا مقصد ۲۴ گھنٹے سراپا فیشن میں ملبوس رہنا۔ نیم عریاں لباس پہننا۔ چھوٹے بڑوں سے بے حیائی سے پیش آنا۔ پارٹیوں میں شرکت۔ پکنک۔ خانہ داری سے نفرت۔ سینما بینی کا شوق۔ فحش لٹریچر یا ناول کا پڑھنا ہے۔ یاد رکھئے یہ تمام باتیں لڑکیوں کو تعلیم نہیں سکھاتی بلکہ ان کی غلط تربیت کا اثر ہے۔ اس قسم کی لڑکیاں نہ تو کسی کے گھر کی آبادی کا باعث بن سکتی ہیں اور نہ ہی ان لڑکیوں سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ یہ آگے جا کر ملک کو بہترین افراد مہیا کر سکتی ہیں۔ اس قسم کی لڑکیوں سے ایسے افراد جنم لیں گے جو قوم اور ملک کے لئے باعث ننگ ہوں گے۔ اگر ہماری بچیوں کی روش اسی حال پر رہی تو یقیناً پچاس سال کے بعد ایک ایسی نسل جنم لے گی۔ جو شرم و حیا سے بالکل عاری ہو گی۔" فیشن پرستی کے متعلق فرماتی ہیں:۔

"فیشن کی وبا عام طور پر سینما کی ایکٹرسوں سے پھیلتی ہے۔ اس فیشن کو اختیار کرنے والی لڑکیوں کو اگر یہ احساس ہو جائے کہ وہ گھرانے جن میں فلم ایکٹرسیں جنم لیتی ہیں ان گھرانوں اور ہمارے گھرانوں میں کتنا فرق ہے تو وہ یقیناً اس [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہیں۔

فلموں میں کام کرنے والی نیم عریاں ایکٹرسوں کے ناچ گانے کو یا ان کے مطابق کو آرٹ کہنا آرٹ کی بہت بڑی توہین ہے۔ کیونکہ آرٹ اس کا نام نہیں کہ پیٹ کی خاطر۔ دولت اور لالچ کی خاطر شرم و حیا کو بیچ کر مردوں کو موقع دیا جائے۔"

فضول رسم و رواج کے متعلق آپ فرماتی ہیں :۔

" آج جبکہ آزادی کا دور دورہ ہے اور ایک وسیع ملک کی تعمیر کا بار گراں ہمارے کندھوں پر آ پڑا ہے تو اسراف اور فضول خرچیوں کی انتہا ان شاندار ضیافتی ڈنروں، پارٹیوں، استقبالیہ عصرانوں اور لنچوں سے ٹپکی پڑتی ہے جس کے خیال سے ہماری گردنیں شرم و ندامت کے بوجھ سے جھک جاتی ہیں۔ یہ سوچنے کی کوئی زحمت ہی گوارا نہیں کرتا کہ کسی قوم کی ترقی و برتری کا ماحصل کیا ہونا ہے؟ فضول خرچ لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ فضول خرچیاں مستقبل کے لئے ہمیشہ خطرناک ثابت ہوتی ہیں۔

ممتاز مجید کو مسلم لیگ سے بے پناہ محبت ہے۔ ۱۹۵۴ء میں جب مشرقی پاکستان میں متحدہ محاذ کی کامیابی کا اعلان ہوا تو آپ نے ۱۲ مئی ۱۹۵۴ء کو اخبار انقلاب پشاور میں "موجودہ حالات اور ٹھوس اقدام کی ضرورت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کرایا جس میں آپ نے برسرِ اقتدار گروہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ کی شکست دراصل برسرِ اقتدار طبقے کی شکست ہے جس نے مسلم لیگ کو نیم جان کر دیا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے لکھا :۔

" مسلم لیگ وہ جماعت ہے جس نے ہمیں آزادی دلائی جس نے پاکستان حاصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کیا مسلم لیگ کے بدخواہ ملک، قوم اور بانئے ملت کے دشمن ہیں مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کو شکست نہیں ہوئی بلکہ یہ ان افراد کی شکست ہے جو عوام کی مصیبتوں کے ساتھ کھیلے ہیں۔ جنہوں نے عوام کے دکھوں کی بنیاد پر اپنے عشرت کدے تعمیر کئے۔ جنہوں نے عوام کے آنسوؤں پر اپنے قہقہوں کو ترجیح دی۔ جنہوں نے عوام کے مفاد کو اپنی اغراض کی بھینٹ چڑھایا۔"

---

انقلاب ۱۹۵۸ء سے پہلے کے ایم۔ ایل۔ اے حضرات کے متعلق آپ نے علی الاعلان لکھا:

"آخر یہ حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے سینکڑوں کی تعداد میں ایم ایل اے عوام کی کیا خدمت کر رہے ہیں۔ یہ تو سراسر عوام کے لئے بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ صوبوں کی ترقی اور اصلاحات چند افراد کی برتری اور عہدوں میں مضمر نہیں ہے۔ سات سال کی مسلسل تاریکی نے حالات نازک سے نازک تر کر دیئے ہیں۔ ہر سمت تاریکی ہی تاریکی ہے بدقسمت قوم یاس و امید کی سخت ترین کشمکش میں مبتلا ہے۔ ملک کی دستور ساز اسمبلی نے سات سال کے عرصے میں ملک کے نظم و نسق اور عوام کی سہولتوں کے لئے کوئی بھی نمایاں خدمت سرانجام نہیں دی ہے۔"

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# حمیدہ اختر

صوبہ سرحد کی یہ نامور ادیبہ، باوقار عظیم اور تحریکِ آزادئ پاکستان کی سرگرم کارکن ۴ مارچ ۱۹۳۲ء کو پشاور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد جناب عبدالرؤف خان پٹھانوں کے مشہور قبیلے علیکوزئی سے تعلق رکھتے ہیں۔ عبدالرؤف خان تحریک آزادی کے سرگرم مجاہد تھے۔ وہ پکے مسلم لیگی تھے۔ یہ صوبہ سرحد کے ان چند اشخاص میں سے تھے جنہیں مسلم لیگ اور قائداعظم سے انتہائی انس تھا۔ انہوں نے تحریک کے دوران اپنے وسیع حلقۂ احباب کو اپنے خاص اثر سے مسلم لیگ کا ممبر بنایا۔ ان کا گھر تحریک کے دوران آزاد ریڈیو پاکستان کا مرکز تھا۔ جناب عبدالرؤف صاحب نہایت کامیابی کے ساتھ آزاد ریڈیو پاکستان کے ذریعے مسلم لیگ کا پروپیگنڈہ کرتے رہے۔ جب کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خطرہ لاحق ہو جاتا تو اس ریڈیو کو سبزی کے ٹوکرے میں یا اس سے ملتے جلتے کسی روپ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا۔ پولیس اور سی آئی ڈی نے ہزار ہا جتن کئے کہ آزاد ریڈیو پاکستان کی مرکزی جگہ معلوم کر کے مسلم لیگ کے اس بااثر اور ذمہ دار پروپیگنڈے کو ختم کیا جائے۔ مگر عبدالرؤف صاحب کے حسن تدبر نے پولیس اور سی آئی ڈی کو بالکل یہ پتہ چلنے نہ دیا کہ یہ ریڈیو کہاں ہے اور کس جگہ ہے؟ عبدالرؤف صاحب نے اس سلسلے میں نہایت تدبر سے کام لے رکھا تھا کیونکہ انھوں نے مسلم لیگ کے پروپیگنڈے کو موثر بنانے کے لئے پولیس کے اعلیٰ افسروں کے ساتھ روابط قائم کر رکھے تھے تاکہ انہیں یہ شبہ تک نہ ہو کہ عبدالرؤف کا گھر ہی دراصل اس پروپیگنڈے کا اصل مرکز ہے۔

فہمیدہ کے والد مسلم لیگ اور قائد اعظم کے شیدائی تھے۔ انھوں نے سرحد میں مسلم لیگ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے انتہائی حکمت عملی سے کام لیا۔ انھوں نے اپنی بیٹی فہمیدہ کو مسلم لیگ کی تحریک میں سرگرم حصہ لینے کی ہدایت کر کے میدان عمل میں نکالا۔ باوجود اس کے کہ وہ سرکاری ٹھیکیدار تھے۔ اور ان کی بیٹی کا مسلم لیگ کی تحریک میں سرگرمی سے حصہ لینے سے ان کی ٹھیکیداری کو بھی خطرہ لاحق تھا مگر انھوں نے اپنے کاروبار کے خطرے یا انگریز سرکار کے عتاب یا کانگری وزارت کے جبر و تشدد کی مطلق پرواہ تک نہ کی۔

فہمیدہ اختر نے ابتدائی تعلیم لیڈی گرفتھ سکول میں حاصل کی۔ کانونٹ کالج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشاور سے بی۔ اے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے اردو اور پشاور یونیورسٹی سے ایم۔ اے فارسی کا امتحان پاس کیا۔ فہمیدہ بچپن سے ہی نہایت ذہین تھیں۔ سکول کی تعلیم کے دوران ہی انھوں نے کہانیاں اور افسانے لکھنے شروع کئے۔ ان کی کہانیاں اور افسانے نہایت اصلاحی ہوتے تھے۔ سکول کے جلسوں میں وہ اکثر تقریریں کرتیں اور استانیوں اور طالبات سے دادِ تحسین حاصل کرتیں۔ مباحثوں میں شریک ہو کر انعام حاصل کرتیں۔ مطالعے کی بے حد شائق تھیں۔ تحریری اور تقریری ذوق اور شوق کے ساتھ ساتھ وہ اپنی تعلیم کی طرف خاص دھیان دیتی رہیں۔ امتحان میں امتیازی حیثیت سے کامیاب ہوتی رہیں۔ ان تعلیمی خوبیوں کے ساتھ وہ سینے پرونے۔ کاڑھنے اور امور خانہ داری کی طرف سے غافل نہیں تھیں۔ ان تمام خوبیوں کی وجہ سے فہمیدہ اپنے سکول میں خاص شہرت رکھتی تھیں۔ چونکہ ان کا گھرانہ مسلم لیگی خیال کا تھا اس لئے جب صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی تحریک نے کانگرس کے خلاف محاذ قائم کیا تو فہمیدہ نے مسلم لیگ کا ممبر بن کر سکول کی طالبات کو تقریروں اور نصیحتوں کے ذریعے مسلم لیگ کا ممبر بنانا شروع کیا۔ زنانہ سرحد مسلم لیگ کے انتخابات ہوئے تو فہمیدہ زنانہ نیشنل گارڈ اور زنانہ مسلم لیگ کی صوبائی خزانچی مقرر ہوئیں۔ فہمیدہ نے اپنے اس ذمہ دار عہدے کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد کے ہر گاؤں۔ ہر قصبے اور ہر شہر میں جاکر ولولہ انگیز تقریروں کے ذریعے مسلم لیگ کی تحریک کو کامیاب بنانے کا جذبہ پیدا کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کارنامے سرانجام دیئے۔ صوبے بھر کے دور دراز سفر کی صعوبتیں اٹھائیں پیدل سفر کر کے گاؤں گاؤں پہنچیں اور گھر گھر جا کر قائداعظم کا پیغام ملت تک پہنچایا نسیمہ کی تقریریں ایک چھپے ہوئے شعلے تھیں۔ ان شعلوں نے کئی سوئے ہوئے دلوں کو بیدار کیا۔ ان کی تقریریں انتہائی موثر ہوتی تھیں۔ مرد و خواتین ان کی تقریریں سن کر دیوانہ وار مسلم لیگ زندہ باد، قائداعظم زندہ باد، لے کے رہیں گے پاکستان کے پرجوش نعرے لگاتے تھے۔ مسلسل تقریروں اور تحریک کی کامیابی کے لئے گاؤں گاؤں سفر نے نسیمہ کی صحت کو بری طرح متاثر کر دیا تھا۔ مگر وہ بیماری کی حالت میں بھی اولوالعزمی کے ساتھ اس جہاد میں آخر تک شریک رہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کے والد ایک ذمہ دار سرکاری عہدیدار تھے مگر وہ انگریزوں کے خلاف ہزاروں افراد کے مجمع میں پرجوش تقریریں کیا کرتی رہیں۔ نسیمہ کے مجاہدانہ جذبات اور ولولہ انگیز تقریروں نے سرحد کی کانگریسی وزارت کی بنیادوں کو ہلانے میں اہم کردار ادا کیا۔

قیام پاکستان کے بعد انھوں نے مہاجرین اور مجاہدین کشمیر کی امداد کے لئے مینا بازار منعقد کئے۔ ڈرامے لکھ کر خود ہی سٹیج کئے۔ اور اس طرح ہزاروں روپیہ چندہ جمع کر کے قائداعظم ریلیف فنڈ میں دیا۔ بے کس مہاجرین کی امداد کے لئے گھر گھر جا کر کپڑے اکٹھے کئے۔ بستر بنوائے۔ گرم سویٹر خود بنے اور دوسری خواتین کو بھی مجبور کیا کہ وہ بھی اپنے بے بس مہاجر بہنوں کی مدد کے لئے دل و جان سے اس طرح سے مدد کریں۔ نسیمہ نے کئی نادار بچیوں، عورتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوڑھوں کو سہارا دیا۔ انہوں نے بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ اپنے دل میں لے کر اپنے آرام اور اپنی آسائش پر مہاجروں کے آرام و آسائش کو ترجیح دی۔ شروع ہی میں جب تباہ حال مہاجرین پشاور پہنچے تو نعیمہ کپڑے، کھانا، برتن، بستر اور دوائیں غرضیکہ ہر ضرورت کا سامان تباہ حال مہاجروں کو مہیا کر کے اپنے زخموں کو تازہ کرتی رہیں۔ وہ یہ تمام خدمات کسی لالچ یا کسی تمغے کی خاطر نہیں کرتی تھیں۔ بلکہ انہیں قدرت نے ایک ایسا دل دیا تھا جس میں ہمیشہ یہ آرزو رہتی ہے کہ وہ خدا کے بندوں کے دکھ سکھ میں کام آئے۔ کیونکہ وہ بچپن سے ہی اس اصول کی پابند ہیں کہ وہ لوگ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں جو دوسروں کے لئے زندہ رہیں نعیمہ بیگم ہر مذہب و ملت، بنی نوع انسان کی خدمت کی قائل ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ وہ زندگی زندگی نہیں جس کا دائرہ صرف اپنی ذات تک محدود ہو۔ بلکہ حقیقی زندگی وہ زندگی ہے جس کا دائرہ عوام ہوں۔ یہی انسانیت کی معراج ہے۔ اگر تمام لوگ اسی حقیقی نظریے کو اپنائیں تو دنیا سے غربت، افلاس، رشوت، چور بازاری، ذخیرہ بازی، دغا، جھوٹ، فریب غرضیکہ ہر برائی کا قلع قمع ہو سکتا ہے اور یہ دنیا بھی ایک مثالی جنت بن سکتی ہے۔

نعیمہ کی ان انسانی ہمدردی کی خوبیوں کی وجہ سے ہر ایک انہیں عزت اور احترام کی نظروں سے دیکھتا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد نعیمہ نے مجلس خواتین تعمیر پاکستان اور اپوا کی صوبائی شاخ کی پبلسٹی سیکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دیئے ہیں۔ زخمیوں کی دیکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پشاور میں شعبہ اردو کی انچارج ہیں۔ بطور ایک معلمہ کے بھی وہ بہترین معلمہ ہیں۔ ان کی سنجیدہ طبیعت۔ متین اور باوقار آواز۔ صداقت اور شرافت میں ڈوبی ہوئی [illegible] طالبات کے لئے ایک مکمل نمونہ ہیں۔ علم کی بحد پیاسی ہیں۔ ان کی لائبریری کتابوں سے بھری پڑی ہے۔ وہ اکثر مطالعے میں مصروف رہتی ہیں۔ اصلاحی ناول، افسانے اور ڈرامے ان کے خاص موضوع ہیں۔ ان کے افسانوں کے دو مجموعے "کشمالہ" اور "اپنے دیس میں" شائع ہو چکے ہیں۔ کچھ اور افسانے عنقریب شائع ہونے والے ہیں۔ ان کا ناولٹ "گل ماجانہ" ان کے ادبی فن کا بہترین شاہکار ہے۔

فہمیدہ کی کہانیاں منظر نگاری کی بہترین مثالیں ہیں۔ فہمیدہ کو لکھنے لکھانے کا شوق بچپن سے ہی تھا ان کی بچپن کی تحریروں کو دیکھ کر بخوبی کہا جا سکتا ہے کہ وہ خداداد ادبی صلاحیت کی مالک ہیں۔ ابھی جبکہ وہ چوتھی جماعت کی طالبہ تھیں کہ انھوں نے ایک دلچسپ کہانی لکھی یہ کہانی دہلی کے مشہور رسالے "بنات" میں شائع ہوئی اس کے بعد ان کے افسانے اور مضامین ملک کے معیاری رسالوں مثلاً "نقش۔ نقوش۔ ساقی اور ادب لطیف وغیرہ میں شائع ہوتے رہے۔ فہمیدہ سستی شہرت کی قائل نہیں ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ جب کوئی فرد کوئی اہم کارنامہ سرانجام دیتا ہے تو عزت اور شہرت خود اس کے قدم چومتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خورشید بانو (بیگم میاں شریف حسین)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بیگم شریف حسین

پشاور میں تحریک آزادی پاکستان کی وہ سرگرم اور مجاہد خاتون جس نے اپنے لخت جگر کو خون میں لت پت دیکھ کر بجائے آہ و بکا کرنے کے

"لے کے رہیں گے پاکستان"

کا پرجوش نعرہ لگایا۔ وہ پشاور کی ایک معزز اور بلند حوصلہ خاتون تھی جس کا اصلی نام خورشید بیگم تھا۔ آپ بٹالہ ضلع گورداسپور کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئیں آپ کے والد بابا سید ہادی حسین بخشی صاحب بٹالہ کے ایک مشہور بیدار مغز، اعلیٰ صلاحیت اور عمدہ تعلیمی قابلیت کے مالک تھے جو برطانوی دورِ حکومت میں پشاور میں سیشن جج کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خورشید بیگم کے بھائیوں کو قدرت نے علم و فن کی نعمتوں سے خوب نوازا ہے ان کے ایک بھائی سر فضل حسین میاں مانے ہوئے دماغ کے مالک تھے جو دائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر رہ چکے تھے۔ علاوہ سابق پنجاب کے وزیر اعظم بھی رہ چکے ہیں دوسرے بھائی میاں افضل حسین میاں سروس کمیشن کے چیئرمین اور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہ چکے ہیں۔ تیسرے بھائی میاں امجد حسین ایس پی ریلوے کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ چوتھے بھائی میاں تفضل حسین ایک بہت بڑے عالم باعمل اور صوفی باطریقت ہیں۔ پانچویں بھائی میاں فاضل حسین ہیں ان نامور مشہور بھائیوں کی بہن خورشید بیگم کی ابتدائی تعلیم و تربیت زیادہ تر پشاور میں ہوئی کیونکہ ان کے والد میاں حسین بخش پشاور میں سیشن جج کے عہدے پر فائز تھے۔ ان کی ملازمت کا زیادہ حصہ سابق صوبہ سرحد میں ہی گذرا ہے۔

خورشید بیگم کی شادی بٹالہ کے ایک تاجر میاں شریف حسین سے ہوئی۔ میاں شریف حسین کے والد مولوی باغ دین صاحب اپنے زمانے کے ایک مشہور عالم دین صوفی باطریقت اور مبلغ اسلام تھے۔ دینی علوم کے ساتھ ساتھ وہ انگریزی اور دوسری مروجہ زبانوں کے بھی ماہر تھے۔ مولوی صاحب ۱۹۰۲ء میں ترک سکونت کر کے پشاور میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ وہ ایک عرصے تک تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ پشاور میں اشاعت اسلام میں مصروف رہے۔ پشاور کے سینکڑوں لوگوں نے ان سے تعلیمی اور روحانی فیض حاصل کیا۔ میاں شریف حسین نے اپنے والد بزرگوار سے تربیت حاصل کرنے کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشاور میں ہی تجلدت کا پیشہ شروع کر دیا تھا۔ خورشید بیگم بھی شادی کے بعد پشاور چلی آئیں۔ تحریک آزادی وطن میں دونوں میاں بیوی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور مالی لحاظ سے بھی ہر ممکن قربانی کرتے رہے۔ قدرت نے انہیں پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں عطا کیں۔ لڑکوں کے نام میاں عبدالرحمٰن۔ خلیل الرحمٰن۔ وحیدالرحمٰن۔ سعیدالرحمٰن فیض الرحمٰن اور لڑکیوں میں نعیمہ شریف۔ جمیلہ شریف۔ نصرت اور ممتاز ہیں۔

حریت پسند اور قوم پرست والدین کے ان تمام لڑکوں اور لڑکیوں نے تحریک آزادی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کے بڑے بیٹے میاں عبدالرحمٰن پشاور میں تحریک آزادی کے ان دنوں لیڈر تھے۔ جن دنوں ابھی دو قوموں کا نظریہ پیش نہیں کیا گیا تھا انگریزوں کے خلاف عوام میں نفرت و حقارت کے جذبات بھڑک رہے تھے۔ چنانچہ آزادی کے چند متوالوں نے پشاور کے ایک انگریز سول سرجن مسٹر کولڈ سٹریم کو قتل کر دیا۔

اس قتل کے الزام میں پشاور ہاؤس کے مالک جناب میاں غلام حسین کے صاحبزادے غازی عبدالرشید کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا اور غازی عبدالرحمٰن اور ان کے چند دوسرے ساتھیوں پر قتل کی سازش کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔ بعد میں سر صاحبزادہ عبدالقیوم اور خان بہادر قلی خان کی کوششوں سے ان مجاہدوں کو رہا کر کے پابند مسکن کر دیا گیا۔ یہی وہ عبدالرحمٰن غالب ہیں جنہوں نے سبھاش چندر بوس کو انڈیا سے کابل پہنچانے میں نمایاں کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ خورشید بیگم اپنے بیٹے کی قید و بند کی صعوبتوں کو دیکھ کر ذرہ بھر خوفزدہ نہیں ہوئیں بلکہ یہ تمام واقعات اس تمام گھرانے کو آزادی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے لیئے جد و جہد کرنے کا باعث بن گئے۔

جب قائد اعظم نے دو قوموں کا نظریہ پیش کر کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے متحد ہو کر آزادی کے لیئے سرگرمی کی تلقین کی تو صوبہ سرحد میں پشاور کے چند ممتاز شہریوں نے بھی ہندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح قائد اعظم کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنی جد و جہد کا آغاز کیا۔ ان چند افراد میں میاں شریف حسین۔ میاں غلام حسین۔ تہکال کے نواب دوست محمد خان میاں عبدالرب اور ملا جان محمد وغیرہ نے پشاور شہر میں مسلم لیگ کی تنظیم کی کوششیں شروع کر دیں۔ باوجود اس کے کہ خورشید بیگم اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو قید و بند کی صعوبتوں میں جکڑا دیکھ چکی تھیں مگر کسی خطرے کی پرواہ کئے بغیر انھوں نے اپنے تمام بچوں کو میدان عمل میں نکل کر مسلم لیگ کے لیئے انتھک محنت کرنے کی تلقین کی اور کہا کہ خطرات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی قوم کے لیئے قائد کے اشارے پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لیئے اپنی زندگی وقف کر دو۔

میاں عبدالرحمٰن جو اس سے پہلے تحریک آزادی کا سرگرم رکن رہ چکا تھا۔ ماں کی نصیحت اور ہدایت سے زیادہ متاثر ہوا۔ چنانچہ اب اس نے مسلم لیگ کی تنظیم کے لیئے جد و جہد شروع کر دی۔ اس جد و جہد میں کئی بار کانگریسی رضاکاروں اور کانگرسی رضاکاروں سے تکلیفیں اٹھائیں۔ ماریں سہیں مصیبتیں برداشت کیں۔ کئی کئی دن تک فاقے کیئے مگر وہ اولوالعزمی کے ساتھ پشاور اور گرد و نواح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں جگہ جگہ مسلم لیگ زندہ باد اور پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے کانگرسی دلوں کو لرزاتا رہا۔ ابھی یہ تحریک جاری تھی کہ ۱۹۳۹ء میں میاں شریف حسین کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کے بعد تجارتی کاروبار میں خسارہ ہونے لگا۔ بچوں کے سر سے شفیق باپ کا سایہ اٹھ چکا تھا۔ مگر خورشید بیگم نے ہمت نہ ہاری۔ یاس و ملال اس گھرانے کے نزدیک تک نہ آنے دیا بلکہ خورشید بیگم اور ان کے تمام بچوں نے اپنے دلوں کو پاکستان کا سہارا دے کر پورے جوش و خروش سے سرحد کے کانگرسی مرکز پشاور میں مسلم لیگ کی تبلیغ اور تنظیم کے لئے اپنا گھر تک وقف کر دیا۔ قائداعظم کے حکم کے مطابق جب زنانہ مسلم لیگ کے قیام کا اعلان کیا گیا تو پشاور میں بھی خواتین مسلم لیگ کی تشکیل ہوئی۔ بیگم شریف حسین نے پشاور زنانہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کی اہم رکن ہونے کی حیثیت سے اپنے فرائض نہایت خوبی سے سرانجام دیئے ان کے گھر پر زنانہ مسلم لیگ کے اکثر جلسے ہوتے رہتے تھے۔ گویا کہ ان کا گھر پشاور شہر میں مسلم لیگ کا ایک مرکز بن گیا تھا۔ بیگم شریف حسین نے اپنی خدمات کے علاوہ اپنے تمام بچوں کی خدمات مسلم لیگ کے لئے وقف کر کے انہیں قائداعظم کے ہر حکم پر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے میدان عمل میں نکال کر ایک لاجواب مثال قائم کی۔ بیگم میاں شریف حسین کو بیک وقت دو فرائض سرانجام دینا پڑتے تھے ایک طرف تو وہ گھر گھر جا کر عورتوں کو آزادی کے لئے بیدار کرتی جاتی تھیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوسری طرف مہمان خواتین جو مسلم لیگ کی تحریک کی سرگرمی کے سلسلے میں ان کے ہاں آتیں ان کی خاطر تواضع کا فرض سرانجام دینا پڑتا تھا۔ اس معاملے میں انھوں نے مالی لحاظ سے بھی مسلم لیگ کی تنظیم اور تحریک آزادی کو کامیاب بنانے کے لئے کافی قربانی دی۔ ان تمام قربانیوں کا صلہ جو ان کے پیش نظر تھا وہ یہ تھا کہ وہ اپنے ملک کو آزاد دیکھنا چاہتی تھیں۔ اور سرحد میں کانگریس کے عزائم کو مٹی میں ملا ہوا دیکھنا چاہتی تھیں۔ خدا نے ان کی آرزو پوری کی اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ اور ان جانباز دلیر اور مجاہد لوگوں کو جنہوں نے تحریک آزادی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائی تھی قدرت نے آزادی کی نعمت سے سرفراز کیا۔

خورشید بیگم نے قیام پاکستان کے وقت مہاجرین کی آبادکاری کے لئے چندے جمع کرنے اور انہیں آباد کرنے میں پشاور کی دیگر رہنما خواتین کے ساتھ مل کر بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ خورشید بیگم نے مجاہدانہ اور رضاکارانہ خدمات کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی بہترین تربیت کی۔ اچھی مائیں وہی ہوتی ہیں جو قوم اور ملک کے لئے بہترین افراد پیدا کریں۔ کیونکہ بہترین قوم ہی کسی ملک کی ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ خورشید بیگم نے اپنے تمام بچوں کو تعلیمی زیور سے آراستہ کرنے میں انتہائی کوشش کی۔ ان کے بڑے بیٹے میاں عبدالرحمٰن غالب قومی رضاکار اور بہترین مجاہد ہیں۔ خلیل الرحمٰن تمغہ پاکستان کو انجنیئری کی تعلیم دلوائی وہ پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

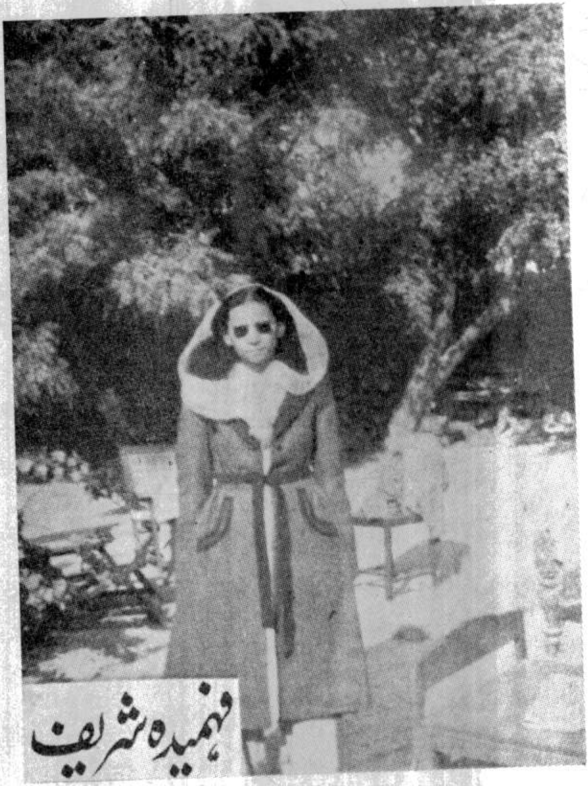


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سکے ایک اہم کلیدی عہدے پر فائز ہیں۔ وحید الرحمٰن صنعتی دماغ اور صنعتی صلاحیت کا مالک ہے۔ داسکو کے نام سے اس نے کپڑے کی صنعت کا آغاز کیا ہوا ہے۔ سعید الرحمٰن انجینئر پاس ہے وہ تاجر پیشہ ہے۔ زنانہ مسلم لیگ کا جب قیام عمل میں آیا تو اس وقت شریف شرفاء میں عورتوں کو تربیت کی ضرورت تھی۔ لہٰذا ایک عرصہ تک نجیب الرحمٰن زنانہ مسلم لیگ کے لئے بطور سیکرٹری کام کرتے رہے۔ ان کا چھوٹا بیٹا سعید الرحمٰن تحریک پاکستان کے دنوں میں طالب علم تھا۔ لہٰذا سٹوڈنٹس فیڈریشن کا جنرل سیکرٹری رہ کر طلبا کو مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے متحد کرنے کی کوشش میں مصروف رہا۔ سب سے چھوٹا فیض الرحمٰن ہے یہ بھی انجنیئر ہے۔ لڑکیوں میں ممتاز حسن کو ڈاکٹری کی تعلیم دلوائی گئی۔ نصرت سنان بھی میٹرک تک تعلیم یافتہ ہے۔ ان سب بچوں کی تعلیم و تربیت کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ میاں شریف حسین صاحب کا انتقال ہو چکا تھا مگر خورشید بیگم نے انتہائی ہمت سے اپنے بچوں کو تعلیم و تربیت دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ان کے تمام بچے اخلاقی لحاظ سے بلند معیار کے مالک ہیں۔

**حمیدہ شریف**۔ خورشید بیگم کی ہونہار بیٹی ۱۹۲۴ء میں پیدا ہوئیں ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد لیڈی گرڈنتھ ہائی سکول میں داخل ہوئیں دوران تعلیم وہ تقریری اور مباحثوں میں حصہ لیتی رہیں۔ زنانہ اور زنانہ مسلم لیگ میں ان کو دلچسپی رہی۔ گورنمنٹ کوٹ کر بھرتی ہوئی تھیں۔ دوران تعلیم تقریری مقابلوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور دیگر تعلیمی مشاغل کی وجہ سے وہ امتیازی حیثیت رکھتی تھیں۔ تعلیم کے دوران ہی انھوں نے زنانہ مسلم لیگ کی تحریک میں حصہ لینا شروع کیا اور بحیثیت سرگرم رکن کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ جلسے اور جلوسوں میں شرکت کرتیں۔ اور ایک فعال رکن کی حیثیت سے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں۔ جب زنانہ مسلم لیگ کے جلسوں میں وہ تقریر کرتیں تو عورتوں میں جذبۂ قربانی کی ایک پُرجوش لہر پیدا ہو جاتی۔ تحریک آزادی کے دوران وہ خواتین نیشنل گارڈ کی نائب سالار مقرر ہوئیں۔ پشاور کے ہر محلہ سے رضاکار لڑکیوں کے گروپ بنا کر انہیں پریڈ سکھاتیں اور انہیں رضاکارانہ خدمات کی تربیت دیتی رہیں۔ تاکہ وقت پڑنے پر وہ قوم اور ملک کے کام آ سکیں۔ سرحد کی کانگریسی وزارت کے ایوانوں کو لرزانے کے لئے جب عورتوں کے جلوس نکلتے تو فہمیدہ پیش رو خواتین کی صف اوّل میں ہوتیں۔ فہمیدہ کے اعلیٰ دماغ، سنجیدہ طبیعت اور قربانی سے سرشار جذبے نے تحریک آزادیٔ وطن کے دوران اہم کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ کارکن اور فعال لڑکیوں کے گروپ میں شامل ہو کر وہ گھر گھر جا کر مسلم لیگ کا پیغام پہنچاتی رہیں۔ پشاور کے کانگریسی خیالات رکھنے والے لوگوں کے گھروں میں جا کر ان کی بیویوں اور لڑکیوں کو بلا خوف مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے متحد ہونے کی تبلیغ کرتی جاتی تھیں۔ پشاور کی وہ عورتیں جو رہنما خواتین کی حیثیت سے کام کرتی تھیں۔ وہ بھی فہمیدہ کے تدبر اور ان کی کارکردگیوں سے حیران رہ جاتیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تحریک کے دوران انہوں نے اپنی تعلیم کا سلسلہ منقطع نہ ہونے دیا بلکہ لگاتار مطالعے میں مصروف رہیں۔ پنجاب یونیورسٹی سے اکنامکس میں ایم۔اے کرنے کے بعد ایبٹ آباد گرلز کالج میں لیکچرار مقرر ہوئیں۔ اور بعد میں انہیں ہری پور گرلز کالج کا پرنسپل بنا دیا گیا فہمیدہ مطالعے کی بہت شوقین ہیں۔ فارغ وقت میں وہ اکثر گھریلو کام کاج کے علاوہ کتب بینی میں مصروف رہتی ہیں۔ وہ ایک بہترین مقررہ ہیں۔ فہمیدہ کے ساتھ ساتھ اسکی دوسری بہن نصرت اور ممتاز نے بھی تحریک آزادیٔ وطن کے دوران حتی الامکان کوشش کی ہے۔ مگر اس ضمن میں ان کی چھوٹی بہن جمیلہ نے جو قربانی دی ہے وہ تاریخ تحریک پاکستان کا ایک اہم باب ہے۔

**جمیلہ شریف** ۱۹۲۰ء میں پشاور ہی میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم و تربیت کے بعد لیڈی گرفتھ ہائی سکول میں داخل ہوئیں۔ ابھی زیرِ تعلیم تھیں کہ صوبہ سرحد میں زنانہ مسلم لیگ کی زبردست تحریک کا آغاز ہوا۔ اس تحریک میں چونکہ جمیلہ کے گھر کا ہر فرد مصروف عمل تھا اس لئے جمیلہ نے بھی اس تحریک کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ جمیلہ میں قربانی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ جمیلہ جیسی جانباز لڑکیاں اگر میدان عمل میں نہ آتیں تو پشاور میں صرف مردوں کے ذریعے مسلم لیگ کی تحریک کسی صورت میں بھی کامیاب نہ ہوتی۔ سرحد میں مسلم لیگ کی یہ حالت تھی کہ قیام پاکستان کے بعد بھی یہاں کے اکثر دیہات میں مسلم لیگ کا نام لینے والا شاذ و نادر ہی کوئی ملتا تھا۔ آج تو سب آزادی کی نعمتوں سے فیضیاب ہو رہے ہیں

www.KitaboSunnat.com



گویا آزادی حاصل کرتے وقت بہت ہی کم ایسے افراد تھے جنہوں نے آزادی کی خاطر اپنے آپ کو پیش کیا ہو۔ اس لئے یہ کہنا بجا ہے کہ کمانا ایک ہے اور [illegible] صوبہ سرحد کانگرس کا ایک مضبوط گڑھ تھا۔ یہاں ہندوؤں کی دولت نے کئی لوگوں کے ضمیروں کو خرید رکھا تھا۔ ان حالات میں یہ ضروری تھا کہ [illegible] کی خواتین اور لڑکیاں میدان عمل میں نکل کر کانگرسی نظام کو شکست دیں۔

پندرہ اپریل ۱۹۴۷ء کو تحریک سول نافرمانی کے دوران عورتوں کا ایک جلوس کننگھم پارک پشاور کے نزدیک ریلوے کی پٹڑی پر جا کر بیٹھ گیا تاکہ [illegible] اپنی جدوجہد کا اظہار کر سکیں۔ ان دنوں بمبئی ایکسپریس چلا کرتی تھی۔ جمیلہ بھی ان خواتین میں شامل تھیں جو پٹڑی پر جان کی پروا کئے بغیر دھرنا مار کر بیٹھ گئی تھیں۔ ان خواتین کو یہ معلوم نہ تھا کہ کانگرسی حکام ان کو کچلنے کے لئے مکمل عزم کر چکے ہیں۔ چنانچہ انجن ڈرائیور گاڑی کو تیز کرتا ہوا عورتوں کے قریب لے آیا۔ جوں جوں گاڑی قریب آتی جاتی تھی۔ فضا "لے کے رہیں گے پاکستان" کے فلک شگاف نعروں سے گونجتی جاتی تھی۔ گاڑی قریب سے قریب تر ہوتی گئی۔ مجاہد عورتیں جمیلہ سمیت پٹڑی پہ جمی رہیں۔ سامنے موت منہ کھولے ہوئے فضا کو تاریک کرتے ہوئے آ رہی تھی مگر [illegible] بے باک خواتین مسلم لیگ زندہ باد کے نعروں سے اس فضا میں پاکستان کا نقشہ کھینچ رہی تھیں۔ قریب آ کر اچانک ڈرائیور نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔ یہ عالم دیکھ کر عورتیں سراسیمگی کی حالت میں پٹڑی سے ذرا پیچھے ہٹ گئیں مگر جمیلہ اور ان کے ساتھ [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مالک ایس۔ یلم ایوب کی ہمشیرہ بیگم محمود شاہ۔ بیگم غلام سرور۔ والدہ مصطفےٰ اختر بیٹرٹی پر ڈٹی رہیں۔ انجن نے دندناتے ہوئے پانچ عورتوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور ان مجاہد عورتوں کو گھسیٹتے ہوئے گہری کھائی میں پھینکتا ہوا آگے نکل گیا جمیلہ اس حادثے میں شدید زخمی ہوئی۔ اس کے جبڑے کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ ٹانگوں پر شدید زخم آئے۔ منہ سے خون بہنے لگا۔ سب عورتیں جمیلہ کو دیکھنے کے لئے آگئے بڑھیں۔ ان عورتوں میں جمیلہ کی ماں خورشید بیگم بھی تھیں۔ خورشید بیگم نے جونہی اپنے لخت جگر کو خون میں لت پت دیکھا تو بجائے آہ و بکا اور گھبراہٹ کے "لے کے رہیں گے پاکستان" کا نعرہ لگا کر عورتوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ جمیلہ کی یہ حالت تھی کہ وہ خون میں لت پت تھی مگر اس نے اپنے ہاتھ میں مسلم لیگ کی جھنڈی مضبوطی سے تھامی ہوئی تھی۔ وہ اگرچہ شدید زخمی ہو چکی تھی مگر اس کی زبان سے اس زخمی حالت میں بھی پاکستان زندہ باد اور قائد اعظم زندہ باد کے نعرے نکل رہے تھے۔ جمیلہ کو باقی زخمی عورتوں کے ساتھ اٹھا کر لیڈی ریڈنگ ہسپتال پہنچایا گیا مگر چونکہ ان دنوں کانگرسی وزارت تھی اس لئے ہسپتال کے عملے نے جان بوجھ کر ان مسلم لیگی مجاہد عورتوں کو مناسب ابتدائی طبی امداد بہم نہ پہنچائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جمیلہ کے زخم آج تک مندمل نہیں ہو سکے اس کے پاؤں سے اب تک پیپ بہہ رہی ہے۔ جبڑے کی ہڈیاں بیکار ہو گئی ہیں ٹانگیں بے کار ہیں مگر وہ خوش ہے کہ جس مقصد کے لئے اس نے قربانی دی ہے وہ مقصد حاصل ہو گیا ہے۔ اس حادثے کے بعد جمیلہ کی تعلیم کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا باوجود اس معذوری کے وہ اکثر مطالعہ میں مصروف رہتی ہے۔ نہایت صابر و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاکر خاتون ہے۔ جمیلہ نے ایک بہت بڑی قربانی دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ کسی بلند مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو مستقل مزاج، اولوالعزم اور بلند حوصلہ رہنا چاہیے۔ یہی تین چیزیں ہیں جو کسی مقصد کی کامیابی کا اہم ذریعہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ آزادی کے دوران سرحد میں مسلم لیگی پرچم کی علمبردار مائی ملنگنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# پشاور میں تحریک آزادئ پاکستان کے دوران مسلم لیگ کے سبز ہلالی پرچم کی علمبردار

# مائی ملنگنی

۴

صوبہ سرحد کی عورتوں میں تحریک آزادئ پاکستان کا جوش پیدا کرنے میں ایک ملنگنی نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے جس کے نعروں اور جذبۂ آزادی کے جوش نے یہاں کی ہزاروں عورتوں میں ایک نئی روح پھونکی۔ اس نڈر اور بیباک خاتون نے تحریک آزادی کے دوران پولیس سے مقابلے کئے۔ مائی یہاں وہ پولیس کے ڈنڈوں اور مسلم لیگ کے مخالفین سے شدید زخمی ہوتی رہی مگر وہ "مسلم لیگ زندہ باد" "لے کے رہیں گے پاکستان" کے نعرے لگاتی ہوئی دن رات مصروف رہیں یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



احساس پیدا کرتی رہی کہ عورتوں کو بھی اپنی جان کی بازی لگا کر آزادی کی جدوجہد میں مصروف عمل ہونا چاہیئے۔ اس ملنگنی کا جذبہ آزادی کئی عورتوں کو گھروں سے نکال کر آزادی کے لئے قربانی دینے کا باعث بنا۔ آزادی کی نعمت کے حصول تک اس بہادر خاتون نے جس سرگرمی اور جانثاری سے مجاہدانہ خدمات سرانجام دیں ان خدمات کو تاریخی لحاظ سے نظر انداز کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ ملنگنی نے جذبہ آزادی کی عملی جدوجہد میں مجاہدانہ کردار ادا کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ عورت جب اپنے مقصد کے حصول کے لئے میدان عمل میں نکلتی ہے۔ تو وہ بڑی سے بڑی تکلیفوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اولوالعزمی کے ساتھ اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتی جاتی ہے۔ ملنگنی نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ عورت کسی صورت میں بھی بزدل یا کم ہمت نہیں ہے جو لوگ عورت کو کم ہمت اور بزدل سمجھتے ہیں وہ اس ملنگنی کے مجاہدانہ کارناموں کو مدنظر رکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ عورت مرد سے کسی طرح بھی کم درجہ نہیں ہے۔

یہ بہادر خاتون جو ملنگنی کے نام سے مشہور ہے ضلع ہزارہ کے موضع مہالان میں پیدا ہوئی۔ اس کے باپ کا نام شیر زمان تھا۔ وہ کاشتکاری کر کے بال بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ شیر زمان ملنگنی کے پیدا ہونے کے تین ماہ بعد فوت ہو گیا ملنگنی کی ماں پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ جس زمین کی کاشت کر کے شیر زمان بیوی بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد مالک زمین نے قبضے میں کر لی ملنگنی کے دو بھائی باپ کی زندگی ہی میں ذریعہ معاش کی تلاش میں پر ملا ادھر بیٹھے گئے تھے۔ باپ کے مرنے کے بعد گھر پر صرف دو بھائی ایک ملنگنی اور ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان کی ماں تھی۔ باپ کے مرنے کے کچھ دنوں بعد ملنگنی کے دو بھائی جو گھر پر تھے مر گئے۔ اب صرف اس کے دو بھائی رہ گئے تھے جو دونوں کے دونوں گھر سے ہزاروں میل دُور تھے۔ ملنگنی کی ماں کو عجیب زمانے کے حوادث نے گھیرا تو وہ ملنگنی کو لے کر گھر سے نکل پڑی تاکہ اپنے بیٹوں کے پاس برما یا مصر چلی جائے۔ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ برما اور مصر یہاں سے کافی دُور ہیں جہاں تک پہنچنے کے لئے کافی کرائے اور زادِ راہ کی ضرورت ہے۔ وہ محنت مزدوری کرکے جتنی زر دیے زادِ راہ لیکر گھر سے روانہ ہوئی۔ رہنمائی کرنے والا کوئی نہ تھا۔ وہ کھیتوں سے چل کر حویلیاں کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچی۔ ٹکٹ لیکر گاڑی میں سوار ہوئی گاڑی نے راولپنڈی تک جانا تھا۔ راولپنڈی پہنچکر وہ دوسری گاڑی میں بیٹھ گئی یہ گاڑی اپنے آخری سٹیشن پر پہنچی تو سب مسافر اتر پڑے۔ ملنگنی کی ماں سمجھی کہ برما آگیا مگر وہ بجائے برما کے پشاور پہنچ چکی تھی۔ ملنگنی کی ماں اپنی بیٹی کو لیکر سراسیمگی کی حالت میں سٹیشن سے باہر آئی۔ حیران و پریشان آنسو بہاتے ہوئے اپنی جوان بیٹی کو ساتھ لئے ایک ایسی جگہ تلاش کرنے لگی جہاں وہ رات بسر کر سکے۔ پردیس کی سڑکیں اور عورت ذات۔ وہ چلتی گئی، اور چلتی گئی۔ یہاں تک کہ پشاور میں ہشتنگری گیٹ کے پاس آن پہنچی۔ اب رات چھا چکی تھی۔ وہ ڈر اور گھبراہٹ میں بیٹی کا ہاتھ تھامے ایک جگہ جاکر بیٹھ گئی۔ اور سوچنے لگی کہ اب کیا کروں اچانک اسے خیال آیا کہ وہ کسی سے کسی بزرگ کی زیارت کا پتہ پوچھ کر وہاں جاکر رات بسر کرے ایک راہ گیر نے مسافر سمجھ کر اسے بتایا کہ وہ قریب ہی تکیہ سنگھاں میں چلی جائے اور وہاں جاکر امام باڑے میں رات بسر کرے۔ ملنگنی کی ماں بچی کو لئے ہوئے گردش زمانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے تکیہ سنگھاں پہنچی۔ مزار کا مجاور بیٹھا درود وظیفہ میں مصروف تھا۔ مسافر عورت نے اسے اپنی دردبھری کہانی سنائی۔ اس نیک دل انسان کو رحم آگیا۔ چائے منگوا کر پلائی۔ روٹی کھلائی اور رات بسر کرنے کے لئے امام باڑے میں جگہ دیدی۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ گھبراؤ نہیں جب تک تم چاہو عزت اور اس کے ساتھ یہیں رہو۔ تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ یہ سائیں دلاور تھا جو امام باڑے کا مجاور تھا۔ یہ نیک دل انسان پردیسی ماں بیٹی کے لئے فرشتۂ رحمت تھا۔ ملنگنی کی ماں اپنی بچی کو لیکر وہیں اس امید پر رہنے لگی کہ کسی طرح کوئی سبیل نکل آئے کہ وہ اپنے کسی بیٹے کے پاس پہنچ سکے۔ اسی امید پر اس نے کئی دن وہاں گذار دیئے۔ ملنگنی کی ماں کو جوان بیٹی کی فکر سخت دامنگیر تھی۔ وہ عزت اور آبرو کے ساتھ اپنا فرض پورا کرنا چاہتی تھی۔ آخر اس نے ایک دن امام باڑے کے مجاور کو کہا کہ تمہاری خدمتوں کے عوض میں اپنی لڑکی تمہارے نکاح میں دینا چاہتی ہوں۔ میری یہ پیشکش قبول کر کے مجھ پر احسان کرو تاکہ میں اپنے ایک بھاری فرض کو پورا کر سکوں۔ قدرت نے میرے لئے تو ٹھوکریں لکھی ہیں مگر میں یہ نہیں چاہتی کہ میری جوان بچی میرے ساتھ در در کی ٹھوکریں کھاتی پھرے۔ اس نیک دل انسان نے بڑھیا کی اس درخواست کو قبول کر لیا۔ ملنگنی کی شادی ہو گئی۔ اب ملنگنی تکیہ سنگھاں میں اپنے گھر میں رہنے سہنے لگی۔ ماں اپنی بیٹی کے فرض کو پورا کرنے کے بعد اپنے بچوں کی تلاش میں چلی گئی۔

ملنگنی کا خاوند چونکہ نیک طبیعت انسان تھا اس لئے اس نے ملنگنی کو بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وِرد و وظائف سکھا دیئے اور ملنگنی نے بھی فقیرانہ زندگی اختیار کر لی۔ گلے میں تسبیح کے ہار، ہاتھوں میں تسبیح۔ ہر وقت اللہ اللہ کا ورد پکارنے لگی۔ آہستہ آہستہ ملنگنی عجیب قلندرانہ رنگ میں رنگی گئی۔ اس کے چار لڑکے اور ایک لڑکی یہیں پشاور میں پیدا ہوئے۔ بچوں کی تربیت بھی کرتی رہی گھر کو بھی سنبھالے رکھا اور وِرد و وظائف بھی کرتی رہی۔ اس فقیرانہ زندگی نے ملنگنی کو انتہائی جذباتی بنا دیا۔ اس کی گرجدار اور پاٹ دار آواز اور طبیعت کی انتہائی بے باکی سے اردگرد کے سب لوگ بہت جلد متاثر ہو گئے اور اسے انتہائی قدردان کی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ درویشانہ رنگ جب ملنگنی پر غالب آگیا تو وہ بے باکانہ طور پر ہاتھ میں ڈنڈا لے کر بازار محلوں میں نکلنے لگی۔ وہ جس طرف بھی جاتی لوگ اس سے نہایت عزت اور احترام سے پیش آتے۔ پھر ملنگنی نے مزاروں پر جا کر چلّے کرنے شروع کر دیئے۔ جہاں بھی وہ کسی بزرگ پیر کا نام سنتی۔ وہاں جا کر اس سے فیض حاصل کرتی۔ آخر میں بر لیسال جا کر وہاں کے گدی نشین کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کے مریدوں میں شامل ہو گئی۔ اس کے بعد ملنگنی میں کچھ اور ہی کیفیت پیدا ہو گئی۔

صوبہ سرحد میں جب مسلم لیگ کی تحریک کا آغاز ہوا تو ملنگنی مسلم لیگ کے ہر جلسے میں جا کر تقریریں سنتی۔ پشاور میں ہر سال جھنڈوں کا ایک تاریخی میلہ لگتا ہے ۱۹۳۰ء میں جب یہ میلہ لگا تو اتفاقاً ملنگنی بھی اس میلے میں موجود تھی۔ کانگرسی رضا کار بعد سے میلے میں شریک پتراروں افراد کو کانگرس سے متاثر کرنے کیلئے زور زور سے گاندھی جی زندہ باد" اور "جے ہند" کے نعرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لگانے شروع کر دیئے۔ میلے میں چند مسلم لیگیوں کے بچوں نے جے ہند اور گاندھی جی زندہ باد کے مقابلے میں قائد اعظم زندہ باد اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے۔ ان نعروں کے جواب میں کانگرسی رضاکاروں نے ان بچوں پر پتھر برسانا شروع کر دیئے جس سے دو بچے زخمی ہو گئے۔ پاس ہی تھانیدار کھڑا تماشا دیکھ رہا تھا۔ ملنگنی بھی میلے میں درویشانہ طور پر گھوم رہی تھی۔ جونہی اس نے ان بچوں کو مار پیٹتے ہوئے دیکھا تو جھٹ تماشا دیکھنے والے تھانیدار کی طرف ڈنڈا اٹھا کر کہا "تمہیں شرم نہیں آتی کہ پاس کھڑے ہو کر تماشا دیکھ رہے ہو"۔ ملنگنی کے منہ سے جونہی یہ بات نکلی تھانیدار نے جھٹ اسے پکڑ کر گھسیٹا اور سپاہیوں کے حوالے کر دیا۔ سپاہیوں نے ملنگنی کے سر سے چادر اتار کر اس سے ملنگنی کے دونوں ہاتھ باندھ دیئے اور ڈی ایس پی کے پاس لے گئے۔ ملنگنی نے ڈی ایس پی کے پاس جاکر بجائے مرعوب ہونے کے گرجدار آواز کے ساتھ کہا "تھانیدار کو میں نے اپنا فرض پورا کرنے کے لئے کہا جس کے بدلے میں میرے ہاتھ باندھ کر تمہارے پاس لایا گیا ہے"۔ ڈی ایس پی نے سارا ماجرا سن کر اسے بغیر کچھ کہے چھوڑ دیا۔ اس واقعہ کے بعد ملنگنی نے یہ عہد کر لیا کہ جب تک کانگرس صوبہ سرحد سے شکست نہ کھائے گی اس وقت تک وہ چین سے نہ بیٹھے گی۔ چنانچہ ملنگنی کے اس واقعہ نے شہر بھر میں ملنگنی کو مشہور کر دیا۔ شہر کے سب لوگ ملنگنی کی اس جرأت ہمت اور اس کی بے باکی اور مسلمانوں نے پہلے سے بہت ہی زیادہ اس کی عزت کرنے لگے۔ اس کے بعد صوبہ سرحد میں زندہ مسلم لیگ کی تحریک کا آغاز ہوا تو ملنگنی ہر جلسے میں جاکر شریک ہونے لگی۔ جب پیشہ ور عورتیں تقریر کر چکتیں تو ملنگنی آخر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ہیں تقریر کے لئے کھڑی ہوتی۔ ایک گرجدار اور جذباتی تقریر کرتے ہوئے عورتوں کو کہتی کہ وہ قائداعظم کے ہر اشارے پر اپنی جان قربان کرنے کے لئے میدان میں نکلیں ملنگنی ان سب سے آگے ہوگی۔ اس کے بعد وہ عورتوں سے وعدہ لیتی۔ "بولو اپنی جان قربان کرنے کے لئے کون تیار ہے؟"۔ سب عورتیں عجیب جوش کے ساتھ ہاتھ کھڑا کرکے قربانی کا وعدہ کرتیں۔

اس کے بعد جب تحریک سول نافرمانی کے دنوں میں عورتوں کے جلوس نکلنے لگے تو جلوس سے پہلے جلسہ ہوتا۔ جلسے کے اختتام پر ملنگنی سبز ہلالی پرچم ہاتھ میں تھامے کھڑی ہو کر کہتی "میں قربانی کے لئے تم سب سے آگے آگے چلتی ہوں تم میں سے کون ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر آزادی حاصل کرنے کے لئے میرا ساتھ دے گا؟ جونہی ملنگنی یہ کہتی سب عورتیں جوش کے ساتھ اپنا ہاتھ کھڑا کرتیں۔ جلوس روانہ ہوتا ملنگنی سب سے آگے آگے سبز ہلالی پرچم تھامے مردانہ وار اس طرح چلتی کہ ہزاروں دیکھنے والے بھی اس کے جذبہ آزادی کو دیکھ کر جلوس میں شامل ہونے لگتے۔ ملنگنی نے بڑی بہادری اور دلیری کے ساتھ یونین جیک کو اتار کر پشاور کے کئی مقامات پر سبز ہلالی پرچم لہرایا۔ ان مقامات میں پشاور کی تحصیل گورگٹھڑی۔ ریڈیو سٹیشن۔ وزیراعظم صوبہ سرحد کا بنگلہ اور ہائی کورٹ خاص قابل ذکر ہیں۔ ہائی کورٹ میں جب عورتوں کا ایک بھاری جلوس مظاہرہ کرتا ہوا پہنچا تو عمارت کے قریب پولیس کا بھاری پہرہ تھا۔ کسی کو عمارت کے نزدیک جانے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ مگر ملنگنی نے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ ہائی کورٹ پر لہرانے والے برطانوی یونین جیک کو اتار کر سبز ہلالی پرچم ضرور لہرائے گی چنانچہ اپنے اس عزم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو نور الکھنے کے لئے ملنگنی نے یہ کیا کہ ہائی کورٹ کے قریب ہی تیزی سے درخت پر چڑھ گئی۔ درخت پر چڑھ کر اس نے ہائی کورٹ کی چھت پر چھلانگ لگائی پرچم اس نے مضبوطی سے ہاتھوں میں تھامے رکھا۔ چھت پر چڑھ کر اس نے برطانوی جھنڈے کو اتار کر اس کی جگہ سبز ہلالی جھنڈا لہرا دیا۔ فضا پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ سپاہی ملنگنی کی اس جرأت کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔

اسی طرح اپریل ۱۹۴۷ء میں عورتوں کا ایک بھاری جلوس سرحد کے وزیر اعظم کی کوٹھی کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں جیل کے پاس خاصہ داروں کا دروازہ بند کر کے اسے روکنے کی کوشش کی گئی۔ ملنگنی نے آگے بڑھ کر سب سے پہلے دروازے کو زور لگایا۔ ایک ہاتھ میں اس نے جھنڈا تھاما ہوا تھا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے نعرہ حیدری لگا کر دروازے کو دھکا دیا۔ ہزاروں عورتیں اس کے ساتھ دروازے کو دھکیلنے لگیں۔ دروازہ آن کی آن میں کھل گیا۔ عورتیں آگے بڑھیں فضا پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ پولیس نے زبردست گھیرا ڈالا۔

ایک تھانیدار عورتوں پر گرجتا ہوا آنکھیں سرخ کرتا ہوا آگے بڑھا۔ ملنگنی نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ تھانیدار کو پوری طاقت سے اٹھا کر ساتھ ہی نہر میں پھینک دیا۔ جب تھانیدار گہری نہر میں غوطے پر غوطے کھانے لگا تو پولیس اسے بچانے کے لئے نہر میں اتری۔ کچھ اس طرح کا پولیس پر رعب سا چھا گیا کہ وہ گھیرا توڑنے پر مجبور ہو گئی۔ عورتیں نعرے لگاتی ہوئی آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئیں۔ وزیر اعظم کی کوٹھی پر ہر طرف پہرہ تھا دروازے بند تھے اور سامنے بند وقیں تانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سپاہی کھڑے تھے۔ موٹریں باہر رکے کی رہیں گے پاکستان کے نعروں سے فضا کو پرجوش بنا رہی تھیں۔ ملنگنی نے یہاں بھی حزم کر لیا تھا کہ وہ ہر طریقے سے وزیر اعظم کی کوٹھی پر لہرانے والے برطانوی جھنڈے کی جگہ سبز ہلالی پرچم لہرا کر چھوڑے گی۔ چنانچہ وہ کوٹھی کی پشت کی طرف سے ایک درخت کے اوپر چڑھی اور چھلانگ لگا کر نہایت خاموشی کے ساتھ کوٹھی کے احاطے میں داخل ہو گئی۔ وزیر اعظم کوٹھی کے اندر تھے۔ احاطے میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ باہر دروازے پر پہرے دار سنگینیں تانے کھڑے تھے۔ دروازے کے قریب ہی پولیس کی بھاری جمعیت تھی۔ پولیس کو یہ گمان تک نہ تھا کہ کوٹھی کے احاطے میں کوئی داخل ہو سکتا ہے۔ ملنگنی نے کوٹھی کے اندر جا کر گراؤنڈ میں لہرانے والے برطانوی پرچم کو اتار کر اس کی جگہ مسلم لیگ کا جھنڈا فضا میں بلند کر دیا۔ جھنڈا لہرانے کے بعد ملنگنی اسی راستے سے جس راستے وہ گئی تھی باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔ سبز پرچم وزیر اعظم کی کوٹھی پر لہرا رہا تھا۔ اور فضا پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی۔

پشاور جیل میں جب سیاسی قیدیوں پر ظلم و تشدد ہونے لگا۔ تو ملنگنی جھنڈا ہاتھ میں لیکر جیل کے باہر پہنچی۔ ہزاروں عورتیں اور مرد ملنگنی کی اس جرأت کو دیکھ کر جلوس میں شامل ہو گئے۔ جیل کے باہر پہنچکر جب ملنگنی نے پاکستان زندہ باد کے نعرے بلند کئے تو اندر سے سیاسی قیدیوں نے بھی جیل کی فضا میں ایک ہلچل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مجاہدی - ڈی - ایس - پی پولیس کی معیت میں آگے بڑھا اور ملنگی کے منہ پر اس زور سے ڈنڈا مارا کہ اس کے سامنے والے دو دانت ٹوٹ گئے۔ ناک سے خون بہنے لگا ملنگی باوجود زخمی ہونے کے برابر جھنڈا تھامے رہی۔ اس کے پاؤں آگے کی طرف ہی بڑھتے گئے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کر کے ملنگی کے ساتھ دوسری عورتوں کو بھی زخمی کیا۔ غرض یہ کہ ملنگی ہر جلوس میں آگے آگے مسلم لیگ کا پرچم اٹھائے بہادری سے اس طرح چلتی کہ پولیس والے بھی اس کی ہیبت سے گھبرا جاتے۔

اسی مجاہدانہ دور میں ملنگی کا خاوند انتقال کر گیا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے رہ گئے۔ اب ملنگی کو اپنے بچوں کی حفاظت کا فرض بھی پورا کرنا تھا۔ مگر ملنگی ان بچوں کو خدا کے بھروسے پر چھوڑ کر اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں میں لگاتار مصروف رہی۔ اس نے تحریک آزادی پاکستان کے لئے مسلم لیگ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے صوبہ سرحد کے کئی ضلعوں اور قصبوں کا دورہ کیا اور عورتوں اور مردوں کو جہاں بھی موقع ملا مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے متحد ہونے کی تلقین کی۔ گاؤں گاؤں جا کر اس نے تحریک آزادی میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اور کانگریس کے اثر کو دور کرنے کے لئے کوشش کی۔ اس کی دردمندانہ زندگی سے کئی عورتیں اور مرد متاثر ہو کر مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوئے۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# سردار حیدر

صوبہ سرحد کی یہ نامور خاتون اکتوبر ۱۹۲۱ء کو پشاور کے ایک متوسط اور فارغ البال گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ ان کے پردادا مرزا محمد قاسم ایران کے ایک علاقہ شاہ مینا کے رہنے والے تھے اور قالین کے تاجر تھے۔ مرزا محمد قاسم اسی سلسلہ میں وارد پشاور ہوئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ سردار حیدر کے والد کا نام غلام حیدر تھا جو پشاور میں ٹھیکیداری کرتے تھے

سردار حیدر کے بچپن کے زمانہ میں پشاور تعلیم نسواں کے لحاظ سے بہت پسماندہ علاقہ تھا۔ یہاں کے چند علم دوست گھرانوں کے علاوہ یہاں کے باشندے لڑکیوں کی تعلیم کو بہت معیوب خیال کرتے تھے۔ مگر سردار حیدر کے والدین اپنی لڑکیوں کی تعلیم اور اعلیٰ تربیت کے زبردست حامی تھے ہوش سنبھالنے کے بعد اپنے قریبی میونسپل گرلز پرائمری سکول میں داخل کیا گیا جہاں یہ نہایت ذوق و شوق کے ساتھ تعلیم حاصل کر کے امتیازی حیثیت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامیاب ہوئیں اور ثانوی تعلیم کے لئے لیڈی گریفتھ ہائی سکول میں داخل ہوئیں۔ اور پشاور میونسپل کمیٹی کی طرف سے چار سال تک وظیفہ حاصل کرتی رہیں۔ ان دنوں درسگاہوں میں مشرقی زبانوں کو ثانوی درجہ دیا جاتا تھا۔ اور مذہبی تعلیم سرے سے مفقود تھی گورنمنٹ کو مشرقی زبانوں خصوصاً فارسی اور اردو سے کھلا لگاؤ تھا۔ اس لئے وہ سکول کی تعلیم سے فرصت کے اوقات میں اردو اور فارسی کی کتابیں پڑھتیں اور گھر کے لوگوں سے اصلاح لیا کرتی تھیں، اس لئے کہ گھر میں علم و ادب کا بڑا چرچا تھا۔ اس ذاتی مطالعہ سے انہیں اپنی تعلیم میں بڑی مدد ملتی رہی۔ اور انکی معلومات بہت وسیع ہوتی رہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ دوران تعلیم ہی سکول کے تقریری مقابلوں میں حصہ لیا کرتی تھیں اور سکول کے ایک قلمی میگزین کے لئے مضامین لکھتی رہیں۔ اس طرح انہیں اپنی دیگر ہم جماعت طالبات کے مقابلہ پر بڑی امتیازی حیثیت حاصل ہوئی۔

۱۹۴۶ء میں پنجاب خواتین مسلم لیگ کی قائمقام صدر فاطمہ بیگم صاحبہ پشاور آئیں۔ انہیں چند ایسی سمجھدار اور سیاسی آگہی رکھنے والی لڑکیوں کی ضرورت تھی جو گھر گھر جاکر پشاور کی خواتین کو مسلم لیگ کا پیغام پہنچائیں اور انہیں متحد اور منظم کرنے میں مدد دے سکیں۔ سردار حمیدہ اس گروہ کی ایک فعال رکن تھیں۔ جنہیں فاطمہ بیگم نے منتخب کیا تھا۔ آپ نے خواتین مسلم لیگ پشاور کی جنرل سیکرٹری اور پروپیگنڈا سیکرٹری کے فرائض نہایت خوبی سے سرانجام دیئے۔ صوبہ سرحد کے ہر ضلع۔ ہر گاؤں اور ہر قصبے میں جاکر مردوں اور عورتوں کے بھاری بھاری جلسوں میں تقریریں کر کے مسلم لیگ کا پیغام لوگوں کے کانوں تک پہنچایا۔ آپ کی تقریر میں بلا کا جادو ہے تحریک آزادی کے دوران آپ نے اپنی تقریروں کے ذریعے مسلم لیگ کی تحریک کو کامیاب بنانے کی انتھک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کی۔ صوبہ سرحد میں سرخ پوش تحریک کا شباب تھا اور مسلم لیگ کا نام لینے والوں کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ انہیں انگریز پرست اور آزادی کے دشمنوں کے القاب سے نوازا جاتا تھا۔ یہاں صرف گنتی کے چند گھرانے مسلم لیگ کے حامی اور مددگار تھے۔ مثلاً غلام حیدر اور ان کے خاندان کے سب افراد اس دور میں مسلم لیگ تحریک کے زبردست حامی تھے۔ اور ہر طریقہ سے اس تحریک کی امداد و اعانت کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ سردار حیدر نے بچپن سے ہی اپنے گھر میں مسلم لیگ اور آزادی کے چرچے سنے جنہوں نے ان کی ذہنیت میں آزادی کا کبھی نہ مٹنے والا نقش ابھارا اور انہوں نے اپنے والدین کے ایما پر باوجود تعلیمی مصروفیات کے اپنے آپ کو تحریک آزادی کے لئے پیش کر دیا۔ انہوں نے اپنے اثر و رسوخ سے سینکڑوں خواتین اور مردوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنایا۔ صوبہ سرحد جیسے روایت پرست اور تعلیمی میدان میں پسماندہ علاقے میں جوان لڑکیوں کا قومی کام کے لئے گھر سے باہر نکلنا اور ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ پر جاکر مسلم لیگ کا پیغام پہنچانا انتہائی کٹھن کام تھا اور ایسی صورت میں جبکہ نوعمر لڑکیوں کا گھر سے باہر قدم رکھنا انتہائی معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ اور معاشرہ کے یہ بندھن اتنے کڑے تھے کہ ان کا توڑنا بہت دل گردے کا کام تھا۔ مرزا غلام حیدر نے اپنی نوعمر بیٹی کو اس مہم میں شریک ہونے کی اجازت دیکر دوسرے افراد کے سامنے یہ مثال قائم کی کہ جب تک قوم کا ہر باپ اور ہر ماں اپنی ذاتی تنگ و دو کے علاوہ اپنی اولاد اور مال کی قربانی پیش نہیں کرے گا۔ اس وقت تک قوم کا منزل مقصود تک پہنچنا ناممکن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قائداعظم کی پکار پر لبیک کہنے کے لئے مرزا غلام عبیدہ اوران جیسے چند دیگر افراد نے اس ضمن میں سابق صوبہ سرحد میں ایک مثالی قدم اٹھا کر پشاور کی خواتین کی تاریخ میں ایک نئے اور ناقابل فراموش باب کا اضافہ کیا۔

تحریک آزادی کی سرگرم جدوجہد کے باوجود بھی وہ حصول تعلیم میں کوشاں رہیں۔ ۱۹۵۰ء میں انھوں نے پشاور کے کونونٹ سکول سے بی۔ اے اور ۱۹۵۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے اردو میں ایم۔ اے کیا۔ جنوری ۱۹۵۶ء میں ان کی شادی پشاور عجائب گھر کے ڈائریکٹر اور پاکستان کے مشہور تاریخ نگار ایس۔ ایم۔ جعفر سے ہوئی۔ باوجود خانگی ذمہ داریوں کے تعلیمی سلسلہ منقطع نہ ہوا اور ۱۹۶۲ء میں پشاور یونیورسٹی سے فارسی زبان میں ایم۔ اے کیا۔

۱۹۵۰ء میں بی۔ اے کرنے کے بعد انہیں زنانہ فرانٹیئر کالج پشاور میں اردو کی لیکچرار مقرر کیا گیا تھا۔ یہ تقرری بھی ان کی زبان اردو پر مکمل عبور حاصل ہونے کی دلیل تھی۔ اس کے علاوہ آپ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۷ء تک پشاور ریڈیو سے نشر ہونے والے مختلف پروگراموں میں حصہ لیتی رہیں۔ وہ خواتین کے لئے پیش ہونے والے پروگرام مرتب کرتیں۔ جن میں نشر ہونے والے شیرین گل کے خطوط" ان کی بہترین معاشرتی اصلاحی تحریریں ثابت ہوئیں۔ اس کے علاوہ وہ بچوں کے لئے کہانیاں۔ کھیل اور فیچر لکھا کرتیں اور خواتین کے مخصوص اجتماعات کے چشم دید واقعات بھی نشر کرتیں۔

۱۹۵۲ء میں جب پشاور میں وزارتی انتخابات ہوئے تو با اثر افراد نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں ملازمت سے بھی برطرف کرا دیا۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں جب ارباب نور محمد خان وزیر تعلیم ہوئے تو دوبارہ انہیں فرنٹیئر کالج میں اردو کی لیکچرار مقرر کیا گیا۔ اور اس کے بعد سے اب تک تدریسی فرائض سر انجام دے رہی ہیں۔

سردار حیدر سا نہایت نڈر اور بے باک خاتون ہیں۔ وہ بڑی با اصول۔ مستقل مزاج اور صاف گو ہیں۔ ان کی صاف گوئی ہی دراصل ۱۹۵۲ء میں انہیں ملازمت سے برطرفی کا باعث بنی۔ اگرچہ اس واقعہ سے ان کے مستقبل کو شدید دھچکا لگا۔ انہیں ہی نہیں بلکہ ان کے خاندان کو بھی سخت مالی بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر انھوں نے اصول کی خاطر ہر چیز کی قربانی کو بخندہ پیشانی قبول کیا۔ اور آج پشاور کا آزادی پسند گروہ ان کے اس اقدام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

تعلیم تدریس کے علاوہ وہ امور خانہ داری۔ سلائی اور دیگر کئی قسم کی دستکاریوں کی بھی ماہر ہیں اور ان چیزوں کی تربیت انھوں نے اپنی والدہ سے حاصل کی ہے۔ ان کا فارغ وقت سلائی اور اسلامی تاریخ۔ احادیث و فقہ اور علم الاخلاقیات کی کتب کے مطالعے میں گذرتا ہے۔

آپ ایک بہترین مصورہ ہونے کے علاوہ اچھی نثر نگار بھی ہیں کئی کامیاب افسانے لکھ چکی ہیں۔ بچوں کی معلومات اور دلچسپی کے لئے ایک کہانیوں کی کتاب "پرندوں کے دیس میں" کے عنوان سے لکھی جو فیروز سنز نے شائع کی ہے۔ اس کے علاوہ دو ناول زیر ترتیب ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سابق سرحد میں اردو کے ارتقا پر ایک محققانہ کتاب بھی ترتیب دے چکی ہیں۔ ان کی اس نئی کوشش سے امید ہے کہ اردو ادب میں نئی معلومات کا اضافہ ہوگا۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیروز بانو بیگم عبدالواحد (گروپ فوٹو میں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# فیروزبانو (بیگم عبدالواحد)

آپ ۲ر اپریل ۱۸۹۹ء کو بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئیں آپ کے والد جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب اپنے زمانے کے مشہور ڈاکٹر تھے جو پشاور کے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں ملازم تھے یہ ہسپتال شروع میں ایجرٹن روڈ پر تھا جو آج کل محمد علی روڈ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے چچا ڈاکٹر غلام نبی صاحب بھی ایک نامور ڈاکٹر تھے جو افغانستان کے شاہی خاندان کے ڈاکٹر تھے۔ آپ کے چچا نے آپ کے والد جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب کو بھی افغانستان بلا لیا تھا۔ چنانچہ ان کی قابلیت۔ ذہانت۔ تجربہ اور متانت کی وجہ سے آپ کو علیا حضرت ملکۂ افغانستان کا خصوصی ڈاکٹر مقرر کیا گیا۔ آپ تقریباً ۱۶ سال تک افغانستان میں رہے۔ آپ ہی پہلے فرد ہیں جنہوں نے عوام کو طبی سہولیات فراہم کرنے کی خاطر افغانستان کے حکمرانوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ افغانستان میں ایک عوامی ہسپتال کی بنیاد رکھنے پر رضامند ہوئے۔

بیگم عبدالواحد نو سال کی عمر میں اپنے والد صاحب کے ساتھ کابل چلی گئی تھیں۔ وہیں انھوں نے تعلیم حاصل کی اور وہیں شاہی ماحول میں تربیت حاصل کی۔ کچھ عرصہ آپ نے اپنے والد صاحب کے ساتھ پشاور میں گذارا یہاں مشہور ادیب پطرس بخاری کی ہمشیرہ انہیں گھر پر آکر تعلیم دیتی تھیں کابل میں اپنے قیام کے دوران آپ نے اسلامیات۔ اردو۔ فارسی اور تاریخ اسلام کا گہرا مطالعہ کر کے اپنی علمیت میں اضافہ کیا۔

۱۹۱۴ء میں جب آپکی شادی امرتسر کے ایک مشہور تاجر شیخ عبدالواحد سے ہوئی تو آپ امرتسر میں رہنے لگیں ۱۹۳۴ء میں آپ کے شوہر شیخ عبدالواحد صاحب پشاور چلے آئے۔ اور یہیں منتقل طور پر رہائش اختیار کر لی۔ آپ کے بھائی عبدالحکیم نے ایم۔ اے حکیم کی فرم آپ کے حوالے کر دی تاکہ آپ جداگانہ طور پر کاروبار کر کے اپنے بچوں کا ذریعہ معاش فراہم کر سکیں۔ آپ کے تین بھائی ہیں۔ ایک بھائی آغا جی۔ اے گل، پاکستان کے مشہور فلمساز ہیں۔ دوسرے بھائی عبدالحکیم تھے جن کے نام پر فرم ایم۔ اے حکیم اینڈ کمپنی چل رہی ہے۔ تیسرے بھائی عبدالرحیم ہیں جو اکاؤنٹنٹ ہیں۔ آپ ۱۹۴۲ء میں مسلم لیگ کی ممبر بنیں چونکہ زنانہ مسلم لیگ کی ان دنوں کوئی شاخ پشاور میں نہ تھی اس لئے آپ نے مسلم لیگ کا ممبر بننے کے بعد اپنے حلقہ اثر کی عورتوں میں مسلم لیگ کا پروپیگنڈا شروع کیا۔ جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پشاور میں زنانہ مسلم لیگ کی بنیاد پڑی تو آپ کو زنانہ مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔ ان دنوں مسلم لیگ میں شمولیت اور قیادت کے لئے کوئی عورت تیار نہ تھی۔ کیونکہ کانگرسی اثر نے صوبہ سرحد کو اس قدر متاثر کر رکھا تھا کہ یہاں بعض مسلمانوں نے آشرم بنا کر گاندھی جی کی پوجا شروع کر رکھی تھی۔ اس پوجا پاٹ کا اصل مقصد یہ تھا کہ کانگرس کو تقویت پہنچائی جائے۔ اور گاندھی جی کی پٹھانوں کے دلوں میں قدر و وقعت پیدا کی جائے۔

بیگم عبدالواحد نے پشاور کی زنانہ مسلم لیگ کی صدر منتخب ہونے کے بعد انتھک محنت اور کوشش شروع کر دی۔ سینکڑوں عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنایا۔ اور سینکڑوں تک مسلم لیگ اور قائد اعظم کا پیغام پہنچایا۔ جب صوبہ سرحد میں کانگرسی وزارت نے مسلم لیگ کی تحریک کو ناکام بنانے کے لئے مختلف حربے استعمال کرنا شروع کر دیئے تو پشاور کی خواتین نے بیگم عبدالواحد کی قیادت میں کانگرسی جادو کو توڑنے کے لئے نہایت جرأت سے کام لیا۔ تحریک سول نافرمانی شروع ہوئی تو بیگم میاں عبدالواحد نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے حتی الامکان کوشش کی۔ انہوں نے تقریروں کے ذریعے۔ نصیحتوں کے ذریعے مسلم لیگ کا پیغام پشاور کے ہر گھر تک پہنچایا۔ تحریک سول نافرمانی کی کامیابی کے لئے جب دوسرے حصوں کی خواتین پشاور آتیں تو ان خواتین کو اپنے گھر میں قیام و طعام کی سہولت بہم پہنچائی۔ جلسے جلوسوں میں شامل ہو کر تحریک کو کامیاب بنایا۔ اس ضمن میں آپ کو کانگرسیوں نے دھمکیاں دیں، مرعوب کیا۔ مگر آپ نے ان گیدڑ بھبکیوں کی ذرا بھر بھی پرواہ نہیں کی۔ پشاور میں زنانہ مسلم لیگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی اکثر میٹنگیں انہی کے گھر میں ہوتی رہی ہیں۔ پہلے آپ پشاور ڈسٹرکٹ زنانہ مسلم لیگ کی صدر رہیں پھر غزا انچی کے عہدے پر کام کیا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے اپوا کی پشاور برانچ کی نائب صدر کے فرائض انجام دیئے۔ آپ نے تحریک سول نافرمانی کے دوران اور اس کے علاوہ مسلم لیگ کی اصلاحی اور علاقائی کمیٹیاں بنانے کے لئے مردان۔ نوشہرہ۔ چارسدہ وغیرہ میں جاکر کام کیا۔

۱۹۴۷ء میں گورنر صوبہ سرحد کی اہلیہ مسز ڈنڈاس نے مہاجر اور بے سہارا خواتین کی آباد کاری کے لئے آپ کو نگران مقرر کیا۔ آپ نے اس اہم فرض کو پورا کرنے کے لئے دن رات کام کیا۔ چندے جمع کئے۔ کپڑے سلوائے۔ لوگوں سے کپڑے اکٹھے کئے۔ اور دیانت حاصل کیں اور مہاجروں میں تقسیم کیں۔

تحریک سول نافرمانی کے زمانے میں آپ کی ہمشیرہ بیگم کرنل سلامت اللہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے اس عظیم صدمے کو صبر اور تحمل سے برداشت کیا اور لگاتار تحریک آزادی کے کاموں میں مصروف رہیں۔ آپ کا بیٹا عنایت کیریا تحریک آزادی کے دوران تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اس نے بھی تحریک سول نافرمانی کے دوران پشاور کی سٹوڈنٹس فیڈریشن میں رہ کر ایک فعال ممبر کی حیثیت سے اہم کارنامے سرانجام دیئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجاب کے سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگی پرچم لہرانے والی مجاہدہ **فاطمہ صغریٰ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## لاہور کے سول سیکرٹریٹ پر سبز ہلالی پرچم لہرانے والی مجاہد خاتون

# فاطمہ صغریٰ

تاریخ آزادی کی وہ نامور مجاہدہ جس نے گولیوں کی بوچھاڑ میں لاہور کے سول سیکرٹریٹ کی چھت پر چڑھ کر انگریزی عظمت کے نشان یونین جیک کو اتار کر تار تار کر کے سبز ہلالی پرچم لہرایا۔ وہ مجاہد اور نڈر خاتون فاطمہ صغریٰ تھیں۔ آپ ۷ نومبر ۱۹۳۰ء کو لاہور میں موچی دروازہ کے اندر لوہاں محلہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد کا نام آغا فدا حسین تھا۔ جو تجارتی کاروبار کرتے تھے۔ فاطمہ صغریٰ نے ابتدائی تعلیم فارمن گرلز ہائی سکول میں حاصل کی۔ یہ سکول ان دنوں موچی دروازے میں تھا۔ آجکل یہ سکول شاہ عالم گیٹ میں منتقل ہو چکا ہے۔ فاطمہ بیگم کی لڑکی بہن زاہدہ تحریک آزادی کی مشہور مجاہدہ فاطمہ بیگم کے کالج جناح اسلامیہ گرلز کالج نماں کوٹھ میں تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ فاطمہ بیگم کی خصوصی تربیت کے اثر سے زاہدہ بھی ان طالبات میں شامل تھیں جو مسلم لیگ کی رضا کار تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فاطمہ صغریٰ بھی اکثر اپنی ماں کے ساتھ ان جلسوں میں شریک ہوتی تھیں جن میں مسلم لیگ اور قائداعظم کے پیغام کی تبلیغ کی جاتی تھی۔

فاطمہ صغریٰ کے والد آغا فدا حسین بھی پکے مسلم لیگی تھے جن دنوں تحریک آزادی عروج پر تھی ان دنوں پنجاب گورنمنٹ اس تحریک کو دبانے کے لئے طرح طرح کے حربے اختیار کر رہی تھی۔ اکثر جلسے جلوسوں پر پابندیاں لگا دی جاتی تھیں اور وہ لوگ جو اس تحریک میں شامل تھے ان پر سختیاں کی جاتی تھیں۔ خواتین کو بیدار کرنے کے لئے جب تحریک آزادی کے رہنماؤں نے عملی قدم اٹھایا تو شروع شروع میں لاہور کے ہر حلقے میں کسی گھر کو منتخب کر کے اس میں حلقے کی عورتوں کو اکٹھا کر کے انہیں تحریک آزادی کے لئے آمادہ کیا جاتا۔ اور انہیں مسلم لیگ کا ممبر بنایا جاتا اور قائداعظم کا پیغام عورتوں کے کانوں تک پہنچایا جاتا۔ محلّوں میں عورتوں کے جلسے کے لئے یا میٹنگ کے لئے کسی گھر کا ملنا بہت مشکل ہوتا تھا۔ کیونکہ حکومت کی سختی اور پابندیوں کا خطرہ رہتا تھا۔ مگر آزادی کے متوالوں نے حکومت کے تشدد اور خطروں کے باوجود اپنے گھروں کو خواتین مسلم لیگ کے جلسوں اور میٹنگوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ ان منتخب اور نڈر افراد میں ایک مکان آغا فدا حسین کا تھا۔ جنہیں مسلم لیگ اور قائداعظم سے والہانہ محبت تھی اور وہ اس والہانہ محبت کے لئے ہر خطرہ مول لینے کو تیار رہتے تھے۔ آغا فدا حسین مجاہدہ پاکستان فاطمہ بیگم کے رشتہ دار بھی تھے۔ اسی لئے وہ مجاہدہ ملت کے عظیم کارنامے میں ان کی مدد بھی کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ جب عورتوں میں مسلم لیگ کی تحریک کا آغاز ہوا تو انھوں نے اپنا گھر خواتین کے اجتماعوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاطمہ صغریٰ کی والدہ ممتاز بیگم اپنی چاروں بیٹیوں زاہدہ ۔ فاطمہ صغریٰ ۔ عابدہ اور طاہرہ سمیت تحریکِ آزادی میں بطور رضاکار شامل ہوئیں ۔ جلسے جلوس ہوتے تو یہ سب ماں بیٹیاں ان میں شرکت کرتیں ۔ اور پورے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیتیں ۔ تحریکِ سول نافرمانی کے دوران ایک دفعہ ان کے گھر سے یونینسٹ پارٹی کا چارپائی پر جنازہ اٹھایا گیا اس چارپائی کو اٹھانے والی خواتین میں یہ سب ماں بیٹیاں بھی شامل تھیں ۔ اس تابوت کو جب بنا سنوار کر ان کے گھر سے نکالا گیا تو موچی دروازے کے ہزاروں افراد نے اس جلوس میں شامل ہو کر جنازے کو کامیابی کے ساتھ شہر بھر میں پھرایا ۔ اسی طرح جلسے جلوس ہوتے رہے اور تحریک آزادی دن بدن اپنی منزل کی طرف بڑھتی گئی ۔ اس تحریک کو کامیاب بنانے میں خواتین نے جس سرگرمی ۔ جوش اور ولولے ۔ دلیری ۔ جرأت اور بہادری سے کام لیا وہ تاریخ آزادی کا ایک روشن باب ہے ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ قوم کی ماؤں ۔ بہنوں اور بیٹیوں اور لاہور کی بہادر دل طالبات کی جرأت ، ہمت اور استقلال کا مظاہرہ ایک یادگار کارنامہ ہے ۔ ان طالبات کی دلیری اور جذبہ آزادی کو ہمیشہ خراج تحسین پیش کیا جاتا رہے گا ۔ یہی وہ دخترانِ ملت تھیں جنہوں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں بے مثال کام کئے ۔ سرکاری عمارتوں سے یونین جیک اتار کر مسلم لیگ کے پرچم لہرانا انہی دخترانِ ملت کے کارنامے تھے ۔ لاہور کی گلیاں کوچے اور سڑکیں آج بھی

آنکھ کا نور پاکستان

دل کا سرور پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں گے ضرور پاکستان

کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہی ہیں۔ سرکاری عمارتوں پر برطانوی پرچم اتار کر پھینکنا تحریک آزادی کے دنوں میں ایک معمولی کھیل بن گیا تھا۔ مگر پنجاب کے سول سیکرٹریٹ پر لہرانے والا یونین جیک جو برطانوی سامراج کے ڈگمگاتے ہوئے اقتدار کی جھلکیاں پیش کر رہا تھا۔ ان نوجوان طالبات کی آنکھوں میں کانٹا بن کر کھٹک رہا تھا۔ حکومت نے سول سیکرٹریٹ پر لہرانے والے یونین جیک کی حفاظت کے لئے بھاری پہرہ بٹھایا ہوا تھا۔ معقول انتظامات کر رکھے تھے لیکن اس کی تمام حفاظتی تدابیر بے کار ثابت ہوئیں۔ ان حفاظتی تدابیر کو ناکام بنا کر لاہور کی طالبہ فاطمہ صغریٰ نے سنگینوں اور گولیوں کی بوچھاڑ میں اپنی جان کی بازی لگا کر سول سیکرٹریٹ کی عمارت پر چڑھ کر یونین جیک کو اتار کر اس کی جگہ مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم لہرا کر وہ شاندار کارنامہ سرانجام دیا جو تاریخ تحریک پاکستان کا ایک جرأت مندانہ کارنامہ ہے۔ یہ وہ کارنامہ ہے جس پر مسلمان عورتیں بجا طور پر فخر کر سکتی ہیں۔ یہی وہ کارنامہ ہے جس کی مثال سامنے رکھ کر مسلمان عورتیں پورے فخر سے یہ کہہ سکتی ہیں کہ تحریک آزادی میں مردوں کے دوش بدوش نہیں بلکہ مردوں سے بڑھ چڑھ کر خواتین نے کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ یہی وہ لاجواب کارنامہ ہے جس کی مثال پیش کرتے ہوئے عورتیں یہ کہہ سکتی ہیں کہ "عورت بزدل نہیں"۔ بلکہ جب وہ میدان عمل میں نکلتی ہے تو وہ اس قسم کے کارنامے سرانجام دے سکتی ہے جو بعض دفعہ مرد بھی سرانجام نہیں دے سکتے۔

۲۴ فروری ۱۹۴۷ء کو لاہور کی خواتین اور طالبات کا ایک بھاری اجتماع بیگم گیتی آرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشیر کی کوٹھی المنظر میں ہوا۔ اجتماع کے بعد طے شدہ پروگرام کے تحت بیگم ہدایت اللہ کی قیادت میں تمام عورتیں جلوس کی صورت میں پاکستان کے فلک شگاف نعرے لگاتی ہوئیں لارنس روڈ کی طرف روانہ ہوئیں۔ لارنس روڈ سے ہو کر جلوس ریگل سینما کے چوک پر پہنچا۔ یہاں پولیس کا بے پناہ ہجوم تھا۔ پولیس سر پر خود پہنے ہوئے۔ ہاتھوں میں ڈنڈے اٹھائے بندوقیں اور سنگینیں تانے ہوئے کھڑی تھی۔ گھوڑ سوار پولیس بھی پہنچ چکی تھی۔ پولیس نے گھیرا ڈال کر جلوس کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ مگر جذبۂ آزادی میں سرشار خواتین پولیس کا گھیرا توڑ کر گول باغ میں پہنچنے میں کامیاب ہو گئیں۔ گول باغ تک پہنچتے پہنچتے پولیس کی تعداد میں بھی دگنا اضافہ ہو گیا۔ پولیس نے گول باغ کے قریب پھر گھیرا ڈال کر جلوس کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ مگر شیر دل اور مجاہد عورتوں کے سامنے پولیس کی تمام تدابیر ناکام ثابت ہو رہی تھیں۔ آخر یہ جوش آزادی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر پنجاب کے سول سیکرٹریٹ کے دروازے پر پہنچا۔ دروازے پر سنگینیں تانے ہوئے اور مشین گنیں نصب کئے ہوئے پولیس کے حفاظتی دستے متعین تھے۔ سیکرٹریٹ کے سپرنٹنڈنٹ افسر کو حکم تھا کہ اگر کوئی بھی سیکرٹریٹ کی عمارت کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرے گولی مار دی جائے۔ مجاہد عورتیں سیکرٹریٹ کے باہر مظاہرہ کرنے لگیں۔ پولیس کی تمام تر توجہ دروازے پر منہمک دیکھ کر چند طالبات سیکرٹریٹ کی عمارت کے پچھلے حصہ کی طرف پہنچیں اور دیوار پھلانگ کر عمارت میں داخل ہو گئیں۔ یہ تمام طالبات اپنی جان پر کھیل کر فرنگی استعمار کے نشان کو تار تار کر کے اس کی جگہ سبز ہلالی پرچم فضا میں لہرا کر یہ ثابت کرنا چاہتی تھیں کہ مسلمانوں کے جذبۂ آزادی کو طاقت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ذریعے کچلا نہیں جا سکتا۔ یہ طالبات شاعر مشرق علامہ اقبال کے اس شعر کی تعبیر بن کر تاریخ آزادی کا ایک نیا باب روشن کرنا چاہتی تھیں کہ ؎

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

یہ طالبات ایک بہت بڑا مقصد لے کر سیکرٹریٹ کی عمارت کے اندر دیوار پھلانگ کر داخل ہوئی تھیں۔ خواتین کے جلوس کے ساتھ ہزاروں مسلم لیگی مرد اور سکولوں اور کالجوں کے طالب علم بھی سیکرٹریٹ کے باہر جمع ہو چکے تھے جونہی فاطمہ صغریٰ کے ایک عزیز مقبول نے ان طالبات میں اپنی بہن فاطمہ صغریٰ کو عمارت کے پچھلے حصے کی طرف جاتے دیکھا تو وہ بھی عمارت کے پچھلے حصے کی طرف چلا گیا تاکہ وہ اپنی بہن کی حفاظت کر سکے۔ وہ طالبات جو دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو چکی تھیں ان میں خاور سلطانہ۔ نسیم الطاف اور فاطمہ صغریٰ تھیں۔ مقبول بھی دیوار پھلانگ کر اپنی بہن کی حفاظت کے لئے اندر چلا گیا۔ اگرچہ ان تینوں کا مقصد ایک تھا۔ جدوجہد ایک تھی اور تینوں کا جذبہ جاں نثاری ایک جیسا تھا مگر فاطمہ صغریٰ کو قدرت نے ایسا موقع عطا کر دیا کہ وہ اس بلند مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ عمارت کے اندر تو یہ تینوں طالبات پہنچ چکی تھیں مگر چھت پر چڑھ کر یونین جیک کو اتارنے میں یہ دقت تھی کہ اوپر جانے کے لئے جو زینہ تھا اس پر پولیس کا سخت حفاظتی پہرہ تھا۔ فاطمہ اپنے بھائی مقبول کے کندھوں کا سہارا لیکر اس جگہ پہنچنے میں کامیاب ہو گئیں جہاں یونین جیک لہرا رہا تھا۔ مقبول دیوار کے ساتھ ہی فاطمہ کو نیچے اتارنے کے لئے کھڑا رہا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ناظرنے یونین جیک کی رسی کو پکڑ کر نیچے کھینچا اور اس کی جگہ مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم فضا میں لہرانے لگا۔ یونین جیک کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے فضا میں بکھیر دیا۔ جیسے ہی سبز ہلالی پرچم فضا میں لہرانے لگا۔ ہجوم میں ہر طرف جوش اور ولولے کی ایک لہر پیدا ہو گئی۔ پاکستان زندہ باد کے نعرے فضا میں گونجنے لگے۔ پولیس نے جب چھت پر سبز ہلالی پرچم لہراتے دیکھا تو سپاہی دوڑ کر اوپر پہنچے اپنی بہن کی حفاظت کرنے کے لئے مقبول کے علاوہ کچھ اور طالب علم بھی عمارت کے اندر داخل ہو چکے تھے۔ وہ بھی بھاگ کر اوپر پہنچے۔ ایک عجیب منظر تھا۔ ایک طرف جذبۂ آزادی اور جوش ایمانی تھا اور دوسری طرف برطانوی سامراج کی طاقت تھی۔ مگر آفرین ہے ان جیالے سپوتوں اور جیالی بیٹیوں پر جو جان کی پرواہ کئے بغیر اپنے جذبۂ ایمانی سے باطل کی قوت کے ساتھ برسرپیکار ہوئیں۔ فاطمہ صغریٰ یونین جیک اتار کر مسلم لیگی پرچم لہرا کر اس انتظار میں کھڑی تھی کہ مقبول انہیں نیچے اتار دے۔ مقبول بغیر سہارے اوپر چڑھ نہیں سکتا تھا۔ فاطمہ صغریٰ مقبول کے کندھوں کے سہارے اوپر تو چڑھ چکی تھیں۔ مگر اب کندھوں کے سہارے ان کا نیچے اترنا مشکل تھا۔ وہ ابھی نیچے اترنے کی تدبیریں ہی سوچ رہی تھیں کہ نیچے پولیس نے لاٹھی چارج شروع کر دیا۔ آنسو گیس کے گولے برسنے لگے۔ دوسری طرف پولیس اپنی لاٹھیاں سنبھالے فاطمہ صغریٰ کے پاس اوپر پہنچی۔ اسی افراتفری کی حالت میں مقبول بھی زینے کے راستے اپنی جان کی بازی لگاتے ہوئے اپنی بہن کی حفاظت کے لئے اوپر جا پہنچا۔ پولیس کے ایک سپاہی نے پوری طاقت سے لاٹھی اٹھا کر فاطمہ صغریٰ پر برسانا چاہی مگر بہن کی حفاظت کرنے والا بھائی جھپٹ کر پولیس اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فاطمہ صغریٰ کے درمیان دیوار بن کر حائل ہوگیا۔ وہی لاٹھی بجائے فاطمہ صغریٰ کے مقبول کے سر پر لگی۔ اس کے سر سے خون بہنے لگا۔ یہ اسلامیہ کالج کا ایک طالب علم تھا جو پولیس کی لاٹھی کھا کر سر سے زیادہ خون بہنے کی وجہ سے اپنی آنکھ کی بینائی سے بھی محروم ہوا۔ پولیس کے اس تشدد کو دیکھ کر چند اور طالب علم دیوار پھلانگ کر سیکرٹریٹ کی چھت پر چڑھ گئے اور فاطمہ صغریٰ اور زخمی مقبول کو پولیس سے لڑتے جھگڑتے نیچے اتارنے میں کامیاب ہو گئے۔

ملت کی اس مجاہدہ کو ہجوم نے زندہ باد کے نعروں سے داد و تحسین پیش کی۔ اسی دن فرنگی استعمار کی جب دھجیاں فضا میں بکھر رہی تھیں اس مجاہدہ کے فوٹو اتارے گئے۔ کئی دنوں تک ان کے پرچم والی تصویر اخبارات میں شائع ہوتی رہی۔ اس کے بعد جب پاکستان قائم ہوا تو ہر سال یوم آزادی اور یوم پاکستان کے موقع پر ان کی تصویر اخبارات میں شائع ہوتی رہی مگر اس مجاہدہ کی حکومت کی طرف سے کوئی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔ قائد انقلاب نے ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد جہاں ملک کو اندرونی اور بیرونی لحاظ سے مضبوط اور مستحکم کیا وہاں تحریک آزادی کے متوالوں۔ قومی ادیبوں۔ شاعروں اور فن کاروں کی حد سے زیادہ حوصلہ افزائی کی۔ چونکہ اس مجاہدہ نے مسلم لیگ کے ساتھ وابستہ رہ کر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا تھا لہٰذا قائد انقلاب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے پاکستان مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے مسلم لیگ کے فنڈ سے دو ہزار روپے کا نقد انعام دے کر اس بہادر دختر خاتون کی حوصلہ افزائی کی۔ جب قائد انقلاب کی طرف سے عظیم کارنامے سرانجام دینے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والوں کی حوصلہ افزائی کی جانے لگی تو چند دوسری خواتین نے بھی اس عظیم کارنامے کو اپنی طرف منسوب کرنے کی مہم شروع کر دی۔ حالانکہ پورے پندرہ سال تک کسی نے بھی یہ دعوےٰ کرنے کی ہمت نہیں کی اس کے علاوہ ہر سال خاص موقعوں پہ فاطمہ صغریٰ کی یہی تصویر اخبارات میں شائع ہوتی رہی۔ اگر کوئی اور خاتون حقیقی دعوے دار ہوتی تو اس کی ضرور تردید کرنے کی کوشش کرتی۔

فاطمہ صغریٰ کی شادی ۱۹۵۲ء میں میاں آفتاب احمد سے ہوئی جو بٹالہ کے ایک مہاجر ہیں۔ خانگی پریشانیوں اور پھر شادی کے بندھن نے فاطمہ صغریٰ کو بعد میں اتنی مہلت نہ دی کہ وہ سیاسی یا سوشل میدان میں نکل کر کوئی خدمت کر سکے البتہ وہ ایک وفادار بیوی کی حیثیت سے اپنے گھریلو امور کی طرف متوجہ ہو گئی۔ بچے پیدا ہوئے تو ان کی تعلیم و تربیت میں منہمک ہو گئی۔ اس کے ۲ دو لڑکے طارق آفتاب احمد خالد آفتاب اور دو لڑکیاں فرزانہ اور ثمرہ ہیں جن کی تعلیم و تربیت کا فریضہ ادا کر کے انہیں بہترین شہری بنا رہی ہیں۔

۲۴ فروری ۱۹۴۷ء کو لاہور کے سول سیکرٹریٹ پر فاطمہ صغریٰ نے پرچم لہرایا۔ اس دن ہزاروں افراد نے اس مجاہد طالبہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہر ایک نے اس کی بے مثال جرأت پر اسے داد دی۔ اس کے فوٹو لیے گئے۔ اخبارات میں شائع ہوئے اور پھر مسلسل پندرہ سال تک ہر سال یوم آزادی اور دوسرے خاص موقعوں پر اس کی فوٹو پرچم کے ساتھ شائع ہوتی رہی۔ اس عرصے میں نہ تو کوئی دعویدار پیدا ہوا اور نہ ہی کسی نے یہ جرأت کی کہ وہ اس عظیم کارنامے کو اپنی طرف منسوب کرے۔ مگر پورے پندرہ سال کے بعد دو خواتین محترمہ حامد سلطانہ

www.KitaboSunnat.com



اور محترمہ نسیم الطاف نے اخبارات کے ذریعے یہ اعلان کیا کہ پرچم لہرانے کا سہرا ان کے سر ہے۔ محترمہ نسیم الطاف صاحبہ نے تو ایک پمفلٹ بھی شائع کیا جس میں انہوں نے اپنے دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے کئی دلائل دیئے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر نسیم نے پرچم لہرانے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے تو وہ اتنا عرصہ خاموش کیوں رہیں۔ اگر وہ شادی سے پہلے کسی وجہ سے خاموش رہی ہیں تو بعد میں ان کے شوہر حسن کا تعلق زیادہ تر اخباری دنیا سے تھا انہوں نے خصوصی موقعوں پر شائع ہونے والی پرچم والی تصویر اور واقعے کی تردید کیوں نہیں کی؟ اور پھر اتنے طویل عرصے کی خاموشی کے بعد انہیں کس طرح اچانک خیال آگیا کہ وہ اس عظیم کارنامے کو اپنی طرف منسوب کریں۔

دوسری محترمہ خاور سلطانہ ہیں ان کا کیس بھی نہایت مبہم ہے۔ دراصل یہ دونوں خواتین اس عظیم کارنامے کو اپنی طرف منسوب کر کے تاریخ آزادی میں نام پیدا کرنا چاہتی تھیں مگر فاطمہ صغریٰ کے پرچم والے فوٹو اور اس وقت کے اخبارات اور اس وقت کی لاہور کی سرکردہ مسلم لیگی خواتین کی گواہی نے محترمہ خاور سلطانہ اور نسیم الطاف کی تمام خیالی عمارتوں پر پانی پھیر دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم محمد شریف (برقع میں) صدر ایوب خان کے دائیں طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# جمیلہ خاتون (بیگم محمد شریف تمغۂ خدمت)

آزادیٔ ہند کی پرجوش مجاہدہ، تعمیرِ پاکستان کی صفِ اول کی کارکن، پاکستان میں طبقۂ خواتین میں فروغِ اردو کی زبردست داعی، شعارِ اسلام کی پابند، مسلم لیگ کی جاں نثار مجاہدہ جمیلہ خاتون ۱۹۰۶ء میں میرٹھ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے آباؤ اجداد عرب سے ترکِ سکونت کر کے مغلیہ دور میں ہندوستان میں آئے تھے اور اپنی خداداد قابلیت اور اہلیت کی وجہ سے مغلیہ دورِ حکومت میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ آپ کے جدِ امجد سردار نذیر محمد خاں [illegible] وہ تاریخی شخصیت ہیں جنہوں نے جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء میں انبالہ چھاؤنی کے محاصرے میں اپنی آٹھ ہزار [illegible] فوج کی قیادت کرتے ہوئے انگریزی فوج کا زبردست مقابلہ کیا۔ بے شمار مالی اور جانی قربانیاں دیں مگر زندگی کے آخری دم تک انگریزی غلامی سے موت کو ترجیح دیتے رہے۔

آپ کے والد ماجد مولانا نور احمد صاحب بہت بڑے عالم، باعمل اور متقی تھے۔ [illegible] کے علاقے کے رئیس تھے۔ آپ نہایت ہی مخیر اور ہمدردِ قوم ہستی تھے۔ برطانوی دورِ حکومت میں محکمہ تعلیم میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہے۔ لاتعداد معیاری کتابوں کے مصنف تھے۔ ان کی تصانیف میں سے تذکرۂ [illegible] اور چند دوسری نایاب کتابیں اب بھی لندن کے عجائب گھر کی زینت بنی ہوئی ہیں۔

مولوی نور احمد صاحب کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بیٹوں کے نام مشتاق احمد قریشی، ریاض احمد قریشی اور نواب احمد قریشی ہیں۔ بیٹیوں کے نام جمیلہ خاتون اور بشیر بیگم [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قریشی ہیں مولوی صاحب کے یہ پانچوں بچے اعلیٰ تعلیم بہترین تربیت اور بلند اخلاق کا نمونہ ہیں مشتاق احمد قریشی بلند پایہ وکیل ہیں، ریاض احمد قریشی سیشن جج کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں، نواب احمد قریشی ڈاکٹر ہیں فوج میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہنے کے علاوہ انسداد ملیریا کے ڈائریکٹر رہ چکے ہیں۔

**تعلیم و تربیت** جمیلہ خاتون نے ایسے گھرانے میں پرورش پائی جو علم و ادب کا ایک خاص مرکز تھا نیک والدین کی نیک تربیت نے آپ کو بہت سے اوصاف ورثے میں دئے ہیں گھر کے مذہبی علمی اور ادبی ماحول کے اثر سے آپ بچپن ہی سے تقریر و تحریر اور مطالعہ میں دلچسپی لیتی رہیں مذہب پرستی اور قومی و ملی مفاد کا جذبہ بھی آپ کو خاندانی طور پر ورثے میں ملا ہے۔ والدین نے اپنی ہونہار اور ذہین جمیلہ کو ابتدائی اسلامی تعلیم سے روشناس کرانے کے بعد سکول میں داخل کیا ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے ثانوی تعلیم کے امتحانات پرائیویٹ طور پر ہی دیئے اور ان میں شاندار کامیابی حاصل کی کیونکہ ان دنوں لڑکیوں کیلئے کوئی الگ کالج نہ تھا اور شرفا اور روساء اپنی لڑکیوں کو کالج بھیجنا پسند بھی نہیں کرتے تھے اس لئے جمیلہ خاتون نے گھر پر ہی محنت مشقت کرکے اپنی تعلیمی پیاس کو تسکین دی۔

سنہ ۱۹۲۱ء میں آپ کی شادی اپنے ہی خاندان میں مسٹر محمد شریف صاحب ماہر انکم ٹیکس سے ہوئی جو رئیس پانی پت جناب عبد اللطیف صاحب سول سرجن کے صاحبزادے ہیں رشتہ ازدواج سے منسلک ہونے کے بعد آپ نے سماجی خدمات کا آغاز کیا لڑکیوں کو تعلیم دینا شروع کی اور ماؤں کو ترغیب دینے کا آغاز کیا کہ وہ اپنی لڑکیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں تاکہ قوم پر توہمات کے بادل چھائے ہوئے ہیں وہ دور ہو سکیں۔ ازدواجی زندگی میں بھی آپ نے ایک فرمانبردار بیوی اور ایک بہترین ماں کی حیثیت سے اہم فرائض سرانجام دیئے آپ نے اپنے بچوں کی بہترین تعلیم و تربیت کی تاکہ وہ قوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے ایک بہترین فرد ثابت ہوسکیں آپ کے بڑے صاحبزادے محمد اقبال نعیم پاشا بہت بڑے قانون داں ہیں۔ چھوٹے صاحبزادے فیروز قیصر نے لندن سے اکاؤنٹنسی کا امتیازی امتحان پاس کیا ہے آپ کی دو بیٹیاں ہیں جن کے نام زینب سلطانہ اور انیس سلطانہ ہیں دونوں بیٹیاں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ دونوں ایم۔اے۔ بی۔ٹی ہیں جمیلہ خاتون نے اپنے بچوں کی ایم اے تک خود ہی نگرانی کی اور پھر انہیں بیرونی ممالک میں اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرایا۔ آپ کی چھوٹی بیٹی انیس سلطانہ بیگم حسن احمد زبیری محکمہ تعلیم میں اہم عہدے پر فائز رہ کر قوم کی بچیوں کی تعلیمی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

## تحریکِ آزادی میں حصہ

جمیلہ خاتون اپنے خاندان کے مخصوص ماحول کے مطابق شادی سے پہلے اور پھر کچھ عرصہ بعد تک مذہبی اور اصلاحی کام کرتی رہیں ۱۹۳۸ء میں انہوں نے باقاعدہ سیاسی زندگی میں قدم رکھا۔ پہلے مسلم لیگ کی ممبر بنیں اور پھر نہایت سرگرمی سے عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بنا کر میرٹھ میں خواتین مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی۔ چونکہ آپ میرٹھ خواتین مسلم لیگ کی تنظیم کی بانی تھیں اس لئے آپ نے بیگم نواب محمد اسماعیل کو تنظیم کا صدر مقرر کیا اور خود جنرل سیکرٹری کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دینے لگیں۔ مسلم لیگ اور تحریک آزادی سے آپکو اس قدر گہرا لگاؤ تھا کہ آپ نے گھریلو فرائض کے ساتھ ساتھ قومی فرائض کیلئے بھی کافی وقت نکال کر انتھک محنت کا آغاز کیا۔ آپ کا معمول تھا کہ گھر کے روزمرہ کے فرائض سے فارغ ہو کر پورا پورا دن میرٹھ کے گلی کوچوں میں پھر کر خواتین کو مسلم لیگ کا ممبر بناتیں۔ آپکی کوششوں کا یہ اثر ہوا کہ میرٹھ میں خواتین جوق در جوق مسلم لیگ میں شامل ہونے لگیں جب میرٹھ کی خواتین کی خاصی تعداد مسلم لیگ کی ممبر بن گئی تو آپ نے میرٹھ کے اردگرد کے دیہاتوں گاؤں اور تحصیلوں میں مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے عورتوں کو متحد کرنے کی طرف قدم اٹھایا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے آپ نے میرٹھ میں کئی جلسے منعقد کئے ان جلسوں میں تقریروں کے ذریعے بیدار کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف پوری توجہ دینا شروع کر دی۔ جلسوں میں جتنا خرچ ہوتا وہ آپ خود برداشت کرتیں اگرچہ یہ اجلاس عورتوں کے ہوتے تھے مگر ان جلسوں کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ مردوں کے طبقے میں بھی مسلم لیگ کے لئے ولولۂ عام پیدا ہو گیا۔ آپ نے جگہ جگہ ممبر سازی کا کام کر کے شہری اور دیہی خواتین مسلم لیگ کی شاخیں قائم کیں۔ ۱۹۳۸ء میں جب باقاعدہ طور پر خواتین مسلم لیگ کی مرکزی کمیٹی کی تشکیل ہوئی تو اس کے بعد آپ نے میرٹھ میں جگہ جگہ شہری اور دیہی خواتین مسلم لیگ کی شاخیں قائم کر کے مسلم لیگ کو کافی تقویت پہنچائی۔ ۱۹۳۹ء میں میرٹھ میں نوچندی کے مقام پر آل انڈیا مسلم لیگ کی کانفرنس منعقد ہوئی تو اس کانفرنس میں خواتین کی ایک بھاری تعداد نے شرکت کی [illegible] مستورات کیلئے نشست کا الگ انتظام تھا اس کانفرنس میں جہاں مسلم لیگی زعماء نے تقریریں کیں وہاں بیگم محمد شریف نے نہایت ہی بلند پایہ تقریر کی جو سیاسی اور مذہبی لحاظ سے پر از معلومات اور نہایت ہی پرجوش تقریر تھی۔

تحریک آزادی کے میر کارواں حضرت قائداعظم نے آپ کی مسلم لیگی خدمات اور دینی جذبے سے متاثر ہو کر میرٹھ کے جنرل سیکرٹری بیرسٹر اشرف کے ذریعے مسلم لیگی خدمات پر آپ کو تحسین و آفرین کا پیغام بھیجنے کے بعد آپ کو خواتین مسلم لیگ میرٹھ کی تنظیم کا کام سپرد کیا ۱۹۴۰ء میں بیگم نواب محمد اسماعیل کے فوت ہو جانے کے بعد آپ کو میرٹھ کی خواتین مسلم لیگ کا صدر مقرر کیا گیا جبکہ نائب صدر بیگم سعد اللہ خان، جنرل سیکرٹری بیگم حبیب اللہ شاہ بار ایٹ لا، جائنٹ سیکرٹری بیگم نواب مظفر علی شاہ اور سالار خواتین مسلم لیگ نیشنل گارڈ بی بی گل بیگم شوکت علی صاحبہ مقرر ہوئیں۔ آپ نے ان تمام سرگرم خواتین کے تعاون سے میرٹھ کے ہر گاؤں اور ہر قصبے میں جا کر مسلم لیگ کی شاخیں قائم کیں میرٹھ کی عورتوں میں جدوجہد آزادی کیلئے نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا کرنے میں آپ نے نہایت ہی اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۴۰ء میں قرارداد پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے منظور ہو جانے کے بعد آپ نے بڑے پیمانے پر ایک مشاعرے کا اہتمام کیا۔ اس مشاعرے میں حصولِ پاکستان کیلئے شاعر خواتین نے نئے ولولے اور نئے جوش کا عزم صمیم کیا۔ اس یادگار مشاعرے کی وجہ سے ہزاروں عورتیں حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں شامل ہو گئیں نہایت ہی گرمجوشی کے ساتھ تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگیں۔ حضرت قائد اعظم آپکی قومی اور سیاسی خدمات سے بے حد متاثر تھے چنانچہ آپکے دوروں کے پروگرام قائد اعظم کی خاص ہدایات کے تحت مرتب ہو کر "ڈان" میں شائع ہوتے تھے اور متعلقہ مسلم لیگی حلقے کو ہدایات دی جاتی تھیں کہ بیگم محمد شریف کے دوروں کے موقع پر انکی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصی استقبالیہ جلسوں اور جلوسوں کا اہتمام کیا جائے۔ چنانچہ طے شدہ پروگرام کے تحت آپ نے ہندوستان کے کئی شہروں کا دورہ کیا اور جہاں بھی آپ جاتیں شاندار جلوس نکالے جاتے جلسے ہوتے اور آپکے استقبال کیلئے شاندار انتظامات کئے جاتے۔ آپ ایک بہترین جادو بیان مقررہ تھیں تحریک آزادی کے سلسلے میں آپنے نہ صرف خواتین کو جلسوں کو ہی خطاب کیا بلکہ کئی مردانہ جلسوں میں بھی شاندار جذباتی تقریریں کر کے مردوں کے دلوں میں مسلم لیگ اور حصولِ پاکستان کیلئے زبردست تڑپ پیدا کی۔ یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ آپ اسلامی اصولوں کی سختی سے پابندی کرتی رہیں چنانچہ تحریک آزادی میں آپنے بے مثال کارنامے پردے ہی میں رہ کر سرانجام دیئے۔ اور اب تک اسی اصول پر پابند ہیں۔

۱۹۴۶ء کے انتخابات کے موقع پر آپنے ہندوستان کے کئی مقامات کا دورہ کر کے عوام کو مسلم لیگی امیدواروں کی کامیابی کیلئے آمادہ کیا۔ آپکی پُر اثر اور جذباتی تقریروں سے متاثر ہو کر کئی جلسوں میں لوگوں نے اپنے خون سے حلف نامے لکھ کر آپکے ذریعے حضرت قائد اعظم کو بھجوائے کہ "وہ مسلم لیگ کی کامیابی اور حصولِ پاکستان کیلئے وہ ان کے ادنیٰ اشارے پر اپنی جان اپنا مال اور اپنی اولاد تک قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہیں گے۔"

آپنے مذہب اسلام کی روشنی میں عوام کو متحد کرنے میں اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ تحریک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


آزادی کے دوران ایک طرف تو آپ حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں مصروف تھیں اور دوسری طرف عورتوں کی فلاح و بہبود اور ان کی اصلاح کیلئے بھی کوشاں تھیں۔ پاکستان کے قیام کے بعد نومبر ۱۹۴۷ء میں آپ بھی ایک مہاجر کی حیثیت سے پاکستان میں آئیں آپ نے اپنے خاندان و اپنے بال بچوں کے مستقبل کا فکر کئے بغیر پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی مہاجر خواتین کی امداد کا کام شروع کر دیا باوجود اسکے کہ آپ خود مہاجر تھیں آپ کو خود رہائشی سہولیات اور دوسری اہم ضروریاتِ زندگی کے مسائل درپیش تھے مگر آپ نے اپنے مفاد کو نہ تو اس سے پہلے اپنے دل میں جگہ دی تھی اور نہ ہی اب دل میں جگہ دی۔ بلکہ آپنے اپنے صبح و شام مہاجروں کی خدمت کیلئے وقف کر دیئے مہاجر خواتین کی کمیٹیاں قائم کیں اور مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم کی مہاجر کمیٹی کے ساتھ خواتین مہاجر کمیٹیوں کا الحاق کر کے مہاجر خواتین کی بہبودی کے لئے اپنی کوششیں وقف کر دیں۔ آپنے متمول خواتین کو آمادہ کیا کہ وہ حکومتِ پاکستان کی ابتدائی مشکلات پر قابو پانے کیلئے قومی مدد کے جذبے کے تحت میدانِ عمل میں نکلیں اور ان بے سہارا مہاجر خواتین کیلئے روپیہ فراہم کریں تاکہ رہائشی مشکلات پر قابو پانے کیلئے ان کیلئے کوارٹر تعمیر کئے جا سکیں۔ چنانچہ آپ کی کوششوں سے کئی امیر طبقے کی خواتین نے آپ کے ساتھ پورے تعاون کا ثبوت دیا چندے اکٹھے کئے گئے اور کئی کوارٹر تعمیر کر کے بے سہارا مہاجر خواتین کو ان میں آباد کیا گیا۔ ۱۹۴۸ء میں آپ نے ۲۱ مہاجر خواتین کمیٹیوں کو مسلم لیگ کی پرائمری لیگوں میں منتقل کیا۔ اور خواتین مسلم لیگ کی تنظیم میں نئے سرے سے کوشش شروع کر دی۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان خواتین مسلم لیگ کراچی کی صوبائی کمیٹی کی تشکیل ہوئی۔ تو آپ کو صدر، بیگم رشید طفیل نائب صدر، مسرت جہاں صدیقی کو جنرل سیکرٹری، بیگم اکرام احمد صدیقی کو جوائنٹ سیکرٹری اور بیگم احتشام علی صدیقی کو خزانچی مقرر کیا گیا بیگم صاحبہ کی سرپرستی میں کراچی خواتین مسلم لیگ کے عملے نے عملی طور پر نہایت ہی جانفشانی سے کام کیا آپکی مسلم لیگی خدمات اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قومی اور ملکی تعمیری خدمات سے متاثر ہو کر خالق دینا ہال کراچی کے مسلم لیگ کے عظیم الشان اجتماع میں چودھری خلیق الزمان، جناب رضوان اللہ اور دوسرے مسلم لیگی زعماء نے آپکو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اسی جلسے میں آپ کو صوبائی مسلم لیگ کراچی صوبائی کمیٹی کا نائب صدر مقرر کیا گیا۔ آپ نے بیک وقت صدر خواتین مسلم لیگ کراچی اور نائب صدر مسلم لیگ کراچی کے عہدوں پر فائز رہ کر مسلم لیگ کے لئے شاندار خدمات سرانجام دیں۔

آپ مذہب کی شیدائی ہیں آپ نے اسی اسلامی جذبے کے تحت تبلیغ اسلام کیلئے بھی کافی خدمات سرانجام دی ہیں آپ خواتین تبلیغ اسلام کی مستقل صدر ہیں۔ خود کثیر روپیہ خرچ کر کے آپنے کراچی میں تبلیغی ہال تعمیر کرائے ہیں۔ جہاں ہزاروں عورتیں جمع ہو کر اسلام کے زریں اصولوں اور اسلامی تعلیم سے روشناس ہو رہی ہیں۔ آپکے مذہبی جنون اور شوق کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ کراچی میں آپ نے تقریباً ۲۵ تبلیغی ادارے قائم کئے ہیں جہاں غریب اور نادار طالبات کو تعلیمی سہولیات میسر ہیں ان اداروں میں مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم سے بھی طالبات کو آراستہ کیا جا رہا ہے۔

خواتین میں اردو زبان کی آپ بہت بڑی داعی ہیں۔ آپ نے درمے، درمے ہر لحاظ سے اردو زبان کو مقبول بنانے کے لئے بہت بڑی اعانت کی ہے آپ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ ہمیشہ جانی اور مالی لحاظ سے قومی اور ملکی خدمات سرانجام دے رہی ہیں جہاں بھی کسی قومی یا ملکی مقصد کیلئے روپے کی ضرورت پڑی آپ نے پہل کر کے دوسروں کو یہ نمونہ دیا کہ قومی یا ملکی یا اسلامی خدمت کیلئے ہر فرد یہ جذبہ اپنے دل میں پیدا کرے کہ وہ وقت پڑنے پر تن من دھن کی قربانی کرنے سے کبھی پیچھے نہ رہے۔ آپ وہ قابل فخر خاتون ہیں کہ آپ کو بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب نے انجمن خواتین ترقی اردو کا تاحیات صدر مقرر کر کے اردو کی ترقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ترویج کا کام سپرد کیا۔ آپ نے بابائے اردو کے ساتھ مغربی پاکستان کے کئی مقامات کے دورے کر کے عوام کو قومی زبان کی اہمیت کا احساس دلایا۔ بابائے اردو اور آپ جیسے قومی زبان کے ملاحوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج اردو زبان مغربی پاکستان کی قومی زبان ہے۔ آپ نے اردو زبان کے فروغ اور ترویج کیلئے مغربی پاکستان کے اکثر اضلاع کے دورے کئے اور جگہ جگہ خواتین انجمن ترقی اردو کی شاخیں قائم کیں۔ ۱۹۶۱ء میں آپ کو کراچی یونیورسٹی نے اپنے خصوصی اجلاس میں مدعو کیا آپ نے مجلس مذاکرہ میں شرکت کر کے کراچی یونیورسٹی کے منتظمین پر زور دیا کہ کراچی یونیورسٹی میں اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کا اعلان کریں۔ چنانچہ آپ کی کوششوں سے کراچی یونیورسٹی نے جب اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کی تجویز منظور کر لی تو آپ نے اس خوشی میں ایک شاندار ٹرافی کراچی یونیورسٹی کو اپنی جانب سے پیش کی۔

۱۹۶۲ء میں آپ کی شاندار خدمات کو ملحوظ رکھتے ہوئے قائد انقلاب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدر مملکت پاکستان نے آپ کو تمغہ خدمت کا اعزاز عطا کیا۔ آپ مسلسل اردو زبان کی ترقی و ترویج کے لئے مصروف عمل ہیں۔ آپ کی کوششوں سے اس وقت کراچی میں انجمن کے ماتحت کئی سکول اور لائبریریاں قائم ہیں قوم کی ہزاروں بچیاں ان درسگاہوں اور کتب خانوں سے فائدہ حاصل کر رہی ہیں۔

## اخلاق و عادات

آپ نہایت ہی ملنسار، ہمدرد قوم، محب وطن اور مذہب پرست خاتون ہیں اردو سے آپ کو گہری محبت ہے۔ کئی سماجی اداروں کی سرپرستی بھی کر رہی ہیں۔ طبقہ خواتین کو زیور علم سے آراستہ کرانے میں دن رات مصروف عمل ہیں نہایت صاف گو اور باہمت خاتون ہیں آپ مالی لحاظ سے بھی کئی نادار اور غریب خاندانوں کی مدد کر کے بنی نوع انسان کی خدمت کے اہم فرض کو پورا کر رہی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انوری بیگم (لیڈی عبدالقادر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# انوری بیگم (لیڈی عبدالقادر)

تحریک آزادی پاکستان کی سرگرم مجاہدہ، اردو کی پرستار اور اسلام کی جانثار خاتون انوری بیگم جو تاریخ پاکستان میں لیڈی عبدالقادر کے نام سے مشہور ہیں ۱۸۸۲ء میں ملتان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد شیخ محمد عمر صاحب بار ایٹ لا برصغیر کے مشہور قانون دان تھے جنہوں نے اپنی ہونہار بیٹی کی گھر پر ہی بہترین تعلیم و تربیت کی۔ اس زمانے میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے بہت کم ادارے تھے مسلمان لڑکیوں کی تو بالکل کوئی تعلیمی درسگاہ نہ تھی۔ صرف مشنری سکول تھے۔ جہاں مسلمان اپنی بچیوں کو داخل کرنا معیوب سمجھتے تھے۔ انگریزوں نے مسلمانوں سے اقتدار چھینا تھا اس لئے مسلمان انگریزی زبان اور مشنری سکولوں کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ اسی رجحان نے مسلمانوں کو ایک عرصے تک تعلیمی میدان میں ترقی نہ کرنے دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شیخ محمد عمر مرحوم نے اپنی بیٹی کو خود بھی تعلیم دی۔ اور ان کے لئے گھر پر اتالیق مقرر کئے جنہوں نے انوری بیگم کو اردو۔ فارسی۔ اسلامیات۔ انگریزی وغیرہ کی تعلیم دی۔ انوری بیگم چونکہ ایک دیندار گھرانے کی بیٹی تھیں اس لئے قرآن مجید اور اسلامی کتابوں کی خاص طور پر انہیں تعلیم دی گئی۔ گھر کے مذہبی ماحول میں پرورش پانے کی وجہ سے انوری بچپن سے ہی نماز روزے کی سختی سے پابند تھیں۔ انوری کی بہتر تعلیم، بہتر تربیت اور اعلیٰ شوق علم کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے گھر پر والدین کے زیر سایہ تعلیم حاصل کر کے بچپن میں ہی اردو۔ فارسی۔ اور انگریزی میں مہارت تامہ حاصل کر لی تھی۔ انہوں نے اپنے وسیع مطالعے کی وجہ سے خاص قابلیت حاصل کر لی تھی۔ چنانچہ بارہ سال کی عمر میں اردو زبان میں ایک مضمون سمندر کی کہانی لکھ کر برصغیر کے مشہور اخبار "تہذیب نسواں" میں بھیجا جو بہت ہی پسند کیا گیا۔ یہ ان کی ادبی زندگی کا آغاز تھا۔ اس کے بعد آپ نے لگاتار اصلاحی مضمون لکھنے شروع کئے جو اخبارات میں شائع ہوتے رہے ان کے مضامین خالص اصلاحی رنگ کے ہوتے تھے۔

انوری کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ ہندوستان کی دوسری اقوام کی لڑکیاں تعلیم حاصل کر کے علمی میدان میں ترقی کرتی جاتی ہیں اور مسلمان لڑکیوں کو زیور علم سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ انہیں مسلمان عورتوں کے فضول رسم و رواج اور معاشرے کے قدیم اور فرسودہ بندھنوں کا بھی نوعمری ہی سے شدید احساس رہا۔ انہیں یہ بھی احساس تھا کہ ہندو عورتیں اپنے طبقے کی عورتوں کی فلاح و بہبود میں کوشاں ہیں مگر مسلمان عورتیں صرف گھروں کی چار دیواری میں مقید زندگی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسر کر دی ہیں۔ انہیں یہ بھی احساس تھا کہ اسلام نے عورتوں کو بہت بڑے حقوق عطا کر کے معاشرے میں عورت کو ایک بلند مقام دیا مگر مسلمان مردوں نے ان کے حقوق کو غصب کر کے عورت کو محض گھر کے ایک جاہل نوکر کا مقام دے رکھا ہے۔ ان تمام احساسات اور خیالات کا نتیجہ تھا کہ انوری بیگم نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مسلمان عورتوں کی بہبودی اصلاح رسوم، عورتوں کے حقوق کے تحفظ اور عورتوں کو اسلامی اقدار کے مطابق معاشرے کا ایک بہترین فرد بنانے کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی انہوں نے پہلے تو مضامین کے ذریعے برصغیر کی چند سنجیدہ اور تعلیم یافتہ خواتین کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی کہ وہ اجتماعی کوششوں کے ذریعے مسلمان خواتین کو بیدار کرنے کی کوشش کریں۔ انوری بیگم کے ذہن میں یہ حقیقت پوری طرح نقش ہو چکی تھی کہ جاہل اور عاقل عورتیں ہی دراصل قوم کے کردار کی پستی کا باعث ہیں۔ آپ برصغیر کی مسلمان عورتوں کو عقلمند، باشعور، امور خانہ داری میں ماہر، بہترین ماں اور بہترین بیوی کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھیں تاکہ ان کی گود میں تربیت پانے والے بچے مسلمان قوم کے لئے باعث سرمایہ افتخار ثابت ہوں۔

سن بلوغت کو پہنچنے کے بعد انوری کی شادی برصغیر کے مشہور قانون دان، ماہر تعلیم اردو زبان کے علمبردار سر شیخ عبد القادر سے ہو گئی۔ شیخ عبد القادر صاحب کی شخصیت، قابلیت اور قوم پرستی کے جذبے کا برصغیر کا ہر مسلمان معترف ہے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی قوم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خدمت کرتے قوم کی بہتری اور بہبودی، قوم کو متحد اور منظم، قوم کو تعلیم یافتہ اور مہذب بنا کر مسلمان قوم کے حقوق کا تحفظ کرنے کے علاوہ اردو زبان کو فروغ دینے کے لئے مشہور رسالہ "مخزن" نکالا۔ حقیقت ہے کہ اردو زبان کے فروغ میں اگر شیخ عبدالقادر اور اس طرح کے چند دوسرے اصحاب کوشش نہ کرتے تو ہندو قوم جہاں مسلمانوں کے دوسرے مفادات کو کچلنے میں کوشاں تھی وہاں اردو زبان کو بھی بڑا نقصان پہنچاتا۔ آج ہم اگر پاکستان کی قومی زبان اردو کو سلجھا ہوا دیکھ رہے ہیں تو ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ ان اصحاب کی کوششوں کا نتیجہ ہے جن کی کاوشوں نے اردو زبان میں یہ نکھار پیدا کیا ہے۔

شیخ عبدالقادر برصغیر کی مسلمان قوم کے انتہائی خیرخواہ تھے۔ آپ نے برصغیر کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کافی کوشش کی ہے۔ آپ ان سرکردہ نامور ہستیوں میں سے تھے جنہوں نے اپنی کوششوں اور کاوشوں سے برصغیر کے مسلمانوں میں سیاسی شعور پیدا کر کے انہیں اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کرنے کے لئے میدان میں نکالا۔ آپ ان نامور غمخواران قوم میں سے تھے جنہوں نے برصغیر کے مسلمانوں میں تعلیمی بیداری کی روح پھونکی۔

چونکہ انوری کے شوہر میں قومی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اس لیے انوری بیگم کو اس بہترین رفاقت کے ذریعے بنی نوع انسان کی خدمت، طبقۂ نسواں کی بہبودی اور مسلمان عورتوں کو تعلیم دینے کی خدمت کا ایک بہترین موقع ہاتھ آگیا۔ سلیقہ شعار والدہ اور بلند اخلاق اور قوم پرست والدین کی تربیت یافتہ انوری علم و ادب کے علاوہ امور خانہ داری سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی کافی دلچسپی رکھتی تھیں۔ انہوں نے سینا، پرونا، بُننا اور کھانا پکانا بھی بڑے شوق سے سیکھا۔ وقت کی قدر و قیمت کا انہیں زیادہ خیال رہتا تھا۔ آپ بعض عورتوں کی طرح بریکار بیٹھ کر گپیں ہانکنے یا آرام و آسائش سے گھر میں بیٹھے رہنے کو بہت ہی ناپسند کرتی تھیں۔ قدرت نے انہیں ایسا دل ایسا دماغ اور ایسے جسمانی اعضاء دیئے تھے جو ہمیشہ کسی مفید کام میں مصروف ہی رہتے تھے۔ آپ جب گھریلو ذمہ داریوں سے فارغ ہوتیں تو مضامین لکھنے بیٹھ جاتیں۔ مضامین سے فارغ ہو کر سلمے ستارے، گوٹے اور موتی ٹانکنے کے کام میں اپنے ہاتھوں کو مصروف رکھتیں۔ کبھی کبھی کتاب کے مطالعے میں مصروف ہو جاتیں۔ اور کبھی ارد گرد کی عورتوں اور لڑکیوں کو اپنے پاس بلا کر انہیں گھر بننے، علم حاصل کرنے، اسلام کے اصولوں کی پابندی کرنے اور غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنے کی ترغیب دیتیں۔

شیخ عبدالقادر مرحوم کے سامنے انتہائی بلند قومی مقاصد اور بلند نظریات تھے۔ انوری بیگم بھی اپنی خداداد صلاحیتوں سے اپنے ہر دلعزیز اور قوم پرست شوہر کے ان بلند مقاصد کی تکمیل میں زندگی کے آخری لمحوں تک سینہ سپر رہیں۔

چونکہ شیخ صاحب مرحوم پنجاب میں اردو کی تحریک کے علمبردار تھے لہٰذا ان کی وفات کے بعد انوری بیگم نے اس تحریک کی کامیابی کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ ضعیف اور پیرانہ سالی کے باوجود اردو کو قومی زندگی میں رائج کرنے کی جدوجہد میں عملی حصہ لیا۔ آپ نے اپریل ۱۹۶۵ء فروغ ترقی اردو کے پہلے خاموش جلوس کی قیادت کی۔ جلوس کے آغاز پر حاضرین کو خطاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرتے ہوئے حکومت پر زور دیا کہ اُردو کو دفتری زبان قرار دیا جائے۔

خواتین مسلم لیگ کے قیام سے پہلے تمام برصغیر میں مشترکہ جدوجہد کے تحت آل انڈیا ویمنز ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا ہوا تھا جس میں مسلمان اور ہندو عورتیں مشترکہ طور پر برصغیر کی عورتوں کی بہبودی کے لئے کوشاں تھیں۔ انوری بیگم اور ان کو عورتوں کے مسائل سے چونکہ گہری دلچسپی تھی اس لئے انھوں نے اس ایسوسی ایشن میں بطور ممبر شامل ہو کر وسیع پیمانے پر عورتوں کی فلاح و بہبود کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا۔ آپ نے آل انڈیا ویمنز کانفرنس کی تحریک کے سلسلے میں بمبئی۔ کلکتہ۔ لکھنؤ۔ دہلی اور ہندوستان کے کئی دوسرے شہروں میں جا کر اپنی علمیت۔ قابلیت اور مفید تجربوں سے خواتین کی بہبودی کے لئے کوشش کی۔ کانفرنس کے جلسوں میں بلند پایہ تقریروں کے ذریعے جان ڈال دیتی تھیں۔ کانفرنس کی سرکردہ ہندو لیڈر خواتین انوری کی کارکردگی اور ان کی مفید اور بلند پایہ تقریروں سے بے حد متاثر تھیں۔ آپ نے انگلستان میں منعقد ہونے والی ویمنز کانفرنس میں ہندوستان کی خواتین کی بہترین طریقے سے نمائندگی کی۔ انگریز خواتین انوری کی عقل و دانش اور ان کی معقول نمائندگی سے بے حد متاثر ہوئیں۔ اس کانفرنس میں آپ نے ہندوستانی خواتین کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ مطالبہ پیش کیا تھا کہ ہندوستانی خواتین کو ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔

آل انڈیا ویمنز کانفرنس کی پنجاب کے علاقے میں کامیابی کا انحصار بھی زیادہ تر انوری بیگم پر تھا۔ ہندوستانی خواتین کی اس انجمن نے جب کانگرسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاروں پر ناچنا شروع کر دیا اور بندے ماترم کے گیت کو اپنا کر جے ہند کے نعرے کو قومی نعرہ قرار دیا تو آپ نے اس ایسوسی ایشن سے علیحدگی اختیار کر کے لاہور شہر میں عورتوں کے لئے ایک کلب کے قیام میں کوشش شروع کر دی تاکہ عورتیں مل کر اجتماعی طور پر طبقہ خواتین کی بہتری کے لئے کوئی موزوں کام سرانجام دے سکیں۔ ساتھ ہی آپ نے گرل گائیڈ تحریک اور ریڈ کراس کی ایک فعال اور عامل ممبر کی حیثیت سے نوع انسانی کی خدمت کا آغاز کر دیا۔ لاہور لیڈیز کلب کی آپ عرصے تک صدر رہیں۔ آپ نے عورتوں کی کئی تنظیمیں قائم کیں اور انہیں نہایت کامیابی سے چلایا۔ جب خواتین مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا تو آپ نے مسلم لیگ کی ایک سرگرم کارکن کی حیثیت سے بیگم شفیع، بیگم شاہنواز اور بیگم گیتی آرا بشیر احمد کے ساتھ ملکر عورتوں کو مسلم لیگ کا ممبر بننے اور مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ متمول اور سرکاری افسروں کی بیویوں کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کرنے کے لیے آپ نے انتہائی تگ و دو کی۔ مسلم لیگ کی مشہور مجاہدہ فاطمہ بیگم کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا مالی لحاظ سے بھی خواتین مسلم لیگ کی تنظیم میں مدد دی۔ بہار کے مہاجرین کی آباد کاری میں دل کھول کر چندہ دیا۔ اور دوسری کئی خواتین کو بھی دل کھول کر مدد کرنے کی ترغیب دی۔ قیام پاکستان کے وقت بھارت سے آنے والے مہاجرین اور کشمیری مجاہدین کے لیے چندے جمع کئے۔ چونکہ پنجاب کی خواتین آپ کی بے حد تعظیم کرتی تھیں اس لئے جب بھی آپ نے مہاجرین اور کشمیری مجاہدین کی امداد کی اپیل کی تو آپ کی اپیل پر روپے، بستر، کپڑے اور ادویات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وغیرہ جمع ہوئیں۔ مہاجرین کی آبادکاری میں کئی بے سہارا خواتین کو مالی سہارا دیا۔ بے گھر مہاجرین کو کثیر روپیہ خرچ کرکے مکانات بنا کر دیئے۔ مہاجر بچوں کی تعلیم کے لئے کئی سکول قائم کرائے۔ لڑکیوں کے لئے اور مہاجر خواتین کے لئے صنعتی مرکز قائم کئے جن کے ذریعے ان بے سہارا مہاجر خواتین نے اپنے مستقبل اور اپنے گھر کو بہتر بنایا۔

آپ کی قومی ہمدردی اور بے لوث خدمت کے جذبے سے ہر ایک کا بچہ بچہ متاثر تھا۔ اسی قومی خدمت کے جذبے کے تحت آپ کو انجمن حمایت اسلام کے دارالشفقت کا صدر منتخب کیا گیا آپ نے تیس سال تک دارالشفقت کے صدر ہونے کی حیثیت سے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ گو آپ کی کوئی بیٹی نہ تھی مگر آپ نے قوم کی بچیوں کو ہمیشہ اپنی بیٹیاں سمجھ کر شفقت بھری نظروں سے دیکھا۔ بچیوں کو خود پڑھاتیں، سکھاتیں اور انہیں سگھڑ بنانے کے لئے خود دلچسپی سے کام کرتیں۔ آپ نے قوم کی ہر بچی کو حقیقی ماں کی نظروں سے دیکھا۔ اگر کہیں کوئی معذور لڑکی دیکھتیں تو اس کی پرورش کرکے اس کی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرتیں۔ آپ نے کئی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کرکے ان کے مستقبل کو سنوارنے میں مدد دی۔ راستہ چلتے ہوئے اگر کسی معذور لڑکی یا لڑکے کو دیکھتیں تو فوراً اس کے پاس ٹھہر کر اس کے سر پہ محبت اور شفقت کا ہاتھ رکھ کر ان کی تکلیفوں اور دکھوں کو معلوم کرکے ان کے دکھ اور درد کو دور کرنے کی کوشش کرتیں۔ اردگرد اور پڑوس میں اگر کوئی غریب ہوتا تو جب تک اس کی مدد نہ کرتیں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتیں۔ قوم کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یتیم بچوں کو گھر جیسا ماحول مہیا کرنے کے لئے آپ نے انتہائی کوشش کی۔ آپ نے یتیم خانوں میں کمرے بنا کر دیئے۔ پنکھے لگوائے۔ لائبریریاں قائم کیں۔ قوم کے یتیم بچوں کو عمدہ عمدہ بستر بنوا کر دیئے تاکہ وہ یتیم خانوں میں جاکر گھر کا سا ماحول پا کر اپنی زندگی کو بہتر اور پرسکون بنا سکیں۔

انوری بیگم کے عمل پیہم، قومی ہمدردی، غریب پروری، قوم پرستی، اور مذہب پرستی سے ہر مرد اور عورت متاثر تھی۔ بچہ، بوڑھا، جوان، مرد عورت ہر ایک آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ آپ کی شخصیت جو معار، خلوص اور ہمدردی کا جذ[illegible]ٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ جس محفل میں بھی جاتیں، ہر ایک ادب سے کھڑا ہو کر ان کی تعظیم بجا لاتا خواتین احترام سے ان کے سامنے سر اونچا نہیں کرتی تھیں۔ جوان لڑکیاں آپ کے سامنے انتہائی مودب ہو کر بیٹھتیں۔ قدرت نے جہاں آپ کو علم و دانش کی دولت سے نوازا وہاں آپ کو دولت کی نعمت سے بھی مالا مال کیا ہوا تھا۔ مگر آپ نے اپنی دولت ہمیشہ غریبوں اور قومی کاموں پر خرچ کی۔ طبقۂ نسواں کی بہبودی کے لئے تو آپ نے جو انتھک کوشش کی ہے اس کی کوئی مثال ہی نہیں۔ آپ کی طبیعت میں عجز و انکساری بہت زیادہ تھی۔ آپ انتہائی نرم دل تھیں۔ آپ نے اپنے سوتیلے بچوں کو اپنی بے پناہ شفقت سے یہ محسوس تک نہ ہونے دیا کہ وہ ان کی سوتیلی ماں ہیں۔ اپنی بہو کو ہمیشہ اپنی بیٹی سمجھا۔ آپ نے بحیثیت ماں کے بھی اپنے فرائض کو نہایت خوبی سے سرانجام دیا ہے۔ آپ کے پانچ لڑکے ہیں جن کے نام احسان قادر، منظور قادر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطاف قادر، ارشاد قادر اور ریاض قادر ہیں۔ آپ نے بحیثیت ماں کے اپنے بیٹوں کی بہترین تربیت کر کے ملک اور قوم کے لئے بہترین افراد مہیا کرنے میں بھی اہم فرض ادا کیا ہے کیونکہ بہترین ماں وہ ہے جو قوم اور ملک کے لئے بہترین افراد مہیا کرے۔ اس سلسلے میں بھی انوری بیگم نے قوم اور ملک کی بہترین خدمت کی ہے کیونکہ آپ کے پانچوں بیٹے بہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ، مہذب اخلاق اور اعلیٰ کردار کے مالک ہیں۔ تمام بیٹے قابل قدر باپ اور قابل عزت ماں کے نقش قدم پہ ہیں، قومی اور ملکی ہمدردی کے جذبے سے سرشار ہیں۔ احسان قادر سول ڈیفنس ٹریننگ کالج کے پرنسپل رہ چکے ہیں۔ منظور قادر چھوٹی کے قانون دانوں میں سے ایک اہم شخصیت ہیں۔ جو مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور وزیر خارجہ اور وزیر دولت مشترکہ کے امور کے وزیر رہ چکے ہیں۔ الطاف قادر ترکی میں پاکستان کی طرف سے اہم فوجی عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔ ریاض قادر بہت بڑے شاعر اور ادیب ہیں۔ ارشاد قادر بھی اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔

انوری بیگم مقرر، ادیب اور شاعر بھی تھیں آپ کا تخلص عاجزہ تھا آپ نے زیادہ تر نعتیہ کلام لکھا ہے۔ ریڈیو پر بچوں کے پروگراموں میں حصہ لینے کے علاوہ آپ نے بے شمار اصلاحی تقریریں کیں۔ استنبول میں خواتین کی بین الاقوامی کانفرنس میں پاکستانی خواتین کے وفد کی قیادت کرتے ہوئے آپ نے ایک بصیرت افروز مقالہ پڑھا جسے بہت ہی پسند کیا گیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امۃ الرؤف (لیڈی میر احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# امۃ الرؤف (بیگم قاضی میر احمد)

یہ نامور خاتون پشاور کے مشہور بارایٹ لاء قاضی عبدالسلام کی بیٹی اور قاضی محمد اسلم خان کی پوتی ہیں۔ آپ مئی ۱۹۰۰ء میں پشاور کے محلہ قاضی خیلاں میں پیدا ہوئیں۔ یہ محلہ آپ ہی کے آباؤ اجداد کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کا مادری اور پدری سلسلہ قرابت پشاور کے مشہور خاندان قاضی خیل سے ملتا ہے۔

آپ کے آباؤ اجداد اپنی علمی صلاحیت اعلیٰ کارکردگی اور اعلیٰ تعلیمی قابلیت اور ممتاز خاندانی جاہ و حشمت کی وجہ سے یکے بعد دیگرے قضاء کے عہدے پر فائز رہے جب پشاور پر سکھوں کی حکمرانی تھی اس زمانے میں بھی آپ کے خاندان کے بزرگوں کے پاس قضاء کا عہدہ تھا خاندانی وجاہت کے لحاظ سے یہ خاندان آج تک نہایت عزت و توقیر کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

امۃ الرؤف کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی کیونکہ جس زمانے میں وہ پیدا ہوئیں اس زمانے میں صوبہ سرحد میں عورتوں کی تعلیم کے لئے مناسب اور معقول انتظامات نہیں تھے۔ اس لئے گھر پر اتالیق مقرر ہوگئے جنہوں نے امۃ الرؤف کو اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ عربی، فارسی، اردو اور انگریزی کی تعلیم دی۔ ان کی والدہ قاضی محمد عمر قضا کی ہمشیرہ تھیں جو اپنے دور کے بہت بڑے شاعر عالم اور باعمل بزرگ تھے۔ نیک ماں اور بزرگ باپ نے اپنی ہونہار بیٹی کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ گھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بہت اچھی ہسٹری میں لائبریری تھی۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ گھر یلو کام کاج سے فارغ ہو کر لائبریری کی کتابیں لیکر بیٹھ جاتیں۔ اور بڑے انہماک سے مطالعہ کرتیں۔

کتابی مطالعے نے انہیں قومی ہمدردی اور انسانیت کے اصولوں پر غور کرنے کا عادی بنا دیا تھا۔ جب وہ بہنوں کے ساتھ بیٹھتیں تو انہیں بجائے فضول قصے کہانیوں کے اخلاقی کہانیاں سنا کر کہا کرتیں کہ اچھے لوگوں کی خوبیاں کیا ہوتی ہیں۔ بہنیاں بڑے ذوق و شوق سے ان کے پاس آکر یہ پُر لذت نئی کہانیاں سنتیں۔ اکثر گرد و نواح کی بڑی بوڑھیاں بھی آکر پاس بیٹھ جاتیں اور ماہتاب لڑکی سے اخلاقی کہانیاں بزرگوں کے قصے بہادروں اور نیک بندوں کے کارنامے سن کر محظوظ ہوتیں۔ رشتہ دار، عزیز و اقارب اور پڑوسی اخلاقی تہذیب اور علمی شعور کی وجہ سے ان کی بہت ہی عزت کرتے تھے۔

جب ماہتاب لڑکی جوان ہوئیں تو ان کی شادی خان بہادر سردار محمد خان سے ہوئی جو پشاور کے مانے ہوئے قانون دان اور صوبہ سرحد میں ہائیکورٹ کے بلند پایہ جج تھے شادی کے بعد وہ لیڈی میر احمد کے نام سے مشہور ہوئیں۔

شادی کے بعد ان کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوا۔ یہ ان کی ازدواجی زندگی کا دور تھا جس میں ایک فرمانبردار اور بہترین بیوی کی حیثیت سے انہوں نے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ خانگی فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ انہوں نے سوشل کاموں میں بھی دلچسپی لینا شروع کر دی تھی۔ شروع میں ان کی سوشل خدمات صرف غریبوں یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی اور امداد تک محدود رہیں۔ انسانی ہمدردی کا جذبہ ان کے دل میں موجزن تھا۔ جب بھی کسی غریب اور مصیبت زدہ انسان کو دیکھتیں تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ وہ حتی الامکان دوسروں کے دکھ درد دور کرنے میں مالی لحاظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مدد کرتی رہیں ان کی انسانی ہمدردی اور سوشل کاموں نے انہیں دور دور تک مشہور کر دیا تھا۔ جن دنوں آل انڈیا ویمن کانفرنس کی تحریک بڑے زوروں پر تھی۔ ہندوستان کی خواتین اجتماعی طور پر اپنے ملک کی خواتین کو اس تحریک کے ذریعے بیدار کر کے انہیں اپنے حقوق دلانے اور معاشرے میں عورت کا صحیح مقام تعین کرانے کے لئے جدوجہد کر رہی تھیں ہندو عورتیں زیادہ تر اس تحریک میں پیش پیش تھیں۔ تحریک کے اغراض و مقاصد میں ہندوستان کی تمام عورتوں کی بہبودی تھی۔ مگر مسلمان خواتین کی پسماندگی اور کس مپرسی ناقابل رحم تھی۔ یو پی۔ سی پی۔ بہار۔ مدراس۔ پنجاب اور بنگال کی بعض بیدار مسلمان عورتوں نے ہمت سے کام لیا اور انہوں نے آل انڈیا ویمن کانفرنس کو عورتوں کی بہبودی کی تحریک سمجھ کر اس میں کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ سروجنی نائیڈو، امرت کور اور وجے لکشمی پنڈت جیسی کارکن اور مشہور عورتیں اس تحریک کی روح رواں تھیں صوبہ سرحد میں بھی اس تحریک کی بنیاد ڈالی گئی مگر سرحد میں کسی مسلمان عورت کی اس قدر ہمت نہ تھی کہ وہ کسی تحریک میں کارکن کی حیثیت سے کام کر سکے۔ بیگم میر احمد نے اس تحریک کو عورتوں کے حقوق کے لئے مفید سمجھ کر شرکت کی اور سرحد کی مسلمان عورتوں کو بیدار کرنا شروع کیا تاکہ ہندوستان کی دیگر خواتین کے ساتھ ساتھ یہ بھی اپنے حقوق کے لئے کوشش کر سکیں۔ باوجود اس کے کہ صوبہ سرحد میں تعلیم یافتہ اور سوشل ہندو خواتین کافی تعداد میں تھیں جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھیں مگر جب بھی اس تحریک کی کوئی کانفرنس منعقد ہوتی تو صوبہ سرحد کی طرف سے اس کانفرنس میں نمائندگی کے لئے بیگم میر احمد کو ہی سب متفقہ طور پر منتخب کر کے بھیجتیں۔ چنانچہ آپ نے کلکتہ۔ احمد آباد۔ دہلی اور کراچی میں کئی بار آل انڈیا ویمن کانفرنس میں صوبہ سرحد کی نمائندگی کی۔ سروجنی نائیڈو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وجے لکشمی پنڈت اور امرت کور شاہدوں کی اس مسلمان خاتون سے بے حد متاثر تھیں کانفرنسوں میں کئی معاملات میں لیڈی میر احمد سے مشورہ لیا جاتا کیونکہ وہ بہت سنجیدہ اور فکر قسم کی خاتون تھیں اس لئے ان کی رائے کو وزنی سمجھا جاتا تھا۔

ان دنوں جبکہ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی بنیاد نہیں پڑی تھی [illegible] کے ذریعہ [illegible] سے واقف نہ تھا۔ صوبہ سرحد پر کانگریس کا قبضہ تھا۔ ہر طرف سرخ پوشوں کی سرخ یونیفارم اور کانگریس کے ترنگے جھنڈے نظر آتے تھے سرحد جیسے کانگریسی گڑھ میں ہندوؤں نے اپنی مکارانہ سازشوں سے مسلمانوں کو اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدن سے منحرف کر کے انہیں اسلام کے عالمگیر رشتے سے توڑنے کی کوشش شروع کر دی تھی حتیٰ کہ گاندھی کی پوجا کے لئے مسلمانوں نے گاندھی آشرم کی بنیادیں ڈالنا شروع کر دی تھیں۔ مگر قدرت نے مسلمانوں کو ہندوؤں کی خطرناک اور دور اندیش سازشوں سے بچانا تھا۔ اس لئے آہستہ آہستہ اس قسم کے حالات پیدا ہونا شروع ہو گئے کہ صوبہ سرحد میں بھی مسلم لیگ کی بنیاد پڑ گئی اگر یہ کہا جائے کہ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی بنیاد ڈالنے والی یہی بہادر، مجاہد اور نڈر عورت تھیں جن کا نام [illegible] تھا تو بے جا نہ ہوگا۔

صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی بنیاد پڑنے کا واقعہ یوں ہے کہ:۔

"یوپی کی ایک سیاسی اور سوشل ورکر بیگم حبیب اللہ خان مسلم لیگ سے والہانہ محبت رکھتی تھیں ان کے شوہر حبیب اللہ خان ایک بہت بڑے مسلم لیگی کارکن تھے ان کا لڑکا فوج میں ملازم تھا جو اتفاق سے پشاور میں متعین تھا بیگم حبیب اللہ اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے پشاور آئیں یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ چند روز تک مقیم رہیں پشاور کے مشہور سیٹھ رائے بہادر کرم چند کا
لڑکا بھی اسی رجمنٹ میں تھا جس میں بیگم حبیب اللہ کا بیٹا تھا دونوں
کے آپس میں مراسم تھے۔ اس لیے سیٹھ کرم چند کے لڑکے نے بیگم حبیب اللہ
کی اپنے گھر پر دعوت کی۔ اس دعوت میں سیٹھ کرم چند کی بیوی نے مہمان
خاتون کے لیے بہت اچھے پیمانے پر ضیافت کا اہتمام کیا۔ پشاور کی کئی
معزز خواتین کو اس دعوت میں مدعو کیا گیا۔ جن میں بیگم میر احمد کو خاص طور پر
دعوت دی گئی۔ اسی دعوت میں بیگم حبیب اللہ کا بیگم میر احمد سے تعارف
ہوا دعوت کے دوران بیگم میر احمد کے تدبر اور حسن اخلاق کو دیکھ کر بیگم
حبیب اللہ بہت ہی متاثر ہوئیں۔ بیگم میر احمد کی باتوں باتوں میں یہ معلوم
ہوا کہ وہ قائد اعظم کی رہنمائی میں مسلم لیگ میں کام کر رہی ہیں۔ اسلئے تفصیل
سے مسلم لیگ کے قواعد و ضوابط اور لائحہ عمل کو سمجھنے کے لئے بیگم میر احمد نے بیگم
حبیب اللہ کو دوسرے دن اپنے گھر پر کھانے کے لئے مدعو کیا۔ تفصیلی گفتگو
ہوئی۔ بیگم حبیب اللہ نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر مرد ہمت نہیں
کرتے تو صوبہ سرحد کی خواتین کو چاہیے مسلم لیگ کی رہنمائی میں اپنے لیے
وطن حاصل کرنے کی جدوجہد کریں تاکہ مسلمان قوم ہندوؤں کی خطرناک سازش
سے نجات حاصل کر سکے۔ بیگم میر احمد نے مسلم لیگ سے تعاون کا یقین دلاتے
ہوئے سرحد میں مسلم لیگ کی بنیاد ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ مدعو خواتین کی
موجودگی میں پشاور میں مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس کے عہدہ دار چنے
گئے بیگم میر احمد کو صدر منتخب کیا گیا۔ دوسرے عہدوں کے لئے دیگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خواتین کو کہا گیا مگر انہوں نے انکار کیا۔ چنانچہ سیکرٹری کے عہدے کے لئے مجبوراً ان کی لڑکی شیریں کو منتخب کیا گیا۔"

ہندوؤں اور ان کے ایجنٹ مسلم لیگ کا نام سن کر ہنسی اڑاتے اور جہاں کا عورتوں کی طرف سے صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کا قیام ایک خاص تعجب انگیز بات تھی اس لئے دو سال تک بیگم صاحبہ متواتر سردار اورنگ زیب خان مرحوم کو پیغام بھیجتی رہیں کہ ہندو ایک خطرناک سازش کے ذریعے صوبہ سرحد کے مسلمانوں کو خرید کر انہیں کانگریس سے منسلک کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ لوگ کوشش کریں تاکہ صوبہ سرحد میں کانگریس کے مقابلہ میں مردانہ مسلم لیگ کا قیام ہو سکے۔

سردار اورنگزیب اور دوسرے افراد پر بیگم قاضی میر احمد کے پیغامات اور بار بار اصرار کا یہ اثر پڑا کہ آخر کار پشاور میں مردانہ مسلم لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

خواتین مسلم لیگ کی باقاعدہ تنظیم کے لئے بیگم صاحبہ نے صوبہ سرحد کے قصبے قصبے اور گاؤں گاؤں خود جا کر عورتوں کو کہا کہ وہ اس کڑے وقت میں اپنے لئے ایک الگ ملک حاصل کرنے کے لئے قائد اعظم کی قیادت میں کام کریں تاکہ ہندوؤں کی خطرناک سازش سے چھٹکارا پایا جاسکے۔ بیگم میر احمد نے ایسی ایسی جگہ بے باکانہ طور پر جا کر مسلم لیگ کے لئے ممبر سازی کا کام کیا۔ جہاں مسلم لیگ کا نام لینا بھی خطرے سے باہر نہ تھا۔ صوبہ سرحد میں ہر جگہ کانگریس کا اثر پوری طرح چھا چکا تھا مگر اس بہادر اور نڈر خاتون نے نہ تو کانگریسی غنڈوں کی پرواہ کی اور نہ ہی کانگریسی مسلمانوں اور حکومت کی پرواہ کی۔ وہ لگاتار اپنے مقصد کو سامنے رکھ کر دن رات کام کرتی رہیں صوبہ سرحد کی مسلمان عورتوں نے اس سے پہلے کسی تحریک میں حصہ نہیں لیا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اور نہ ہی کسی تحریک میں حصہ دینے کے لئے انہیں گھر سے اجازت ملتی تھی۔ بیگم قاضی میر احمد کی ہمت اور کوشش تھی کہ انھوں نے گھر گھر جاکر عورتوں کو سمجھا کر مسلم لیگ تحریک میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کیا۔

۱۹۴۵ء میں ان کے شوہر فوت ہو گئے تو ان پر گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ زیادہ ہو گیا چھوٹے بچوں کی پرورش کرنا تھی۔ ان کی تعلیم و تربیت کے فرض کو سرانجام دینا تھا انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور گھریلو فرائض کی سرانجام دہی کے ساتھ ساتھ وہ لگاتار خواتین مسلم لیگ کی تنظیم میں مصروف رہیں۔ اگرچہ یہ ان کے لیے آزمائش کا وقت تھا مگر ان کے دل میں مسلم لیگ کی بے پناہ محبت تھی۔ وہ مسلمانوں کو آزاد دیکھنا چاہتی تھیں وہ قائداعظم کو مسلمانوں کا نجات دہندہ سمجھتی تھیں۔ صوبہ سرحد جیسے علاقے میں جہاں ہندو سیٹھوں نے روپیہ اور دولت خرچ کر کے مسلمانوں کو خریدنا شروع کر دیا تھا مسلم لیگ تحریک کو مضبوط بنانا چاہتی تھیں تاکہ مسلمان اپنے لیے الگ وطن حاصل کر سکیں۔

تقسیم ملک کے وقت جب کانگریسی ایجنٹوں نے صوبہ سرحد میں استصواب رائے کا ڈھونگ کھڑا کیا تو بیگم میر احمد نے جلوس نکلوائے۔ محلہ خداداد میں مرکزی دفتر قائم کیا اور دن رات اس کوشش میں مصروف ہو گئیں کہ اگر استصواب رائے ہو تو عورتیں زیادہ سے زیادہ استصواب رائے میں پاکستان کے حق میں اپنے ووٹ دے سکیں۔ جلوس نکالے گئے جھنڈوں کو [illegible] گیا ہر طرف پاکستان زندہ باد اور قائداعظم زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ [illegible] سرخ پوشوں کی کانگریس [illegible] نے استصواب رائے میں کامیاب ہونے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کئے مسلم لیگ کی تنظیم کو ناکام بنانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے لیے قسم قسم کی رکاوٹیں پیدا کی گئیں۔ بیگم میر احمد نے جب کانگرسی وزارت کا یہ ظالمانہ اور عیارانہ رویہ دیکھا تو انہوں نے عورتوں کا ایک بہت بھاری جلوس نکالا بہادر اور مجاہد خواتین نے جلوس کی صورت میں احتجاج کے طور پر ریلوے لائن پر ٹرین کو روکنے کی کوشش کی کانگرسی وزارت نے ریلوے حکام کو ٹرین نہ روکنے کا حکم دیا تاکہ خواتین کو ٹرین کے نیچے کچل دیا جائے۔ اس ظلم کا نشانہ ایک خاتون بنی جو ٹرین کی لپیٹ میں آکر بری طرح زخمی ہو گئی اس خاتون کے زخمی ہونے کے بعد عورتوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہزاروں کی تعداد میں عورتوں نے متحد ہو کر پاکستان زندہ باد، مسلم لیگ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے کانگرسی وزارت کو متزلزل کیا۔

چنانچہ کانگرس نے ماحول کو ناساز گار دیکھ کر یہ فیصلہ کیا کہ استصواب رائے کرا دیا جائے کیونکہ حالات اس قسم کے پیدا ہو چکے تھے۔ کہ کانگرسی خوب سمجھ چکے تھے کہ استصواب رائے میں ہماری بے پناہ دولت کام نہ آسکے گی۔ ہندوؤں کے تنخواہ دار ایجنٹ بھی اس نتیجے پر پہنچ چکے تھے۔ کہ مسلمان اپنے ضمیر کو فروخت نہیں کر سکیں گے۔ آخر کار صوبائی مسلم لیگ اور خواتین مسلم لیگ کی کوششوں سے صوبہ سرحد پاکستان میں شامل ہوا۔ اس وقت اگر صوبہ سرحد کی خواتین ہمت اور استقلال کے ساتھ میدان عمل میں نکل کر مردوں کے دوش بدوش کام نہ کرتیں تو نتیجہ اس کے برعکس ہوتا۔

۱۴ راگست ۱۹۴۷ء تک بیگم قاضی میر احمد سرحد خواتین مسلم لیگ پشاور کی صدر رہیں پاکستان کے قیام کے بعد اس بہادر اور بے لوث خاتون نے کہا۔ میرا کام ختم ہو چکا ہے جو کچھ ہم لوگوں نے کیا ہے اس کا پھل ہمیں مل چکا ہے۔ اب خدا کرے کہ پاکستان پھلے پھولے اور ترقی کرے" قیام پاکستان کے بعد کسی منصب کی حرص کی اور نہ ہی کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عہدے کے لئے دوڑ دھوپ کی بلکہ آرام اور اطمینان کے ساتھ اپنے خانگی کاموں میں مصروف رہیں۔ ۲۰۔ جنوری ۱۹۸۰ء کو جمعہ کے دن انتقال کیا۔

خواتین مسلم لیگ کی تنظیم کے ساتھ انہوں نے پشاور میں بڑی کوشش اور دوڑ دھوپ کر کے سب سے پہلا لیڈی کلب قائم کیا۔ اور عجائب گھر کے پاس زمین حاصل کی اس کلب کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ عورتوں کو کچھ وقت کے لئے مل بیٹھنے کا موقع مل سکے۔ تاکہ وہ سماجی اور تمدنی امور پر ایک دوسرے سے مشورہ حاصل کر سکیں۔

بیگم میر احمد کی رفیق کار بیگم فدا علی، بیگم نصیر محمد، بیگم عبدالاحد اور بیگم شریف حسین تھیں یہ خواتین صحیح معاون ثابت ہوئیں۔ بیگم میر احمد کی ہر آواز پر انہوں نے لبیک کہا اور قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

بیگم صاحبہ کے پانچ بھائی تھے۔ جن میں سے صلاح الدین، خالد محمود اور قاضی سلیم تو فوت ہو چکے ہیں۔ مگر ان کے دو بھائی ڈاکٹر عبدالجبار ایم بی بی ایس اور قاضی صباح الدین صاحب ایڈووکیٹ زندہ ہیں۔

اولاد: بیگم قاضی میر احمد کے دو لڑکے انیس احمد، مسعود احمد اور چار لڑکیاں شیریں وہاب، عقیلہ سلطانہ، ملکت سلطانہ اور ڈاکٹر عصمت ہیں۔ انیس احمد ائیر فورس میں سکواڈرن لیڈر ہیں۔ مسعود احمد ایک بہترین پائلٹ ہیں۔ جو پی آئی اے میں ہیں ان کی بیٹی شیریں وہاب نے بھی اپنی ماں سے قومی اور ملی خدمت کا سبق سیکھا ہے وہ بھی بہت بڑی سوشل کارکن اور قومی خدمتگار ہیں۔ جنہوں نے تحریک پاکستان کے دوران صوبہ سرحد میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ آپ پشاور کے مشہور قانون دان قاضی عبدالوہاب کی شریک حیات ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیگم میرا احمد کی دوسری لڑکی مملکت سلطانہ ہیں جنہوں نے بی۔ اے تک تعلیم حاصل کی ہے۔ ان کی شادی مسٹر صلاح الدین قریشی سے ہو چکی ہے جو مغربی پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدے پر فائز رہے۔ تیسری لڑکی بلقیس سلطانہ ہیں۔ یہ بی اے بی ٹی ہیں۔ اور راولپنڈی میں کانونٹ سکول میں معلمہ ہیں۔ ان کی شادی کرنل محمد انور خان درانی سے ہو چکی ہے۔ چوتھی لڑکی ڈاکٹر عصمت قاضی ہیں جنہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ امتیازی حیثیت میں اڈنبرا یونیورسٹی سے ڈاکٹری کی ڈگری لی ہے۔ وہ گائناکالوجسٹ ہیں اور اس وقت لاہور کے گنگارام ہسپتال میں اپنے فرائض منصبی ادا کر رہی ہیں۔

**اخلاق و عادات:** بیگم قاضی میر احمد صوم و صلوٰۃ کی بے حد پابند تھیں نماز کے وقت کام کاج چھوڑ کر نماز ادا کرنے کو ترجیح دیتی تھیں وہ بہت ہی ملنسار اور حد درجہ رحم دل تھیں۔ ان کی رحم دلی کی مثال دیکھئے کہ

"پاکستان کے قیام کے بعد بھارت سے بے گھر اور بے در مسلمانوں کے قافلے پشاور پہنچے تو انہوں نے ذاتی طور پر کپڑے دوائیں اور بستر وغیرہ کیمپوں میں خود جا کر عورتوں اور بچوں میں تقسیم کئے۔ ان کا دل بہت حساس تھا۔ انہوں نے مظلوم مہاجروں کی دل و جان سے مدد کی وہ بلا لحاظ مذہب وملت ہر دکھی انسان کی مدد کرنے پر ہر وقت کمربستہ رہتی تھیں دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتی تھیں۔"

ایک دفعہ گرمی کے موسم میں وہ ایبٹ آباد میں تھیں۔ کہ اچانک ایک پٹرول پمپ کو آگ لگ گئی۔ آگ نے بڑی تیزی کے ساتھ آن کی آن میں تمام بازار کو اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پلیٹ میں سے لید میتجہ یہ ہوا کہ تمام بازار میں کرپاکو کا ڈھیر بن گیا۔ بارش زوروں سے شروع تھی۔ لوگ گھروں سے باہر نکل پڑے تھے بیگم صاحبہ نے فوراً بنگلوں میں جا کر چند عورتوں کو اکٹھا کیا۔ اور ان سے کہا کہ آپ مستعدی سے اس آڑے وقت میں ان بے گھر لوگوں کی مدد کرنے میں میرا ساتھ دیں۔ تمام عورتیں ان کی معیت میں کام کرنے لگیں۔ تھوڑے ہی عرصے میں روٹیاں چائے اور سالن وغیرہ تیار کیا گیا۔ بے گھر عورتوں کو بٹھا کر چھت تو کھانا کھلا دیا۔ پھر ان کے لئے ہر اس گھر سے جو جلنے سے بچ گیا تھا۔ جا کر کپڑے اکٹھے کئے۔ بچوں کے لئے دودھ مہیا کیا گیا اور پھر وہ لوگ جو نادار اور غریب تھے ان کے لئے نقد روپیہ چندے کی صورت میں اکٹھا کر کے ان کی مدد کی تاکہ وہ اپنے رہنے کے لئے مناسب بندوبست کر سکیں۔

وہ ہر ایک کے ساتھ خندہ روئی سے پیش آتی تھیں۔ رات کو تین بجے اٹھ کر تہجد پڑھتی تھیں۔ اور پھر کافی دیر تک درود و وظائف میں مصروف رہتی تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی بے کار صرف نہیں کیا وہ بہت بڑی متوکل خاتون تھیں ان کا اصول تھا "کام کرو اور نتیجہ خدا پہ چھوڑ دو" ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہو کر مدد کرنا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔

وہ ایک بے لوث قومی اور سیاسی کارکن تھیں۔ وہ ماؤں کو کہا کرتی تھیں کہ :۔

"بچے قوم اور ملک کی امانت ہیں۔ ان کی اس طرح تربیت اور پرورش کرو۔ کہ یہ قوم اور ملک کے کام آ سکیں"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ عورتوں کو نصیحت کیا کرتی تھیں کہ :

"اپنی حد میں رہ کر ملکی اور قومی کاموں میں مردوں کا ساتھ دو"

اسلامی طرزِ زندگی کی وہ دلدادہ تھیں۔ اور اس پر سختی سے عمل بھی کرتی تھیں۔ سنہ ۱۹۶۲ء میں انہوں نے حج کا فریضہ بھی ادا کیا تھا۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# بیگم ایل آر خاں

وہ نامور خاتون جنہیں قائداعظم نے مخاطب ہو کر کہا کہ تحریک آزادی میں تم جیسے لوگوں کی بہت ضرورت ہے۔ وہ بیگم ایل آر خاں ہیں۔ ان کا شمار بھی ایسی ہی قابل قدر ہستیوں میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے تحریک آزادیٔ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ اجین کے سابق گورنر محمد حیات خان سلجوقی کی صاحبزادی اور مشہور سماجی کارکن ڈاکٹر ایل آر خان مرحوم کی بیوی ہیں۔ حصول پاکستان کے لئے خواتین کی جانب سے کی جانے والی جدوجہد میں انہوں نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور یہ اُن چند خواتین میں سے ایک ہیں جنہوں نے ۱۹۴۰ء میں لاہور میں ہونے والے اس تاریخی اجلاس میں شرکت کی تھی۔ جس میں قرارداد پاکستان منظور کی گئی۔

بیگم ایل آر خان کو سماجی کام کرنے کا بچپن ہی سے بہت شوق تھا شادی سے پیشتر بھی بعض چھوٹی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہتی تھی۔ کیونکہ شادی کم عمری ہی میں ہوگئی تھی۔ اس لئے شادی کے بعد سب سے پہلے اپنی تعلیم کی تکمیل کی طرف توجہ دی مگر چند سال بعد شوہر کے کہنے پر جو اس وقت جمشید پور، ٹاٹا نگر میں چیف میڈیکل آفیسر تھے اور خود بھی سماجی بہبود کے کاموں میں حصہ لیتے رہتے تھے بہار کی خواتین کی انجمن میں ایک عام ممبر کی حیثیت سے شامل ہوگئیں اور ۱۹۳۲ء سے لے کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۹۴۴ء تک اس کونسل سے منسلک رہیں۔

قیام پاکستان سے تقریباً آٹھ سال پہلے بیگم ایل آر خان نے اس زمانے میں جبکہ مسلم لیگ سارے ہندوستان میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہی تھی جمشید پور میں بھی مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی ایک شاخ قائم ہو چکی تھی۔ اس وقت چونکہ شہر میں ان کے علاوہ کوئی اور مسلم خاتون سماجی کاموں میں نمایاں نہیں تھی اس لئے انہیں کمیٹی میں ممبر کی حیثیت سے لیا گیا۔ جمشید پور ایجوکیشن سوسائٹی کی ممبر پہلے ہی سے تھیں اس سوسائٹی کے تحت کم از کم ساٹھ اسکول کام کر رہے تھے جن میں دو ہائی اسکول بھی تھے۔ مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی ممبر کی حیثیت سے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ عورتوں میں سیاسی شعور بیدار کرنے کی سعی کریں۔ اس مقصد کے لئے بیگم ایل آر خان نے مسلم لیگ کی خواتین کمیٹی تشکیل کی۔ اس کمیٹی کا مقصد خواتین میں سیاسی کام کرنے کے ساتھ ساتھ سماجی کام کرنے کی امنگ پیدا کرنا تھا۔ چونکہ جاہل عورتوں اور بچیوں کو تعلیم کے بغیر قیام پاکستان کی ضرورت کا پوری طرح احساس نہیں دلایا جا سکتا تھا۔ اس لئے خواتین کمیٹی نے شہر کے ان محلوں میں شبینہ اسکول اور تعلیم بالغاں کے مرکز کھولے جہاں مسلم آبادی کی اکثریت تھی۔ بہت سی متمول خواتین ان مرکزوں کی کفالت کرنے کے لئے تیار ہو گئیں۔ کچھ دنوں کے بعد ان ہی مراکز میں قومی مسائل اور اتحاد کی اہمیت اور قیام پاکستان کے بارے میں تقاریر کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

بیگم ایل آر خان کی زیر نگرانی یہ کام کئی سال تک جاری رہا اور غالباً انہی خدمات کے اعتراف کے طور پر خواتین نے انہیں جمشید پور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ خواتین ورکنگ کمیٹی کا صدر منتخب کر لیا ۱۹۴۲ء سے قیام پاکستان تک بیگم ایل آر خان اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صدر نہ ہیں۔

۱۹۴۰ء میں لاہور کے منٹو پارک میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جس جلسے میں قرارداد پاکستان منظور کی گئی اس میں بیگم ایل آر خان صوبہ بہار کے نمائندے کی حیثیت سے شریک ہوئی تھیں۔ مسلم لیگ کے الیکشن کے زمانے میں جو ۱۹۴۶ء میں ہوئے تھے۔ انہوں نے اور ان کے شوہر نے جو اس وقت ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے صدر تھے بہار سٹوڈنٹس کانفرنس کے نام سے ایک بہت بڑا جلسہ عام کیا۔ اس جلسے میں حسین شہید سہروردی صاحب نے بھی شرکت کی۔ جو اس وقت غیر منقسم بنگال کے وزیر اعلیٰ تھے ان کی کوششوں سے جمشید پور کی خواتین حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھیں۔ اور ان میں آزادی کے لئے بے پناہ جوش پیدا ہو رہا تھا

قیام پاکستان کے بعد بیگم ایل آر خان ابھی پاکستان آنے کی تیاریاں ہی کر رہی تھیں۔ کہ ستمبر کے مہینہ میں فرقہ پرست ہندوؤں نے ان کے والد کو دہلی میں قتل کروا دیا۔ اس حادثہ جانکاہ کے فوراً بعد بیگم ایل آر خاں باقی تمام خاندان سمیت پاکستان آگئیں۔

بیگم ایل آر خاں اپنی زندگی کے اس لمحے کو بڑے فخر سے بیان کرتی ہیں جب قیام پاکستان سے تقریباً ایک سال پہلے کلکتہ میں ان کی ملاقات قائد اعظم محمد علی جناح سے ہوئی تھی بیگم صاحبہ نے بتایا کہ قائد اعظم کو جب انہوں نے اور ان کے شوہر نے اپنی سیاسی سرگرمیوں کے بارے میں بتایا۔ تو وہ بہت خوش ہوئے۔ اور کہا کہ وہ ان کو اپنا تفصیلی پتہ دیں اور قیام پاکستان کے بعد بھی (جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انشاءاللہ ضرور قائم ہوگا، وہ اس سے میں بیگم ایل آر خان کو قیام پاکستان کے بعد قائداعظم سے دوبارہ ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوسکا۔ مگر انہیں قائداعظم کے یہ الفاظ ہمیشہ یاد رہے۔ جو انہوں نے پہلی ملاقات کے وقت کہے تھے۔ کہ "پاکستان کی تعمیر و ترقی میں تم جیسے جوشیلے اور قابل جوڑے کی بہت ضرورت پڑے گی"

بیگم ایل آر خان نے قیام پاکستان کے بعد بھی اپنی سیاسی سرگرمیاں ترک نہیں کیں۔ اور مسلم لیگ کے پرچم تلے سیاسی کام کرتی رہیں۔ بیگم صاحبہ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۰ء تک کراچی صوبائی مسلم لیگ خواتین سیکشن کی جنرل سیکرٹری اور چار سال تک انجمن ترقی اردو خواتین سیکشن کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوتی رہیں۔ اس سے قبل دو سال تک وہ کراچی صوبائی مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری رہ چکی تھیں۔ بیگم صاحبہ کو ادب سے بھی خاصا لگاؤ ہے اور گاہے گاہے ادبی پرچوں کے لئے مضامین اور افسانے تحریر کرتی رہتی ہیں وہ دو ناول "روشنی" اور "آگ، خون اور پھول" کی مصنفہ ہیں۔ اور اپنی ادبی تشنگی مٹانے کے لئے انہوں نے انجمن مصنفین پاکستان کی رکنیت اختیار کر رکھی ہے

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مس سعیدہ اسلم شعاع

یہ نامور خاتون ۵ جنوری ۱۹۲۵ء کو انوا سے کے دن مردان میں پیدا ہوئیں۔ سعیدہ کے والد خان محمد اسلم خان برہ خانخیل پشتو کے مشہور شاعر اور مردان کے با اثر لینڈ لارڈ تھے۔ کمالی ان کا تخلص تھا۔ ان کے پشتو کے دیوان شائع ہو چکے ہیں۔ کمالی صاحب عربی اور پشتو کے بہت بڑے عالم تھے۔ فارسی، فرانسیسی اور انگریزی بھی جانتے تھے۔ سر صاحبزادہ عبدالقیوم خان کے دست راست اور معاون تھے۔ اسلامیہ کالج پشاور کو بنانے اور ترقی دینے میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہ مردان کے آنریری مجسٹریٹ اور اسلامیہ کالج پشاور کی انتظامیہ کے آنریری جنرل سیکرٹری کے عہدے پر بھی فائز رہے ہیں۔ لندن یونیورسٹی میں پشتو کے پروفیسر بھی رہے ہیں۔ پاکستان کی جدوجہد میں انہوں نے بے پناہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ مالی لحاظ سے بھی انہوں نے صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کو منظم کرنے میں کافی روپیہ خرچ کیا۔ قائد اعظم نے صوبہ سرحد میں جس جلسے سے بھی خطاب کیا اس میں کمالی صاحب اپنا کلام سنا کر لوگوں کو بیداری کا سبق دیتے رہے۔ ان کی کوششوں سے صوبہ سرحد میں کانگرس کے خلاف ایک مضبوط محاذ بنانے میں کافی مدد ملی۔

اسلم شعاع محمد اسلم خان کی بیٹی ہیں۔ والد اور والدہ نے اس ہونہار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیٹی کی تربیت اور تعلیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ساڑھے چار سال کی عمر میں سعیدہ کو قرآن مجید کی تعلیم دلانا شروع کی۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کے لئے بھی اعلیٰ سے اعلیٰ اتالیق گھر پر مقرر ہوئے۔ آٹھ سال کی عمر میں سعیدہ نے قرآن مجید ختم کیا۔ نماز باقاعدگی سے پڑھنے لگی۔ کتابی مطالعہ بالالتزام جاری تھا۔ مگر دلی رجحان چونکہ زیادہ تر مذہب کی طرف تھا۔ اس لئے مذہب سے کماحقہٗ روشناس ہونے کے لئے قرآن مجید کی تفسیر پڑھنا شروع کی عربی زبان پر پوری مہارت حاصل کرنے کے لئے عربی کی گرامر سیکھی۔ قابل استاد مقرر تھے جنہوں نے سعیدہ کو دینی اور دنیاوی تعلیم میں ماہر کیا۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ فارغ وقت میں گھر کی صفائی، آراستگی، سینا پرونا، کاڑھنا بُننا اور کھانا پکانا سیکھتی تھی۔ تاکہ امور خانہ داری میں بھی مہارت حاصل کر سکے والد چونکہ پیدائشی شاعر تھے۔ اس لئے اس ہونہار بیٹی نے بھی شعر و شاعری میں دلچسپی لینا شروع کی۔ کلام کی اصلاح اپنے والد سے لیتی رہی گو کہ سعیدہ نے باقاعدہ کسی مکتب سے تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ مگر اس نے اپنے گھر پر اپنے اتالیقوں سے تمام علوم میں دسترس حاصل کر لی تھی۔ پشتو تو اس کی مادری زبان تھی۔ اردو انگریزی فصاحت کے ساتھ بولتی تھی۔ فارسی میں بھی تھوڑی بہت دسترس تھی۔ عربی سے لگاؤ اور کتابوں کے وسیع مطالعے نے سعیدہ کو عربی زبان سے بھی روشناس کر دیا تھا۔ جب کوئی تلاوت کرتا تو سعیدہ اور بیٹھے اس کا ترجمہ نہایت عالمانہ طور پر کرتی۔ اس نے صرف خود اپنی تعلیم ہی پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ آنحضرت صلعم کی اس حدیث پر باقاعدہ عمل کرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


شروع کیا کہ خَیرُکُم مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَ عَلَّمَہٗ (یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔

قومی اور ملی ہمدردی میں وہ ہمیشہ پیش پیش رہی۔ آزادی وطن کی تحریک شروع ہوئی تو ۱۹۴۰ء میں خانزادی زری سرفراز کے گھر پر خواتین کا ایک اہم تاریخی اجتماع ہوا جس میں مردان خواتین مسلم لیگ کو قیام عمل میں لایا گیا۔

سعیدہ اپنی تمام رشتہ دار عورتوں کو لیکر اس جلسے میں شریک ہوئی انتخابات ہوئے تو مردان کی خواتین نے متفقہ طور پر سعیدہ کو خزانچی مقرر کیا سیکرٹری کے عہدے پر بھی رہی۔ اس نے خواتین مسلم لیگ کو مردان میں مضبوط اور منظم کرنے میں بیگم زری سرفراز کے ساتھ کام کیا۔ جلسوں جلوسوں میں باقاعدہ شریک ہوتی خواتین کے سامنے اسلامی تہذیب، قومی ہمدردی اور یکجہتی پر تقریریں کیا کرتی کہ ان میں اسلامی اخوت پیدا کرتی۔ وہ ایک مبلغ، مجاہد اور بہادر خاتون تھی۔ جس نے عورتوں اور مردوں میں یہ تبلیغ بے باکانہ طور پر شروع کی کہ

> "مسلمانوں کو ہندوؤں کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے۔ کانگرس ہندوؤں کی جماعت ہے جو مسلمان اس سے منسلک ہیں وہ غلط راستہ پر ہیں۔ ہمیں قائد اعظم کی رہنمائی میں اپنے لیے الگ وطن کے لئے جدوجہد کرنا چاہیئے۔"

مردان کے عوام اس بہادر، عقیدت مند مجاہد خاتون کی تقریریں اسلامی جذبے سے بے حد متاثر ہوئے۔ اس کی تقریریں ہمیشہ مذہبی رنگ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوتی تھیں مسلم لیگ کے امیدواروں کو کانگرس کے مقابلہ میں کامیاب کرانے کے لیے مالی قربانیاں بھی دیں۔ پولنگ اسٹیشنوں میں مردان کے مسلم لیگ کے امیدواروں کو کامیاب کرانے میں ہمیشہ مددی استصواب رائے کے دنوں میں جلسوں اور جلوسوں میں شرکت کی، بھارت سے آنے والے مہاجرین اور کشمیری مجاہدین کی دل کھول کر مدد کی۔ بہار ریلیف فنڈ میں کثیر چندہ دیا۔ کشمیری مجاہدین اور بھارت سے آنے والے مہاجرین کے لئے پانچ ہزار روپے نقد دیئے۔

سعیدہ کے دل میں جہاد کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مردان کی خواتین کو اسلام کے زریں اصولوں سے روشناس کرانے کے لیے بیگم نذر سرفراز کے ساتھ مل کر ہفت روزہ دینی اجتماع کا پروگرام مرتب کیا چنانچہ ہر جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد سرفراز خان مرحوم کی قبر کے پاس میدان میں مردان کی خواتین کو اکٹھا کیا جاتا تھا مودودی کے مولانا محمد ادریس ان دنوں مردان میں تھے۔ مولانا کو اجتماع میں مدعو کیا جاتا۔ اور خواتین باری باری مختلف اسلامی اور مذہبی سوالات ان سے پوچھتیں۔ مولانا ہر سوال کا جواب اسلامی نقطۂ نگاہ سے دیتے۔ اس قسم کے اجتماع کے علاوہ سعیدہ خود بھی خواتین سے خطاب کرتی رہتی تھی۔ ان کوششوں کا یہ اثر ہوا کہ مردان کی عورتوں میں اسلامی اور سیاسی سوجھ بوجھ پیدا ہوئی۔

سعیدہ نے پشتو زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنا شروع کیا۔ مگر اس کی بے وقت کی موت نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچنے دیا۔ پشاور ریڈیو سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس نے تقریریں بھی نشر کیں۔ اس کا ایک اصلاحی پروگرام تو بہت پسند کیا گیا جس کا عنوان تھا۔ "مجھے شکوہ بے وقت کے مہمانوں سے" اردو میں بھی وہ خوب لکھتی تھی۔ اس کے اردو کے اکثر مضامین اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں اس کے پشتو اشعار کا دیوان بھی زیر ترتیب ہے۔ مردان کی سعیدہ مارکیٹ اسی نامور اور بلند ہمت خاتون کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے اپنے کئی رشتہ داروں کو جو سخت کانگرسی تھے۔ بحث و مباحثے کے ذریعے قائل کر کے مسلم لیگ کا ہمنوا بنا دیا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ پشاور میں مسلم لیگ کے جلسوں میں شرکت کرنے کے لئے جاتی تو وہ جان بوجھ کر اپنے کانگرسی رشتہ داروں کے ہاں قیام کرتی رات بھر ان کے ساتھ بحث و تکرار کرتی اور انہیں قرآن و حدیث سے دلیلیں دے کر یہ بتاتی کہ کافروں کے ساتھ الحاق پاکستانی مسلمانوں کے لئے کبھی بھی سودمند ثابت نہیں ہو سکتی۔

قیام پاکستان کے بعد اس نے سیاست میں بالکل حصہ نہیں لیا بلکہ اپنے دل میں خدمت خلق کا جذبہ لئے ہوئے قوم اور ملک کے نادار افراد، یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرنے میں دن رات مصروف ہو گئی تاکہ ملک کے نادار غریبوں، اپاہجوں، بیماروں، یتیموں اور بیواؤں کی مدد کر کے ان کے مستقبل کو سنوار سکے۔ مردان کے غریب طلباء اور طالبات کی ہر ممکن مدد کرتی رہی نادار طالب علموں کے لئے وظیفے مقرر کئے تاکہ ان کی تعلیمی مشکلات دور ہوں۔ اور وہ تعلیم حاصل کر سکیں۔ سالانہ امتحان کے اختتام پر سینکڑوں روپوں کی مختلف جماعتوں کی کتابیں اور سکول یونیفارم خرید کر اپنے گھر پر آتی مستحق طلباء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کا دیکھنا تانتا بندھ جاتا۔ اور وہ ہر طالب علم کی ضروریات کو پورا کرکے دلی مسرت حاصل کرتی اس نے مردان کی بے شمار غریب لڑکیوں کو ہر طرح کی تعلیمی سہولتیں مہیا کرکے انہیں تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔

ابتدائی طبی امداد بھی بخوبی جانتی تھی۔ غریب اور نادار مریضوں کے لئے مختلف ادویات کا ذخیرہ گھر میں ہر وقت موجود رکھتی تھی کوئی مریض آجاتا۔ تو مرہم پٹی اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی۔ دن رات خدمت خلق کرتے ہوئے اس کی صحت بھی گر چکی تھی۔ عزیز و اقارب اور احباب اسے مشورہ دیتے کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھے۔ اتنا زیادہ کام کرنے سے صحت خراب ہو رہی ہے مگر وہ ان کو جواب دیتی "یہی زندگی ہے جسے دوام حاصل ہے اپنے لئے تو سب زندہ ہیں۔ دوسروں کے لئے زندہ رہنا دراصل زندگی ہے۔" سیاحت کا بہت شوق رکھتی تھی مگر اپنی آرزو کو پورا نہ کر سکی۔ صرف افغانستان کی سیاحت کی، قدرت نے اسے مہلت نہ دی کہ وہ دنیا کی سیر و سیاحت کرکے خدا کی مخلوق کو اور قدرت کے وسیع و عریض مناظر کو دیکھ سکے۔

اس نے اپنے ضعیف العمر والدین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ والدین کے لئے بھی یہ ایک قابل فخر سرمایہ تھی۔ شادی سے اس لئے انکار کرتی رہی۔ کہ شادی کے بعد اسے والدین کی خدمت، ملک کے نادار، یتیموں، بیواؤں اور محتاجوں کی خدمت کرنے کے لئے موقع نہیں مل سکے گا۔ وہ جانتی تھی کہ شادی کے بعد اس کے فرائض صرف گھر تک محدود ہو کر رہ جائیں گے اس لئے وہ خود مختار ہو کر یہ خدمات سرانجام دے سکے گی جو شادی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بغیر آزادانہ طور پر خود مختار ہو کر سر انجام دے رہی ہے یہی وجہ تھی کہ بڑے بڑے رشتے آئے مگر اس نے شادی سے انکار کیا غریبوں کے ساتھ والہانہ محبت رکھتی تھی۔ غریبوں اور ناداروں کی آنکھ کا تارا تھی۔ میدان کا ہر فرد اسے نہایت عزت اور احترام سے دیکھتا تھا۔ ایک تو اس لئے کہ وہ عالم باعمل تھی اور دوسرے اس لئے کہ اس کے جسم میں ایک ایسا دل تھا جس میں خود غرضی نام کو نہ تھی۔ وہ نمود و نمائش سے مبرّا تھی۔ زہد و تقویٰ میں زندگی بسر کرتی تھی عفت و حیا اس کا لبادہ تھا۔

۱۹۵۰ء میں اس کے والد خان محمد اسلم خان کمالی پر دل کا شدید دورہ پڑا وہ تین ماہ تک صاحب فراش رہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی تمام جائیداد نقد روپیہ اور ملوں میں حصص اپنی اس ہونہار بیٹی کے نام پر منتقل کر دیئے محمد اسلم خان کے اس فیصلے پر ان کے بعض رشتہ داروں نے جو ان کی جائیداد کے وارث بننے کے خواب دیکھ رہے تھے بیچ و تاب کھائے۔ خان اسلم خان کی نرینہ اولاد نہیں تھی اس لئے ان سب کی آنکھیں اسلم خان کی جائیداد پر لگی ہوئی تھیں جب سعیدہ کے نام جائیداد منتقل ہو گئی تو انہیں اور بھی زیادہ رنج ہوا۔ کیونکہ انہیں یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ سعیدہ یہ تمام جائیداد طالب علموں کی تعلیم اور خیراتی اداروں کے لئے کہیں وقف نہ کر دے۔ چنانچہ ان ورثاء نے سعیدہ اسلم سے مطالبہ کیا کہ تمہیں جو جائیداد والد نے منتقل کر دی ہے اس میں سے ہمیں بھی حصہ دو۔ مگر سعیدہ نے کہا کہ میں اپنی جائیداد کا کافی حصہ خیراتی کاموں کے لئے وقف کرنا چاہتی ہوں تاکہ میرے مرنے کے بعد میری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خیرات کا سلسلہ جاری رہ سکے جس سے نادار لوگ، غریب طالب علم اور بیمار مستفید ہوتے رہیں۔

مارچ ۱۹۷۲ء کو وہ عمرہ کرنے کے لئے تیاریاں کر رہی تھی۔ حج پر جانے سے پہلے اس نے ۵ جنوری ۱۹۷۲ء کو وسیع پیمانہ پر خیرات اور ختم قرآن پاک کا اہتمام کیا، ۳ جنوری کو وہ اس خیرات اور ختم قرآن پاک میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے پشاور روانہ ہوئی تاکہ اپنے رشتہ داروں کو اس دعوت میں مدعو کر سکے۔

پشاور میں رشتہ داروں کو دعوت کا پیغام دیکر دوپہر کا کھانا کھایا۔ اب اس کا ارادہ پیر مانسہرا بابا جانے کا تھا۔ پیروں فقیروں کی وہ بہت زیادہ معتقد تھی اس اعتقاد اور مذہبی رجحان نے سعیدہ کو دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر کر دیا تھا اس کے دل میں خدا اور خدا کی مخلوق کی بے پناہ محبت تھی نماز کی وہ بے حد پابند تھی۔ سفر ہو یا حضر، بیماری ہو یا تندرستی وہ ہر حالت میں اس فرض کو ادا کرنا مقدم سمجھتی تھی۔ پیر مانسہرا بابا کی زیارت کو روانہ ہونے سے پہلے اس نے وضو کیا تاکہ راستہ میں ظہر کی نماز ادا کر سکے۔ پھر کھڑے کھڑے چائے کی ایک پیالی پی۔ رشتہ دار اصرار کرتے رہے۔ کہ بیٹھ کر اطمینان سے چائے پیو۔ مگر موت کا وقت مقرر تھا۔ اور قدرت سعیدہ کو جام شہادت نوش کرانے کے لئے جلد جلد قدم اٹھا رہی تھی۔

جائیداد پر نظر رکھنے والوں میں سے ایک نے اپنی بیٹی کو سعیدہ کا متبنیٰ بنایا سازش یہ تھی کہ سعیدہ لڑکی کو بیٹی کی طرح پرورش کرے گی تو اس کے دل میں لڑکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ جب معاملہ اس نوبت تک پہنچے گا۔ تو لڑکی کو خفیہ طور پر دہ غائب کر کے اپنے گھر لے جاؤں گا۔ سعیدہ کشش پرورش کی وجہ سے لڑکی کو لینے آئے گی۔ چند بار یہی طریقہ کیا جائیگا پھر سعیدہ کو مجبور کیا جائیگا کہ اگر لڑکی کو اپنے پاس رکھنا چاہتی ہو تو اسے باقاعدہ اپنی وراثت کا حقدار بناؤ۔ اور وہ جائیداد جو والد نے تمہیں منتقل کی ہے۔ لڑکی کے نام منتقل کر دو۔

یہ دوراندیشی سازش ایک عرصہ تک چلتی رہی۔ سعیدہ نے لڑکی کی بیٹی کی طرح پرورش کی۔ ظاہر ہے کہ اس کے دل میں کشش پرورش بھی پیدا ہو چکی تھی۔ لڑکی کو گھر لے جا کر وہیں روک لیا جاتا۔ سعیدہ بیچاری قدرتی کشش کی وجہ سے پھر لڑکی کو لینے جاتی اور منت سماجت کر کے لے آتی آخرکار ایک دن اسے کہا گیا اگر لڑکی کی ضرورت ہے تو یہ جائیداد جو تمہارے والد نے منتقل کی ہے اور جسے تم غریبوں اور مفلسوں پر بانٹتی پھرتی ہو لڑکی کے نام منتقل کر دو۔ یہ سن کر سعیدہ نے کہا کہ "غریب اور مساکین اپنا نصیب کھاتے ہیں۔ اور لڑکی کو اپنا نصیب ملے گا۔ میں غریبوں کا حق چھین کر لڑکی کو نہیں دے سکتی ہوں۔ جو کچھ اس کے نصیب میں ہوگا۔ وہ ضرور اسے ملے گا۔"

اسی طرح بعض لوگوں نے سعیدہ کا نقد سرمایہ اڑانے کے لئے کئی حربے اختیار کئے۔ ایک صاحب نے اپنے آپ کو حاجتمند کے روپ میں ڈھالا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سعیدہ حاجتمند کی حاجت روائی کرنے میں کبھی دریغ نہیں کرتی۔ لہٰذا اس روپ میں سعیدہ کی نقد پونجی پہ جس طرح بھی ہو ملے کھول کر ڈاکہ ڈالا جائے۔ چنانچہ ایک دن وہ مع اپنی بیوی کے سعیدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے دروازے پر آیا اور بیوی کے ذریعے سعیدہ سے سوال کیا کہ میں موٹر خریدنا چاہتا ہوں روپیہ نہیں ہے۔ اس لئے میری مدد کرو تاذیست احسان رہے گا۔ بیوی نے بھی کہا میرے شوہر کی مدد کریں آپ کا یہ احسان ہم عمر بھر نہ بھولیں گے۔

رحم دل سعیدہ کے دل میں رحم آگیا۔ اس نے کبھی کسی کو اپنے دروازے سے خالی ہاتھ نہیں بھیجا تھا۔ اس لیے اس نے بائیس ہزار روپیہ نقد دیا تاکہ اس کا خاوند اپنا شوق پورا کرنے کے لیئے موٹر خرید سکے۔ میاں بیوی روپیہ لے کر خوشی خوشی گھر پہنچے۔ یہ سعیدہ کی سخاوت اور بخشش کی ایک مثال تھی۔

ایک دفعہ سعیدہ نے یہ اظہار کیا کہ "سعیدہ مارکیٹ" کو جو والد نے مجھے منتقل کر کے دی ہے خیرات کے طور پر کسی موزوں ادارے کے نام پر وقف کرنا چاہتی ہوں تاکہ اس کی آمدنی سے غریب اور یتیم بچے پرورش پاسکیں اور حاجتمند طالب علموں کی تعلیم میں ان کی مدد کی جاسکے۔

سعیدہ کو دھمکی دی گئی کہ اگر ایسا کیا گیا تو تمہاری جان کی خیر نہیں۔ سعیدہ دھمکیوں سے مرعوب ہونیوالی نہیں تھی۔ وہ بڑی رحم دل، فیاض اور عالم باعمل عورت ہونے کے ساتھ بہت بُردبار، متحمل مزاج اور نڈر عورت تھی۔ اس نے ان دھمکیوں کی مطلق پرواہ نہ کی۔ وہ تقدیر کی قائل تھی اس لیئے اس نے اپنا ہر معاملہ خدا کے سپرد کر رکھا تھا۔

سعیدہ پشاور سے واپس مانسہرہ کو روانہ ہوئی۔ اس کی موٹر نوشہرہ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ "نوشتہ تقدیر تھا جہاں" لائی اسے تقدیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پشاور سے نوشہرہ کی طرف ۲۵ میل اور نوشہرہ سے پشاور کی طرف ۲ میل کے فاصلے پر پل پر سے بیل گاڑیوں کے گذرنے کی وجہ سے ٹریفک دونوں طرف سے کچھ دیر کے لئے رک گئی۔ جی۔ ٹی۔ ایس کی بس بھی اس تعطل کی وجہ سے رکی کھڑی تھی۔ سعیدہ کی موٹر بھی رک گئی۔ پیچھے سے ایک موٹر تیزی سے آن پہنچی سعیدہ پر دو گولیاں چلائی گئیں، ایک اس کے منہ پر لگی اور دوسری اس کے پہلو میں۔ وہ گولی لگتے ہی "اللہ" کہہ کر جھکی اور رہیں شہید ہو گئی اس کا جوان خالہ زاد بھائی محمد افضل خان بھی جان بحق ہو گیا۔ ممانی کی قسمت میں دو عزیز لاشوں کو خون میں لت پت پڑے ہوئے دیکھ کر تڑپنا لکھا تھا اس لئے وہ بال بال بچ گئی۔ سعیدہ نے شہید ہو کر ابدی زندگی حاصل کرنا تھی اس لئے وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئی مگر ہزاروں آنکھوں کو اشکبار کر کے چھوڑا۔ دولت لیے اور سلطنت کی خاطر باپ نے بیٹوں کو شہید کیا۔ بھائی نے بہنوں کو تہ تیغ کیا بیٹے نے باپ پر تلوار اٹھائی مگر دولت زوال پذیر ہے۔ سعیدہ نے اسی لئے دولت سے نفرت کی۔ غریبوں اور محتاجوں میں اپنی دولت نچھاور کرنے کے لئے اس نے اپنی جان کی بازی تک لگا دی اس لئے سعیدہ مری نہیں وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گی۔ نمازِ جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شامل ہوئے یہ ایک عالم اور مجاہد خاتون کا جنازہ تھا۔ علماء کی آنکھیں بھی اشکبار تھیں وہ بھی تکبیریں پڑھتے ہوئے جنازے کے ساتھ ساتھ نہایت احترام سے جا رہے تھے والد اور والدہ بھی اس صدمہ کو زیادہ دیر تک نہ برداشت کر سکے وہ اس شہید بیٹی کے لئے دن رات سوگوار رہتے تھے اور آخر کار یہی صدمہ ان کی موت کا باعث بنا۔ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے اور دو سال کے اندر اندر ایک خاندان کے تینوں افراد کے مرجانے پر گھر کا دروازہ بند ہو گیا۔

**اخلاق و عادات:** سعیدہ نہایت پرہیزگار، صوم و صلوٰۃ کی پابند، بردبار، حلیم الطبع اور حد درجہ کی ملنسار تھی۔ بے پناہ دولت کی مالک تھی مگر سادہ زندگی بسر کرتی تھی۔ زیور اور زیبائش کی دلدادہ نہ تھی۔ صرف ایک انگوٹھی انگلی میں پہن لیتی۔ وہ ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ "عورت کا زیور اس کی پاکدامنی اور حیا ہے"۔ ظاہری آرائش و زیبائش کی وہ قطعاً قائل نہیں تھی، غریبوں کی بے حد ہمدرد تھی وہ کہا کرتی تھی کہ "غریب لوگ میرے خدا کی مخلوق ہیں اگر میں خدا کی مخلوق کے کام آؤں گی تو خدا مجھ سے خوش ہو گا"۔ چنانچہ غریبوں اور حاجتمندوں کی مدد کرنے میں اسے دلی اور ذہنی سکون حاصل ہوتا تھا۔

ان کے گھر ایک بوڑھی عورت آتی جاتی تھی جس کا نام بی بی جان تھا مگر وہ قرب و جوار میں بی بی پیرا کے نام سے مشہور تھی۔ ایک دفعہ اچانک پیرا پر فالج کا حملہ ہوا۔ وہ سخت بیمار ہو کر گاؤں میں اپنی بیٹی کے پاس چلی گئی۔ سعیدہ کو جب معلوم ہوا تو کچھ سامان اور دوائیں لیکر پیرا کے پاس گئی وہاں جا کر دیکھا کہ اس کی حالت بہت خراب ہے یہ سمجھ کر کہ گاؤں میں اس کی خاطر خواہ نگرانی نہ ہو سکے گی پیرا کو اپنے ساتھ گھر لے آئی اور دن رات اس کی خدمت کرنے لگی۔ ڈاکٹر گھر پر بلائے گئے اسے اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر غسل خانے میں لے جاتی پیشاب پاخانہ خود کراتی اپنے ہاتھوں سے کپڑے پہناتی۔ اپنے ہاتھوں سے نوالے بنا بنا کر اس کے منہ میں دیتی۔ راتوں کو کئی دفعہ اُٹھ اُٹھ کر اسے پانی پلاتی۔ رفع حاجت کو لے جاتی۔ بوڑھی کے منہ سے ہزار ہزار دعائیں نکلتیں۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# تعمیرِ پاکستان

# کی

# کارکن خواتین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نوٹ

کتاب کے اس حصے میں پاکستان کی ان نامور ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے حالات ہیں جنہوں نے تحریک آزادی کی نامور مجاہد خواتین کے دوش بدوش تعمیر پاکستان میں اہم کردار ادا کیا ہے ان میں سے اکثر خواتین بھی ہیں جن کے باپ یا شوہر برطانوی حکومت کے ملازم تھے مگر ان نامور خواتین نے کسی بھی خطرے کی پرواہ کئے بغیر نہایت خاموشی کے ساتھ تحریک آزادی میں بھی حصہ لیا اور اب تعمیر پاکستان میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔

(مصنّف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینت (بیگم فدا حسن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بیگم زینت فدا حسن

تعمیر پاکستان کی سرگرم کارکن، سوشل ورکر اور سماجی خدمت کے جذبے سے سرشار خاتون زینت بیگم ۱۹۱۴ء میں حصار میں پیدا ہوئیں۔ آپ بہاولپور کے مشہور سادات خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کے والد سید عنایت حسین ماہر تعلیم، سیاستدان اور قانون ساز اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں۔ تحریک پاکستان میں انھوں نے سرگرمی سے حصہ لیا۔ اخبارات کے ذریعے، مضامین کے ذریعے، تقریروں کے ذریعے تحریک پاکستان کے لئے کوششیں کیں۔

زینت فدا حسن ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوئی تھیں جہاں مذہب کی سختی سے پابندی کی جاتی تھی۔ اس گھرانے میں لڑکیوں کو صرف پرائمری تک تعلیم دی جاتی تھی۔ اور پرائمری کے بعد انہیں امور خانہ داری میں ماہر کرنے کے لئے گھر پہ ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تربیت دی جاتی تھی۔ زینت بچپن سے ہی نہایت ہونہار تھیں۔ انہیں تعلیم کا گہرا شوق تھا۔ پرائمری کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لاہور کے گرلز ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ زینت کی تعلیمی منزل صرف میٹرک تک ہی نہ تھی بلکہ وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو زیور علم سے آراستہ کرنا چاہتی تھیں۔ چنانچہ مطالعہ جاری رکھا اور نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ جن دنوں زینت نے اپنے شوق اور ذوق کی تکمیل کے لئے تعلیم حاصل کی ان دنوں کئی مسلمان اپنی لڑکیوں کی تعلیم کے سخت مخالف تھے۔ چنانچہ زینت کو بھی قدم قدم پر ان مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر زینت نے ایم۔ اے کر کے اپنے خاندان کی لڑکیوں کے لئے تعلیمی میدان میں ایک راستہ ہموار کر لیا تھا۔

زینت تعلیم کے دوران اکثر خیال کیا کرتی تھیں کہ عورتیں بھی تو انسان ہیں۔ اگر یہ زیور علم سے آراستہ ہونا چاہتی ہیں تو والدین اور رسم و رواج ان کے راستے میں کیوں حائل ہوتے ہیں؟ اسلام نے تو عورت پر علم کے دروازے بند نہیں کئے بلکہ مرد اور عورت دونوں کو حکم دیا کہ "علم حاصل کرو" انہی خیالات اور تجربات و واقعات کا نتیجہ تھا کہ زینت نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مکمل عہد کر لیا کہ عورتوں کی تعلیم، عورتوں کے حقوق اور عورتوں کی بہبودی کے لئے جہاں تک ہو سکے گا وہ زندگی بھر جدوجہد کریں گی۔

۱۹۳۲ء میں ان کی شادی سید نذیر احسن سے ہوئی۔ شادی کے بعد آپ نے گھریلو فرائض اور دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اصلاح، فرسودہ رسم و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


رواج کی اصلاح، عورتوں کی تعلیم اور بہبودی کے لئے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا۔ خواتین کی اصلاحی انجمنوں سے وابستہ رہ کر آپ نے بحیثیت ایک کارکن کے طبقۂ خواتین کی خدمت شروع کی۔ آپ کی ابتدائی سرگرمیوں کا دائرہ سماجی اور سوشل خدمت تک محدود رہا۔ اگرچہ ملک میں سیاسی پارٹیوں نے اپنی اپنی منزل متعین کر کے قوم کی رہنمائی کرنا شروع کر دی تھی مگر چونکہ آپ کے شوہر برطانوی ہند کی ملازمت میں تھے اس لئے آپ کو کسی سیاسی پارٹی میں شامل ہو کر اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع نہ ملا۔ ۱۹۳۸ء میں جب خواتین مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا تو آپ نے خفیہ طور پر ایک سرگرم کارکن کی حیثیت سے خواتین مسلم لیگ کی شاخیں قائم کرنے میں تندہی سے کام شروع کیا۔ ان خواتین کو جو آپ کے دائرہ احباب یا اثر میں تھیں مسلم لیگ کا ممبر بنایا۔ اس سلسلے میں آپ نے لاہور، منٹگمری اور بہاولپور میں جا کر خواتین کو مشورہ دیا کہ وہ مسلم لیگ کی ممبر بنیں۔ اپنے گھروں کی چاردیواری سے باہر نکل کر تحریک پاکستان میں عملی حصہ لیں تاکہ مسلم لیگ کامیاب ہو کر مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کے لئے کوئی نمایاں کام کر سکے۔ جب قرارداد پاکستان منظور ہوئی تو آپ نے تحریک پاکستان کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کر دیا۔ ۱۹۴۶ء میں جب تحریک اپنے عروج پر تھی تو ان دنوں آپ نے اعلانیہ طور پر تحریک پاکستان کی فعال کارکن کی حیثیت سے نمایاں حصہ لینا شروع کیا۔ مسلم لیگ کے جلسے جلوسوں میں آپ باقاعدہ شریک ہوتیں۔ اور خواتین کو اپنے علمی تجربات اور ذہنی صلاحیتوں سے مستفید کرتیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قیام پاکستان کے بعد اپوا کی تحریک کا آغاز ہوا تو آپ کی انتظامی صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو اپوا کی لاہور برانچ کا صدر مقرر کیا گیا۔ آپ نے اپوا کی تنظیم میں اپنی اعلیٰ صلاحیتوں اور تعلیمی تجربوں سے اہم کردار ادا کیا۔ تقسیم ملک کے وقت مہاجروں کی آبادکاری، تباہ حال مہاجر خواتین اور بے سہارا بچوں کو آرام و آسائش بہم پہنچانے میں دن رات محنت کی۔ کیمپوں میں جا کر بیمار عورتوں کی خدمت کی۔ کئی بے سہارا مہاجر لڑکیوں کی مالی مدد کر کے انہیں سہارا بہم پہنچایا۔ ہندوؤں اور سکھوں سے نجات پانے والی کئی نوجوان لڑکیوں کے مستقبل کو بہتر بنایا۔ اپوا کی صوبائی صدر ہونے کی حیثیت سے آپ نے عورتوں کے لئے صنعتی ادارے قائم کئے۔ غریب اور نادار مہاجر عورتوں کی مالی امداد کر کے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا موقع دیا۔ عورتوں کی فلاح و بہبود کے لئے حتی الامکان کوشش کی۔

۱۹۵۱ء میں آپ کو پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب کیا گیا۔ آپ نے ۱۹۵۵ء تک صوبے کی خواتین کی بہترین طریقے سے نمائندگی کر کے طبقہ نسواں کے لئے کئی مفید تجاویز پر عمل درآمد کرایا۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۸ء تک آپ نے مغربی پاکستان اسمبلی کی ممبر رہ کر طبقہ نسواں کی بہتری کے لئے اہم کارنامے سرانجام دیئے۔ مسلم فیملی لاء کی منظوری میں آپ کی کوششوں کا کافی حصہ ہے۔ ڈیڑھ سال تک آپ نے مغربی پاکستان کابینہ میں بطور نائب وزیر تعلیم رہ کر صوبے میں تعلیمی اصلاحات اور تعلیمی ترقی کے لئے بھی شاندار کام کئے ہیں۔ آپ نے ۱۹۴۹ء سے مسلسل انیس ۱۹ سال تک مغربی پاکستان اپوا کی چیئرمین رہ کر اپوا کے بنیادی اصول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برگامزن رہتے ہوئے مغربی پاکستان کی خواتین کی سماجی، تعلیمی اور صنعتی ترقی میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ ۱۹۶۸ء میں آپ کی شاندار خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو متفقہ طور پر کل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ عورتوں کی اس اہم تنظیم میں ایک طرف نوجوان خواتین کے مستقبل کو بہتر بنا رہی ہیں دوسری طرف بے کس اور بے سہارا خواتین کو اپنی مدد آپ کے اصولوں پر عمل کرا کر ان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنا رہی ہیں۔ زینت فدا حسن بہترین مقرر بھی ہیں۔ آپ نے اسمبلی میں ایک پرائیویٹ ممبر کی حیثیت سے تعلیمی اداروں کی اصلاح کے لئے ۱۹۵۲ء میں پنجاب اسمبلی میں ایک قانون منظور کرایا۔ جس پر حکومت مغربی پاکستان اب تک عمل درآمد کر رہی ہے۔ ملک اور قوم کی خدمت کے ساتھ ساتھ آپ نے وفادار بیوی اور شفیق ماں کے فرائض بھی سرانجام دیئے ہیں آپ کے دو لڑکے عظمت حسن اور فرید حسن اور ایک بیٹی انجم آرا ہے۔ ان بچوں کی دیکھ بھال، تعلیم و تربیت میں بھی آپ نے بحیثیت ایک بہترین ماں کے اہم کردار ادا کیا ہے۔

عورت ہونے کی حیثیت سے آپ امور خانہ داری۔ سینا پرونا۔ بُننا کاڑھنا اور گھر کے دوسرے فرائض سے بھی بخوبی دلچسپی رکھتی ہیں۔ آپ کا ایک بھائی مسعود حسن اور تین بہنیں ہیں جو مسز صدیقی، مسز دارا اور مسز سلطان محمود کے نام سے مشہور ہیں۔

زینت فدا حسن انتہائی رحم دل، ہمدرد قوم اور محب وطن خاتون ہیں۔ آپ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتی ہیں۔ آرام و آسائش پر محنت و مشقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو ترجیح دیتی ہیں۔ خدمت خلق کرنے میں انہیں دلی سکون حاصل ہوتا ہے۔ مطالعے کی بے حد شوقین ہیں۔ گھریلو کام کاج سے دلچسپی رکھتی ہیں۔ اعلیٰ صلاحیتوں کی بنا پر ۱۹۵۸ء میں جنیوا کے بین الاقوامی اجلاس میں پاکستانی خواتین کی نمائندگی کر چکی ہیں۔

**اقوال:** (۱) ملک و ملت کی ترقی میں حصہ لینا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ضروری ہے (۲) تلخیاں انسانی زندگی میں آتی ہیں۔ انہی تلخیوں سے انسان سبق حاصل کر کے اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ (۳) جد و جہد اور کشمکش حیات کامیاب زندگی کا زینہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# صاحبزادی محمودہ بیگم

صاحبزادی محمودہ بیگم کا تعلق مشرقی پنجاب کی ریاست نابھہ کے مشہور راجپوت بھٹی خاندان سے ہے۔ اس خاندان نے ریاست میں بیش گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپ کے والد سردار صدیق محمد خاں نابھہ میں وزیر اعلیٰ کے منصب پر فائز تھے۔ آپ کے نانا سر رحیم بخش بہاولپور میں کونسل کے صدر تھے۔ اسی طرح آپ کے خاندان کے متعدد دوسرے افراد ریاست میں وزارتی عہدوں پر فائز رہے۔ آپ کا خاندان ریاست کے بڑے زمیندار خاندانوں میں سے تھا۔ ان کی جائیداد صرف نابھہ ہی میں نہیں بلکہ ریاست پٹیالہ میں بھی تھی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم کچھ گھر پر اور باقی بہاولپور میں حاصل کی جس کے بعد چودہ برس کی عمر میں ان کی شادی سردار محمد معصوم خاں سے ہو گئی جو ان کے تایا زاد بھائی بھی تھے جو ان دنوں پٹیالہ میں ڈپٹی کمشنر تھے۔

صاحبزادی محمودہ بیگم کا پورا خاندان ریاست میں رفاہ عامہ کے کاموں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے مشہور تھا۔ ریاست میں اگرچہ مسلمانوں کی اکثریت تھی لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی مالی حالت اچھی نہ تھی۔ چنانچہ ان کا خاندان ریاست کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود امداد کی حالت بہتر بنانے میں گہری دلچسپی لیتا رہا۔ گھر کے مذہبی ماحول اور سماجی کاموں میں دلچسپی کی اس خاندانی روایت کے باعث محمودہ کو شروع ہی سے سماجی کاموں میں حصہ لینے اور خصوصاً مسلمانوں کی ترقی کے لئے کام کرنے کا شدید جذبہ موجود تھا۔ چنانچہ انھوں نے نہایت ہی چھوٹی عمر میں ریاست کی سماجی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ ۱۹۳۹ء میں جب دوسری عالمی جنگ شروع ہوئی اس وقت ان کے والد ریاست کے وزیر دیانت تھے۔ چنانچہ جنگ کے آغاز کے ساتھ ریاست میں ریڈ کراس کی تنظیم کو از سرِ نو منظم کرنے اور محاذ پر لڑنے والے فوجیوں کے لئے امدادی سامان بھجوانے کا کام شروع ہوا تو آپ ریڈ کراس کی ممبر بن گئیں۔ آپ نے یہ کام نہایت حسن و خوبی اور مکمل احساسِ ذمہ داری کے ساتھ کیا۔ ہر شخص ان کے جذبے کا معترف تھا۔ لیکن انہیں ہمیشہ اپنے سے دو گنی بلکہ چوگنی عمر کی خواتین سے کام لیتے ہوئے جھجک محسوس ہوتی تھی۔ انہی دنوں اس وقت کے وائسرائے لارڈ لن لتھگو کی اہلیہ نے تمام ہندوستان کی سماجی کارکن خواتین کا اجتماع لاہور میں کروایا۔ اس میں شرکت کے لئے صاحبزادی کو بھی مدعو کیا گیا۔ لاہور میں ان کا قیام سابق پنجاب کے چیف سیکرٹری کے ہاں مقرر کیا گیا۔ صاحبزادی کے لئے اس اجتماع میں شرکت کے وقت بھی وہی جھجک آڑے آ رہی تھی کہ وہ اپنے سے کئی گنا زیادہ معمر عورتوں کے ساتھ کس طرح گذر کریں گی۔ بہر حال والد کے تسلی دینے پر وہ لاہور آ گئیں۔ یہاں ان کے میزبان اور ان کی اہلیہ کو سٹیشن پر پہنچنے میں چند لمحے کی تاخیر ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


گئی۔ صاحبزادی پہلے گھبرائیں پھر ویٹنگ روم میں چلی گئیں۔ جب چیف سیکرٹری اور ان کی بیگم پہنچے تو انھوں نے ویٹنگ روم میں خادم سے دریافت کیا کہ آیا نابھ سے کوئی خاتون آئی ہیں۔ خادم نے جواب دیا کہ ایک لڑکی بغیر برقعے کے اندر گئی ہے۔ چیف سیکرٹری کا خیال تھا کہ ریاست سے جو خاتون آرہی ہیں وہ یقیناً پردے کی بہت سخت پابند اور نوابانہ ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ ہوں گی نوکر چاکر اور خادماؤں کا پورا لشکر ساتھ ہوگا۔ لہٰذا یہ خاتون جو برقعہ پوش نہیں ہیں اور جن کے ساتھ صرف دو ملازم ہیں وہ خاتون نہیں ہوسکتیں جن کی انہیں تلاش ہے صاحبزادی یہ تمام گفتگو سن رہی تھیں۔ انہوں نے آکر چیف سیکرٹری کی بیگم سے دریافت کیا کہ ان کو کس کی تلاش ہے۔ اس پر انھوں نے بتایا کہ ہمیں جس خاتون کی تلاش ہے وہ یقیناً آپ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ خاتون تو ریاست نابھ سے آرہی ہیں ان کو کیا معلوم تھا کہ صاحبزادی محمودہ بیگم کا تعلق ایک نہایت روشن خیال خاندان سے ہے۔ اور خود صاحبزادی جن کے دل میں انسانیت کی خدمت کا گہرا جذبہ موجزن ہے ان غیر ضروری تکلفات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتیں چنانچہ جب انہوں نے بتایا کہ میرا نام ہی محمودہ بیگم ہے اور میں ہی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے نابھ سے آئی ہوں تو وہ حیران رہ گئے۔

جنگ عظیم کے بعد برصغیر کے تمام مسلمانوں کی طرح ریاست کے مسلمانوں نے بھی یہ محسوس کر لیا کہ برصغیر میں مسلمانوں اور ہندوؤں کا ایک ساتھ رہنا اب ممکن نہیں ہے اور پاکستان جلد از جلد قائم ہو جانا چاہیئے چنانچہ محمودہ نے بھی تحریک پاکستان میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ ریاست کے مسلمانوں اور ان کے رہنماؤں کی تمام تر مخالفت کے باوجود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلم لیگ کے ساتھ تھیں۔ ۱۹۴۷ء میں ملک کی تقسیم کا فیصلہ ہوا اس وقت تک ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں کوئی واضح تصویر سامنے نہیں آئی تھی۔ ان کے والد ان دنوں ریاست کے وزیر اعلیٰ تھے جولائی ۱۹۴۷ء میں انہوں نے گرمی کا موسم کشمیر میں گزارنے کے لئے ایک ماہ کی چھٹی لی۔ اور ۱۲ جولائی ۱۹۴۷ء کو صاحبزادی محمودہ بیگم اپنے والد اور والدہ کے ساتھ سری نگر چلی گئیں۔ اس وقت انہیں کیا معلوم تھا کہ ان کو اس کے بعد ریاست میں واپس نہیں آنا۔ چنانچہ وہ صرف سفر کا ضروری سامان لیکر چل پڑے۔ اس کے بعد جو فسادات شروع ہوئے تو ان ریاستوں میں اس قدر خونریزی ہوئی کہ جس کی تفصیلات بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے خاندان کے بیسیوں افراد شہید کر دیئے گئے۔ اس طرح ان کی تمام جائیداد، زیورات، نقدی اور ضروری کاغذات ریاست ہی میں ضائع ہو گئے۔ اور وہ بالکل مہاجروں کی سی حالت میں سری نگر سے آ کر لاہور کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر ہو گئے۔ ۲۲ دن ہوٹل میں قیام کے بعد ان کے والد کے ایک دوست نے انہیں ایک کوٹھی الاٹ کرا دی۔ جس کی حالت جلد ہی مہاجر کیمپوں سے بھی زیادہ گئی گزری ہو گئی۔ کیونکہ ریاست سے آنے والے تین سو سے زیادہ عزیز رشتہ دار اور دوست اس میں آ کر مقیم ہو گئے تھے۔ تمام کوٹھی میں اس وقت دو پلنگ تھے ایک پر ان کے والد جو عارضہ قلب کے باعث علیل تھے آرام کرتے تھے اور دوسرا خالی پڑا رہتا تھا کیونکہ کسی کو یہ گوارا نہ تھا کہ وہ تو پلنگ پر سوئے اور باقی لوگ فرش پہ سوئیں۔ اگرچہ صاحبزادی محمودہ بیگم کے اپنے حالات بعض مہاجر خاندانوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ منظم تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے فوری طور پر مہاجروں کے امدادی کاموں میں شرکت شروع کر دی۔ وہ صبح کو گھر سے نکلتیں اور اپنی تکالیف و مسائل سے بے نیاز رات گئے تک کام میں مصروف رہتیں۔ کبھی وہ بیت المال میں بے سہارا عورتوں اور بچوں کو کپڑے تقسیم کرتی نظر آتیں، کبھی کیمپوں میں کھانا دیتی دکھائی دیتیں، کبھی لاوارث مہاجر بچوں کی دیکھ بھال میں مصروف ہوتیں۔ اور کبھی بازیافتہ مظلوم اور بے کس خواتین کو تسلی دینے میں مشغول ہوتیں۔ غرض یہ کہ اپنا تمام وقت انہوں نے اسی طرح اپنے ذاتی مسائل و مشکلات سے بے نیاز ہو کر مہاجرین کی خدمت کی نذر کر دیا تھا۔

۱۹۴۸ء میں لاہور کارپوریشن میں ایک ہندو خاتون کی نشست خالی ہوئی تو سابق مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی نے اس نشست پر نامزدگی کے لیے مختلف خواتین کے کوائف حاصل کیے۔ صاحبزادی محمودہ بیگم کو اس کا قطعاً علم نہیں تھا۔ ایک روز صبح انہوں نے اخبار میں پڑھا کہ گورنر نے ان کو کارپوریشن کا رکن نامزد کر دیا ہے تو وہ حیران رہ گئیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ ان کی بے لوث خدمات نے میدان سیاست میں ان کے داخلے کے لئے راہ ہموار کر دی ہے ۱۹۵۷ء میں ان کو کارپوریشن کا ڈپٹی میئر منتخب کیا گیا۔

کارپوریشن ان کے لئے سیاست کی پہلی درسگاہ ثابت ہوئی اور یہیں سے انہوں نے اس خارزار میں چلنے کے رنگ ڈھنگ پہلے پہل سیکھے۔ یہیں ان کو علم ہوا کہ سیاست میں کیا کیا حربے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مخالفین کو کس طرح ہموار کیا جاتا ہے، حامیوں کی رائے پر کس طرح اثر انداز ہوا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ادا نے موقف کے لئے رائے عامہ کی تیاری کے لئے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں کارپوریشن کی رکنیت کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف شعبوں میں سماجی کاموں کی طرف بھی توجہ جاری رکھی ۔ وہ نیشنل کونسل فار سوشل ویلفیئر، ویسٹ پاکستان سوشل ویلفیئر کونسل، گرل گائیڈز ایسوسی ایشن، جانکی دیوی میٹرنٹی ہسپتال کی گورننگ باڈی، اپوا اور دوسری سماجی انجمنوں میں اہم خدمات انجام دیتی رہیں اس کے علاوہ وہ کئی برس تک فلم سنسر بورڈ کی رکن بھی رہ چکی ہیں۔

۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد جب ۱۹۶۲ء میں نئے آئین کے تحت صوبائی اسمبلی کے انتخابات منعقد ہوئے تو صاحبزادی محمودہ بیگم نے سرگودھا کے حلقہ نیابت سے اس انتخاب میں شرکت کی اور کامیاب ہوگئیں۔ اس کے بعد ۱۹۶۵ء کے انتخابات میں دوبارہ اسمبلی کی رکن بلامقابلہ منتخب کی گئیں۔

صاحبزادی محمودہ بیگم نے صوبائی اسمبلی کی رکن کی حیثیت سے قانون سازی کے کام میں نہایت اہم اور موثر کردار ادا کیا۔ انہوں نے اسمبلی کی سرگرمیوں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مختلف اہم مسائل پر سوالات دریافت کرکے مسودات قانون پیش کئے اور تقریروں کے ذریعے حکومت کی توجہ مبذول کرائی اور اس طرح اہل وطن اور خصوصاً خواتین کی بہبود کے لئے اہم خدمات سرانجام دیں۔ جب صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے عائلی قوانین نافذ کئے تو متعدد حلقوں کی جانب سے ان کی شدید مخالفت کی گئی۔ انتہا تو یہ ہے کہ وہ حضرات بھی جو اسلامی نظام حیات کے علمبردار ہیں۔ خواتین کو وہ حقوق دینے کے لئے تیار نہ تھے جو اسلام نے ان کو عطا کئے ہیں۔ وہ ایک دین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کے پیروکار ہیں جس نے دنیا میں پہلی بار معاشرے میں عورت کو اس کا جائز اور باعزت مقام عطا کیا لیکن اس کے باوجود وہ عورتوں کے مقام کو تسلیم نہیں کرتے حتیٰ کہ بیٹیوں کو جائیداد میں ان کا جائز شرعی حق بھی نہیں دیا جاتا۔ ان حالات میں خواتین کے مسائل حل کرنے کے سلسلے میں جس قدر دشواریاں پیش آسکتی ہیں۔ ان کا اندازہ ہر شخص لگا سکتا ہے۔

صوبائی اسمبلی کی رکنیت کے دوران صاحبزادی محمودہ بیگم نے پاکستانی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے جو کام کئے ہیں اور اس مقصد کے لئے جو قوانین منظور کرائے ہیں۔ ان میں عائلی عدالتوں کے قیام کا قانون نہایت اہم ہے۔

حکومت پاکستان نے اگرچہ ملک میں عائلی قوانین نافذ کر رکھے تھے جن کی رو سے عورتوں کو متعدد حقوق حاصل ہو گئے تھے لیکن مذکورہ بالا مسودہ قانون کی منظوری سے قبل حکومت کی نافذ کردہ ان اصلاحات پر عملدرآمد کا موزوں نظام اور طریق کار موجود نہیں تھا۔ اس طرح جو حضرات و خواتین اپنے تنازعات یونین کمیٹیوں میں تصفیہ کے لئے پیش کرتے تھے ان میں سے بھی ایک بڑی تعداد کو کمیٹی کے فیصلے پر عملدرآمد کرانے میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ جن حضرات کے سپرد تصفیہ کا یہ کام تھا ان کو عدالتی اختیارات حاصل نہیں تھے۔ اگر کوئی شخص عام عدالتوں میں اپنا مقدمہ پیش کرتا تھا تو ان کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ صاحبزادی محمودہ بیگم نے بعض حلقوں کی شدید مخالفت کے باوجود ان عدالتوں کے قیام کے حق میں رائے عامہ ہموار کی اور بالآخر طویل جدوجہد کے بعد یہ اہم اور مفید قانون منظور کرا لیا گیا جس کے باعث آج ہزاروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



افراد فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اس قانون کے تحت عدالتی طریق کار کو بہت سہل اور مختصر کر دیا گیا ہے۔ اس کے باعث ایسے مقدمات دائر کرنے والوں کو نہ زیادہ عرصہ تک فیصلے کا انتظار کرنا پڑتا ہے اور نہ دوسرے دردِ سر سہنے پڑتے ہیں۔ اس قانون سے صرف عورتوں کو ہی فائدہ نہیں پہنچا، مردوں کو بھی برابر کا فائدہ ہوا ہے۔ کیونکہ ان تنازعات کے سلسلے میں صرف خواتین ہی کو حصولِ انصاف کے لئے عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی ضرورت پیش نہیں آتی بلکہ مردوں کو بھی انصاف حاصل کرنے کے لئے ایسا کرنا پڑتا ہے۔

خواتین سے متعلق مسائل کے حل اور سماجی برائیوں کے استیصال کی مہم میں صاحبزادی محمودہ بیگم کی کامیابی جہیز کی نمائش پر پابندی کے قانون کی منظوری بھی ہے اس مسودہ قانون کو منظور کرانے کے لئے بھی ان کو طویل جدوجہد کرنی پڑی لیکن اس باعزم و باہمت خاتون نے اس وقت تک دم نہ لیا جب تک مکمل کامیابی حاصل نہیں کر لی۔ اس قانون کے باعث ملک میں دوسری سماجی برائیوں کے خاتمے اور فضول رسم و رواج سے چھٹکارا حاصل کرنے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں اس قانون کے تحت تین بنیادی مسائل حل ہو گئے ہیں۔

(۱) جہیز طلب کرنا جرم قرار دیدیا گیا ہے (۲) جہیز کی نمائش ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔ (۳) جہیز اور تحفے کے طور پر دی جانے والی جائیداد اور سامان کو اس عورت کی ملکیت قرار دیدیا گیا ہے جس کی شادی پر وہ جائیداد یا سامان دیا جائے۔

جہیز کی نمائش پر پابندی کے باعث وہ لوگ جو محض اس وجہ سے کہ جہیز کی نمائش بھی کرنی پڑتی ہے۔ معاشرے میں اپنی عزت کی خاطر اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے پر مجبور تھے اس پابندی سے آزاد ہو جائیں گے۔ صاحبزادی نے زندگی میں ان دو خواتین کی منظوری کے علاوہ قوم کی کوئی دوسری خدمت نہ بھی کی ہوتی تو ان کی یہی خدمت پاکستانی خواتین کی جدوجہدِ حقوق کی تاریخ میں ان کا نام روشن کرنے کے لئے کافی تھی۔ وہ اگرچہ اسمبلی میں خواتین کی نمائندہ ہیں لیکن ان کے دل میں صرف خواتین کا نہیں بلکہ پوری قوم کا درد ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ خواتین کو مردوں سے علیحدہ شمار کر کے ان کی نہ تو کوئی خدمت انجام دی جا سکتی ہے اور نہ ہی ملک و ملت کی تعمیر کی گراں ذمہ داری کو بطریق احسن نبھایا جا سکتا ہے۔ بیگم صاحبہ کا شمار ان سیاسی رہنماؤں میں ہوتا ہے جن کی نگاہ میں یہ سب نشیب و فراز ہیں وہ قوم کی ضروریات کو بھی سمجھتی ہیں، ان کے مسائل کو بھی جانتی ہیں اور ان کے حل کرنے کی راہ میں جو دشواریاں ہیں ان کا بھی مکمل احساس رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تقریریں جوشیلی اور جذباتی نعرہ بازی سے پاک ہوتی ہیں۔ وہ جچے تلے انداز میں حقیقت پسندانہ باتیں کرتی ہیں ٹھوس عمل کی قائل ہیں اور ان کی سب سے بڑی خواہش ہے کہ وہ قوم کے لئے زیادہ سے زیادہ عملی کام کر سکیں۔ اس سلسلے میں وہ نام و نمود کی خواہش سے بے نیاز ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ میرا سب سے بڑا صلہ وہ ذہنی اطمینان ہوتا ہے جو مجھے اس احساس کے ساتھ ملتا ہے کہ میں نے اپنے وطن اور قوم کے لئے کیا کام کیا ہے۔

**اخلاق و عادات:** صاحبزادی محمودہ بیگم انتہائی سادگی پسند، صاف گو اور نڈر ہیں۔ خدمتِ خلق کا جذبہ ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ طبقۂ نسواں کی بے حد ہمدرد اور خادم ہیں۔ آپ نے اگرچہ اسمبلی سے باہر رہ کر بھی طبقۂ نسواں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی بہتری کے لئے مفید در بھر کوشش کی مگر اسمبلی کی ممبر کی حیثیت سے آپ نے عائلی قوانین اور جہیز کی نمائش پر پابندی عائد کر کے نہ صرف پاکستانی خواتین کی خدمت کی ہے بلکہ پورے معاشرے کو ایسے بھیانک اور فضول رسم ورواج سے نجات دلائی ہے جس سے معاشرے کے سینکڑوں افراد بہت بُری طرح متاثر ہو رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں قوانین سے صرف عورتوں کو ہی فائدہ نہیں پہنچا بلکہ معاشرے کے ہزاروں مردوں کو بھی فائدہ پہنچا ہے۔

انقلاب ۱۹۵۸ء سے پہلے جب ایک خاص طبقے نے اپنے ذاتی اقتدار کی ہوس میں مسلم لیگ کو عوامی طبقے سے نکال کر مخصوص حلقے تک محدود کر دیا تو صاحبزادی محمودہ نے بھی مسلم لیگ کا دامن چھوڑ دیا تھا اور عوامی لیگ میں شامل ہو گئی تھیں۔ انقلاب ۱۹۵۸ء تک آپ عوامی لیگ میں ہی شامل رہیں۔ قائدِ انقلاب کے دورِ حکومت میں جب مسلم لیگ کو دوبارہ خواص کے طبقے سے نکال کر عوامی حلقوں تک پہنچایا گیا تو آپ دوبارہ مسلم لیگ میں شامل ہو گئیں تاکہ تحریکِ آزادی کی اس یادگار جماعت کو مقبولِ عام بنا کر قوم کو ایک مضبوط سیاسی جماعت کے پرچم کے نیچے متحد کرنے کا فرض ادا کر سکیں۔

صاحبزادی محمودہ بیگم کا سادہ لباس۔ سادہ طرزِ گفتگو اور سادہ طرزِ زندگی پاکستان کی ان خواتین کے لئے قابلِ تقلید ہے جو فیشن کی دلدادہ ہو کر اپنے گھر اور اپنے خاندان کے لئے انفرادی بدحالی کا باعث ہونے کے علاوہ اپنی اولاد کے لئے بھی ایک خاص نمونہ بن کر ان کی غلط روش پر تربیت کر رہی ہیں۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم جی اے خاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بیگم جی۔ اے خان

تعمیر پاکستان کی یہ نامور سماجی کارکن خاتون ۱۹۱۳ء میں لدھیانہ (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئیں آپ کے والد سردار غلام محسن خان ان دنوں ریاست فرید کوٹ میں وزیر داخلہ کے عہدے پر تعینات تھے۔ آپ ایک معزز اور تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ بچپن سے ہی تعلیم کی طرف آپ کا طبعی رجحان تھا۔ آپ نے ۱۹۳۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان نمایاں پوزیشن حاصل کرکے پاس کیا۔ ۱۹۳۳ء میں آپ نے بی ٹی کا امتحان پاس کیا اور طبقہ نسواں کی تعلیمی خدمات میں منہمک ہوگئیں۔ آپ کے شوہر کرنل جے۔ اے خان انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب تھے۔ آپ شروع ہی سے سماجی بہبود کے مسائل میں انتہائی دلچسپی لیتی تھیں ۱۹۳۳ء میں آپ نے لدھیانہ میں خواتین کلب کی بنیاد رکھی۔ آپ نے علاقے کی خواتین کو سماجی بہبود کے کاموں میں حصہ لینے اور حاجت مند و مصیبت زدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خواتین کی مشکلات کا حل تلاش کرنے کی طرف نہایت دانشمندی اور تنظیم کے ساتھ راغب کرنا شروع کیا۔ آپ نے کوئٹہ میں زلزلے کی تباہ کاری کے بعد اور بہار میں ہندو مسلم فسادات کے دوران امدادی تنظیم کے تحت نہایت تندہی اور جانفشانی سے کام کیا۔ آپ سماجی بہبود کے کاموں میں نہایت متحرک اور فعال رکن ہیں۔ خاص طور پر گرلز گائیڈز کی تنظیم میں نہایت ہی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ آپ نے ۱۹۴۶ء میں پنجاب کی صوبائی گائیڈ کمشنر، دسمبر ۱۹۴۷ء تک پاکستان کی گرلز گائیڈ ایسوسی ایشن کی چیف کمشنر ۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۹ء تک پاکستان ڈیفنس والنٹری سروس کی آنریری سیکرٹری ۱۹۴۹-۵۰ء میں پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن کی آنریری جنرل سیکرٹری ۱۹۴۹ء تک اپوا کی پنجاب شاخ کی آنریری جنرل سیکرٹری اکتوبر ۱۹۵۰ء تک پاکستان مسلم لیگ کونسل اور پراونشل مسلم لیگ کونسل کی رکن رہیں۔ ۱۹۵۱ء میں مجلس قانون ساز پنجاب کی ممبر منتخب ہوئیں آپ کو گرل گائیڈ تحریک کے ساتھ گہرے شغف اور انتہائی دلچسپی کی وجہ سے ۱۹۴۸ء میں امریکہ میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی گرلز گائیڈ کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز حاصل ہوا۔ ۱۹۶۲ء میں آپ قومی اسمبلی کی ممبر منتخب ہوئیں آپ نے نیشنل اسمبلی میں بھی خواتین کی نمائندگی کے فرائض نہایت خوبی سے سرانجام دیئے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم شائستہ اکرام اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# شائستہ اکرام اللہ

پاکستان کی یہ نامور ادیب، مصنف اور معزز سماجی کارکن خاتون 1915ء میں کلکتے میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے دادا اور نانا اپنے زمانے کے مشہور ماہرِ تعلیم عالم اور فاضل تھے۔ شائستہ کے نانا نواب سید محمد ڈھاکہ کے شاہی خاندان میں سے تھے۔ جو بہت بڑے عالم، مبلغ اور مانے ہوئے سکالر تھے۔ اس زمانے کے مشہور اخبار "اودھ پنچ" میں ان کے مضامین کو وہی شہرت حاصل تھی جو کہ اکبر الہ آبادی کو ان کی نظموں کی وجہ سے حاصل تھی۔ شائستہ کے دادا مولانا عبید اللہ عبیدی سہروردی بھی بہت بڑے ماہر تعلیم اور سکالر تھے۔ شائستہ کے والد سر حسن سہروردی وہ مشہور شخصیت تھی جنہوں نے خواجہ ناظم الدین اور دوسرے کئی مسلمان قومی رہنماؤں کو سیاست کے میدان میں لانے میں مدد دی۔ سر حسن سہروردی دوسرے ہندوستانی مسلمان تھے جنہوں نے انگلینڈ سے ڈاکٹری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بین ایف ۔ آر ۔ سی ۔ ایس کی امتیازی ڈگری حاصل کی ۔ آپ کے والد انگلینڈ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد جب واپس ہندوستان آئے تو سب سے پہلے انہیں کلکتہ میڈیکل کالج کا پروفیسر مقرر کیا گیا ۔ پھر انہیں ایسٹ انڈیا ریلوے میں ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر مقرر کیا گیا ۔

شائستہ نے جب ہوش سنبھالا تو گھر کے مخصوص اسلامی ماحول کے مطابق انہیں سب سے پہلے قرآن مجید پڑھایا گیا ۔ اردو، فارسی اور اسلامیات کی چند کتابیں پڑھنے کے بعد انہیں ایک پرائیویٹ مشن سکول میں داخل کیا گیا ۔ جہاں سے انھوں نے انگریزی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی ۔ ابتدائی انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے قرآن مجید بھی ختم کر لیا ۔ اور اسلامی کتابیں بھی کافی پڑھ لیں ۔ انہیں بچپن سے ہی تعلیم کا بہت شوق تھا ۔ حالی کی مسدس شوق سے پڑھا کرتی تھیں اس مسدس کو انہوں نے زبانی ازبر کر لیا تھا ۔ میر انیس کے مرثیے اور دیگر اردو شعراء کے کلام کا بھی باقاعدہ مطالعہ کرتی رہتی تھیں ۔ آپ کو ابتدائی تعلیم کے حصول میں بڑی کشمکش کا سامنا کرنا پڑا ۔ آپ کے ننھیال والے آپ کو جدید تعلیم دلانے کے حامی تھے مگر ددھیال والوں کا اصرار تھا کہ ہم لڑکی کو انگریزی نہ تو پڑھانا چاہتے ہیں اور نہ ہی کسی انگریزی سکول میں داخل ہونے دیں گے ۔ آپ کے والد صاحب کو ملازمت کی وجہ سے کلکتہ سے کچھ میل کے فاصلہ پر متعین کر دیا گیا تھا جہاں ایک پرائیویٹ سکول جاری تھا ۔ والد نے اپنی ہونہار بیٹی کو اس سکول میں داخل کرا دیا ۔ اور آپ نے نہایت محنت سے انگریزی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی ۔ جب آپ کے ددھیال کو اس کا علم ہوا کہ شائستہ انگریزی پڑھ رہی ہیں تو آپ کے خاندان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی بہت سی عورتیں سخت برہم ہوئیں۔ بعض عورتوں نے تو ان کے گھر میں آنا جانا چھوڑ دیا۔ ۱۹۲۷ء میں جب آپ کے والد کلکتہ تبدیل ہو گئے تو آپ کو کلکتہ کے مشن ہائی سکول میں داخل کر دیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر بارہ سال تھی جب آپ سکول جاتیں تو مسلمان عورتیں آپ کا مذاق اڑاتیں کہ شائستہ انگریزی پڑھنے جا رہی ہے؟ مگر آپ کے والد چونکہ بہت دوراندیش تھے اس لئے انہوں نے خاندان کے اعتراضات کی کوئی پرواہ نہ کی۔ وہ اعتراضات کرنے والوں کو کہا کرتے تھے کہ میں آج اپنی لڑکی کی تعلیم کے لئے جو کوشش کر رہا ہوں اس سے بھی زیادہ بیس سال کے بعد مسلمان قوم کوشش کرے گی۔

شائستہ محنت سے پڑھتی گئیں اور نہایت کامیابی کے ساتھ انہوں نے اپنی تعلیم مکمل کی۔ تعلیم کے دوران وہ اردو ادب سے بھی کافی دلچسپی لیتی رہیں۔ اخلاقی اور اصلاحی کہانیاں لکھ کر عورتوں کے رسالوں میں بھیجتی تھیں جو بہت ہی پسند کی جاتی تھیں۔ ان کے مضامین اور افسانے ہندوستان کے شہرت یافتہ اخباروں اور رسالوں میں شائع ہوتے تھے جو قارئین کے لئے نہایت دلچسپی کا باعث ہوتے تھے۔ آپ برصغیر کی واحد خاتون ہیں جنہوں نے اردو ادب میں لندن یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی جو آپ کے اردو ادب سے گہرے لگاؤ اور اردو میں بہترین قابلیت کا بین ثبوت ہے۔

زمانہ طالب علمی سے ہی آپ نے سماجی کاموں میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی۔ سب سے پہلے جب آپ کی عمر ابھی پندرہ سال تھی آپ دہلی ویمن لیگ کی ممبر بنیں۔ اور نانا آصف علی اس انجمن کی سرپرست تھیں۔ اس انجمن کی ممبر بنکر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ نے سوشل خدمات کا درس حاصل کیا۔ انجمن کے زیرِ اہتمام جلسے ہوتے تھے جن میں آپ باقاعدگی سے شریک ہوتی تھیں۔ خالدہ ادیب خانم جب ہندوستان آئیں تو آپ نے ان کی تقریروں سے خوب استفادہ کیا۔ اسی زمانے میں ایک آریہ سماجی نے رنگیلا رسول کتاب لکھ کر ہندوستان کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی تو مسلمان برانگیختہ ہو گئے۔ اسلام کے ایک شیدائی علم الدین نے رنگیلا رسول کے مصنف کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اس قتل کے جرم میں غازی علم الدین کو موت کی سزا ہوئی۔ غازی علم دین کی سزا کے خلاف ہر جگہ احتجاجی جلسے ہو رہے تھے شائستہ اکرام اللہ بھی اس واقعہ سے بہت متاثر تھیں۔ چنانچہ ایک دن جب آپ اپنی والدہ کے ساتھ خواتین کی ایک انجمن مجمع البنات میں گئیں جس کی سیکرٹری ایک آئی۔سی۔ایس کی بیگم تھیں تو شائستہ نے انجمن کے اسی اجلاس میں سرکار دو عالم کی سیرت طیبہ پر تقریر کرنے کے بعد غازی علم دین کی سزا کے خلاف احتجاجی تقریر کی۔ یہ آپ کی پہلی تقریر تھی جو ایک مجمع میں کی گئی تھی۔ آئی۔سی۔ایس افسروں کی بیگمات کے جلسے میں شائستہ کی یہ تقریر نہایت اہم حیثیت رکھتی تھی۔

۱۹۳۳ء میں آپ کی شادی پاکستان کے پہلے سیکرٹری امور خارجہ مسٹر اکرام اللہ مرحوم سے ہوئی جو اس وقت انڈیا گورنمنٹ میں محکمہ صنعت کے انڈر سیکرٹری کے عہدے پر فائز تھے۔ آپ کے والد بھی ان دنوں مالسرائے کے خاص معالج تھے۔ شادی کے بعد آپ دہلی ہی میں رہنے لگیں اور آئی سی ایس افسروں کی بیگمات کی انجمن میں آپ بڑی دلچسپی سے حصہ لینے لگیں۔ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۴ء تک آپ انگلینڈ میں رہیں۔ اس دوران آپ نے لندن یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈگری حاصل کی۔ آپ برصغیر کی واحد خاتون تھیں جنہوں نے اردو ادب میں دلچسپی اور قابلیت رکھنے کی وجہ سے اردو ناول اور شارٹ سٹوریز کے ارتقا پر ایک بلند پایہ مقالہ لکھ کر لندن یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی ۱۹۴۰ء کے بعد آپ انگلینڈ سے واپس آئیں۔ ان ہی دنوں لاہور میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی اب تحریک پاکستان کی جدوجہد کا زمانہ تھا۔ دہلی میں جہاں شائستہ رہتی تھیں ہر گلی اور ہر محلے میں خواتین مسلم لیگ کی کمیٹیاں قائم ہو رہی تھیں مسلمان خواتین کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کیا جا رہا تھا تاکہ وہ مردوں کے دوش بدوش تحریک پاکستان میں حصہ لیکر آزادی کی نعمت کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر سکیں۔ قائد اعظم کے ایما پر دہلی میں ممتاز شہنواز اور رفعت بشیر نے سرگرمی سے خواتین کو منظم کرنے کی مہم شروع کر رکھی تھی آئی سی ایس مسلمان افسروں کی بیگمات بظاہر تو مسلم لیگ میں سرگرمی سے حصہ نہیں لے سکتی تھیں مگر در پردہ ان کی تمام حمایت مسلم لیگ کے ساتھ تھی۔ شائستہ بھی ان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے انڈر گراؤنڈ خواتین مسلم لیگ کی تنظیم میں اہم حصہ لیا۔ بعد میں جب مسلم لیگ کے تاریخی فیصلے کے مطابق مسلمانوں نے حکومت برطانیہ کے عطا کردہ خطابات واپس کرنا شروع کیے تو شائستہ کے والد نے بھی سرکاری خطاب واپس کر دیا اب شائستہ کے شوہر اور والد کی تمام ہمدردیاں مسلم لیگ سے وابستہ ہو چکی تھیں اور وہ کھل کر مسلم لیگ کے لئے کام کر رہے تھے۔ ۱۹۴۶ء میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری قائد ملت لیاقت علی خان تھے وہ یو۔ پی اسمبلی کی ایک سیٹ کے لئے الیکشن میں حصہ لے رہے تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کانگرس ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی تھی کہ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری کو شکست دی جائے۔ شائستہ نے قائد ملت کے الیکشن میں پہلی بار کھل کر میدان میں عملی طور پر مسلم لیگ کے لئے کام کیا۔ انہوں نے جگہ جگہ عورتوں کے جلسوں میں تقریریں کیں دو ڈر خواتین کو آمادہ کیا کہ وہ قائد ملت کو ووٹ دیں۔ اس طرح تحریک پاکستان کے دوران انہوں نے مسلم سٹوڈنٹس گرلز آرگنائزیشن کے قیام میں کافی مدد دی۔ اس تحریک کے دوران دہلی میں آپ کا گھر مسلم لیگی زعما کا ایک خاص مرکز بن چکا تھا۔ کلکتہ اور بہار کے فسادات کے دوران ان کا گھر ایک ریفیوجی کیمپ بن چکا تھا۔ آپ ہر ستم رسیدہ کی خدمت کرتی رہیں۔ بیماروں کی دیکھ بھال اور مظلوم خواتین کی خدمت میں آپ نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

ستمبر ۱۹۴۶ء میں آپ کے والد کا انتقال ہو گیا آپ نے اس صدمہ جانکاہ کو صبر و ہمت سے برداشت کیا۔ اور تحریک کے لیے باقاعدہ طور پر اپنا کام جاری رکھا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ مہاجر بن کر پاکستان چلی آئیں اور کلفٹن پر ڈیرہ کر سکونت اختیار کر لی۔ آپ کے شوہر مسٹر اکرام اللہ کو امور خارجہ کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

۱۹۴۶ء میں آپ انڈیا کی قانون ساز اسمبلی کی ممبر منتخب ہوئیں مگر مسلم لیگ کے ایماء پر اس میں حصہ نہ لیا۔ یہ آپ کی خاص قربانی تھی جو مسلم لیگ کے لئے آپ نے کی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ فروری ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی قانون ساز اسمبلی کی ممبر منتخب ہوئیں۔ تقریباً سات سال تک پارلیمنٹ کی ممبر رہ کر آپ نے آئین سازی میں اہم کردار ادا کیا۔ مہاجرین کی آباد کاری۔ اور تعلیم کی ترقی میں آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے خاص خدمات سرانجام دیں۔ ریڈ کراس۔ اپوا اور دوسری کئی سوسائٹیوں کی فعال ممبر کی حیثیت سے آپ نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۴۸ء میں آپ نے انجمن اقوام متحدہ کے تیسرے اجلاس منعقدہ پیرس میں پاکستان کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۵۱ء میں آپ امریکی حکومت کی دعوت پر امریکہ گئیں جہاں آپ نے اپنی تقریروں کے ذریعے امریکی عوام کو پاکستان سے روشناس کرایا۔ ۱۹۵۶ء میں آپ نے انجمن اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی قیادت کے فرائض سرانجام دیئے۔ وہاں ان کی جھڑپیں اکثر انڈیا کے نمائندے مسٹر کرشنا مینن سے ہوتی رہیں۔ کرشنا مینن سب سے آخر میں تقریر کیا کرتے تھے تاکہ شائستہ ان کی تقریر کا کوئی موثر جواب نہ دے سکیں۔ مگر شائستہ نے ہمیشہ کرشنا مینن کے حربے کو ناکام بنانے کی کوشش کی۔ انقلابی حکومت نے آپ کو مراکش کا سفیر مقرر کیا۔ آپ نے تین سال تک مراکش جیسے اسلامی ملک میں سفارتی فرائض سرانجام دیئے ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ کے دنوں میں جب آپ مراکش میں تھیں اسی زمانے میں کاسا بلانکا میں تیرہ عرب ملکوں کی کانفرنس ہو رہی تھی۔ شائستہ نے اس کانفرنس میں ہندوستان کے جارحانہ حملے کے خلاف گیارہ عرب ملکوں سے قرارداد منظور کروائی۔ یہ آپ کی سیاسی بصیرت۔ سفارتی تدبر اور آپ کی قابلیت کا ایک اہم ثبوت تھا۔

شائستہ نے کئی سماجی اداروں کی رکن اور سرپرست کی حیثیت سے تعمیر پاکستان میں اہم کردار ادا کئے ہیں۔ آپ نے یورپ، امریکہ، افریقہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور مشرق وسطیٰ کی سیاحت بھی کی ہے۔ آپ بہت بڑی انشا پرداز ہیں۔ کئی کتابوں کی مصنف ہیں۔ انگریزی اور اردو پر آپ کو کافی عبور حاصل ہے۔ نہایت ملنسار اور حلیم طبیعت کی مالک ہیں۔ اردو بورڈ کے قیام میں آپ کی شائستہ کوششوں کو بہت بڑا دخل ہے۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم محمودہ سلیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# بیگم محمودہ سلیم

ذہین، متین اور سنجیدہ فطرت خاتون بیگم محمودہ سلیم سر سکندر حیات خان مرحوم کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ آپ ۱۹۱۳ء میں امرتسر میں پیدا ہوئیں۔ ان کا بچپن واہ میں گذرا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کو علی گڑھ مسلم گرلز کالج میں داخل کیا گیا جہاں سے آپ نے نہایت امتیاز کے ساتھ ابتدائی تعلیم مکمل کی۔ پھر کوئن میری کالج لاہور میں مزید تعلیم کے لئے داخل ہوئیں۔ یہیں سے آپ کی سماجی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اسی کالج کے زمانے میں آپ نے عورتوں کی معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے دلچسپی لینا شروع کی۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ عورتوں کی نہ کوئی آواز تھی نہ ہی ان کی بہبودی کے لئے معدودے چند افراد کے بغیر کوئی کوشاں تھا۔ ان کی کوششوں کا اتنا اثر ہوا کہ کالج کی دوسری طالبات کے دلوں میں عورتوں کی بہتری اور بہبودی کے جذبات پیدا ہوئے۔ جلسے ہونے لگے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مباحثوں کا آغاز ہوا جس میں یہ کوشش کی جانے لگی کہ عورتیں پلیٹ فارم پر آکر بولنا سیکھیں، تقریر کرنے کا ڈھنگ سیکھیں تاکہ وہ اس فن کے ذریعے اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی صلاحیت پیدا کر سکیں۔ ان کے والد سر سکندر حیات خان اپنے زمانے کے مانے ہوئے مدبر اور سیاستدان تھے مس محمودہ نے ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۳ء تک عورتوں کی فلاح و بہبود کے علاوہ ملکی خدمت میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

۱۹۲۴ء میں محمودہ کی شادی ہری پور ہزارہ میں ٹکوکر کے ایک مشہور اور معزز خاندان کے چشم و چراغ جناب عبدالسلیم خان پی سی ایس سے ہوئی سلیم صاحب چونکہ لنڈا وربرحجن میں ایک اہم عہدے پر فائز تھے اس لئے محمودہ بھی اپنے شوہر کے ساتھ لنڈا ورا اور کوہاٹ میں کافی عرصے تک رہیں۔ یہاں کی عورتوں کی فلاح و بہبود کے لئے انہوں نے کافی تگ و دو کی۔ اس کے علاوہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ تقریباً تمام ہندو پاک کے مقام پر رہیں وہ جہاں جہاں بھی جاتی تھیں وہاں عورتوں کی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ اپنے شوہر کو بھی ملکی معاملات میں صلاح و مشورے دیتیں۔

سابق صوبہ سرحد کے عوام نسوانی تعلیم کے سخت مخالف تھے اور یہی وجہ تھی کہ یہاں طبقۂ نسواں جہالت کا ایک مکمل نمونہ تھا۔ قومی کارکن خواتین کی کوششوں سے یہاں کی خواتین میں تعلیم کا شوق پیدا ہوا۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک عبدالسلیم خان مرحوم حکومت پاکستان کی طرف سے سیلون، سان فرانسسکو ٹوکیو، نیویارک اور لندن میں کلیدی آسامیوں پر فائز رہے۔ اس دوران میں مسز محمودہ سلیم ان کے ہمراہ رہیں۔ ان ممالک کی خواتین کی تعلیمی، اخلاقی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرتی زندگی سے وُہ بے حد متاثر ہوئیں۔ انہوں نے بیرونی ممالک کی خواتین کو پاکستانی تہذیب اور تمدن سے روشناس کرایا۔ انہوں نے صرف یہی نہیں بلکہ عہدنوں کی کئی انجمنوں مثلاً پان پیسفک جنوب مشرقی ایشیا، امریکن وومن کلب اور گرل گائیڈ تحریکوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

۱۹۵۷ء میں جناب عبدالسلیم خان لندن میں وفات پاگئے اس وقت وہ پاکستان کی طرف سے ڈپٹی ہائی کمشنر کے عہدے پر فائز تھے۔ ان کی وفات کے بعد محمودہ سلیم خان نے مستقل طور پر ایبٹ آباد میں اپنے بچوں کے ساتھ رہائش اختیار کرلی۔ اور اس علاقے کی مستورات کی بہبودی کے لئے اپنی زندگی وقف کردی۔ انہوں نے ایبٹ آباد کے علاقے سے غربت دُور کرنے اور غریبوں کی بھلائی کے لئے دن رات کوشش کی۔ لیڈی کنگھم چائلڈ سنٹر۔ کمبائنڈ ملٹری ہسپتال، سول زنانہ ہسپتال اور یتیم خانہ تدریس الاسلام ایبٹ آباد کی بہبودی میں دل وجان سے حصہ لیا۔ ایبٹ آباد میں گرے لیڈی ایسوسی ایشن کی صدر رہیں جو مغربی پاکستان ریڈ کراس ایسوسی ایشن کی ایک شاخ ہے۔ انہوں نے ڈاڈر سینی ٹوریم کے تپ دق کے مریضوں کے لئے کافی خدمات سرانجام دی ہیں۔ مہاجرین کے ساتھ انہیں اس لئے بہت ہمدردی ہے کہ انہوں نے پاکستان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کیا۔ اور جہاں تک جانی ومالی قربانی کا تعلق ہے اس میں مہاجرین کا بہت زیادہ حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے مہاجرین کی آبادکاری کے لئے دل وجان سے کوشش کی اور جہاں تک ہوسکا خود بھی مالی لحاظ سے ہر قسم کی مدد کی ہے۔ علاقے کی تعلیمی ترقی کے لئے انہوں نے مالی قربانیاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی گئی ہیں۔ کئی مدرسوں اور کالجوں کو اپنی جیب خاص سے عطیے دیئے ہیں۔ یتیم خانوں کی بھی سرپرستی کی۔ ۱۹۶۰ء میں ہزارہ کے عوام نے اس ہمدرد انسان خاتون کو مجبور کیا کہ وہ آگے بڑھیں اور حکومت کی مشنری میں ایک پرزے کی حیثیت سے شامل ہوں تاکہ قوم اور ملک کی مزید خدمت کر سکیں۔ چنانچہ انہیں ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر کی حیثیت سے منتخب کیا گیا۔ بعد میں حلقے کے عوام نے ان کے اعلیٰ کارناموں اور ان کی انسانیت نواز ہمدردیوں کو دیکھ کر صوبائی اسمبلی کے لئے متفقہ طور پر ممبر منتخب کیا اور پھر ان کی ذاتی ذہنی، اخلاقی اور محب وطن قدروں کی بنا پر وزارت تعلیم و صحت کا قلمدان ان کے سپرد کیا گیا۔ انہوں نے اپنی ذہانت اور عقلمندی سے تعلیمی ترقی میں دلچسپی لیکر یہ ثابت کیا کہ عورتیں جنہیں ناقص العقل کہا جاتا ہے۔ وہ مردوں سے کسی طرح کم نہیں۔

وہ ایک بہترین مقررہ ہیں۔ ان کے دل میں قومی اور ملکی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ پھول اور پودے انہیں بہت پسند ہیں۔ باغبانی کا بہت شوق ہے۔ وہ اکثر فارغ وقت میں اپنے گھر کے پودوں کی دیکھ بھال کرتی رہتی ہیں۔ جب یورپ میں قیام کے دوران انہوں نے اعلیٰ تربیت حاصل کر کے سند بھی لی ہے۔ پودوں کی پنیری لگانے اور ان کی نشوونما کا فی تجربہ رکھتی ہیں۔ سینے پرونے اور کھانے پکانے میں بھی بھی وہ ماہر ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# بیگم ممتاز صفدر

ممتاز ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو پشاور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد خان بہادر سعد الدین خان ایک بلند پایہ قانون دان تھے۔ جو پورے گیارہ سال تک متحدہ ہندوستان میں صوبہ سرحد کے ایڈیشنل جوڈیشل کمشنر رہے۔ وہ اس صوبہ میں پہلے ہندوستانی تھے۔ جو براہ راست ایڈیشنل جج مقرر ہوئے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ انگریز مخصوص پالیسی کے تحت مسلمانوں کو تعلیم سے متنفر کر رہے تھے۔ کیونکہ انگریزوں کو بخوبی علم ہو چکا تھا کہ مسلمان قوم اگر زیور علم سے آراستہ ہو گئی تو یہ پھر اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرے گی۔ لہٰذا ہر ایک طرف تعلیمی اصلاحات ملک میں نافذ کی جا رہی تھیں اور دوسری طرف کرایہ کے مولوی پیدا کر کے ان سے پروپیگنڈہ کرایا جا رہا تھا کہ سکولوں مدرسوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرنا کفر ہے۔ اس پروپیگنڈے سے اکثر لوگ متاثر ہو چکے تھے۔ کچھ لوگ جو اس اثر سے بچے رہے۔ وہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو باقاعدہ تعلیم دلانے میں مصروف رہے۔ مگر انگریزوں کی صوبہ سرحد کے متعلق پالیسی ہمیشہ یہ رہی کہ اس صوبے کے لوگوں کو ہر لحاظ سے پسماندہ رکھا جائے۔ کیونکہ بہادر اور غیور پٹھانوں سے انہیں بہت سخت خطرہ لاحق تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس صوبے کے لوگوں کو تعلیمی اصلاحات سے مستفید ہونے کا موقع نہیں دیا گیا۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صوبے میں برائے نام تعلیمی ادارے تھے۔ جو گورنمنٹ کی مدد سے جاری تھے ہندو اور سکھ قوم نے اپنی قوم کے لئے جا بجا مدرسے اور سکول قائم کر رکھے تھے۔ عورتوں کی تعلیم کا کوئی مناسب انتظام نہ تھا۔ خان بہادر صاحب نے اپنی اس ہونہار بیٹی کی تعلیم و تربیت میں حتی الامکان کوشش کی انہوں نے گھر پر قابل اساتذہ کا انتظام کیا۔ جنہوں نے ممتاز کو اردو فارسی اور انگریزی کی اعلیٰ تعلیم دی۔ ممتاز کو بھی علم حاصل کرنے کا بچپن سے ہی شوق تھا وہ نہایت محنت اور کوشش سے تعلیم میں دلچسپی لیتی رہیں۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی بہترین ماں نے اپنی اس قابل بیٹی کو امور خانہ داری میں بھی ماہر کیا۔ فارغ وقت میں وہ رسالے، اخبارات اور بہادر لوگوں کے کارناموں پر لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کرتیں۔ جب اس سے فارغ ہو جاتیں تو سینے پرونے کھانا پکانے اور کاڑھنے کا کام کرتیں۔ ہمدردی کا سبق انہوں نے اپنے گھر سے ہی حاصل کیا۔ وہ باوجود اس کے کہ ایک خان بہادر کی بیٹی تھیں۔ اپنی سہیلیوں سے اس طرح کا برتاؤ کرتی تھیں کہ ہر ایک ان پر جان قربان کرتی تھی۔ وہ ہر ایک کی ہمدرد رہیں۔ ان کی سہیلیوں میں سے کسی نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ وہ ایک خان بہادر کی لڑکی ہیں۔ بلکہ ہر ایک ان کو اپنے میں سے ایک سمجھتی رہی یہ بات ممتاز کے اپنے اعلیٰ رویئے اور سادگی کا نتیجہ تھی

خان بہادر صاحب نے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی وہ بچوں کو قوم کا سرمایہ سمجھتے تھے اسی نظریئے کے تحت انہوں نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت نہایت عمدہ طریقے سے کی۔ عمدہ خصائل اعلیٰ قابلیت اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین اوصاف کی وجہ سے خان بہادر صاحب اپنی ہونہار بیٹی ممتاز کی بہت قدر کرتے تھے۔

۱۹۲۵ء تک ان کی خدمات کا دائرہ صرف پڑوس اور سہیلیوں تک رہا ۱۹۲۶ء میں ان کی شادی خان بہادر صفدر خان صاحب سے ہوئی۔ جو کافی عرصے تک سیشن جج کے معزز عہدے پر فائز رہے۔ شادی کے بعد ممتاز صفدر کے نام سے آپ مشہور ہوئیں

۱۹۲۶ء میں بیگم ممتاز صفدر نے سوشل میدان میں آکر قومی خدمت کا آغاز کیا اور سوشل کاموں میں حصہ لینا شروع کیا۔ اس وقت آل انڈیا ویمن ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا ہوا تھا۔ یہ ایسوسی ایشن ملکی آزادی کے لئے جدوجہد کرنے کے علاوہ عورتوں کو ان کے حقوق دلانے کی کوشش کر رہی تھی بیگم صاحبہ نے اس ایسوسی ایشن کی ایک سرگرم کارکن کی حیثیت سے کام کیا اور متحدہ ہندوستان میں مردوں کے ساتھ ساتھ جدوجہد آزادی میں حصہ لینے کے علاوہ عورتوں کو ان کے فطری حقوق بھی دلانے میں دوسری کارکن خواتین کے ساتھ سرگرم عمل رہیں۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ہندو عورتیں تعلیم حاصل کر کے بام عروج پر پہنچ رہی تھیں۔ اور مسلمان عورتوں کو اس نعمت سے بالکل محروم کیا ہوا تھا۔ ہندو عورتوں میں سروجنی نائیڈو کی علمی اور ذہنی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ اسی طرح کی دیگر ہندو عورتیں متحد ہو کر سماجی بھلائی کے کاموں کے لئے میدان عمل میں نکل آئی تھیں۔ ملک کے دوسرے حصوں میں اگرچہ سرکردہ مسلمان خواتین مصروف عمل ہو چکی تھیں مگر خطۂ پشاور کی مسلمان عورتوں کو چونکہ خواب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



غفلت میں سلادیا گیا تھا۔ اس لئے نہ تو انہیں اپنے حق کی حمایت میں بولنے کا موقع ملتا تھا۔ اور نہ ہی وہ سماجی کاموں میں حصہ لے سکتی تھیں۔

۱۹۲۹ء میں جب آل انڈیا ویمن کانفرنس کلکتہ میں منعقد ہوئی تو بیگم ممتاز منفعد نے سابقہ صوبہ سرحد کی عورتوں کی نمائندگی کی اور مسلمان عورتوں کو ان کے فطری حقوق دلانے کے لئے ریزولیوشن پیش کیا اس ریزولیوشن کی نمائندہ خواتین نے تائید کی اور حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ عورتوں کو ان کے جائز حقوق دے اس جدوجہد کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعد میں برٹش حکومت مجبور ہو کر مسلمان عورتوں کو ان کے جائز حقوق دینے پر رضامند ہو گئی۔ سن ۱۹۳۰ء میں آل انڈیا ویمن ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس کراچی میں منعقد ہوئی۔ آپ نے خطۂ پشاور کی عورتوں کی نمائندگی کرنے کے لئے اس کانفرنس میں شرکت کی اس کانفرنس میں آپ نے دیگر مفید اصلاحات پیش کرنے کے علاوہ مسلم خواتین کو وراثت کا حق دلائے جانے کا ریزولیوشن پیش کیا اور حکومت پر زور دیا گیا کہ عورتوں کو بھی نسل انسانی کا ایک فرد سمجھ کر انہیں بھی اپنے آباؤ اجداد کی وراثت میں سے حصہ دلائے جانے کا قانون پاس کیا جائے ان کی یہ آواز حکومت کے کانوں تک پہنچی اور بالآخر کار مسلمان عورتوں کو اسلامی شریعت کے مطابق وراثت میں حقدار ٹھہرایا گیا یہاں کا ایک اہم قومی کارنامہ تھا جس پر بجا طور پر تمام خواتین کو فخر کرنا چاہیئے اگر وہ اس اہم کام کے لئے جدوجہد نہ کرتیں تو عورتیں ایک عرصے تک اپنے حق سے محروم رہتیں بیگم سر ہدایت اللہ جوان دنوں آل انڈیا ویمن ایسوسی ایشن کی صدر تھیں۔ وہ بیگم منفعد کی ذہانت، قومی خدمت اور سوشل کاموں

www.KitaboSunnat.com

سے بہت متاثر تھیں ہندو عورتیں چونکہ زیادہ تعلیم یافتہ تھیں اس لئے وہ اپنے حقوق کے لئے بہت زیادہ جدوجہد کر رہی تھیں۔ آل انڈیا ویمن ایسوسی ایشن میں زیادہ تعداد ہندو عورتوں کی تھی مسلمان عورتیں برائے نام تھیں۔

بیگم صفدر نے کبھی بھی کسی عہدے یا منصب کے لالچ میں قومی خدمت سرانجام نہیں دی۔ بلکہ ان کا مطمع نظر ہمیشہ یہ رہا کہ عورتیں اپنا مقام حاصل کریں وہ عزت کی منزل پر پہنچیں ان کے جائز حقوق انہیں مل جائیں اور انہیں بھی بنی نوع انسان کا ایک جزو سمجھا جائے۔

پشاور ریڈیو سٹیشن سے کئی بار آپ نے مفید اور اصلاحی تقریریں نشر کر کے طبقۂ نسواں کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے قیام کے وقت خطۂ پشاور میں ریفرنڈم ہوا تو بیگم ممتاز صفدر نے بھی رائے عامہ کو بیدار کرنے کے لئے انتھک کوشش کی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ خطۂ پشاور میں کانگرس کے ایجنٹ یہ چاہتے تھے۔ کہ اس سرزمین پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کانگرس کا پرچم لہرا دیا جائے۔ یہ دور مسلمانوں کے لئے ایک انتہائی آزمائشی دور تھا۔ مگر اس وقت محب وطن مردوں کے دوش بدوش بیگم ممتاز صفدر نے زبردست جدوجہد کی اور اس خطے کے عوام کو ملی احساس دلایا۔ یہ حقیقت ہے کہ اس قسم کے افراد اگر اس وقت میدان عمل میں نہ آتے تو نہ معلوم خطۂ پشاور کا کیا حشر ہوتا۔

پاکستان کے قیام کے بعد جب آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کا قیام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عمل میں لایا گیا تو ملک کے ہر مقام پہ اس ایسوسی ایشن کی شاخیں قائم کی گئیں تاکہ عورتیں ملک کی تعمیر میں اہم کردار ادا کر سکیں۔

پشاور برانچ کے لئے ممتاز صفدر کی سرگرمیوں اور ان کی حب الوطنی کے جذبے کے تحت انہیں اس ایسوسی ایشن کا نائب صدر بنایا گیا۔

۱۹۴۸ء میں ان کے شوہر خان بہادر صفدر خان سیشن جج کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ تو بیگم ممتاز صفدر کو کھلے بندوں میدان میں نکل کر سیاسی پارٹیوں میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو گئیں اور اجتماعی ذریعے سے اصلاحی کاموں میں حصہ لینا شروع کیا۔ پشاور کے حلقے میں طبقۂ نسواں میں مسلم لیگ کو مقبول بنانے اور انہیں مسلم لیگ کا ممبر بنانے میں بیگم ممتاز صفدر نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

طبقۂ نسواں کے پیہم اصرار پر آپ نے قومی اسمبلی کی انتخابی مہم کے لئے مسلم لیگ کے ٹکٹ کے لئے درخواست دی۔ ٹکٹ آپ کو نہیں دیا گیا۔ بعض خواتین نے اس پہ ناخوشگی کا اظہار کیا آپ نے کہا ۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

اس کے بعد آپ نے کہا کہ ہم میں سے ہر فرد کو اپنی جماعت کی اطاعت کرنا واجب اور ضروری ہے آپ کے مقابلے میں جس امیدوار کو ٹکٹ دیا گیا تھا اس کی خود بھی مدد کی اور دوسری خواتین سے بھی مدد دلا کر یہ ثابت کیا کہ ان کے دل میں ذاتی طور پر کسی منصب یا عہدے یا ممبری کی لالچ کا شائبہ تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


نہیں بلکہ جو کچھ وہ کر رہی ہیں یہ محض خدمت خلق کے جذبے کے تحت کر رہی ہیں۔

مسلم لیگ میں قائد اعظم اور قائد ملت کی وفات کے بعد انتشار پیدا ہو چکا تھا۔ جماعت تو تھی مگر اس میں روح نہ تھی۔ اس کے کرتا دھرتا اس قسم کے لوگ تھے جنہوں نے اس جماعت کو محض اقتدار کا ایک زینہ بنا رکھا تھا۔ ممتاز صفدر ان حالات کا بغور مطالعہ کرتی رہیں۔ مگر وہ بے بس تھیں اور کچھ نہ کر سکتی تھیں۔ محب وطن افراد نے آخرکار جب مسلم لیگ کی یہ حالت دیکھی تو ان سے رہا نہ گیا۔ انہوں نے متفقہ طور پر اس جماعت کو از سر نو زندہ کرنے کی جدوجہد شروع کر دی اور آخرکار اس جماعت کو ایک فعال جماعت بنانے کے لئے از سر نو مسلم لیگ کی تنظیم کا کام شروع کیا۔ یہ وہی مسلم لیگ تھی جو حقیقی مسلم لیگ تھی یہ وہی جماعت تھی۔ جس کے ذریعے جدوجہد کر کے پاکستان حاصل کیا گیا تھا۔ یہ جماعت مردہ ہو چکی تھی، بے عمل ہو چکی تھی۔ کچھ لوگوں نے اس جماعت کا اجارہ دار بن کر اس کی روح کو ختم کر دیا تھا۔ آخرکار مخلص اور محب وطن افراد میدان میں آئے یہ وہ لوگ تھے جنہیں اس جماعت سے ہمدردی تھی۔ اس کے لائحہ عمل سے انس تھا۔ اس کا زندہ رکھنا وہ اپنا قومی فرض سمجھتے تھے۔ انہوں نے ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اس جماعت کو از سر نو زندہ کرنے کا عزم کیا اور اس کی بنیادوں کو مستحکم کیا۔ بیگم ممتاز صفدر چونکہ مسلم لیگ کو قوم کی نمائندہ جماعت سمجھتی تھیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس لیئے اس جماعت میں شامل ہوئیں۔ خطۂ پشاور کے لیئے انہیں کنوینر مقرر کیا گیا۔ انہوں نے بے شمار خواتین کو اس جماعت کا ممبر بنایا۔

۱۹۶۲ء میں جب صوبائی اسمبلی کی زنانہ نشست کا انتخاب ہونے لگا تو خطۂ پشاور کی خواتین کے اصرار پر آپ نے الیکشن میں حصہ لیا آپ کے مقابلے میں بیگم محمودہ سلیم خان تھیں۔ ووٹوں کی گنتی ہوئی تو آپ کے ووٹ کم نکلے مگر آپ کو اس ناکامی پر افسوس نہیں ہوا بلکہ وہ جیتنے والی خاتون سے گلے ملیں اور انہیں دلی مبارکباد دی۔

**گھریلو زندگی** بیگم صفدر میدان سیاست میں ایک بہترین سیاستدان اور سٹیج کی بہترین مقررہ ہیں۔ قومی اور ملکی خدمت کے سلسلے میں بہترین محب وطن ہیں غریبوں کی مددگار اور خواتین کی ہمدرد ہونے کے علاوہ ایک بہترین ماں اور شائستہ بیوی ہیں۔

بہترین ماں ہونے کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے پانچوں بچے اعلیٰ دماغی اور ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ بیگم صاحبہ نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی انہوں نے بچوں کو قوم اور ملک کا اثاثہ سمجھ کر ان کی بہترین پرورش کی اور ان میں اعلیٰ تعلیمی صلاحیتیں پیدا کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ بہترین ماں کا اولین فرض کیا ہونا چاہیئے۔

ان کے بڑے بیٹے محمد افضل خان نے کیمبرج یونیورسٹی سے ایم اے کی امتیازی ڈگری حاصل کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوسرے بیٹے کا نام محمد ہمایون خان ہے۔ وہ بار ایٹ لاء ہیں ان کی ذہنی قابلیت کا یہ عالم ہے کہ سی ایس پی کا امتحان ہوا تو اس میں اول پوزیشن حاصل کی نہایت چھوٹی عمر میں ہی اپنی اعلیٰ دماغی قابلیت اور عمدہ ذہانت کی بناء پر حکومت نے انہیں اسسٹنٹ سیکرٹری فنانس کے عہدے پر مامور کر دیا تھا

تیسرا بیٹا محمد ظفر خان ہے جس نے نہایت امتیاز کے ساتھ ڈیڑھ دن سے سینئر کیمبرج کا امتحان پاس کیا۔

بیگم ممتاز منفرد نے جہاں بیٹوں کی عمدہ تربیت اور تعلیم کا خیال رکھا وہاں اپنی بیٹیوں کی بھی نہایت اچھی تربیت کی ہے۔ بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی ہے تاکہ وہ ملک کی خدمت کر سکیں۔

ان کی بڑی بیٹی کا نام یاسمین منفرد ہے۔ قابل ماں کی اس ہونہار بیٹی نے تعلیمی میدان میں مردوں کے مقابلے میں امتیازی کامیابی حاصل کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عورت ناقص العقل نہیں ہوتی اس کا دماغ کسی طرح بھی مردوں کے دماغ سے کم نہیں بلکہ اگر عورت ہمت اور محنت کرے۔ تو ہر میدان میں مردوں سے بازی لے جا سکتی ہے۔

یاسمین منفرد میٹرک کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول آئی۔ بی اے اور ایم اے کے امتحانوں میں اس نے امتیازی حیثیت حاصل کی۔ ایم اے کے امتحان میں اول آ کر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ایم اے کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس نے کیمبرج یونیورسٹی میں ڈبل ایم اے کا امتحان اعلیٰ امتیازی نمبروں سے پاس کر کے انگریز پروفیسر دل سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خراج تحسین حاصل کیا۔ تعلیم کے بعد وہ اپنے وطن واپس آئیں اور عرصے تک پشاور یونیورسٹی میں بحیثیت پروفیسر کے تعلیمی خدمات سرانجام دیتی رہی خطہ پشاور کے کئی طلباء اور طالبات ان سے مستفید ہوئے۔

ادبی لحاظ سے بھی یاسمین صفدر ایک اونچا مقام رکھتی ہیں۔ وہ بہترین مضمون نگار رہیں۔ انگریزی ادب کی بہت اچھی بڑی نقاد ہیں انہوں نے لاہور کے مشہور رسالے پاکستان ریویو کی ایڈیٹری کے فرائض سرانجام دے کر یہ ثابت کیا کہ عورت ہر میدان میں مردوں کے دوش بدوش ہر فرض ادا کر سکتی ہے۔

ممتاز صفدر کی دوسری بیٹی مس تسنیم صفدر بھی نہایت قابل، محنتی اور ہونہار ہے۔

**اخلاق و عادات** بیگم صفدر پشاور کے عوام میں باجی گل کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ نہایت سادگی پسند ہیں تکلف اور تصنع سے بالکل مبرا ہیں۔ اگر وہ کسی مجلس میں بیٹھی ہوئی ہوں تو یہ محسوس نہیں ہوگا کہ یہ جوڈیشنل کمشنر کی بیٹی یا سیشن جج کی بیوی یا انسپکٹر جنرل پولیس کی بہن ہیں۔

غریبوں میں انہیں بیٹھا ہوا دیکھیں تو آپ یہ محسوس کریں گے کہ یہ بھی ان میں سے ایک غریب ہے۔ امیروں کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھیں تو ان میں ظاہرداری و نمائش بالکل نظر نہیں آئے گی۔ نمود و نمائش سے وہ بہت نفرت کرتی ہیں۔ امور خانہ داری میں بھی کافی ماہر ہیں۔ آپ سے ملنے والیاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ہمیشہ ایک تانتا بندھا رہتا ہے۔ مختلف ملکی، قومی اور سیاسی موضوعات پر گفتگو کرتی جاتی ہیں۔ اور ساتھ ساتھ اپنی سلائی کڑھائی اور بنائی کا کام بھی کرتی جاتی ہیں ان کے گھر کی زیب و زینت ان کی ذاتی دستکاری اور ہنر مندی کا ایک مکمل نمونہ ہے۔ مہمانوں کی خاطر تواضع دل و جان سے کرتی ہیں۔ کسی غریب کو اپنے دروازے سے خالی ہاتھ نہیں بھیجتیں۔ جہاں تک ہو سکے ہر ایک کی مدد کرتی ہیں۔ خوبصورت میز پوش تکیوں کے دیدہ زیب غلاف، ٹی کوزیاں، سہیلیوں اور عزیزوں کے بچوں کے لئے بہترین سویٹر تیار کرنا۔ ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ آپ اس وقت مغربی پاکستان اسمبلی میں پشاور ریجن کی خواتین کی نمائندگی کر رہی ہیں ۔

بہترین اور عمدہ کھانے پکانے میں کافی دسترس رکھتی ہیں۔ اپنے باغیچے کی دیکھ بھال بھی کرتی رہتی ہیں۔ مالیوں کو پھولوں کی ترتیب اور پودوں کی پرورش میں ہدایات دیتی رہتی ہیں۔ بڑے چھوٹے سب ان کو باجی گل کہتے ہیں ہر عمر کی عورتیں ان کے پاس آتی ہیں۔ اور ان کی گفتگو سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ ہر طبقے میں آپ کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ کسی غریب لڑکی کی شادی ہو اور باجی گل کو پتہ چل جائے تو وہ خود اس میں شریک ہوتی ہیں ہر لحاظ سے مدد کرتی ہیں بلکہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرتی ہیں۔ اسی لئے پشاور کے غریب گھرانوں میں وہ محسن ماں کے لقب سے پکاری جاتی ہیں ۔۔۔!

## ممتاز صفدر کے اقوال

وہی جماعت ملک اور قوم کے لئے مفید ہوتی ہے جس کے کارکنوں کے سامنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ملک اور قوم کی ترقی کا نصب العین ہو۔

جب کسی جماعت کے ارکان کے دلوں میں ذاتی منفعت کا لالچ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت وہ جماعت قوم کی نمائندہ جماعت نہیں کہلاتی۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ ملک اور قوم کے بہترین فرد ثابت ہوں۔

بچوں کو بچپن سے ہی اس طرح تربیت دی جائے کہ وہ جھوٹ سے ہمیشہ گریز کریں۔

ہر عورت کا پہلا فرض اپنے گھر کو اور بچوں کو سنوارنا ہے جس عورت نے یہ فرض احسن طریقے سے سرانجام دیا وہ یہ سمجھے کہ اس نے قوم کی خدمت کی ہے۔

غریبوں سے اس طرح سلوک کرنا چاہیئے کہ وہ تمہیں اپنے میں سے ایک فرد سمجھیں۔

نخوت نمود و نمائش کو دل میں جگہ دینا ذلالت ہے اچھی عورت وہ ہے جو بیٹی کے لحاظ سے بہترین اور جاں نثار بیٹی ہو، بیوی کے لحاظ سے وہ بہترین سگھڑ بیوی ہو۔ اور ماں کے لحاظ سے وہ ایک بہترین ماں ہو۔

ہر عورت کو چاہیئے کہ وہ وفاداری کو اپنا شعار بنائے یہی عورت کی بہت بڑی خوبی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم عطاء اللہ جان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نجم النساء (بیگم عطاء اللہ جان)

پاکستان کی یہ نامور خاتون سید حسام الدین کی پوتی ہیں جو ریاست کوٹلہ کے رہنے والے تھے۔ نجم النساء کے والد بزرگوار کا نام سید حسام الدین تھا۔ والدہ پٹھانوں کے ایک قبیلہ اچک زئی سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کے والدین ۱۹۰۱ء میں ترک سکونت کر کے پشاور میں آ گئے اور گور گھٹڑی میں رہائش اختیار کر لی تھی ان دنوں گور گھٹڑی میں مشن ہسپتال تھا۔ اسی جگہ ۱۹۰۶ء میں نجم النساء پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم و تربیت امرتسر کے ایک ایسے سکول میں ہوئی جہاں صرف اعلیٰ خاندان کے بچوں کو داخل کیا جاتا تھا۔ پانچویں اور ساتویں جماعتوں میں اول آ کر وظیفے حاصل کئے۔ کھیل کود اور مصوری میں بھی اعلیٰ انعامات حاصل کرتی رہیں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لدھیانہ کالج میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی۔ کالج کی تعلیم کے دوران وہ ڈرامول، مباحثوں اور سوشل کاموں میں دلچسپی لیتی تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کالج کی تعلیم ختم کرنے کے بعد ۱۹۲۹ء میں وہ پشاور آئیں اور یہاں لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی حیثیت سے انہوں نے اپنی ملازمت کا آغاز کیا جہاں ۱۹۳۲ء تک کام کرتی رہیں۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ان کی شادی پشاور کے مشہور و معروف وکیل خان عطاء اللہ جان سے ہوئی۔ خان عطاء اللہ جان پشاور کے ایک مشہور خاندان کے چشم و چراغ خان بہادر غلام صمدانی خان کے اکلوتے بیٹے تھے۔ خان عطاء اللہ جان سخاوت، پارسائی، منصف مزاجی، اعلیٰ تعلیمی قابلیت اور خاندانی جاہ و حشمت کے لحاظ سے صوبہ سرحد کے ایک مانے ہوئے فرد تھے۔

۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۸ء تک بیگم عطاء اللہ جان نے کشمیر میں ملازمت کی اور وہاں کے مسلمانوں کے سماجی، معاشی اور سیاسی حالات کا انھوں نے خوب جائزہ لیا مسلمانوں کی حالت بد تر تھی مسلمان ڈوگرہ حکمرانوں کے ظلم و ستم کا شکار رہتے تھے عورتوں اور بچوں کی حالت تو اور بھی قابل رحم تھی۔ بیگم عطاء اللہ جان نے ان مظلوم عورتوں اور بے حال بچوں کی بہبودی امداد کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور جگہ جگہ جا کر عورتوں کو ماں نہ ذمہ داریوں اور امور خانہ داری اور حفظان صحت کے اصولوں پر لیکچر دینا شروع کر دیئے۔ ان کی انتھک کوششوں کی وجہ سے سرینگر میں بچوں کی فلاح و بہبود کے سب سے پہلے سنٹر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ ابھی ان کی یہ کوششیں جاری تھیں کہ گھریلو وجوہات کی بنا پر انہیں واپس پشاور آنا پڑا۔

پشاور میں انہیں ریڈکراس کمیٹی کا سیکرٹری بنایا گیا۔ اس وقت کے گورنر کی بیوی نے بیگم عطاء اللہ جان کی سوشل خدمات، نوع انسانی کے ساتھ دلی ہمدردی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے جذبے کو دیکھ کر پشاور کے زچہ بچہ اور چائلڈ سنٹر کے قیام اور انتظامات نجم النساء کے سپرد کر دیئے۔ بیگم عطاء اللہ جان نے نہایت جانفشانی اور محنت سے ان سنٹروں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے کر عورتوں اور بچوں کی بہبودی کے لیے دن اور رات ایک کئے۔ انتھک محنت کی، اسی دوران بیگم صاحبہ لیڈی گرفتھ ہائی سکول پشاور میں استانی مقرر ہوئیں جہاں انہوں نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ کچھ عرصے کے بعد عطاء اللہ جان کی تبدیلی بنوں ہو گئی۔ بیگم صاحبہ کو بھی ان کے ساتھ بنوں جانا پڑا۔ بنوں میں انہیں اعزازی حیثیت سے زنانہ ہسپتال بنوں کی بہبودی کے سنٹر کا منتظم مقرر کیا گیا۔ جہاں اپنے قیام کے دوران انہوں نے ہسپتال کی حالت کو بہتر بنایا۔ اور زچہ و بچہ سنٹروں کو اعلیٰ پیمانے پر وسعت دی اس کے بعد جب ان کے شوہر کی تبدیلی دوبارہ پشاور ہو گئی تو انہوں نے بھی نئے عزم اور ولولے کے ساتھ پشاور آ کر سماجی اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا۔ ان کی سب سے بڑی خدمت یہ تھی کہ وہ غریبوں اور ناداروں کو مفت طبی امداد بہم پہنچاتی تھیں۔ جہاں بھی کسی بیمار کے متعلق پتہ چلتا۔ خود وہاں پہنچتیں اور اس کا مفت علاج کرتیں بلکہ بیواؤں یتیموں اور لاوارث مریضوں کی تشخیص کے علاوہ دوائیں خرید کر انہیں دیتیں۔ ان کی ان سوشل خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے برٹش حکومت نے جنوری ۱۹۴۲ء میں اعلیٰ خطاب دیا۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان عالم وجود میں آیا۔ اس وقت وہ مری میں تھیں بیگم ممتاز شہنواز کے مشورے پر وہ پشاور پہنچیں اور بے خانماں لوگوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


طبی امداد پہنچانا شروع کر دی۔ بھارت سے مسلمانوں کو دھکیلا جا رہا تھا مسلمان بے یار و مددگار لٹتے پٹتے قافلوں کی صورت میں پاکستان آ رہے تھے جگہ جگہ مہاجر کیمپ قائم تھے۔ بیگم صاحبہ پشاور کے کیمپوں میں دن رات بیماروں کی خدمت کرنے، ان کو طبی امداد بہم پہنچانے میں مصروف رہیں۔ انہی دنوں پاکستان میں عورتوں کی رضاکارانہ سروس کی تشکیل ہوئی۔ بیگم صاحبہ پشاور میں اس رضاکار جماعت کی پہلی سیکرٹری منتخب ہوئیں۔ اس رضاکار سروس کا صدر مقام پشاور تھا۔ رضاکار عورتوں نے بیگم عطا اللہ جان کی زیر سرپرستی مہاجرین کے لئے پٹیاں دوائیں، کمبل، لحاف، اور خورد و نوش کا سامان اکٹھا کیا۔ اور مہاجرین کی امداد کی پشاور کی ان رضاکار خواتین نے تھوڑے ہی دنوں میں چار ہزار روپیہ چندہ اکٹھا کر کے محترمہ فاطمہ جناح کو عورتوں کی طرف سے مہاجر فنڈ کے سلسلے میں پیش کیا۔ قائد اعظم ان رضاکار خواتین کے کارناموں سے بہت خوش تھے۔

کشمیر پر بھارت نے زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔ مجاہدین کشمیر اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا چکے تھے مگر اس خیال سے کہ کشت و خون نہ ہو اور یہ مسئلہ پرامن ذرائع سے حل ہو جائے۔ خط متارکہ جنگ کا معاہدہ عمل میں لایا گیا۔ ستم رسیدہ کشمیری مہاجرین کا مرکز مظفر آباد تھا۔ ٹائفس کی بیماری نے تمام مہاجرین کو گھیر لیا تھا۔ بیگم عطا اللہ جان نے جب سنا کہ دو گروہ مظالم سے بھاگنے والے بیکس اور بے بس افراد کو ٹائفس کی خطرناک بیماری نے گھیر لیا ہے تو ان کے دل پر بہت سخت صدمہ ہوا۔ وہ ان مظلوموں اور ناداروں کی مدد کرنے کی غرض سے ایک ملازم کی معیت میں رضاکارانہ طور پر فوراً مظفر آباد پہنچیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزاروں افراد کو اس بیماری سے نجات دلانے کے لئے دل و جان سے کوشش کی۔
مظفر آباد میں جب بیماری پہ قابو پا لیا گیا تو وہ بھی دوسرے رضاکاروں کی طرح واپس تشریف لے آئیں اس وقت خان عطا اللہ جان خان میران شاہ میں پولیٹیکل ایجنٹ کے عہدے پر فائز تھے۔ بیگم صاحبہ اپنے شوہر کے پاس میران شاہ چلی گئیں۔ وہاں جا کر کشمیر کے ستم رسیدہ افراد کے لئے ملیشیا کے ملازمین سے چندہ جمع کر کے پشاور پہنچیں یہاں ایم۔ اے حکیم اور جامع لڈ ویلفیئر سنٹر سے مفت ادویات حاصل کیں اور پھر دوبارہ مظفر آباد پہنچیں تاکہ وہاں کے ہسپتال کو ادویات سے مزین کر کے ہسپتال کی خدمت کو بہتر بنا دیا جائے تاکہ مریضوں کا خاطر خواہ علاج ہو سکے۔ مظفر آباد پہنچ کر انہوں نے وہاں کی عورتوں کو قومی خدمت پہ ابھارا اور ایک رضاکار انجمن کی تشکیل کی۔ مظفر آباد میں وہ قومی خدمت کرنے میں مصروف تھیں کہ ان کا چھوٹا بیٹا پشاور میں بیمار پڑ گیا۔ انہیں اطلاع دے دی گئی مگر انہوں نے نہایت صبر اور حوصلے کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھا اور نتیجہ خدا پہ چھوڑ دیا۔
مظفر آباد میں بڑے پیمانے پہ ایک مرکزی ہسپتال کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا جس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بیگم صاحبہ نے مرکزی کردار ادا کیا۔ آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن کی تشکیل کے وقت بیگم لیاقت علی خان کے خصوصی دعوت نامے پہ بیگم نجم النساء کراچی پہنچیں۔ اپوا کی تشکیل کے بعد پشاور کے ہر چھوٹے گاؤں اور تحصیل میں اپوا کی شاخوں کو قائم کرنے میں بیگم نجم النساء نے اہم کردار ادا کیا۔
صنعتی سکولوں کے ترقیاتی پروگراموں کو نہایت دلچسپی سے عملی جامہ پہنایا۔ ٹانک جیسے دور افتادہ علاقے میں بھی ان کی کوششوں سے اپوا کی برانچ قائم کی گئی۔ ٹانک اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جنوبی وزیرستان کے ہیڈ کوارٹر وانہ میں زنانہ ہسپتالوں میں رضا کارانہ طور پر خدمات سرانجام دیں۔ پشاور کا مشہور چیریٹی سنٹر آپ ہی کی کوششوں سے جاری ہوا۔ اور اس کا سنگ بنیاد بھی آپ ہی نے رکھا۔

۱۹۵۲ء میں سرکاری طور پر حکومت پاکستان نے آپ کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دورہ پر بھیجا۔ امریکہ میں آپ نے بہبودیٔ اطفال زچہ بچہ کی نگہداشت گونگوں اور بہروں کی فلاح و بہبود کے مرکزوں میں جا کر ان کاموں میں مزید تربیت حاصل کی اور پھر وہاں سے خاندانی منصوبہ بندی کا مکمل کورس کر کے واپس وطن لوٹیں۔ ۱۹۵۳ء میں ایبٹ آباد میں سوشل خدمات کا آغاز کیا۔ مقامی اپوا کی انجمن کا آپ کو صدر منتخب کیا گیا۔ جہاں آپ نے صنعتی پروگراموں کو عملی جامہ پہنایا۔ دستکاریوں کے سنٹر قائم کرائے اور عورتوں کی فلاح و بہبود کے لیے نمایاں کام سرانجام دیئے۔ ایبٹ آباد کا صنعتی اسکول انہیں کی یادگار ہے جہاں بے شمار عورتیں ہر سال تربیت پا رہی ہیں۔ ہزارہ میں قیام کے دوران آپ نے ضلع ہزارہ کے اکثر دیہات کا دورہ کیا اور وہاں عورتوں میں قومی اتحاد اور ملکی خدمت کے جذبے کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ ایبٹ آباد کے زنانہ ہسپتال کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں رضاکارانہ طور پر عملی حصہ لیا۔

۱۹۵۶ء میں آپ پھر پشاور تشریف لے آئیں۔ یہاں وہ اپوا کی طرف سے میٹرنٹی چائلڈ ہیلتھ سنٹر کی آرگنائزر اور اپوا کی نائب صدر منتخب ہوئیں۔ ۱۹۵۷ء میں آپ کراچی تشریف لے گئیں اور انجمن بہبودیٔ اطفال کراچی میں پشاور کی عورتوں کی نمائندگی کی۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۵۸ء تک آپ کراچی میں رہیں جہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ نے زنانہ ہسپتال میں عورتوں کی بہبودی اور بہتری کے لئے حتی الامکان کوشش کی۔ کراچی کے قیام کے دوران آپ اپوا کی شعبہ صحت کی سیکرٹری بھی رہیں۔

۱۹۵۸ء میں ایشیائی خواتین کی کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے آپ لنکا تشریف لے گئیں۔ اس کانفرنس میں آپ نے پاکستانی خواتین کی نمائندگی کی اور نہایت مفید منصوبے اور مشورے کانفرنس کے سامنے پیش کئے۔ ۱۹۵۹ء میں آپ کو اپوا کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے بھارت بھیجا گیا جہاں آپ نے پاکستانی خواتین کی ترجمانی کی۔

۱۹۶۰ء میں آپ نے زنانہ سول ہسپتال راولپنڈی میں خدمات سرانجام دیں۔ اسی سال آپ کو آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن مغربی پاکستان کا نائب صدر منتخب کیا گیا۔

۱۹۶۱ء میں آپ کو ڈیرہ اسماعیل خان میں اپوا کا صدر منتخب کیا گیا۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے قیام کے دوران آپ نے ڈیرہ میں دارالنسواں کے نام سے عورتوں کا ایک صنعتی ادارہ قائم کیا جو اب تک نہایت کامیابی سے چل رہا ہے۔

ان سوشل ملکی خدمات کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی پرورش اور تربیت کا بھی خاص خیال رکھا اور ان کی تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان کے گھریلو مشاغل نہایت دلچسپ ہیں۔ مصوری سے انہیں گہرا لگاؤ ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی تصویروں اور مختلف خوبصورت سینریوں سے اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنایا ہوا ہے ان کی تصویریں زیادہ تر آئل پینٹنگ میں ہیں۔ عجیب عجیب نظریات ان تصویروں کے ذریعے دکھائے گئے ہیں۔ اخبارات کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتی ہیں۔ ملکی اخبارات کے علاوہ غیر ملکی اخبارات کا بھی مطالعہ کرکے تمام دنیا کے حالات سے باخبر رہتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باغبانی کا بھی شوق رکھتی ہیں۔ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے کرنا فخر سمجھتی ہیں۔ وہ بلا امتیاز مذہب وملت ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہوتی ہیں اور حتی المقدور ہر ایک کی مدد کرتی ہیں۔ ان کے دو سوتیلے بچے بھی ہیں جو ان سے بے پناہ محبت کرتے ہیں یہ ان کے اخلاق کا بلند ترین نمونہ ہے کہ انہوں نے سوتیلے بچوں اور اپنے بچوں میں کبھی امتیاز نہیں کیا اور نہ ہی انہیں سوتیلی ماں کا احساس ہونے دیا۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

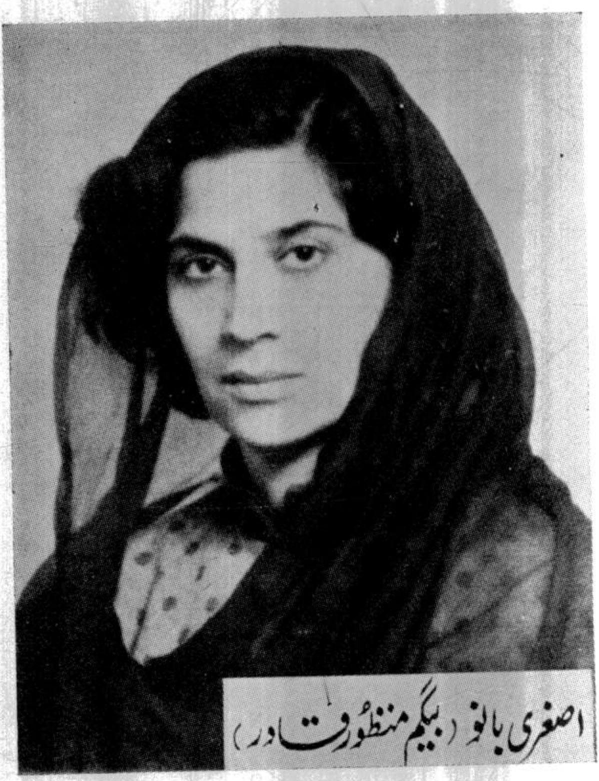

اصغری بانو (بیگم منظور قادر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# اصغری بانو بیگم منظور قادر

تعمیر پاکستان کی یہ سرگرم کارکن خاتون اصغری بیگم ملک کے مشہور قانون دان جناب منظور قادر کی بیوی اور میاں سر فضل حسین کی بیٹی ہیں۔ آپ کے والد میاں سر فضل حسین برصغیر کے ایک مانے ہوئے مدبر اور قوم کے بہی خواہوں میں سے تھے مشترکہ ہندوستان میں وہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر اور پھر پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ہونے کی حیثیت سے انہوں نے صوبوں کو حق خود اختیاری دلانے میں اہم کردار ادا کیا ہے

اصغری بیگم کا خاندان بٹالہ کا مشہور خاندان ہے جو میاں فیملی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ خاندان ذوق علم، شوق ادب اور اعلیٰ دماغی اور ذہنی صلاحیتوں کی وجہ سے خاص شہرت رکھتا ہے۔ اس خاندان کے اکثر افراد برصغیر میں بھی اپنے سیاسی تدبر، علمی قابلیت اور ذہنی فراست کی وجہ سے برطانوی دور اقتدار میں بڑے بڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ اصغری بیگم بٹالہ ہی میں ۵ ستمبر ۱۹۱۱ء کو پیدا ہوئیں والدین کے زیر سایہ ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد کانونٹ سکول شملہ اور کوئین میری کالج لاہور سے انگریزی اور دوسری مروجہ تعلیم حاصل کی۔ سکول اور کالج کی تعلیم کے دوران آپ نے گائیڈنگ، ہوم نرسنگ اور فرسٹ ایڈ میں خاص دلچسپی لیکر تربیت حاصل کی تاکہ بنی نوع انسان کی خدمت کر سکیں۔

والدین کی خصوصی تربیت کی وجہ سے آپ نے شادی سے پہلے ہی سماجی خدمات کا آغاز کر دیا تھا چنانچہ آپ نے گرل گائیڈز۔ بلو برڈ زاور بُلبل کی کمپنیاں دہلی اور شملہ میں چلائیں۔ اس کے علاوہ شملہ اور دہلی کے سینٹ تھامس سکول میں عرصے تک طالبات کو سوئس پڑھاتی رہیں۔ شملہ میں تین سال تک لیڈیز کلب کی سیکرٹری بھی رہیں۔

۲۶ مئی ۱۹۳۷ء کو آپ کی شادی مسٹر منظور رضا ور سے ہوئی۔ شادی کے بعد بھی قدرت نے انہیں بہترین علمی اور ادبی ماحول عطا کیا۔ آپ کی ساس لیڈی سر عبدالقادر بہت بڑی علم دوست، غریب پرور اور قوم پرست خاتون تھیں۔ اسی طرح آپ کے سسر شیخ عبدالقادر پنجاب میں اردو کے فروغ کے داعیوں میں سے تھے۔ سسرال کے اس ماحول نے اصغری خانم کی زندگی میں ایک نیا انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ شادی کے بندھنوں میں بندھنے کے بعد آپ گھریلو ذمہ داریوں میں منہمک ہو گئیں۔ قیام پاکستان سے ڈھائی سال پہلے آپ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو پیدائشی لحاظ سے بہت ہی کمزور اور لاغر تھا جسمانی لحاظ سے اس بچے کی یہ حالت تھی کہ بدن کے تمام مسام بند تھے۔ اس بچہ کی تربیت ماں کی انتہائی توجہ کی محتاج تھی۔ ڈیڑھ سال کے بعد جب دوسرا بچہ پیدا ہوا تو اس کی بھی یہی حالت تھی۔ اصغری کو ان بچوں کی پرورش اور نگہداشت نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دنیا دا نیہال سے بے خبر کر دیا تھا۔ آٹھ دس سال تک ان بچوں کی صحیح تربیت نے آپ کو بالکل نڈھال کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ بچے قدرتی طور پر اتنے نحیف اور کمزور تھے کہ انہیں ماں کی شدید توجہ کی ضرورت تھی۔ جب آپ کی اعلیٰ تربیت اور خدا کی رحمت سے یہ بچے کچھ بڑے ہوئے تو آپ نے آرام کا سانس لیا۔ اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے ان بچوں کو نئے سرے سے زندگی عطا کی۔

آپ کو مصوری سے گہرا لگاؤ ہے جس کی وجہ سے آپ ایک بہترین مصورہ بھی ہیں کئی نمائشوں میں حصہ لے چکی ہیں۔

آپ کے دل میں اپنے ملک کے طبقۂ خواتین کی بہبودی کا بے پناہ جذبہ موجزن ہے آپ نے اسی جذبے کے تحت لاہور ہاسپیٹل ویلفیئر سوسائٹی کے ممبر کی حیثیت سے قوم کی نادار، مفلس اور غریب عورتوں کی خدمت میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ اس اہم فرض کو پورا کرنے کے لئے آپ ڈاکٹر سینیئر رجسٹرز کے ہمراہ لاہور کے محلوں اور گلی کوچوں میں جا کر عورتوں کے دکھ درد کا حال معلوم کر کے اپنی طرف سے بھی ان کی مدد کرتی رہیں اور سوسائٹی کے فنڈ سے بھی دوائیں خرید کر بیمار عورتوں اور بیمار بچوں تک پہنچاتی رہیں۔ آپ نے متمول خواتین کے گھروں میں جا کر انہیں سمجھایا بجھایا کہ وہ مالی لحاظ سے قوم کی بیمار ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے دکھ سکھ میں دل کھول کر مدد کریں۔ لاہور کے زچہ بچہ سنٹروں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اور غریب اور مریض خواتین کے آرام و آسائش کے لئے خود بھی دل کھول کر مدد کی اور دوسروں سے بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ نے غریب عورتوں کو کپڑے، چارپائیاں، بستر، لحاف اور دوسری گھریلو آسائش کی اشیاء فراہم کر کے ان کے دکھ درد میں شریک ہیں۔

طبقۂ نسواں کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے آپ کو جب یہ احساس ہوا کہ اس طبقے میں اکثریت ان غریب اور نادار خواتین کی ہے۔ جو کم عمری کی شادی یا کثرت اولاد کا شکار ہیں تو آپ نے ۱۹۵۴ء میں خاندانی منصوبہ بندی میں بطور ممبر کے شمولیت کی تاکہ اس سوسائٹی کے ذریعے بے شمار مفلوک الحال خواتین کی مدد کر سکیں جو کثرت اولاد کی وجہ سے مالی پریشانیوں اور دشواریوں کا شکار ہیں۔ ان دنوں خاندانی منصوبہ بندی کا کام چھوٹے پیمانے پر شروع تھا۔ عوام تعاون نہیں کرتے تھے۔ قدامت پرستی اور جہالت اس سوسائٹی کی اہمیت اور افادیت کے راستے میں حائل تھی۔ اصغری بیگم نے اپنے حلقہ اثر و رسوخ کے علاوہ کئی گھروں میں جا کر عورتوں کو سمجھایا کہ "قوم کی مالی مشکلات اور پریشانیوں کی سب سے بڑی وجہ کثرت آبادی ہے جو نہ صرف خواتین کی تندرستی اور صحت پر اثر انداز ہے بلکہ ملک کی معیشت پر بھی اس کا بہت برا اثر پڑ رہا ہے"۔ اصغری بیگم نے ان ابتدائی دنوں میں جب کہ اس سوسائٹی کو پاکستانی عوام سے محض متعارف کرایا جا رہا تھا سوسائٹی کی فعال ممبر کی حیثیت سے اسے مقبول عام بنانے اور خواتین کو اس سوسائٹی کے اصولوں سے واقفیت بہم پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ کی بے لوث کارکردگی اور انتھک محنت اور کوششوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۹۶۰ء میں خاندانی منصوبہ بندی کے ممبروں نے آپ کو پاکستانی خاندانی منصوبہ بندی کا صدر منتخب کیا۔ اس ایسوسی ایشن کی صدر منتخب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہونے کے بعد آپ نے انتہائی کوششیں شروع کر دیں کہ ایسوسی ایشن کی کارکردگی کے نتائج حوصلہ افزا ثابت ہوں چنانچہ آپ نے حکومت پر زور دیا کہ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کے خطرناک مسئلے کی طرف فوری قدم اٹھا کر اس سوسائٹی کے فروغ اور مقبولیت کے لئے ٹھوس پروگرام بنائے جائیں۔ چنانچہ آپ کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت نے اصل حالات کا جائزہ لینا شروع کیا جس کے نتیجے میں ماہرین نے یہ رپورٹ مرتب کی کہ ملک سے غربت، افلاس، بدحالی اور بیماری پر قابو پانے کے لئے عوام کو اس سوسائٹی کی افادیت اور اہمیت کا احساس وسیع پیمانے پر دلایا جائے۔

اصغری منظور رقا دراپنے قومی لباس، قومی طرزِ معاشرت کی بے حد دلدادہ ہیں۔ مغربی طرزِ زندگی۔ فیشن پرستی اور فضول رسم و رواج کی بے حد مخالف ہیں ملک کی خواتین میں فیشن پرستی، فضول رسم و رواج اور بیرونی مصنوعات کے استعمال کا بڑھتا ہوا رجحان دیکھ کر آپ نے چند خواتین کو اپنے ساتھ ملا کر ایک سوسائٹی کی بنیاد ڈالی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ملک کی خواتین سادگی پسند بنیں۔ کفایت شعاری سیکھیں، فضول رسم و رواج کو ترک کر کے اپنی معاشی حالت کو بہتر بنائیں اور ملکی مصنوعات کی قدر کریں تاکہ ملکی صنعت کو فروغ حاصل ہو سکے۔ اگرچہ فیشن پرست خواتین بظاہر ان کے اس خیال اور جد و جہد سے برہم ہوئیں مگر آپ نے ہمت اور استقلال کے ساتھ اپنی مسلسل کوششوں سے اپنے حلقۂ اثر کی خواتین کے علاوہ سینکڑوں عورتوں کے دلوں میں قدیم رسم و رواج، فضول خرچی اور فیشن پرستی سے نفرت پیدا کر کے ان میں سادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زندگی بسر کرنے، پاکستانی لباس اور مصنوعات کے استعمال اور کفایت شعاری کے جذبات پیدا کئے۔

آپ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتی ہیں۔ آپ پاکستانی کپڑا پہننے اور پاکستانی مصنوعات کے استعمال کو حب الوطنی کا ایک جزو سمجھتی ہیں طبقہ نسواں کو مالی پریشانیوں، ذہنی مصیبتوں اور بیماریوں سے نجات دلانے میں آپ نے یقیناً بہت اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپ کے دل میں بلا لحاظ مذہب و ملت بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے شادی سے پہلے آپ نے گرل گائیڈ تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا اس تحریک سے خاص دلچسپی رکھتے ہوئے آپ نے ہمیشہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھا۔ آپ ایک اچھی مقررہ بھی ہیں۔ وسیع مطالعے کی وجہ سے آپ کے ذہن میں وسیع معلوماتی ذخیرہ ہے۔ آپ ان معدود خواتین میں سے ہیں جن کے دلوں میں طبقۂ نسواں کی بہبودی اور خدمت کا بے پناہ جذبہ موجود ہونے کے ساتھ ساتھ طبقۂ خواتین کی خدمت کا بھی عملی احساس ہے۔

آپ انگلستان میں بین الاقوامی پیرنٹ ہڈ فیڈریشن میں تین بار پاکستان کی طرف سے نمائندگی کے فرائض سرانجام دے چکی ہیں۔ ایران اور سنگاپور میں بھی بین الاقوامی کانفرنسوں میں ڈیلی گیٹ کی حیثیت سے پاکستان کی نمائندگی کر چکی ہیں۔ قاہرہ میں مصری خواتین کے بھاری بھاری جلسوں میں سادہ زندگی، خاندانی منصوبہ بندی، کفایت شعاری اور دوسرے اہم موضوعات پر شاندار تقریریں کر کے عرب خواتین سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ عرب خواتین نے آپ کے جذبات سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ست تر ہو کر اپنے ملک میں خاندانی منصوبہ بندی کی شاخیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ غریب ممالک کی عورتیں سادہ زندگی بسر کر کے کفایت شعار بن کر ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں مدد دے سکیں۔ آپ کو پاکستان کی کئی درسگاہوں میں اپنے خیالات کے اظہار کے لئے مدعو کیا گیا تاکہ ملک کے زیر تعلیم بچے آپ کی تقریروں سے متاثر ہو کر سادگی اور کفایت شعاری کا جذبہ اپنے دل میں پیدا کر سکیں۔ آپ نے کئی کالجوں اور سکولوں کے اجتماعوں میں شریک ہو کر طلباء اور طالبات کو یہ نصیحت کی کہ وہ اپنے ملک کی مصنوعات استعمال کر کے ملکی صنعت کو فروغ دیں۔ سادگی اختیار کریں۔ فیشن پرستی سے نفرت کریں۔ اسی طرح آپ نے اکثر فیشن پرست عورتوں کو نصیحتیں کرتے ہوئے کہا کہ "انسان کی انسانیت اعلیٰ قسم کے لباس اور جدید قسم کے فیشنوں پر منحصر نہیں بلکہ یہ فیشن اور فضول خرچیاں انسان کی معاشی تباہی کا باعث ہیں"

آپ انتہائی اولوالعزم اور بلند کردار کی مالک ہیں۔ حد درجہ رحم دل اور قوم کی ہمدرد ہیں۔ قوم کے بچوں کی تعلیم سے بہت زیادہ دلچسپی لیتی ہیں۔ آپ نے کئی نادار اور غریب بچوں کو خود روپیہ خرچ کر کے تعلیم دلائی۔ شادی سے پہلے آپ کو اپنے نزدیک کے کسی بھی سکول کے متعلق پتہ چل جاتا کہ اس سکول کی کوئی استانی چھٹی پر ہے تو فوراً سکول جا کر اس کی جگہ خود پڑھاتیں تاکہ بچیوں کو اپنے تجربے اور تعلیم سے فائدہ پہنچا سکیں۔

بحیثیت بیوی کے آپ انتہائی سلیقہ شعار اور ذمہ دار خاتون ہیں گھریلو فرائض کے سرانجام دینے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتیں۔ گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ساتھ آپ اپنے ہر دلعزیز شوہر کے سیکرٹری کی حیثیت سے بھی ان کا ہاتھ بٹاتی ہیں بحیثیت ماں کے آپ ایک بہترین ماں ہیں۔ آپ نے اپنے بچوں کو قوم کی امانت سمجھتے ہوئے ان کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ کی بیٹی شیریں نے اپنے ملک سے بی ایس سی کا امتحان پاس کرنے کے بعد انگلستان سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ اور دو سال تک کامیاب وکیل کی حیثیت سے اپنے ملک میں وکالت کے فرائض سرانجام دیئے۔ شیریں پاکستان کی وہ کامیاب خاتون وکیل ہیں جنہوں نے اپنی اعلیٰ دماغی صلاحیتوں سے انگلستان کے قانون دانوں سے بھی خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ شیریں کے علاوہ آپ کے دو بیٹے ہیں جن کے نام بشارت اور اصغر ہیں۔ آپ نے بحیثیت بہترین ماں کے اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کرنے کے لئے گھر پر ہی ایک نرسری سکول کھولا جس میں اپنے بچوں کے علاوہ دوسرے بچوں کو بھی داخل کر کے خود تعلیم دی۔ میٹرک تک آپ نے خود ہی انہیں پڑھایا اس کے بعد ان دونوں نے کالجوں میں داخل ہو کر بی۔ اے۔ بی ایس سی کا امتحان اپنے ملک سے پاس کر کے ولایت میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

**اصغری کے قیمتی مشورے**: عورتیں ملک او رقوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ہر عورت کا فرض ہے کہ وہ عورتوں کے دوش بدوش ملکی اور قومی خدمت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرے۔ اگر عورت کے دل میں قومی اور ملکی خدمت کا جذبہ ہوگا تو اس کا اثر ان کے بچوں کے دلوں پر بھی ضرور نقش ہوگا۔

بدقسمتی سے اب بھی ہمارے معاشرے میں بعض لوگ لڑکیوں کی پیدائش پر رنجیدہ خاطر ہو کر ان کی صحیح تعلیم و صحیح تربیت کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ ایسی صورت میں ہر ماں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کا فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکی کی تعلیم اور تربیت کی طرف اس طرح توجہ دے جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص دھیان دیتا ہے۔

اولاد کے دلوں پر صحیح قدریں پیدا کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ماں باپ سادگی اور کفایت شعاری سے زندگی بسر کریں اگر والدین سادگی پسند ہوں گے تو ان کے بچے بھی سادگی کو ترجیح دیں گے۔

اولاد کی جائز و ناجائز فرمائشیں پوری کرنے سے ان کے دلوں میں فضول خرچی کا رجحان پیدا ہوتا ہے اگر ملک کے والدین خود اپنے بچوں کو کفایت شعاری کا عملی نمونہ بن کر دکھائیں تو یقینی طور پر معاشرے کی نئی پود انتہائی کفایت شعار بن کر نہ صرف اپنے گھر بلکہ اپنے ملک کی معاشی حالت کو بھی بہت فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

جو عورتیں بلند کردار کی مالک ہوتی ہیں ان کی اولاد میں یقیناً اعلیٰ صفات اور بلند کردار کی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو والدین محنت و مشقت کے عادی ہوتے ہیں ان کی اولاد بھی محنتی ہوتی ہے۔

بچے زیادہ تر اپنے والدین کے طرزِ عمل، طرزِ زندگی اور طرزِ گفتگو سے متاثر ہوتے ہیں اس بات کو مدِنظر رکھ کر ہر ماں اور ہر باپ کا فرض ہے کہ وہ اگر یہ چاہیں کہ ان کے بچے معاشرے کا بہترین شہری ثابت ہوں تو وہ اپنے بچوں کے سامنے خود ایسا عملی نمونہ بنیں جس میں ان کے بچوں کی بہتری کا راز مضمر ہو۔

ہر ماں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں میں ملک اور قوم کی خدمت اور محبت کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے خود کوئی قومی خدمت سرانجام دے اور اس قسم کی سبق آموز کہانیاں بچوں کو سنائے جن سے بچوں میں جرأت اور حب الوطنی کا مادہ پیدا ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# کلثوم خٹک

صوبہ سرحد کی یہ سرگرم سماجی کارکن خاتون ۷ دسمبر ۱۹۲۷ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد خان بہادر حاجی محمد قلی خان خطۂ پشاور کے ہر دلعزیز فرد تھے۔ جو سابق صوبۂ سرحد میں مختلف اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ ٹینس کے بہترین کھلاڑی اور اور سرسید کے خاص پیروکاروں میں سے تھے۔ انہوں نے اپنی ملازمت کے دوران خطّے کے غریب عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے بہت ہی کوشش کی۔ غریبوں یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرنا ان کی زندگی کا خاص نصب العین تھا۔ نماز روزے کے سختی سے پابند تھے۔ باوجود اس کے کہ خدا کا دیا ہوا ان کے پاس بہت کچھ تھا مگر وہ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ فیاضی اور مہمان نوازی میں بہت زیادہ فراخ دل تھے۔ خطۂ پشاور کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے انہوں نے بہت کوشش کی۔ مسلمان قوم کی بہتری اور بہبود کی ہر سرشت کوشاں رہتے تھے کانگریس کے بہت سخت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلثوم خٹک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


مخالف رہے۔ مسلم لیگ کو مضبوط بنانے کے لئے مالی لحاظ سے بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد صوبہ سرحد کو صنعتی لحاظ سے مضبوط بنانے کے لئے انتہائی تگ و دو کی۔ بہار ریلیف فنڈ اور قائد اعظم ریلیف فنڈ میں انہوں نے کافی روپیہ عطیئے کے طور پر دیا۔

کلثوم خٹک کی والدہ محترمہ شاہ انارا بیگم بہت بڑی سنجیدہ اور سگھڑ خاتون ہیں مشہور دُرانی قبیلے سے تعلق رکھتی ہیں۔ نماز روزے کی بیحد پابند ہیں۔ اچھے ماں باپ نے کلثوم کی اچھی تربیت کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ کلثوم کو اسلامی تعلیم گھر پر دلائی گئی۔ جب وہ پانچ برس کی ہوئیں تو آپ کو سکول میں داخل کیا گیا نہایت محنت اور جانفشانی سے تعلیم حاصل کرتی رہیں، دوران تعلیم نٹ بال۔ بیڈ منٹن اور گرل گائیڈ میں حصہ لیتی رہیں۔ انہوں نے کئی مباحثوں میں اپنے سکول کی طرف سے حصہ لیا۔ سکول کے ڈراموں میں بھی باقاعدہ حصہ لیتی رہیں سنہ ۱۹۴۱ء میں انھوں نے میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں آپ کی شادی بنوں کے مشہور لینڈ لارڈ خان سیف اللہ خان بارایٹ لاء سے ہوئی۔ شادی کے بعد آپ نے انجمن خواتین پاکستان پشاور کی رکن بن کر سوشل کاموں کا آغاز کیا۔ انجمن میں پہلے تو آپ خزانچی کے عہدے پر کام کرتی رہیں مگر بعد میں آپ کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ اب تک آپ لگاتار کئی سالوں سے اسی عہدے پر نہایت احسن طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ کراچی لاہور اور ڈھاکہ وغیرہ کی اپواکانفرنسوں میں پشاور کی نمائندگی کر چکی ہیں سنہ ۱۹۴۲ء بین ملبورن کے مقام پر جب بین الاقوامی خواتین کانفرنس منعقد ہوئی تو آپ نے اس کانفرنس میں اپنے ملک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کی نمائندگی کی۔ آسٹریلیا میں قیام کے دوران آپ نے اے، بی، سی ریڈیو سے پاکستان کی تدریجی ترقی پر شاندار تقریریں کر کے بیرونی ممالک کو اپنے ملک کی رفتارِ ترقی سے روشناس کرایا۔ اس سفر میں آپ نے آسٹریلیا کے زچہ بچہ اور آرٹس اور کرافٹس سنٹروں کا بغور مطالعہ کیا۔ اور اپنے ملک واپس آ کر انہی بنیادوں پر زچہ بچہ اور آرٹس اور کرافٹ سنٹروں کو چلانے کی کوشش کی۔ اپوا کی طرف سے منعقد ہونے والی پشاور میں مختلف نمائشوں کا اہتمام آپ ہی کی ذاتی دلچسپی اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ عورتوں کی فلاح اور بہبودی کے لئے دن رات کوشاں رہتی ہیں۔

بچوں کی تربیت کا بوجھ آپ کے ہی سر ہے۔ آپ کے بچے آپ کی تربیت کا بہترین نمونہ ہیں۔ بہترین عورت وہ ہوتی ہے جو ماں کی حیثیت سے بہترین ماں اور بیوی کی حیثیت سے سگھڑ اور شوہر کی فرمانبردار ہو۔ کلثوم ایک بہترین بیوی اور بہترین ماں ثابت ہوئی ہیں ان کے پانچ لڑکے ہیں جو تعلیم، اخلاق، تہذیب اور کھیل غرضیکہ ہر لحاظ سے بہترین تربیت یافتہ ہیں۔ انہوں نے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے گھر پر باقاعدہ انتظام کیا۔ آپ کی یہ رائے ہے کہ "جو والدین اپنے بچوں کو اپنے مذہب سے روشناس نہیں کراتے وہ اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ ہر ماں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کی اس طرح تربیت کرے کہ قوم اور ملک ان بچوں پر فخر کر سکیں۔

بچوں کی تربیت کے سلسلے میں کلثوم اپنی ماں کے نقش قدم پر گامزن ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ شاہ انارا بیگم نے بھی اپنے تمام بچوں کی اعلیٰ تربیت کی ہے جن میں سے ہر ایک قوم اور ملک کا بہترین سرمایہ ہیں۔ کلثوم سیف اللہ کے علاوہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ان کی دوسری تین بہنیں اور تین بھائی ہیں۔ بڑی بہن کا نام سکینہ خٹک ہے میٹرک پاس ہیں انگریزی اردو اور پشتو پر کافی عبور حاصل ہے ان کی شادی سنٹرل پی ڈبلیو ڈی کے چیف انجینئر میاں ایاز خٹک سے ہو چکی ہے دوسری بہن بلقیس خٹک ہیں یہ بھی تعلیم یافتہ ہیں ان کی شادی خان میر محمد خان سے ہو چکی ہے۔ تیسری بہن ثریا خٹک ہیں ان کی شادی بریگیڈیر محمود سے ہو چکی ہے۔ یہ تینوں بہنیں تعلیم اور تربیت کا بہترین نمونہ ہیں۔ کلثوم خٹک کے بڑے بھائی خان محمد اسلم خان خٹک پاکستان کی طرف سے کئی ملکوں میں سفارت کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔ سابق صوبہ سرحد کے ڈائریکٹر محکمہ تعلیم بھی رہ چکے ہیں۔ بہت ہی بیدار مغز اور محب وطن ہستی ہیں ایم۔ اے بار ایٹ لا ہیں۔ دوسرے بھائی لفٹننٹ جنرل حبیب اللہ خان ہیں ان کی تمام عمر فوجی خدمت میں گذری ہے۔ چیف آف سٹاف کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد ملکی صنعت کو ترقی دینے کے لئے کارخانے قائم کئے ہیں تاکہ سابق صوبہ سرحد صنعتی لحاظ سے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر سکے۔ تیسرے بھائی یوسف خٹک ہیں۔ ان کی ساری زندگی سیاسی الجھنوں میں گذری ہے۔

کلثوم خٹک بیرونی ممالک کی عورتوں کی زندگی کا مطالعہ کرنے کی غرض سے یورپ اور ایشیا کے کئی ملکوں کا دورہ کر چکی ہیں۔

**اخلاق و عادات۔** کلثوم سیف اللہ بہت بڑی مہمان نواز اور فیاض خاتون ہیں۔ غریبوں کی ہمدردی اور بے کسوں کی دستگیری کرنا ان کی خاندانی خاصیت ہے۔ کئی غریب لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنی جیب سے روپیہ خرچ کرکے تعلیم دلا چکی ہیں قومی اور ملکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مفاد پر اپنے مفاد کو قطعاً ترجیح نہیں دیتیں۔ جھوٹ سے بچپن سے ہی دور رہتی ہیں۔ سوشل ورکر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک بہترین مقرر بھی ہیں۔ اردو، انگریزی اور پشتو پر کافی عبور ہے۔ ان کی لائبریری میں ہر موضوع کی کتابیں موجود ہیں مطالعے کی بہت شوقین ہیں۔ گھر کا کام اپنی نگرانی میں کراتی ہیں۔ خود بھی ہر قسم کا گھریلو کام کرتی ہیں۔ سینا، پرونا، کاڑھنا۔ نیز اعلیٰ عمدہ قسم کے کھانے پکانا ان کا خاص مشغلہ ہے۔ ریڈیو پاکستان پشاور سے ان کی کئی اصلاحی تقریریں اور مکالمے نشر ہو چکے ہیں۔ نماز روزے کی پابند ہیں اور بچوں کو بھی سختی سے پابند بنا لیا ہے اخباری مطالعہ باقاعدہ کرتی ہیں۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ